بعون صانع عالم مکین لامکان و بفضل خلاق فیض مبین زمان جل جلالہ

اکبر قانون شفا و حکیم اکسیر ضیا مفرح قلوب تشریحات مرغوب معمول مجربات اساتذہ و ذرۃ الالباب

تشریح الاعصاب

و باسم تاریخی موسوم بہ

مظہر العجائب

۱۲۹۱

تصنیف فیض اطوار جالینوس دوران بقراط زمان حکیم قاضی الٰہی بخش صاحب

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع معقول آراستہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس حکیم مطلق کو [illegible] جسنے اپنی حکمت شاملہ اور قدرت کاملہ سے [illegible] ہر موجود مین ہزاروں
حکمتیں اور مصلحتیں [illegible] انسان کو جمیع ذرات متفرقہ [illegible] فرمایا ہے
[illegible] انسان [illegible] کیا گیا [illegible] اللہ [illegible] بنایا [illegible] دل [illegible]
[illegible] ایجاد کیا [illegible] بول [illegible] اور پیاس
[illegible] جیسے [illegible] صحت موجود [illegible] آدم کے
[illegible] اسباب [illegible] صورت [illegible] جزو [illegible]
[illegible] انواع [illegible] کے اسکے لیے میسر کیے [illegible] انسان کو افضل مخلوقات
بنایا اور موصوف بہمہ صفات کیا [illegible] عقل دی [illegible] پہچان دی [illegible] ہر مریض کو صحت
دینا اوسی کا کام ہے شافی مطلق اوسیکا نام ہے اور نعت پیغامبر [illegible] اوس رسول مقبول کو شایاں
جسنے [illegible] ہدایت اور ارشاد سے [illegible] ضلالت اور الحاد کو [illegible] رفع فرمایا اور معجون [illegible] حقیقی کو
اجزاء اربعہ شریعت اور معرفت اور طریقت اور حقیقت سے ترکیب دیا اونہین کیواسطے عرش سے
[illegible] تمام موجودات [illegible] کیا اور اونہی کے ذریعے سے بخارات [illegible] اور
[illegible] کے [illegible] گیا [illegible] بیشک جسنے
[illegible] اور امراء [illegible]
[illegible] کیا [illegible] اصحاب کبار اور آل اطہار [illegible]

جنہون نے گرفتارون مرض مہلک جہل اور نادانی کو علم اور حکمت کے آبحیات سے شفا دیکر رہائی دی
ہدایت کاملہ اونکی تمام عالم کے لئے شفا ہے ۔ امراض ظاہری اور باطنی کو یہ ظہر اونکا دار الشفا ہے
اللّٰہم صل وسلم ابدا کثیرا کثیرا اما بعدہ عاصی پر معاصی بندہ قاضی الٰہی بخش البقاہ اللہ بوجہ المش
قاضی غلام محی الدین ابن قاضی امام الدین پنجابی امرتسری ۔ اجنالوی ۔ کرٹالی ۔ ارباب عقل اور فہم اور صاحب
دانش اور بینش کے خدمت مین التماس کرتا ہے کہ چونکہ علم طب اشرف العلوم اور افضل الفنون ہے
اور دلیل اسکی شرافت اور فضیلت کی یہ ہے کہ غایت اس علم کی حفظ صحت اور ازالہ مرض نوع انسان ہے اور موضوع
اسکا بھی بدن انسان ہے اور یہ امر ظاہر بلکہ اظہر ہے کہ انسان موجب فحوائے لقد کرمنا بنی آدم الخ اشرف المخلوقات و افضل
الموجودات ہے ۔ پس چاہیئے کہ بموجب قاعدہ مشہورہ کے شرافۃ العلم یکون لشرافۃ موضوعہ یہ علم
بھی افضل اور اشرف قرار دیا جاوے ۔ اور زبان مروج مین کئی ایک کتابین اس علم کی مختلف
صفتوں مین تصنیف ہوکر مطبوع ہوئی ہین ہر ایک کتاب اپنے اپنے مضمون مین خوبی اور لطافت
کی حیثیت سے عمدہ سے عمدہ طرز رکھتی ہے لیکن تا حال کوئی رسالہ مستقلہ مضمون ستہ ضروریہ مین
کہ مدار حیات انسانی اور موقوف علیہ صحت بنی آدم ہے اور حفظ صحت حاصلہ اور اعادہ صحت زائلہ کا
سبب اور باعث ہے ۔ اور سعادات اخروی اور کمالات دنیوی بھی اسپر موقوف ہین ۔ کسی صاحب
نے زبان مروجہ مین تالیف نہین کیا ۔ اور باوصفیکہ یہ مضمون خاص محتاج الیہ امور دینی اور دنیوی
کا ہے اور معاش اور معاد کا بھی موقوف علیہ ہے پھر بھی کسی صاحب نے اپنی عنان توجہ کو اسکی طرف
معطوف نہین کیا ۔ ہان کئی ایک کتابون مین اس مضمون کو مثل دیگر مضامین مندرجہ کتاب کے
مختصر اور سرسری طور پر لکھا گیا ہے ۔ لہذا کئی ایک احباب مخلص القلب بجد ہوکر اس احقر کو یہ ارشاد
کیا کہ اگر ایک رسالہ مستقلہ جسمین بیان ستہ ضروریہ کا بالتفصیل ہو زبان اردو کی مروج مین کتب معتبرہ سے
انتخاب کرکے لکھا جاوے تو یقین ہے کہ باعث فوائد انام اور موجب رفاہ عام ہوگا ۔ اور نیز جب
گردش دور دوار نا ہنجار کی مجلس احباب کو اپنی حروف کیطرح منتشر اور پراگندہ کریگی تو یہ
رسالہ بطور یادداشت اپنے ہاتھہ مین رہیگا ۔ اور علاوہ بران اعانت اور امداد ایسے امر
مفید عام کی خالی ثواب سے نہین ۔ مگر یہ احقر بسبب قلت وسعت اور کثرت مشاغل کی کہ موجب
انتشار طبیعت اور مانع حصول جمعیت کی تھی ۔ اس امر خطیر سے پہلو تہی کرتا اور امروز فردا میں تا
ہی کہ بسبب نسبت کاروبار خانگی مزدوری کے یہ احقر لازم ہر سہ کا بھی ہے ۔ علاوہ بران آبا و اجداد
طبابت پیشہ اور تعلیم طلباء کا شغل رکھتا ہے ۔ اسلئے بسبب مشاغل مذکورہ کی فرصت عنقا صفت ہے

مرجاے کہ تالیف کتاب ہو؛ لیکن چونکہ احباب نے مجھے مجبور اسعد البعض اصحاب ایسے با اتحاد تھے جنکی امر سے بجز تسلیم کوئی چارہ نہ تھا؛ لہذا اتباعاً للامر یہ چند اوراق ستۂ ضروریہ کے بیان مین زبان مروجہ میں کہ فی الحال مقبول طبائع تسہیل پسند ہی باوصف کثرت عوائق اور اژدحام موانع کے عرصۂ قلیلہ مین کتب معتبرہ بسیط سے جنکی نام نامی ذیل مین مندرج ہین انتخاب کر کے ہدیۂ احباب کیا؛ چونکہ اس رسالہ مین بیان اسباب کا ہی ضروری ہون یا غیر ضروری کلیہ ہون خواہ جزئیہ لہذا اسکا نام تشریح الاسباب رکھا گیا تاکہ اسم بامسمی اور مطابقت لفظ اور معنی مین ہو؛ اور بسبب اسکے کہ یہ رسالہ سن بارہ سو اکانوے ہجری مین ختم ہوا اسلیے مہندس عقل نے نام تاریخی اسکا مظہر العلوم ۱۲۹۱ مقرر کیا؛ اب ناظرین ماہرین فن ہذا سے کہ زیور علم اور کمال سے آراستہ ہین؛ مین یہ التجا کرتا ہون کہ اگر کسی جگہ سہو اور خطا دریافت کرین تو بلا تکلف اصلاح فرماوین؛ اور حرف گیری کو معرض اظہار مین نہ لاوین کہ حسب مقتضاے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کوئی فرد بشر خطا سے خالی نہین فرد بہوش گر بخطائی رسی طعنہ مزن؛ کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود؛ اسامی کتب موجودہ عند التالیف قانونچہ مفرح القلوب حواشی قانونچہ موجز القانون نفیسی اور اوسکے حواشی مین سے شریف خان اور انوار الحواشی اقصرائی سدیدی غیاثی مشاطی ہر دو جلد کلیات قانون شیخ رئیس اور اوسکی شروح مین سے شرح گیلانی۔ اور شرح آملی حمیات القانون کامل الصناعۃ دستور العلاج ذخیرہ خوارزم شاہی خلاصۃ التجارب زاد غریب کفایہ منصوری تشریح منصوری بحر الجواہر ناصر المعالجین تکشیف الحکمۃ طب اکبر شرح اسباب مخزن الادویہ تحفۃ المومنین میزان الطب یوسفی اکسیر اعظم علاج الغربا فارسی غیاث اللغات میبذی سعدیہ صدرا تشریح الافلاک شرح چغمنی وغیرہ کتب حکمت سواے کتب مذکورہ بالا کے دیگر کتب علمی اور عملی سے بھی جو امور قابل اندراج تھے مندرج کئے گئے ہین اور تالیف اس رسالہ کے ایک مقدمہ اور پانچ باب اور ایک خاتمہ مع التذییل پر کی گئی ہے مقدمہ ان امور کے بیان مین جنپر قبل شروع مطلوب اطلاع ضروری ہی اور اسمین ایک فائدہ اور تین فصلین ہین فائدہ طب کی تعریف اور غایت اور موضوع اور اقسام طب کے بیان مین؛ اور نیز معانی سبب اور اوسکی اقسام کی تشریح مین فصل اول اسباب مادی صحت کے بیان مین؛ یہ چار قسم پر مشتمل ہے قسم اول ارکان مین قسم دوم ارواح مین قسم سوم اخلاط مین قسم چہارم اعضا مین؛ اور اسمین تین فوائد ہین فائدہ اول تعریف اور تقسیم اعضا مین فائدہ دوم اعضاء مفردہ مین فائدہ سوم [illegible] مرکبہ مین فصل دوم اسباب صوری صحت کے بیان مین؛ قسم پر مشتمل ہے قسم اول مزاج مین

قسم دوم قوی اور افعال ہین فصل سوم اسباب فاعلی صحت کی بیان مین باب اول ہوا کی بیان مین اور اسمین چار فصلین ہین فصل اول ہوا کے مزاج اور وجہ اضطرار اور ہوای مفید اور مضر کی بیان مین فصل دوم ہوا کے تغیرات طبعی کے بیان مین فصل سوم تغیرات غیر طبعی غیر مضادہ کے بیان مین ؛ اور یہ ایک تنبیہ اور دو مقصدون پر مشتمل ہے مقصد اول افلاک مین - اسمین ایک مقدمہ اور دو بیان ہین ؛ مقدمہ افلاک کلی مین بیان اول فلک نہم مین بیان دوم فلک ہشتم مین مقصد دوم زمین مین اسی مین ہفت اقلیم مع نقشہ بلاد مشہورہ کے بیان کئے گئے ہین فصل چہارم تغیرات غیر طبعی مضادہ کے بیان مین - اسمین وبا اور اوسکی علامات اور تدابیر دافعہ وبا بیان ہوئے ہین باب دوم ماکول اور مشروب کے بیان مین - اور اسمین سات فصلین ہین فصل اول وجہ ضرورت ہر دو اور پانی کے مزاج اور شروط عمدگی وغیرہ کے بیان مین فصل دوم آب قنی اور آب چاہ اور آب تر اور آب ایستادہ اور آب معدنیات کے بیان مین - اور اسمین سات فوائد ہین فائدہ اول معنی عین اور احکام قنی اور چاہ اور تر مین فائدہ دوم ٹھری پانی مین فائدہ سوم آب معدنیہ اور علقیہ مین فائدہ چہارم اب برف اور یخ مین فائدہ پنجم گرم اور سرد پانیکے استعمال مین فوائدہ ششم احکام پانیون رویہ مین فائدہ ہفتم ردی پانی کے اصلاح اور تزکیہ مین فصل سوم تدبیر مشروب مین - اسمین پانچ مشرب اور ایک تتمہ ہے مشرب اول پانی پینے کے وقت مین مشرب دوم اوقات معینہ پانی پینے مین مشرب سوم اس بیان مین کہ مختلف پانی جمع کرنی ممنوع ہین مشرب چہارم پانی گرم اور سرد اور نیمگرم پینے مین مشرب پنجم پیاس صادق اور کاذب مین قاعدہ بحث پانی کا - احکام ثلث مین - اور اسمین ایک قاعدہ اور چار تدبیرین ہین قاعدہ معانی ثلث اور اوسکے فوائد اور منافع کے بیان مین تدبیر اول لذع کے تدبیر دوم امتلاے تدب کی تدبیر سوم مستونکو ہشیار کرنیکی تدبیر چہارم خمار کے رفع کرنے کی فصل چہارم غذا اور دوا وغیرہ کے بیان مین - اسمین ایک فائدہ ہے تاثیر موثرات کی بیان مین فصل پنجم غذا کی اقسام اور اغذیہ فصول اربعہ کے بیان مین فصل ششم مسائل مختلفہ مین جو بحث ماکول سے متعلق ہین - اسمین بارہ قواعد ہین قاعدہ اول غذای لذیذ اور رعایت عادت کے بیان مین قاعدہ دوم اغذیہ مختلفہ جمع کرنیکے بیان ہین قاعدہ سوم مدح غذای مطلق مین قاعدہ چہارم غذای دوائی مین قاعدہ پنجم ترتیب غذا مین قاعدہ ششم اغذیہ مستدہ مین قاعدہ ہفتم اس بیان مین کہ بعض غذاؤن کو بعض حالات کے بعد کھانا منہی عنہ ہے قاعدہ ہشتم اختلاف امزجہ اور اسکی تدبیر مین قاعدہ نہم اغذیہ مناسبہ ہر مزاج کی بیان مین قاعدہ دہم تدارک ضرر اغذیہ و دوائیہ مین

قاعدہ یازدہم تدارک فساد غذا مین قاعدہ دوازدہم اس بیان مین کہ کس برتن مین طعام پکانا بہتر ہے اور کس مین ممنوع فصل ہفتم ہضوم اربعہ مین۔ اور اسمین کیفیت تولد اخلاط اور بیان قوی اور ارواح کا تفصیلاً بیان کیا گیا ہے باب سوم خواب اور بیداری کے بیان مین اور اسمین تین فصول ہین فصل اول وجہ ضرورت خواب اور بیداری مین فصل دوم خواب کے فوائد اور اوسکے قواعد کے بیان مین اسمین ایک فائدہ ہے جسمین سینہ کی بابت تحقیق کی گئی ہے فصل سوم بیداری مین باب چہارم حرکت اور سکون بدنی کے بیان مین۔ اور اسمین تین فصول اور ایک تتمہ ہے فصل اول وجہ ضرورت حرکت اور سکون اور اوسکے فوائد اور اقسام حرکت کے بیان مین فصل دوم حرکت جماع مین فصل سوم ریاضت مین تتمہ دلک کے بیان مین باب پنجم حرکت اور سکون نفسانی کے بیان مین۔ اور اسمین تین فصل ہین فصل اول عوارض نفسانی کی تعریف اور وجہ اضطرار وغیرہ امور کے بیان مین فصل دوم عوارض نفسانی کے اقسام اور اونکے معانی کے بیان مین فصل سوم اون تصورات نفسیہ مین جوکہ ماسوا عوارض نفسانی مذکورہ کے ہین باب ششم احتباس اور استفراغ کے بیان مین۔ اور اسمین دو فصل ہین فصل اول وجہ اضطرار احتباس اور استفراغ اور اونکے اسباب کی بیان مین فصل دوم اقسام استفراغ مین۔ اسمین ایک تمہید اور گیارہ انواع ہین۔ تمہید اون امور کے بیان مین جنکو استفراغ مین لحاظ رکھنا ازبس ضروری ہے نوع اول جماع مین نوع دوم بول مین۔ اور اسمین ایک فائدہ اور [illegible] قسمین ہین فائدہ اس باب مین کہ بول انسان کی اور بداون سے کس طرح تمیز ہوسکتی ہے قسم اول رنگ بول مین قسم دوم قوام بول مین قسم سوم صفائی اور کدورت مین قسم چہارم رائحہ مین قسم پنجم جھاگ مین قسم ششم قلت اور کثرت مین قسم ہفتم رسوب مین نوع سوم اسہال مین۔ اور اسمین دو صنف ہین صنف اول قواعد مسہل اور حقنہ اور پچکاری اور شافہ مین اسمین چار قواعد ہین قاعدہ اول قواعد اور احکام مسہل مین قاعدہ دوم حقنہ کی طریق مین قاعدہ سوم پچکاری مین قاعدہ چہارم شافہ مین صنف دوم بیرازمین نوع چہارم فصد اور حجامت اور جونک اور تونبڑی کے بیان مین۔ اسمین بھی دو صنف ہین صنف اول فصد کے قواعد اور احکام مین۔ اسمین دو قاعدہ ہین قاعدہ اول احکام فصد مین قاعدہ دوم عروق مفصودہ کی تشریح مین۔ صنف دوم حجامت اور جونک اور تونبڑی مین۔ اور اسمین فوائد ہین فائدہ اول حجامت مین۔ اسمین دو بیان ہین بیان اول حجامت مع الشرط مین بیان دوم حجامت بلاشرط مین فائدہ دوم جونک لگانے مین فائدہ سوم تجبہ ناری مین نوع پنجم قے کے بیان مین نوع ششم عرق مین نوع ہفتم رعاف مین نوع ہشتم حمام مین۔ اسمین ایک تمہید اور چار فوائد اور

ایک تذییل ہے تمہید شرائط عمدگی حمام اور اوسکے مراتب وغیرہ کے بیان مین فائدہ اول اون امور کے
بیان مین جوکہ استحمام کی متعلق ہین اور اسمین چھ قاعدہ ہین - قاعدہ اول قوت ... ہین قاعدہ دوم اونھ
چیزون کے بیان مین جوکہ میل دور کرتی ہین - قاعدہ سوم مالش کے بیان مین قاعدہ چہارم پاؤن کے چھیلنے
کے بیان مین قاعدہ پنجم حمام مین سر منڈوانے مین قاعدہ ششم حمام مین سنہ ... کے بیان مین فائدہ دوم آب
سے غسل کے بیان مین فائدہ سوم اس بیان مین کہ بعد استعمال آب گرم کے آب سرد کا استعمال کیسی ہے
فائدہ چہارم اس باب مین کہ ... کے بعد آب سرد کی استعمال کیا حکم رکھتی ہے - تذییل مسائل متفرقہ
غسل مین نوع نہم نفث یعنی تھوک کے بیان مین نوع دہم مخاط یعنی سنک مین نوع یازدہم ... مین
خاتمہ باب غیر ضروریہ کے بیان مین - اور اسمین دو فصلین ہین اور ایک تذنیب ہے خاتمہ فصل اول
اسباب ملحق ستہ ضروریہ کے بیان مین - اسمین پانچ قسم ہین قسم اول ... مین قسم دوم اجناس مین
قسم سوم صناعات مین قسم چہارم عادات مین قسم پنجم واردات خارجیہ مین فصل دوم اسباب جزئیہ
امراض مین - اسمین ایک تمہید ہے جسمین احوال اور اعراض انسان کا بیان ہوا ہے تذنیب خاتمہ
اوزان طبیہ اور معالجات خارجیہ اور لغات مستعملہ کتب طب کے بیان مین اور اسمین دو قاعدے ہین
قاعدہ اول اوزان طبیہ مین قاعدہ دوم معالجات خارجی اور لغات مستعملہ کتب طبیہ مین - مقدمہ
اون امور کے بیان مین جنپر قبل شروع مطلوب کی اطلاع ضروری ہے اور اسمین ایک فائدہ اور تین
فصول ہین فائدہ طب کی تعریف اور غایت اور موضوع اور اقسام طب کے بیان مین - اور نیز معانی
سبب اور اوسکی اقسام کی تشریح مین مخفی نرہے کہ طب کی معنی لغوی ... اور اصلاح اور عادت
حذق کے ہین - اور اصطلاح اطباء مین - طب وہ علم ہے جس سے احوال بدن انسان کا صحت اور مرض
کی جہت سے دریافت ہوسکتا ہے - اور مناسبت درمیان معانی لغوی اور اصطلاحی کی ظاہر ہے
اور غایت اوسکی صدور افعال صحیحہ اور حفظ صحت موجودہ اور استرداد صحت زائلہ ہے - اور موضوع
اسکا بدن انسان ہے - اس جہت سے کہ صحیح اور مریض ہوتا ہے - اور طب کی دو قسمین ہین کیونکہ
اگر اوس سے وہ امور حاصل ہوتے ہین جوکہ بیان کیفیت عمل سے مجرد ہین اوسکو طب نظری کہتی ہین
جیسا یہ علم کہ ارکان چار ہین - اور اصناف حمیات کے تین ہین - یومیہ اور خلطیہ اور دقیہ اور امزجہ
نو ہین چار بسیط ہین - یعنی حرارت اور برودت رطوبت اور یبوست - اور چار مرکب ہین یعنے
حرارت مع الرطوبت - حرارت مع الیبوستہ - برودت مع الرطوبتہ - برودت مع الیبوستہ
اور ایک اعتدال فرضی جنکا بیان عنقریب آتا ہے - اور اکثر اوس سے ... دریافت ہوتی ہین

جنمین کیفیت عمل کی بیان ہوتی ہے اوسکو طب عملی کہتے ہین۔ جیسے یہ کہ اورام حارہ مین باعتبار اوقات اربعہ
مرض کے کہ ابتدا اور تزاید اور انتہا اور انحطاط ہین ابتدای مین تین روز تک تنہا رادعات مع موانع کو
روادعات کی استعمال کرین۔ اور تین روز ابتدای کے بعد اور تین روز تک محللات مرخیہ تھوڑا اور روادعات
قلیلہ ملاکر استعمال کرین۔ اور زمان انتہا مین محللات مساوی روادعات کے آمیزش کرکے ضماد کرین
اور زمان انحطاط مین محللات صرفہ پر کفایت کرین وعلی ہذا القیاس۔ اور واضح رہے کہ چونکہ مقصود
بالذات علم طب سے محافظت صحت حاصلہ اور استرداد صحت زائلہ ہے اور معرفت شئے یعنی صحت کی بدون علم
اوسکی ماہیت اور اسباب کی حاصل نہین ہوسکتی لیکن چونکہ معرفت ماہیت صحت کی خاتمہ کے فصل دوم مین
بیان کیجاویگی لہذا اسجگہہ یعنی مقدمہ مین فقط اسباب صحت کو بیان کیا جاتا ہے اسلیے کہ معرفت اسباب
ہر شئے کی موجب تحقیق اوسکی وجود کا ہوتی ہے لیکن معرفت سبب مطلق کی سب سے اول ضرور ہے کیونکہ
معرفت عام کی معرفت خاص پر مقدم ہے جاننا چاہیے کہ اسباب جمع سبب کی ہے۔ اور سبب کی معنی
لغۃً اور عرفاً خاصاً اور عاماً مختلف ہین لیکن معانی مین باہم مناسبت ہے پس لغۃ مین جسمنی اوسکی
ریسمان اور رسن کے ہین جیسے صراح اور بحر الجواہر وغیرہ مین مصرح ہے۔ اور عرف عام مین وہ ہے جس سے
حصول امر دیگر کے لیے توسل کرین۔ اور عرف خاص یعنی حکما وفلاسفہ کی اصطلاح مین یہ ہے۔ السبب
ما یتوقف علیہ الشئے خواہ توقف وجود کے لیے ہو خواہ ماہیت کے لیے۔ اور اوسکی چار قسمین ہین۔
کیونکہ سبب یا حقیقت شئے مسبب مین داخل ہوگا یا خارج پس سبب داخل اگر داخل بالقوہ ہے
اوسکو سبب مادی کہتے ہین جیسے لکڑی بہ نسبت تخت کے۔ اور اگر داخل بالفعل ہے اوسکو سبب صوری
کہتے ہین جیسے صورت اور شکل تخت کی مربع ہو یا مخمس یا مسدس یا مثمن وغیرہ ہو۔ اور سبب خارج اگر
موجد اور فاعل شئے مسبب کا ہو اوسکو سبب فاعلی کہتے ہین جیسا نجار کمان تخت کے لیے۔ اور اگر ایجاد
اوسکے لیے ہے اوسکو سبب غائی بولتے ہین۔ اور اسباب اربعہ مذکورہ علل اربعہ کی نام سے بھی مشہور ہین۔ چنانچہ
علت مادی اور علت صوری اور علت فاعلی اور علت غائی کے نام سے پکاری جاتی ہین۔ جب یہ معانی
مذکورہ ذہن نشین ہوگیے اب جاننا چاہیے کہ اسباب مادی صحت کی وہ ہین۔ جنمین صحت مقرر اور ثابت
ہوتی ہے۔ اور یہ دو قسم پر ہین مرکب اور بسیط پس اگر اسباب بسیط ہین وہ ارکان ہین۔ اور اگر مرکب
ہین اونکی تین قسم ہین کثیف۔ لطیف۔ متوسط۔ اگر کثیف ہین وہ اعضا ہین اور اگر لطیف ہین وہ ارواح ہین
اگر متوسط ہین وہ اخلاط ہین۔ اور اسباب صوری صحت کی اعتدال مزاج ہے اور نیز اعتدال قوی ہے جو بعد اوسکی حاصل
ہوتا ہے۔ اور التیام اعضا کا کہ عدم تفرق اتصال اور سوء ترکیب سے عبارت ہے بھی اسباب صوری صحت کی

ف دوائین جو مواد کو عضو پر رکنے سے مانع ہون ۱۲

ع اور وہ ... کہ صحت وہ حالت طبعی ... ذات انسان ... افعال بدنی ... صادر ہون ۱۲

اور اسباب فاعلی صحت کی وہ ہین کہ مشاکلت اور اعتدال کے طور سے بدن پر وارد ہوتی ہین پس جہت
مذکورہ سے حافظ اور موجب صحت ہونگی ورنہین تو باعث مرض ہوجائینگی - اور یہ اسباب کئی قسم پر ہین
کیونکہ امور مذکورہ اگر جمیع ازمان اور اوقات مین محتاج الیہ ہون اور تمام افراد انسانی اونکی طرف
محتاج ہون اونکو ستہ ضروریہ کہتے ہین چنانچہ بیان تفصیلی انکا عنقریب شروع ہوتا ہی اور
اگر بعض افراد انسانی اونکی طرف محتاج ہون اونکو اسباب جنسیہ کہتی ہین اور اگر بعض اوقات مین تمام افراد اونکی طرف محتاج
ہون اونکو ... کہتی ہین اور اگر بعض افراد بعض ازمنہ مین اونکی طرف محتاج ہون اونکو صناعات اور عادات کہتی ہین اور اگر
محتاج الیہ نہون اونکو واردات خارجی بولتی ہین - اور اسباب غائی صحت کی سلامتی فعال کی ہے کہ قوی سے حاصل ہوتی
یعنی افعال صحیحہ اور سلیمہ قوی سے صادر ہوتی ہین اور وقوع انکا ہر ایک عضو سے وجہ اعتدال پر ہوتا ہی
اور سبب غائی ذہن مین تمام اسباب سے مقدم ہوتا ہے اور وجود خارجی مین سب سی متوخر ہوتا ہے
اب اسباب صدر کو تشریح قلمبند کرتا ہون فصل اول اسباب مادی صحت کی بیان مین - اور انکی
چار قسم ہین قسم اول ارکان کے بیان مین - ارکان وہ اجسام بسیط ہین کہ بدن انسان وغیرہ کے لیے
مو الید ثلثہ سے (یعنے حیوانات اور نباتات اور معدنیات) جزو اولی ہین - اور مراد بسیط سی اسجگہ
وہ جسم ہے کہ اجسام مختلفۃ الصور والطبائع کیطرف منقسم نہو سکی یعنی جو رکن ارکان مین سے کوئی صورت
اور طبیعت مخصوصہ رکہتا ہے جبتک وہ بسیط ہی اپنی صورت اور طبیعت مختصہ پر رہتا ہی اور اوسکی کسی
جزو مین اختلاف اور امتیاز ظاہر نہین ہوتا فائدہ اگرچہ رکن لغت مین اجزاء اولی (یعنے عناصر)
اور ثانوی (یعنی اخلاط) پر اطلاق کیا جاتا ہے - لیکن اصطلاح اطبا مین صرف اجزای اولیہ سی
مخصوص ہے جنکو ارکان اور عناصر اور اسطقس اور اصل اور مادہ اور ہیولی کی تعبیر کرتی ہین - اگرچہ
فی الحقیقت سب کا مصداق واحد ہے لیکن فرق اعتباری ہے - پس اجسام مذکورہ باعتبار جزویت
مرکب بالفعل کے ارکان سے موسوم ہوتی ہین اور باعتبار انقلاب اور استحالہ باہمی کی اصل نام کیا جاتا
کیونکہ ہر واحد اجسام سے گویا غیر کے لیے اصل ہے آور باعتبار اسکی کہ اونسے ترکیب کا ابتدا ہوتا ہی عنصر
کہلاتے ہین - اور باعتبار اوسکے کہ تحلیل اونپر ختم ہوتی ہے اسطقس کہلاتے ہین - لان معناہ فی لغۃ
الیونان ما یستحیل الیہ الشئ - اور باعتبار اسکو کہ وہ مطلق صور کی (یعنی سوا سے صورت معینہ کی)
قابل ہین اونکو ہیولی کہا جاتا ہے - اور باعتبار اسکے کہ وہ صورت معینہ کے قابل ہین مادہ کہلاتے ہین
کما قال القرشی فی الشرح القانون - اور ارکان مذہب حقیقہ پر چار ہین کیونکہ وہ یا متوجہ جانب
مرکز ہین یا جانب محیط - بہر دو صورت یا طالب غایۂ محیط اور مرکز ہین یا خواہان جہت محیط اور مرکز یعنے

اونکی غایت کو نہین چاہتے پس یہ چار قسم حاصل ہوتین - طالب غایتہ محیط - طالب جہتہ محیط - طالب
غایتہ مرکز - طالب جہتہ مرکز - اور مراد محیط سے مقعر فلک قمر ہے جسکو آسمان دنیا کہتے ہیں - اور مراد مرکز سے
نقطہ مفروضہ وسط زمین مین ہے کہ ہر جزو فلک محیط سے بنسبت اوسکے مرکز میں ہی البعد ہے - جو
انمین سے طالب غایت محیط ہے وہ آگ ہے اسلیے اوسکو خفیف مطلق بولتے ہیں - طبع آگ کی
گرم و خشک اور محل اوسکا سب ارکان کے اوپر ہے چنانچہ محدب کرہ آتش مماس ہے مقعر فلک قمر سے
اور یہ کرہ بمتابعت فلک القمر ہمیشہ متحرک رہتا ہے - اور فائدہ اسکا مرکبات مین [illegible]
کی اور اوسکو لطیف کرنا - اور برودت زمین اور پانی کی توڑنا اور مختلفات کو [illegible] متجانسات کو جمع کرنا
وغیرہ - اور جو طالب جہت محیط ہی اور غایت کا خواہان نہین وہ ہوا ہے اسلیے اوسکو خفیف مضاف
کہتے ہین - اور محدب کرہ ہوا کا مماس مقعر کرہ آتش ہے - اور طبع اوسکی گرم و تر ہے اور محل اسکا
کرہ آگ کے نیچے ہے - اور فائدہ اوسکا مرکبات مین تخفیف اور تحلیل اور تخلخل اور تلقیح اجسام ہے - اور
ہوا مین عند البعض چار اور نزد آخرین تین درجہ ہین - جیسا شروع باب اول مین تفصیلاً بیان
کیا جائیگا - اور جو کہ متوجہ غایت مرکز ہے وہ خاک ہے اسلیے اوسکو ثقیل مطلق کہتے ہین - اور
طبع اوسکی سرد و خشک اور مکان تمام ارکان سے نیچے ہے - اور فائدہ اسکا مرکبات مین [illegible]
اور استمساک ہیات ہے - اور جو کہ متوجہ جہت مرکز ہے اور غایت مرکز کو خواہان نہین وہ پانی ہے
اسلیے اوسکو ثقیل مضاف کہتے ہین - طبع اوسکی سرد و تر اور محل اوسکا نیچے کرہ ہوا کے اور اوپر کرہ خاک
کے ہے - مگر بہ آسائش مرکبات کے لیے بسبب تاثیر کواکب کے پانی زمین مین گھس گیا ہو اور زمین
کتنی طرف سے منکشف ہوگئی ہے - چنانچہ باب دوم کے ابتدا مین بیان اسکا آتا ہے - اور فائدہ اسکا
مرکبات مین یہ ہے کہ اشکال کو بسہولت قبول کرتے ہین اور بآسانی چھوڑ دیتے ہین - اور یہ بھی واضح
رہے کہ ہر ایک عنصر کے لیے جو ایک مکان معین کیا گیا ہے وہ اوسکی طبیعت کا مقتضی ہے ورنہ
امور قاسرہ سے ہر ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان مین جا سکتا ہے جیسے ایک کوزہ پانی کا
بھر کر کسی مینار کے اوپر لیجائین - فائدہ ہر واحد عناصر مذکورہ سے دو کیفیتون سے شناخت ہو جیسا
کہا گیا ہے - اور خصوصیت ہر ایک کی کیفیات مذکورہ سے امور انسب العطیات سے ہی عقل
انسانی اوسکے ادراک سے عاجز ہے اور حکما انکو خواص صور نوعیہ کو کہتے ہین یعنی ہر صورت
نوعیہ کو اوسکی خالق نے ایک ایسی خاصیت عنایت کی ہے جو موجب کیفیات کا ہوئی ہے - اور جسکا
اثبات کیفیات مین محتاج بدلیل ہوتے ہین اختصاص کیفیات مین محتاج بالاستدلال ہین

مثلاً آگ کی کیفیت گرم اور خشک ہی اور پانی کی سرد تر۔ پس حکماء اس مکان میں اس امر کو در پئے نہیں ہوتے کہ آگ کو خالق نے گرم کیون بنایا ہے اور پانی کو سرد کیون مخلوق کیا ہے۔ بلکہ آپ پر یہیں لاتے ہین کہ آگ جسکی تاثیر گرم اور خشک ہی گرمی اور خشکی اوسکی کس دلیل سے ثابت ہی جیسا کہ کتب طبیعیہ مین اولہ اسکے بیان کیے گئے ہین۔ اور ہم بھی بابت ہوا اور پانی کے اپنے موقع پر بقدر تو بیان کرینگے قسم دوم ارواح ہین۔ اور مراد اس سے نفس ناطقہ نہین جیسا کتب الٰہیہ مین روح سے نفس ناطقہ مراد ہے بلکہ عرف اطبا مین روح وہ جسم لطیف بخاری ہے کہ بسبب نضج کے لطافت اخلاط محمودہ سے بسبب امتزاج مخصوص کے بطن ایسر دل مین متکون ہوتا ہے (جیسے کثافت اخلاط سے اعضاء متکون ہوتی ہین) اور بواسطہ شرائین کے تمام اعضاء مین منتشر ہوتا ہے پس اعضا کو سبب اوسکے حیواۃ حاصل ہوتی ہے۔ اور قبول حس و حرکت اور تغذیہ اور تولید کے لئے آمادہ ہوتی ہین اور اسکو روح حیوانی کہتے ہین اور قوت حیوانی اوس سے قائم ہے۔ اور اسی روح سے بسبب تھوڑا سا دماغ مین موصول ہوتا ہی اوسکو ایک نئی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور بسبب تاثیر محل معین کے نیا امتزاج میسر ہوتا ہے اوسکو روح نفسانی کہتے ہین اور قوت نفسانی اس سے قائم ہے یہ روح مفید حس اور حرکت کا ہوتا ہے۔ اور جب قدری روح حیوانی جگر مین واصل ہوتا ہی اوسکو اور کیفیت لاحق ہوتی ہے اوسکو روح طبیعی کہتے ہین۔ پس فی الحقیقت اور بقول معلم اول وغیرہ حکماء محققین کی صرف روح ایکہی ہی کہ ہر محل مین جا کر نئی کیفیت کا مظہر ہوتا ہے اور بسبب علاقہ ہر ایک ارواح مذکورہ سے بالاستقلال روح ہی اور قول اطبا کا بھی یہی ہے اور بیان اسکا دوسرے باب مین تشریح آتا ہے قسم سوم اخلاط ہین اور خلط وہ جسم رطب بالفعل اور سیال بالطبع ہے کہ کیلوس اول جگر مین اوسکیطرف مستحیل ہوتا ہے۔ اور وہ چار ہین۔ اول خون وہ گرم تر ہے دوم بلغم وہ سرد تر ہے سوم صفرا وہ گرم خشک ہی چہارم سودا وہ سرد خشک ہے اور پیدائش انکی ہضم دوم سے ہوتی ہے اور ہضم چار ہین۔ اول ہضم معدہ مین اوسکے خلاصہ کو کیلوس کہتے ہین اور اوسکا فضلہ براز ہے دوسرا ہضم جگر مین اسطرح کہ خلاصہ غذا کا باریک رگون سے (جو کہ ما بین معدہ اور جگر کے ماساریقا کی نام سے موسوم ہین) جگر مین اگر ہضم ہوتا ہے اوسکے خلاصہ کو کیموس کہتی ہین اور فضلہ اوسکا بول ہے۔ تیسرا ہضم عروق مین ہے اور چوتھا ہضم اعضا مین۔ فضول ان دونون ہضمون کی پسینا اور میل ہو کر مسامات کی راہ سے اور کچھ ناک اور کان وغیرہ منافذ سے دفع ہوتے ہین بیان تفصیل اسکا بھی باب دوم مین آتا ہے فانتظرہ قسم چہارم اعضاء ہین۔ اور اسمین

اور علم منطق کا واضع یہی ہے افلاطون کا شاگرد اور اسکندر رومی کا استاد اور اوسکا وزیر بھی تھا

تین فوائد ہین فائدہ اول تعریف اور تقسیم اعضاء مین - جاننا چاہیے کہ اعضاء وہ اجسام غلیظ ہین کہ امتزاج کثافت اخلاط محمودہ سے حاصل ہوتے ہین - اور ارسطو کا یہ مذہب ہے کہ سب سے اول دل مسکون ہوتا ہے - اور بعض کے نزدیک دماغ اول مخلوق ہوتا ہے اور بعضون کی راے مین جگر کی خلقت سب پر مقدم ہے - اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب مادہ منی رحم مین داخل ہوتا ہے او سمین یہ غلیان پیدا ہوتا ہے پس اوسمین چار نقطہ متمایز الوجود ظہور پاتے ہین - ایک محل دل مین - دوم محل جگر مین سوم محل دماغ مین - چہارم تمام اعضاء پر محتوی ہوتا ہے - اور تقسیم اعضاء کی دو وجہ سے کی گئی ہے اول یہ کہ عضو یا معطی مطلق ہوگا مثل دل کے - (بعض اطبا کی راے پر) یا قابل مطلق ہوگا مانند گوشت کے یا معطی اور قابل ہردو ہوگا مثل جگر کے یا نہ معطی ہوگا اور نہ قابل مثل استخوان کے - دوم یہ کہ اعضاء یا رئیس ہین یا غیر رئیس - غیر رئیس یا خادم رئیس ہین یا غیر خادم - غیر خادم یا مرؤس ہین یا غیر مرؤس پس اعضاء رئیسہ وہ ہین کہ مبادی قوتون کے ہین (یعنی حیوانی اور طبعی اور نفسانی کے) اور بقاے شخص یا نوع مین اونکی طرف حاجت پڑتی ہے پس اعضاے رئیسہ حسب بقاے شخص تین ہین - ایک دل وہ مبدء قوت حیات ہی - اور دوسرا دماغ وہ مبدء قوت حس و حرکت ہے - اور تیسرا کبد وہ مبدء قوت تغذیہ اور تنمیہ اور تولید ہے - اور بحسب بقاے نوع کے بھی یہی تین ہین مع انثیین کے - اور اعضاء خادم رئیسہ دو قسم پر ہین - ایک مہیہ ہین جو کہ کسی چیز کو آمادہ کر کے مخدوم کیطرف پہونچاتے ہین جیسے ریہ دل کے لیے کہ ہوا کو تعدیل کر کے اوسکیطرف پہونچاتا ہے - اور معدہ کبد کے لیے اور ماساریقا آلات غذا کے لیے اور اوعیہ منی انثیین کے لیے سادہ دوسرے مؤدی ہین جو کہ کسی چیز کو جسمین مخدوم نے تاثیر کی ہے اوسی نقل کر کے دوسرے اعضا کیطرف پہونچاتے ہین جیسے اعصاب دماغ کے لیے اور شرائین دل کے لیے اور اوردہ کبد کے لیے - اور اعضاء مرؤسہ جو کہ اعضاء رئیسہ کی خادم نہین وہ ہین جنکی طرف اعضاء رئیسہ سے قوت جاتی ہے مثل گردہ اور معدہ اور طحال اور ریہ کے اور اعضاء غیر خادم اور غیر مرؤس وہ ہین کہ اپنی قوت غریزیہ سے خاص ہین اور اعضاء رئیسہ سے اونکیطرف کوئی قوت نہین جاتی - مثل استخوان اور غضروف کے تنبیہ مراد عدم جریان قوت سے قوت طبعی اور نفسانی ہے حیوانی نہین کیونکہ ہر ایک عضو قبول حیوات کا دل سے کرتا ہے ولاشک ان العظم وغیرہ متصف بالحیوٰۃ - اور تمام اعضاء خواہ رئیس ہون خواہ غیر رئیس دو قسم پر ہین اول اعضاء بسیط جنکو اعضاء مفردہ اور اعضاء متشابہ الاجزاء کہتے ہین - دوم اعضاء مرکبہ جنکو اعضاء آلیہ بھی بولتے ہین چنانچہ بیان ہر ایک کا دو فوائد مین علیحدہ علیحدہ کیا جاتا ہے

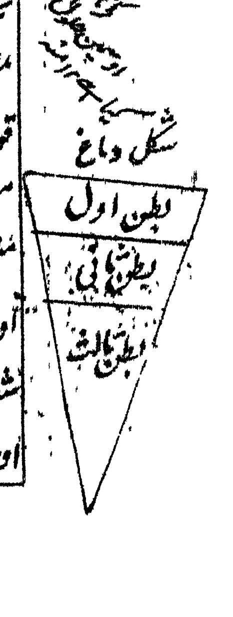
فائدہ دوم اعضاء مفردہ کے بیان مین - اور وہ دس ہین - اول استخوان وہ بدن کی بنیاد اور حرکات کی مستون ہین - اور جمیع استخوان تمام بدن مین دوسو اڑتالیس ہین چنانچہ کسی شاعر کا قول ہے شعر
عدد عظم چو خواہی کہ بدانی بیقین ٭ می برآید ز انجا کہ برون ست آئی ٭ لا اخیر عدد استخوان بوجہ صحیح ٭ از رحم صید کن یدان تشریح ٭ یعنی لفظ رحم اور رحم کے اعداد سے کہ دوسو اٹھتالیس ہین اور تشریح اونکی مطولات مین ہے شرح ہی خوفاً للاطناب متروک ہوتی ہے دوم غضروف یعنی کری آور فائدہ اونکا یہ ہے کہ ایک استخوان کو دوسری استخوان کے ساتھ گھسنے سے منع کرتی ہے - اور اعضاء صلبہ کی لینہ سے ترکیب بالتدریج حاصل ہوتی ہے ورنہ دفعۃً ترکیب ہونے سے اعضاء لینہ کو تکلیف عائد حال ہوتی ہے - اور بعض مفقود اعضا مین قائم مقام استخوان کی ہو جاتی ہے - سوم اعصاب اور وہ جسم سفید ہین کہ پھٹنے مین تو نرم ہین مگر ٹوٹنے مین سخت ہین - اور فائدہ ذاتی اونکا افادہ حرکت کا اعضاء کے لیے ہے اور ثمرہ عرضی اونکا تشدید اور توثیق اعضاء ہے اور دو نوع ہین ایک دماغ سے اوگی ہین اور اونکے سات زوج ہین کہ جو حس ظاہری اور باطنی اور حس اور حرکت اعالی اعضاء کے اونہین سے حاصل ہوتی ہے دوسرے نخاع یعنے مغز حرام سے نکلے ہین - اور وہ اکیتس زوج ہین اور ایک فرد ہی سوا گردن کے سب اعضاء کی حس اور حرکت اونسے متعلق ہے چہارم عضل - وہ ایسے جسم ہین کہ گوشت محض اور اوتار اور رباطات سے مرکب ہین اور اونکے فرج اور خلل کے اندر گوشت بھرا ہوا ہے - اور غشاء او پر محیط ہوا ہے اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ بسبب تشنج اور استرخاء کے اعضاء کو حرکت دیتا ہے اور وہ کل تمام بدن مین پانسو انتیس ہین - اور عضلہ اگرچہ شیخ رئیس کی رائے مین اعضاء مرکبہ سے ہے الا جالینوس نے اوسے اعضاء مفردہ سے گنا ہے - پنجم وتر یعنے تانت وہ ایک جسم مشابہ جوہر عصب ہے - کہ اطراف عضلہ سے اگتا ہے اور اطراف عصب اور اعضاء متحرکہ سے متصل ہوتا ہے اور فائدہ اونکا بھی اعضاء کو حرکت دینا ہے ششم رباط وہ بھی مشابہ اعصاب کی ہین اور استخوان سے گوشت کیطرف آتی ہین لیکن اونمین حس نہین فائدہ اونکا بندش عضو کی ہے - اور انکو عصب بھی کہتے ہین ہفتم شرائین یعنے متحرک رگین - اور وہ اجسام - دو تو ہین کہ بائین خانہ دل سے کھل کھل اوگی ہین اور حرکت انبساط و انقباض کی انکی تابع ہے اور انکے لیے فی نفسہا حس اور حرکت نہین اور انکی تجویف مین روح کثیر اور خون قلیل ہے اور فائدہ اونکا روح حیوانی کو دل سے لیکر تمام جسم کیطرف پہونچاتا ہے - اور تمام شرائین سوائے شریان وریدی کے کہ شش کیطرف جاتی ہے دو طبقہ ہین - ہشتم اوردہ یعنی ساکن رگین اور وہ محدب جگر سے پیدا اوگی ہین اور اونکے درمیان خون کثیر اور روح قلیل ہے - اور یہ تمام ایک طبقہ ہین الا وریدی شریانی

کہ وہ دو طبقہ ہے اور شش کیطرف جاتی ہے اور یہی اور وہ روح طبعی کو تمام بدن میں واصل کرتی ہین ۔
اور تغذیہ اور تنمیہ انہین سے حاصل ہوتا ہی تہم عشا یعنی جہلی اور وہ جسم عصبانی پتلا اور باریک و دبکت ہی اور اسکی
حس کم ہے اور فائدہ اوسکا اشکال اعضا کو محافظت کرنا اور اونکو منضبوط رکھنا اور اعضاء قدیم الحس کو
مثل کبد اور طحال کے حس دینا یہ تو قسم مذکورہ منی سے متولد ہوتی ہین اور جب ٹوٹ جاوین تو پیوند نہیں ہوسکتے
مگر بعض اعضاء زمان طفولیت مین وصل ہوسکتے ہین ۔ اور جو انکے ماسوا ہین جیسے لحم اور شحم وغیرہ خون سے
متولد ہوتے ہین اور جب ٹوٹ جاوین تو وصل ہوسکتی ہین ۔ دہم لحم گوشت ہے جوکہ خون طبعی سی متولد ہوتا ہے
اور فروج اور خلل اعضاء کو پر کرتا ہے اور عاقد اوسکا حرارت اور یبوست ہے اور شحم اور سمین کو جوکہ
مائیت اور دسومت خون سے پیدا ہوتی ہین اور عاقد انکی برودت ہے بعض نے انکو اعضاء مفردہ سے شمار
کیا ہے اور ایسا ہی جلد بھی ۔ اور بال اور ناخون کو بعض حکماء نے اعضاء مفردہ سے شمار کیا ہے اور بعض نے
فضلات سے مقرر کیا ہے ۔ والشیخ ابو علی منہم ۔ غرض تعداد اعضاء مفردہ مین اقوال اطبا کی مختلف ہین
چنانچہ محمد بن محمود چغمینی مصنف قانونچہ نے چودہ لکہے ہین عظم ۔ غضروف ۔ عصب ۔ وتر ۔ رباط ۔ شریان
۔ عضلہ ۔ ورید ۔ لحم ۔ شحم ۔ غشا ۔ جلد ۔ بال ۔ ناخون ۔ اور شیخ نے قانون مین نو لکہے ہین ۔ عظم ۔
غضروف ۔ عصب ۔ وتر ۔ رباط ۔ شریان ۔ ورید ۔ غشا ۔ لحم ۔ اور قرشی رح نے گیارہ مقرر
کئے ہین شحم اور سمین کو اسمین زیادہ کیا ہے ۔ اور ابو سہیل مسیحی نے تیرہ قرار دئے ہین بایں طریق کہ
شریان اور ورید کو ایک مقرر کیا ہے ۔ پس جو شیخ نے اعضاء مفردہ شمار کئے ہین اوسکی نزدیک آٹھہ
ہونگے اور پانچ زائد یہ ہین ۔ شحم ۔ سرب ۔ مخ ۔ ناخون ۔ جلد ۔ اور صاحب کامل نے بھی تیرہ ہی قرار
دئے ہین لیکن مخ کے بدلے بال شمار کئے ہین ۔ اور بعض اطبائی جیسے محمد بن یوسف ہروی صاحب بحر الجواہر نے
سولہ مقرر کئے ہین نو تو وہی ہین جو شیخ رح سی منقول ہوچکے ہین اور باقی سات یہ ہین ۔ شحم ۔ سمین
غدد ۔ جلد ۔ ناخون ۔ وشعر ۔ بال ۔ واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب فائدہ سوم اعضاء
مرکبہ کے بیان مین اور انکو اعضاء آلی بھی کہتے ہین کیونکہ اونمین بعض آلات حیات اور تنفس ہین ۔
اور بعض آلات حلق ۔ اور بعض آلات غذا ۔ اور بعض آلات شعور ۔ اور بعض آلات تناسل ہین ۔
پس اعضاء آلات حیات اور تنفس کی تین ہین ۔ اول دل یہ عضو شریف اور رئیس مطلق اور
محل روح حیوانی اور منبع حرارت غریزی کا ہے اور گوشت سخت اور لیف اور غضروف اور غشاء
صلب سے مرکب ہی شکل اوسکی مثل صنوبر کے ہے جیسے یہ  صورت ہے اور قاعدہ اوسکا اوپر کو
سینہ کی وسط مین ہے اور سرا اوسکا بائین طرف مائل ہے اور رنگ اوسکا سرخ مائل بسیاہی ہے اور

اوسکی اندر دو خانہ ہین بطن ایمن اور بطن ایسر کے نام سے موسوم ہین۔ بطن ایمن محاذی جگر کی واقع ہی اور اسمین خون بہ نسبت روح کی زائد ہے۔ اور جگر سے اوسکی ساتھہ ایک ورید ملی ہوئی ہے جس سے خون لطیف دل مین واصل ہوتا ہے اور ایک مجری ریہ کیطرف ہی ورید شریانی اوس سے نکلکر ریہ تک پہونچ گئی ہے جسکے ذریعہ سے ریہ کو دل سے غذا پہونچتی ہے اور ریہ سے دل کو ہوا ملتی ہے۔ اور بطن ایسر بطن ایمن سی بزرگتر ہے اور اسمین روح خون سے زیادہ ہے اوسکو شغاف قلب بولتے ہین اور اسی سے تمام شریان نکلی ہین۔ اور اس بطن سے دو شریان ظاہر ہوتی ہین۔ ایک شریان وریدی کہ ریہ کیطرف جاتی ہی اور اوسکی ذریعہ سے ہوا دل کو پہونچتی ہے اور خون لطیف ریہ کیطرف واصل ہوتا ہے۔ اور دوسری شریان بزرگ ہی کہ جڑ تمام شریان کی ہے۔ اور درمیان دونون بطنون کے ایک مجری واقع ہے تاکہ جو خون بطن ایمن سے ایسر کو آتا ہی اسجگہہ نضج پاکر اور معدن روح سی کہ بطن ایسر ہے مناسبت بہم پہونچاکر اوسمین آجاوے اسکو جالینوس وغیرہ دہلیز کہتی ہین اور بعض دیگر اوسکو بطن ثالث قرار دیتے ہین ولکل ان یصطلح۔ اور قاعدہ بطن ایمن کا بہ نسبت قاعدہ بطن ایسر کی بہت فروتر ہے اور حکمت اسمین یہ ہے تاکہ جسقدر خون صاف ہی بطن ایسر مین آجاوے اور کثیف وہین رہجاوے لتقعره وتسفله بالنسبة الى قعر الايسر انتباه۔ جس حیوان کا دل بزرگ ہوا ور معہذا قلیل الحرارة ہنو وہ دلاور ہوتا ہے اور جسکا دل چھوٹا ہو لیکن کثیر الحرارت ہو وہ بھی دلیر ہوتا ہے۔ اور جس حیوان کا دل قلیل الحرارت ہو وہ اگرچہ بزرگ ہو تو بھی نامرد اور بزدل ہوتا ہے مثل شتر اور خرگوش کے۔ دوم حجاب جوکہ جوہر گوشت اور غشاء اور عصب کو متحرک سی مرکب ہی اور مابین آلات غذا اور آلات تنفس کے حاجز ہے تاکہ آلات تنفس غذا کے ابخرون سے محفوظ رہین۔ اور انبساط اور انقباض مین ممد ریہ ہے۔ سوم ریہ یعنی شش ہے جوکہ گوشت وردی اور غضاریف قصبہ ریہ اور شرائین نابتہ من القلب سی مخلوق ہے اور اوسکے مجموعہ پر ایک غشاء ہے۔ یہ عضو فی نفسہا بیحس وحرکت ہے لیکن غشاء اوسکا قدرے ذی حس ہی اور نفع اوسکا ترویح قلب ہے۔ اور آلات حلق قصبہ ریہ اور مری اور حنجرہ اور لہات اور لوزتین ہین۔ اور آلات غذا اصل مین تو تین ہین یعنے معدہ اور جگر اور طحال لیکن سوا انکے اور بھی ممد و معاون ہین جنکا ذکر عنقریب آتا ہے یہان صرف اصول کو مختصر طور پہ بیان کیا جاتا ہے پس معدہ ایک عضو مثل کدو کے ہے جوکہ گوشت اور عصب اور عروق اور شرائین سے مرکب ہے ایک منہ اوسکا حلق کیطرف ہے اوسے فم معدہ بولتے ہین۔ یہ گوشت سی عاری ہے۔ دوسرا منہ اوسکا ناف کے جانب ہے اوسی قعر معدہ کہتے ہین اسمین گوشت ہے اسلیے ہاضم اسمین زائد ہے۔ اور اوسکی دو طبقہ ہین داخلی اور خارجی داخلی بسبب حس کی عصبانی ہے اور خارجی

ادا اوسہضم اورتکون حرارت کے لیے ثمانی ہے - غذا اوسمین منہضم ہوکر مستحیل بکیلوس ہو جاتی ہے - اور کبد
عضو رئیس ثمانی ہے کہ گوشت اور عروق اور شرائین اور غشاء سے مخلوق ہے اور رنگت مین مشابہ خون بستہ
کے ہے - خود تو حس ہے لیکن غشاء اوسکا حس دار ہے - اور عروق غیر ضوارب جنکو اوردہ کہتی ہیں اسی سے
نکلتے ہین - اور منفعت اسکی تولید خون تغذیہ اعضاء کے لیے ہے - اور طحال عضو ثمانی زبان کی شکل
پر ایک جسم متخلخل گوشت اور شرائین سے مرکب ہے اور رنگت اوسکی مائل بسیاہی مشابہ رنگ جگر کی ہے نفسہا
تو اسمین حس نہین لیکن غشاء اوسکا بہت حس رکھتا ہے اور محل اوسکا بائین طرف ہے - محدب اوسکا سمت
اضلاع ہے اور مقعر اوسکا قعر معدہ سے متصل ہے اور عروق اور شرائین اوسمین متصل ہین اور وہ ظرف
مرہ سوداکا ہے - اور نفع اوسکا کھینچنا سوداکا کبد سے ہے - اور اوسمین دو مجری ہین ایک تو کبد سے متصل
ہے تاکہ سودا کو اوس سے جذب کرے اور یہ رستہ بزرگتر ہے اور دوسرا قعر معدہ سے مل رہا ہے تاکہ سودا
معدہ پر گرکر موجب اشتہا ہو اور یہ رستہ خردتر ہے اور سپرز کا خاصہ ہے کہ جب فربہ ہو جاتی ہے
تو بدن لاغر ہو جاتا ہے اور جب دبلی ہوتی ہے تو بدن فربہ ہو جاتا ہے - اور منجملہ آلات غذا امعا ہین جو کہ اوردہ
اور شرائین اور لیفات عصبانی سے مخلوق ہین - اور یہ اجسام عصبانیہ ذی حس دو تو ہین - اور وہ چھ قسم ہین
تین اوردہ اوپر کو علیا کہتے ہین اور امنین ہضم زیادہ ہے لقربہا بالمعدۃ والکبد اور امنین چربی نہین
لقربہا بالاعضاء الحارۃ - اول اثنا عشری ہے طول اوسکا بارہ انگل بضم صاحب اوسیکا ہے اور
اسمین کجی نہین بلکہ مستقیم الطول ہے اور اوسکے منھہ کو معدے الاسع بواب کہتے ہین اور نام اور وہ پر بھی یہ نام
اطلاق کیا جاتا ہے تسمیہ اسکے باسم اشرف اجزائہ - دوم صائم ہے اکثر یہ رودہ خالی رہتا ہے اور یہ اس
سبب ہے تاکہ غذا اوسمین دیر تک مستقر رہے سوم دقیق ہے یہ رودہ بھی پیچدار اور نہایت تنگ ہے اور تین رودہ
نیچے کو سفلی کہتے ہین امنین چربی مطع کے طور پہ پھیلائی گئی ہے اور امنین ہضم کمتر ہے - اول اعور ہے اسکے
مدخل اور مخرج کے لیے صرف ایک ہی مجری مقرر ہے چنانچہ جو اسمین آتا ہے رجیع الثقل ہے واپس نکلتا ہے دوم
قولون ہے چونکہ قولنج اسمین بیشتر واقع ہوتا ہے اسیلیے اوسکو قولون کہتے ہین تسمیہ اسکے باسم الحال سوم معاء
مستقیم ہے یہ سب سے آخر اور مقعد سے متصل ہے اور جاننا چاہیے کہ ثفل جب تک اعور اور قولون تک نہ پہونچے
متعفن نہین ہوتا - اور منفعت عامہ امعا کی دفع ثفل طعام ہے - اور زبان اور دہان اور لب اور مری
اور طرق اور شرب اور گردہ اور مثانہ اور مرارہ وغیرہ بھی آلات غذا سے شمار کیے گئے ہین - اور آلات
شعور دماغ اور نخاع اور آنکھہ اور کان وغیرہ ہین - پس دماغ عضو رئیس اور محل روح نفسانی ہے اور مخ
اور اوردہ اور شرائین اور غشاء رقیق جسکو ام الدماغ کہتے ہین اور غشاء صلب جو کہ مماس قحف ہے سے

شکل دماغ



مرکب ہو اور شکل اوسکی مثلث مستدیر وطولی ہے اور قاعدہ اوسکا مقدم سر ... ہے - اور دماغ ... عرض
پیشانی سے موخر سر تک ہے ... پہنچتا ہے ... اوسکو لیونانی ثلثہ دماغ کہتے ہین اور بطون ...
فراخ ہے - اور بطن وسط ... ایک تجویف ... اور اوسکا مقدم ... کہتے ہین ... اوس ...
اور تالو سے اوترتے ہین اور ذکر اوسکا ... روم مین آتا ہے - اور نخاع مشابہ ہو ... اور او
خلیقہ ہے اور اوسکے سے تین غشا ہین - گویا نخاع مثل دنبالہ دماغ کے ہے کہ فقرات پشت مین منحدر
ہوکر استخوان عصعص تک پہونچ گیا ہے اور آنکھ اعضاء شریفہ سے ہے ہر ایک سات طبقہ اور تین
رطوبت سے مرکب ہے جنکے نام اس شعر مین درج ہین قطعہ کرہ اسریگار تعاست بلطف خویش ::
چشمت بہ ہفت پردہ و سہ آب منقسم :: صلب و مشیمہ شبکیہ زجاجی و پس جلید :: بیض عنکبوت و عنبیہ و
عنب قرن و ملتحم :: اور کان گوشت لحمی اور غضروف اور عصب حاس سے مرکب ہو اور نفع اوسکا
آوازکو جمع کرنا اور قبول کرنا ہے تاکہ دماغ تک پہونچ جاوے - اور ناک گوشت اور غضروف اور عصاب
اور عروق سے مرکب ہے - اور منفعت اوسکی زینت چہرہ کی اور ادراک رائحہ کا ہے - اور اعضاء آلات
تناسل انثیین اور قضیب اور رحم ہے - پس انثیین گوشت سفید غددی اور عروق اور شریانات سے
مرکب ہین اور منافذ اوسمین بہت ہین اور اوردہ اور شرائین وغیرہ اوسکے ارد گرد ہین چنانچہ منی اون
عروق سے خصیتین ہین واصل ہوتی ہے اور اوسمین جمع ہوکر نضج پاتی ہے اور بسبب ... جوہر
انثیین کے سفید ہو جاتی ہے جیسے خون طمثی پستان مین آکر دودھ سے بدل جاتا ہے - اور منی فضلہ
ہضم رابعہ سے ہے اور انثیین مین پہونچکر صلاحیت اور استعداد تولید کی اوسمین حاصل ہوتی ہے
اور طریق حصول منی کا باب چہارم کی فصل دوم مین تشریح بیان ہوگا فانتظر - اور خصیتین مردون کے
بزرگ اور ظاہر اور سخت ... ہوتی بخلاف عورات کے کہ اونکی ... اور صغیر اور مخفی فرج مین پوشیدہ
ہوتے ہین - اور انکے مزاج پر کئی جہت سے استدلال کرسکتے ہین - اول بالون کی جہت سے کیونکہ
جب عانہ اور نواحی ناف مین بال زیادہ ہونگے اور عانہ مین بہت جلدی ظاہر ہونگے تو مزاج انثیین کے
گرم ہوگی - اور اگر بال باوصف کثرت کے سخت اور غلیظ ہون تو مزاج اونکی گرم خشک ہونگے - اور
اگر بال نرم اور رقیق ہونگے تو گرم تر ہوگی اور اگر عانہ اور اوسکے نواحی مین بال تھوڑی عمر مین ... اور
ظہور اونکا بطی ہو تو مزاج اونکے سرد ہونگے - اور اگر باوصف قلت کے خشن بھی ہون تو مزاج سرد
خشک ہونگے اور بال اگر نرم ہون تو سرد تر ہوگی - دوم جوہر منی کی جہت سے پس اگر منی کثیر اور غلیظ ہوگی
تو حرارت مزاج انثیین پر دال ہوگی - اور اگر رقیق اور قلیل ہوگی تو برودت مزاج کی علامت ہے اور اگر

شدید الغلظ ہے یبوست مزاج کا نشان ہے اور اگر رقیق مائی ہے تو رطوبت کی دلیل ہے سوم انعاظ کی جہت سے
پس اگر انسان کثیر المنی قوی الانعاظ کثیر التولید (خصوصاً ذکور) ہو تو حرارت مزاج انثیین پہ دال ہو دال ہوگا اور
عکس اسکا برودت مزاج کی علامت ہی اور اگر انسان بہت جماع کر سکتا ہے اور باوصف کثرت جماع کوئی
تکلیف نہین پاتا اور اوسکی اولاد ذکر بہت ہوا تو مزاج اوسکے گرم تر ہے پس اگر مزاج کذائی مین افراط ہوگا تو ایسے
شخص کو جماع سے بالکل صبر نہوگا اور اگر آدمی جماع کیطرف سریع الحرکت اور معہذا سریع الانزال ہو اور بمقدار
اوسط پر جماع کر سکتا ہے اور افراط پر قادر نہو اور اوسکی اولاد ذکر بہت ہو تو حرارت اور یبوست کی علامت ہے
اور اگر بطی الانتشار ہو اور معہذا قلیل النشاط بھی تو برودت اور یبوست کا نشان ہے اور ایسا ہے جنکی
انثیین کے مزاج سرد تر ہو مگر ایسے شخصون کی منی بنسبت مزاج خشک کے رقیق ہوتی ہے اور صاحب مزاج
یابس کے منی قلیل اور غلیظ ہوتی ہے اور ایسے شخص جنکے مزاج سرد خشک اور سرد تر ہو قلیل التولید ہوتی مین
اور تولید اناث انکی ہان اکثر ہوتی ہے اور قضیب گوشت قلیل اور اعصاب اور شرائین اور اوردہ کثیرہ اور
رباطون اور عضلون سے مرکب ہے اور خلل اوسکا گوشت صنوبر ہے اور اصل قضیب کا ایک رباط مجوف ہے
کہ استخوان عانہ سے نکلی ہے اور جزو اعظم اوسکی تحریک مین عضلہ ہے اور باد سکے نعوظ یعنی انتشار کے
یہ علت ہی کہ تجاویف اوسکی ریح سے اور شرائین روح سے اور اوردہ روح سے ممتلی ہو جاتی ہین۔
اور پوشیدہ نرہے کہ قوت نعوظ قضیب کی دل سے ہے اور حس اوسکی عصب نخاعی سے ہے کہ فقرات پشت سے
ظاہر ہوا ہے اور اصل اوسکا دماغ سے ہے اور غذا اوسکی جگر سے آتی ہوا اور شہوت مباشرت کی جگر اور گردہ سے
ظہور پاتی ہے اور صحت اس امر کی اعضاء رئیسہ کے صحت پر موقوف ہے اور اصل تمام کا دل ہے۔ اور قضیب
کے لیے بسبب اجتماع اعصاب کثیرہ کے حس بہت ہی خصوصاً حشفہ کے لیے تو حس غایت درجہ کی ہے
تاکہ انسان مجامعت سے لذت بردار ہو اور موجب بقاء نوع ہو۔ اور فائدہ اسکا ایصال مادہ زرع کا
اپنی مستقر مین ہے۔ اور قضیب مین تین مجری ہین۔ مجری اول مجری منی۔ مجری ودی۔ اور یہ تینون
راہین اصل قضیب مین متمایز الوجود ہین اور احلیل مین پہونچکر تمام کھلین ہین آور احلیل اصل قضیب
سے آخر حشفہ تک سوراخ واحد ہے۔ اور طول قضیب کا اکثر طبیعہ تو نگل مضمومہ صاحب قضیب سے
کم اور گیارہ انگل مضمومہ سے زیادہ نہین ہوتا اور طول عمق رحم کا بدستور ہے۔ اور رحم لیفات
عصبانی سے مرکب ہی اور اوسکے دو طبقہ ہین اور شکل اوسکی مثل قضیب مقلوب کی ہے اور موضع او
درمیان مثانہ اور معاء مستقیم اور ناف کے ہے۔ اور کئی ایک عروق کے منھ دفع فضلہ طمثی اور تغذیہ
جنین کے لیے اوسمین ملی ہوئی ہین۔ اور محاذی فم فرج کے اوسکو ایک مجری ہے جس سے حیض اور جنین

خارج ہوتے ہین اور اسی راستہ سے منی رحم مین واصل ہوتی ہے اوسکو عنق الرحم بولتے ہین یعنی رحم کی گردن
اور یہ گردن فرج داخلی تک جو کہ قریب منفذ بول کے ہے واصل ہوتی ہے آور شکل اوسکی ایسی ہے
جیسے ایک آستین دوسری آستین مین داخل کرین اسیکو منفذ فرج بولتے ہین اور دخول قضیب کا
منفس گردن رحم مین ہوتا ہے کیونکہ مراد منفذ فرج سے ہے تجویف گردن رحم ہے۔ اور یہ گردن
اگرچہ عضلی اللحم اور غضروف سے مشابہ ہے الا باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہے تاکہ قضیب کو آسیب تکلیف
نہ پہونچے اور مانع لذت دخول کا نہو اور یہ گردن شکن دار ہے تاکہ وقت مجامعت جب درازی قضیب
کی دراز ہوسکے۔ اور اصل گردن مین کہ منقطع وصول سر آلت ہے بعد دخول کی ایک فرزونی سی معلوم ہوتی ہے
اوسی کو فم رحم کہا جاتا ہے اور اوس سر قضیب کی فم رحم سے موجب لذت اور باعث انزال عورت ہے
اور فم رحم پر ایک جھلی رقیق سی ہے کہ ازالہ بکارت اوس سے مراد ہے۔ آور فم رحم ہمیشہ بند رہتا ہے
خصوصاً حالت حمل مین تو ایسا منضم ہوجاتا ہے کہ سر موچ بھی اوسمین داخل نہین ہوسکتا لیکن حالت جماع
مین منی نکلنے کے لئے فراخ ہوجاتا ہے کیونکہ رحم کو بالطبع جذب منی کا بہت شوق ہے اسی لئے وقت
مجامعت کی فرج کیطرف مائل ہوتا ہے لہذا اطبا نے لکھا ہے ان الرحم کانہ حیوان فی بطن حیوان تیحرک
نحو المطلوب وہو منی الطیب ۔ اور ایسا ہی وقت وضع حمل کے کشادہ ہوجاتا ہی اور ایسی جگہ خارج گردن
رحم سے بطن فرج مین خصیتین موضوع ہین چنانچہ ذکر تفصیلی اونکا عنقریب آتا ہے۔ اور رحم نابالغ کا
مثانہ سے چھوٹا اور عند الحیض ہم چند اوسکی ہوجاتا ہے اور وقت حمل کے اوس سی کلان تر ہوجاتا ہی
اور رحم کے دو طبقہ ہین ظاہری اور باطنی یعنے داخلی اور خارجی۔ طبقہ داخلی مین رگین بہت ہین اور منہ
رگون کے جرم طبقہ مذکورہ مین گڑہا ہون کے مانند واقع ہین انکو نقر الرحم کہتے ہین۔ خون طمثی اسی جگہ سے
باہر آتا ہے اور غذا بچہ کی بھی اسی مکان سے پہونچتی ہے آور طبقہ مذکورہ عورتون مین داہنی اور بائین
دو خانہ رکہتا ہے گویا دو رحم ہین لیکن گردن دونونکی ایک ہی ہے آور دیگر حیوانات مین خانہ رحم
کی عدد پستانون کے موافق ہوتے ہین اور اکثر اوسی قدر بچہ لاتی ہین۔ اور چونکہ رحم انسانون
مین دو خانہ رکہتا ہے اکثر ایک شکم مین دو بچہ تولد ہوتے ہین لیکن بعض عورتون مین مشاہدہ کیا گیا ہے
کہ ایک حمل مین تین یا چار بچہ بھی متولد ہوتے ہین۔ ہوسکتا ہے کہ رحم اونکا اوسی قدر خانہ رکہتا ہو
یا دو بچہ ایک خانہ مین متولد ہوتے ہون بامر اللہ القادر المتعال ۔ اور طبقہ خارجی مثل غلاف کی ہے
کہ ایک تجویف سے زیادہ نہین رکہتا اور طبقہ باطنی پر مشتمل اور محیط ہے۔ اور خصیہ عورتون کے مشابہ
خصیہ مردونکے ہین لیکن فرق اسقدر ہے کہ مردون کے خصیہ بزرگ اور گول اور مائل بطول ہوتی ہین

اور دونون پر غشاء ایک ہے اور عورتون کے خصیہ چھپے اور گول اتل باستتارت ہوتی ہین اور
ہر ایک غشاء علیحدہ رکھتا ہے لیکن کیسہ مجلل غشاء دونون کا ایک ہی ہے ۔ اور اوعیہ منی جیسا مردونمین
انثیین سے قضیب تک آیا ہے عورتون مین بھی بوسیلہ قاذفین کی رحم مین آتا ہے ۔ اور جاننا چاہیے کہ
دو رگین معوج مستقیم المجوف بیضیتن سے خاصرتین تک ۔ و مجلبہ حالبین کو گئین ہین اور دونون طرفین
اونکی اربیتین سے مرتبط ہو کر فم رحم مین پہونچی ہین اور جو منے طرف رحم سے پیوستہ ہین قاذف الرحم کے
نام سے موسوم ہے یعنے منی کو رحم مین ڈالنی والے ۔ ایک قاذف یمنی اور دوسرا الیسری یعنی دایان بایان
اور منفذ اوعیہ عورتون کا تنگ ہے لہذا اونکو انزال ایک دفعہ نہین ہوتا بلکہ دفعات متعددہ ہوتا ہے
اسلیے عورات تکرار اور کثرت جماع سے ضعیف نہین ہوتین ۔ بخلاف مردون کے کہ اوعیہ منی اونکا بہ نسبت
عورات کے وسیع ہوتا ہے اور انزال اونکو دفعۃً ہوجاتا ہے اور تکرار اور کثرت جماع سے ضعیف ہوجاتے ہین
اور کنارہ فم رحم مین دو اونچین اور پانچین دو فرزونی ہین پست اور بعض اونکو قرنی الرحم کہتے ہین قوت
مجامعت کی تحریک ہوتی ہین اسی باعث سے فم رحم کا منحنی لکیر آگے کو مائل ہوتا ہے ۔ اور طول منفذ
فرج کی عبارت عنق رحم سے ہے اکثر چھ انگل مضموم اپنی صاحب سے کم اور کبھی اس انگل سے زیادہ نہین
ہوتا اور آلت مردون کی بیشتر ہوتی ہے اور توافق مرد اور عورت کا اس امر مین موجب موافقت اور
محبت باہمی کا ہوتا ہے اور عدم تطابق باعث مخاصمت اور تنفر کا ہوتا ہے [illegible] طول
عنق رحم مین بیان کیا گیا ہے اکثر [illegible] نہین [illegible] زیادہ بھی ہوسکتا ہے اور نیز کثرت
جماع کی [illegible] سے [illegible] رحم کی [illegible] منی اوسمین قرار پکڑتی ہے اور جنین اوس سے متولد
ہوتا ہے [illegible] کیفیت تولد جنین [illegible] مختصر طور پر لکھی جاتی ہے انتباہ جاننا چاہیے کہ اگر منی مرد کی
[illegible] ایک زمانی مین رحم [illegible] یعنے انزال مرد اور عورت کا اکٹھا واقع ہو اور رحم مین کوئی
عارضہ یا کوئی سبب مانع حمل نہو وے مثل [illegible] منی اور سوء مزاج طرفین کے یا رقت منی ایک دونون
کی یا حامی [illegible] اور نیز واردات خارجیہ اور موجبات بدنی اور نفسانی سے کہ باعث انزال [illegible]
[illegible] مین کوئی عارضہ لاحق نہو تب [illegible] قوت عاقدہ سے [illegible] ہے اور قوت منعقدہ
[illegible] سے [illegible] امتزاج پیدا ہوتا ہے اور چار نقطہ سفید اوبھرے ہوئے حباب کی [illegible]
[illegible] ایک محل [illegible] ۔ [illegible] محل [illegible] سوم محل جگر مین ۔ چہارم [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] ایک [illegible] اور اسکے اندر ایک حرارت
[illegible]

رہتی تک بقاے زندگی ہے اور اسی کے قلت اور کثرت سی ضعف اور قوت حاصل ہوتی ہین اور منتہی عروق رحم
کی اوس سے متصل ہوتے ہین تاکہ مجری ہذا سے غذا طفل کو پہونچی اور اوسکو حالت اولی کہتے ہین اور یہ سات روز مین
تمام ہوتی ہی بعدہ نقطہاے مذکورہ مائل بسرخی ہوجاتے ہین اور آثار اعضاء اور منافذ عروق کی انہین
پیدا ہوجاتی ہین اور رحم ماں کے رگون کا منتہی نقطہ جگر سے اور گرداگرد غشا کی جا ملتا ہے اوسمی قدرے قدرے
غذا پہونچنے لگتی ہے اور جنین کے ناف کیطرف خون حیض کا جاری ہوتا ہے اوسکو حالت ثانیہ کہتے ہین
اور یہ چار روز مین ختم ہوتی ہی - پھر بقول بعضے مقام ناف پر ایک نقطہ قائم ہوتا ہے اور ان سب
نقطون سے اول تکمیل ناف کی ہوتی ہے اور رگین اوس ناف سے آکر متعلق اور جمع ہوتی ہین اور
ناف کے مقام سے خون حیض کہ وہی غذا ہے پہونچا کرتا ہے بعدہ علقہ ہوجاتا ہے اور اوسکو
حالت ثالثہ کہتے ہین اور یہ چھہ روز مین تمام ہوتی ہے بعد ازان مضغہ ہوجاتا ہے اور بعض اعضاء
ایک دوسرے سے متمائز ہوتی ہین اور بذریعہ اون عروق کے جو ماں کی رحم سے ناف کے متعلق
ہوگی ہین خون طمثی اور حیوانی رحم ماں سے اوسپر مترشح ہوتا ہے اور واہب الصور سے قبول
صورت حیوانی کی استعداد حاصل کرتا ہے اسکو حالت رابعہ کہتی ہین اور یہ بارہ روز مین تمام ہوتی ہی
بعدہ مزاج ذکوریت اور انوثیت بحسب فیضان مزاج اور مادہ کے قائم ہوجاتی ہے اور اعضاء اصلی سب درست
ہوجاتی ہین اور یہ حالت خامسہ ہے تین دن مین ختم ہوتی ہے بعدہ تمام اعضاء مخلوق ہوتی ہین اور
عروق اور مجاری اور مفاصل ظہور پاتی ہین اور ایک طرح کا مزاج قرار پاتا ہے اسکو حالت سادسہ کہتی ہین اور
یہ پنجروز مین تمام ہوتی ہے لیکن مخفی نرہے کہ جسقدر تعین ایام اور حالات سے کہا گیا ہے اکثریہ ہی کلیہ
اور دائمیہ نہین اور نیز ثابت ہوچکا ہی کہ حالات مذکورہ حمل پسر مین بہ نسبت حمل دختر کے کم ایام مین
واقع ہوتی ہین چنانچہ لکہا ہے کہ خلقت پسر کی تیس ۳۰ دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہے اور خلقت
دختر کی چہلروز سے پچاس روز تک ختم ہوتی ہے اور بعد اختتام ان سب حالات کے چھہ ماہ تک کہ
اقل مدت وضع حمل ہے بچہ بڑھا کرتا ہے - اور معلوم کرنا چاہیے کہ منی جب رحم مین گرتی ہے
اوسکو نطفہ کہتے ہین اور جب کئی دن اوسپر گذرین اور جھلی سی اوسپر ظاہر ہووے جیسے خمیر کو ہوا مین
کچھہ دیر رکھین تو اوسپر ایک پوست رقیق سا آجاتا ہی ایسی حالت مین اوسکو علقہ (یعنی لہو کی پھٹکی)
کہتے ہین اور جب گوشت ہوجاوے اوسکو مضغہ بولتے ہین اور جب شکل اعضاء کی اور خطوط اونکے
ظاہر ہون تو اوسکو جنین کہتے ہین اور جب حس اور حرکت کا اوسمین فیضان ہوجاوی تب حیوان سے
موسوم کرتے ہین اسوقت اسکو مجازاً جنین کہا جاتا ہے - اور جاننا چاہیے کہ جنین دو چند ایام

خلقت مین حرکت کرتا ہے اور سہ چند ایام حرکت مین خروج پاتا ہے مثلاً ہر جہہ حالات مذکورہ اگر پینتیس دن
مین تمام ہووین تو ستر دن کے بعد جنین حرکت کرتا ہے اور دوسو دس ۲۱۰ روز کی بعد کہ سات ماہ ہوتی ہین
خروج کرتا ہے۔ اور اکثر یہ بچہ مرتا نہین۔ اور اگر بعید ایش اوسکی چالیس روز مین تمام ہووے اسّی روز مین
حرکت کرتا ہے اور دوسو چالیس روز کے بعد کہ آٹھ ماہ ہوتی ہین خروج پاتا ہے اور عادت اللہ جل شانہ کی
ایسی جاری ہے کہ یہ مولود جلد ہی مرجاتا ہے اور گاہے ایک ہفتہ تک زندہ بھی رہتا ہے و ذلک نادراً اور اگر
پینتالیس روز مین خلقت اوسکی تمام ہووے تو نوّے ۹۰ دن کے بعد متحرک ہوتا ہے اور دوسو ستر روز مین کہ نو ماہ
ہوتے ہین خروج پاتا ہے اور باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ انتباہ
آٹھ ماہے بچہ کے زندہ نہ رہنے پر اطباء نے کئی دلائل بیان کئے ہین ازانجملہ جو کہ عمدہ اور معقول ہے وہ یہ ہے
کہ مولود ساتوین ماہ مین بسبب تمام ہونے خلقت کی حرکت کرتا ہے پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہو تو
اللہ کے اذن سے پردون کو چیر پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے پھر بسبب قوت مزاج ہوای خارج سے اگر متضرر نہوا
تو زندہ رہتا ہے والا مرجاتا ہے اور اگر کم قوت ہے تو ساتوین ماہ مین پردون کو نہ توڑ سکیگا لیکن اس حرکت
اور اضطراب سے خستہ اور متالم ہوجائیگا پس اگر نہایت ہی ضعیف اور رنجور ہے شکم مین ہی مرجائیگا اور اگر
آٹھوین مہینے رحم مین ٹھہر گیا اور نوین ماہ تک پہونچ گیا تو حرکت اضطراری کا الم اور خستگی زائل ہوجاتی ہے
اور سر نو قوت حاصل ہوتی ہے اور نوین مہینے صحیح و سالم باہر نکلتا ہے اور زندہ رہتا ہے چنانچہ ایسا بکثرت
واقع ہوتا ہے۔ اور اگر بموجب کسی باعث اندرونی یا بیرونی کے پھر آٹھوین مہینے حرکت کرکے باہر نکلے گا
تو خستگی اس حرکت کی علاوہ خستگی سابق کے ہوجائیگی اور ہوای خارجی نسبت اوسکی بہت ہی غریب ہوتی ہے
پس بالضرور ہلاک ہوجائیگا۔ اور جلدی اور دیر سے مرنا مولود کا حسب قرب اور بعد زمان حرکت اول کے
ہے جو کہ ماہ ہفتم مین ظاہر ہوئی تھی۔ پس اگر شروع ماہ ہفتم پر حرکت ہوئی ہو اور آخر ماہ ہشتم پر متولد
ہو تو بسبب زوال مانع حیات کہ خستگی اور الم ہے زندہ رہسکتا ہے۔ پس اس توجیہ پر قول عوام الناس
کا کہ مولود آٹھ ماہا ہرگز زندہ نہین رہتا اگرچہ ماہ ہشتم مین سے ایک ہی روز باقی رہا ہو عند الاطبا
لائق اعتبار نہوگا۔ اور جاننا چاہیئے کہ خون حیض کا حاملہ مین تین حصون پر منقسم ہوتا ہے۔ ایک حصہ
واسطے غذا جنین کے مصروف ہوتا ہے۔ اور دوسرا حصہ ذخیرہ مادہ شیر کے لیے پستان کیطرف جاتا ہے
اور تیسرا حصہ فضلہ بنکر رحم مین رہتا ہے تاکہ خروج جنین اور مشیمہ کا سہولت سے ہوسکے اور یہ وقت نفاس کے
تمامتر خارج ہوجاتا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ جنین پر تین پوششین ہوتی ہین سب پوشش اول مشیمہ سے
خارج ہے اور وہ ایک غشا دی صفاقین رقیقین ہے کہ نامین اوسکی گرہین بنی ہوئی ہین اور غشا مذکورہ دیگر

اغشیہ پر محیط ہے - پوشش دوم کہ بعد مشیمہ کے ہے لفافی سے مسمی ہے لانہ یشبہ الالفا کف اور غشای مذکورہ منفذ بول جنین کا ہے اور بول جنین کا کہ مثانہ سے طرف غشاء مذا کے گرتا ہے ناف جنین کے رستہ ہوکر باہر نکلتا ہے احلیل سے خارج نہین ہوتا کیونکہ مولود جبتک رحم مین ہی مجری احلیل کا نہایت تنگ ہوتا ہے اور ایک عضلہ اوسپر محیط ہوتا ہے - اور خروج بول کا اس رستہ سے بے ارادہ نہین ہو سکتا بخلاف رستہ ناف کے کہ بالطبع اور بے ارادہ بول اوس سے باہر آتا ہے - اور بالفرض اگر بول کے لیے کوئی مجمع ہوتا تو رحم مین گرتا اور شدت الم سے درد قوی ہوتا اور اگر مشیمہ مین گرتا تو بھی موجب فساد ہوتا - پوشش سوم وہ غشا ہے کہ بعد لفافی کے اور ملاقی نفس جنین کے ہوتا ہے اور یہ غشا تمام اغشیہ مذکورہ سے رقیق تر ہوتا ہی اور فضلہ عرق جنین کا اسمین گرتا ہے - اور اسکا نام منفس ہے - اور چونکہ غذای جنین کی نہایت رقت اور لطافت مین ہوتی ہے فضلہ براز کا کمتر جمع ہوتا ہے اسی لیے براز کے لیے کسی ظرف کی حاجت نہین پڑی - اور تھوڑا سا فضلہ برازی جو مدت حمل مین امعا کے اندر جمع ہوتا ہے چونکہ وہ نہایت قلت مین ہے طبیعت اوسکے دفع کر نیمین توجہ نہین کرتی - اسی لیے ایک غشا منفذ بَرَز پر محتوی ہوتا ہے کہ دایہ اوسکو بعد تولد مولود کے انگشت خنصر سے پھاڑ دیتی ہے اوسوقت فضلہ برازی مجتمعہ سابقہ خارج ہوتا ہے اور کیفیت اور صورت جنین کی رحم مین رہنی کی خاتمہ کے فصل دوم مین بیان کی گئی ہے فائدہ اعضاء مرکبہ کی کئی قسم ہین بعضے مرکب اولی ہین - اور وہ یہ ہین کہ اجزاء مرکب مفرد ہوں مثل عضلہ کی کہ گوشت اور رباط اور عصب اور غشاء سے مرکب ہی اور تمام یہ عضو معدودہ مفرد ہین - اور بعضے مرکب ثانوی ہین اور وہ یہ ہے کہ اجزاء مرکب کی بھی مرکب ہوں - مثلاً آنکھ کے جوکہ عضلات اور رطوبات اور طبقات سے مرکب ہے اور ایسا ہی انگلی جوکہ عضلہ اور گوشت اور جلد اور استخوان اور وتر سے مرکب ہی - اور بعضے مرکب ثالثی ہین مثل چہرہ کے جو آنکھ اور ناک اور منھ اور رخسارہ اور لب اور گوشت اور ہڈی وغیرہ سے مرکب ہو - اور ایسا ہی کف دست جوکہ انگلیوں اور رسغ سے مرکب ہے - اور بعضے مرکب رابعی ہین مثل سر کے (اس جگہ ما فوق العنق سے مراد ہے صرف استخوان جمجمہ مع الدماغ مراد نہین) جوکہ چہرہ اور کان اور دماغ وغیرہ سے مرکب ہے - اور ایسا ہی ہاتھ جوکہ کف دست اور رسغ اور کلائی اور بازو سے مرکب ہی کذا فی شرح الجیلانی رح

فصل دوم اسباب ضروری صحت کے بیان مین - اور وہ دو قسم پر ہین قسم اول مزاج ہے اور وہ ایک کیفیت ملموسہ اور کیفیات اربع مین متوسط ہے جوکہ امتزاج عناصر اور فعل اور انفعال صورت اور مواد متضادہ ارکان سے حاصل ہوتی ہے اس حیثیت سے کہ حدت اور تیزی ہر ایک کی دوسرے سے منکسر ہو جاتی ہے - اور وقت تمام ہونے فعل اور انفعال کی ایک کیفیت متشابہ الاجزاء حاصل ہوتی ہے کہ اوسکو مزاج کہا جاتا ہے اور تشابہ اجزاء کے یہ معنی ہین کہ حس مس

پشت دست و پایے ۱۲

عــه جسقدر کہ گردن سے اوپر ۱۲

عــه یہی طرح شرح جیلانی رح مین ہے ۱۲ منہ

مین کیفیات مین موافقت معلوم ہو - باین معنی کہ اگرچہ حرارت جزء ناری سے قائم ہے اور برودت جزء مائی سے
لیکن ممتزج مین حس تفاوت نہین کرسکتی مثل سکنجبین عسلی کے کہ وہ شہد اور سرکہ سے مرکب ہی پس حلاوت
شہد سی قائم اور حموضت سرکہ سے متعلق ہے لیکن مجموع دونون سے ایک کیفیت ثانوی ایسی حاصل ہوتی ہی کہ ہر دو
کیفیات متباینہ کو ڈھانپ دیتی ہے اور بسبب اسکی کیفیت علیحدہ ہر ایک کی دریافت نہین ہوسکتی - پس کیفیات
متشابہ بالوحاق وسط مین ہوگی چنانچہ کوئی طرف کیفیات اربعہ سے مائل نہوگی بلکہ مقادیر کیفیات متضادہ کے
ممتزج مین متساوی ہونگے اوسکو معتدل حقیقی کہتے ہین کیونکہ حقیقت اعتدال کی یہی ہے - اور نیز معتدل
بالفرض کہتے ہین اسلئے کہ وجود اسکا خارج مین محال ہے - اور یا طرف کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے مائل ہوگی
یعنے اعتدال حقیقی سے خارج - اور سوء مزاج اسی سے عبارت ہے اور اسکی دو قسم ہین - ایک وہ جو ایک
کیفیت کیطرف مائل ہو اور وہ چار ہین - حار - بارد - رطب - یابس - دوسرا وہ کہ دو کیفیات کیطرف
مائل ہو اور یہ بھی چار ہین - حار رطب - حار یابس - بارد رطب - بارد یابس - اور ہر ایک انمین سے یا ساذج ہے
یا مادی - ساذج وہ ہی جسمین خلط غالب نہو - مادی وہ ہے جسمین کوئی خلط غالب ہو پس یہ سولہ قسم مزاج غیر معتدل
حقیقی کی حاصل ہوئی اور مفصلہ انکی سدیدی مین مذکور ہین وہان مطالعہ کرلین - اور خاتمہ کی فصل دوم مین تفصیل اسکی
بیان ہوگی - مگر یہ بات واضح رہے کہ تقسیم مذکورہ باعتبار قسمت عقلی کے ہے بلحاظ وجود خارجی کے نہین کیونکہ
خارج مین وجود معتدل حقیقی کا محال ہے اسیواسطے اوسکو معتدل بالفرض کہتے ہین - لیکن معتدل مزاجی جو کہ مبحوث عنہ
اطبا اور اونکے وہان معتبر ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک مرکبات کو کمیات اور کیفیات عناصر سے اسقدر دیا جاوے جسقدر
اوسکے مزاج کے مناسب ہووے مثلاً اسد یعنی شیر کو اسقدر حرارت لائق ہے جس سے وہ دلیر اور شجاع ہووے
اسکو اعتدال اسدی کہتے ہین اور ارنب یعنی خرگوش کو اسقدر برودت مناسب ہے جس سے وہ ڈرپوک
اور نامرد ہوجاوے اسکو اعتدال ارنبی بولتے ہین پس ملیہ غیر ہا اور یہ اعتدال تعادل و تکافو کیفیات سی
مشتق نہین جیسا قسمت عقلی مین مراد ہے بلکہ یہ اعتدال عدل فی القسمۃ سے مشتق ہے قال الشیخ المعتدل
علی ہذا المعنی مشتق من العدل فی القسمۃ لا من التعادل الذی ہو التکافو - وتابعہ القرشی حیث قال
لیس مشتقا من التعادل الذی ہو التکافو وذلک لا وجود لہ فی الخارج بل من العدل فی القسمۃ -
اور چونکہ اعتدال مبحوث عنہ اعتدال حقیقی کے برخلاف ہے لہذا اسکو بھی معتدل بالفرض کہا جاتا ہے یعنے یہ
اعتدال حقیقی نہین اور اسی اعتدال کو خصوصاً آٹھ اعتبار عارض ہوتے ہین کیونکہ اعتدال مزاجی یا بحسب
نوع ہی جیسا اعتدال انسان مثلاً یا بحسب صنف ہے جیسا اعتدال انسان رومی اور ہندی اور پنجابی وغیرہ یا بحسب
شخص ہے چاہو کسی صنف سے ہو یا بحسب عضو خاص کے ہے مثل اعتدال جلد کے مثلاً - اور ہر ایک یا باعتبار

خ۔ ق ہوگا یا باعتبار داخل چنانچہ اعتدال نوعی باعتبار خارج وہ ہے کہ انسان کو بہ نسبت اور موجودات کے حاصل ہوا اور اعتدال نوعی باعتبار داخل وہ ہے کہ کسی شخص کو اشخاص نوع انسان سے میسر ہو وہو والیوافی۔ ہیناکذالک پس یہ آٹھ اعتبار حاصل ہوئے اور غیر معتدل ان معنون سے بھی تسعہ اقسام مذکورہ پر منقسم ہوتا ہے چار مفرد۔ اور چار مرکب۔ ہر ایک ان مین سے ساذج اور مادی تمامہ اتفاقا۔ جاننا چاہیئے کہ اطباء کو اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ اعدل اصناف انسان کون لوگ ہین۔ شیخ رئیس رح کا یہ مذہب ہی کہ ساکنین خط استواء کی تمام اصناف سے اعدل (معتدل ترین ۱۲) ہین کیونکہ بسبب محاذات معدل النہار کے اوس جگہہ رات اور دن یکسان رہتا ہے اور حدت اور تیزی ہر ایک کیفیت کی دوسری سے ٹوٹ جاتی ہے۔ پس وہی لوگ باشندگان تمام بقاع (مواضع ۱۲) سے اعدل ہین اور امام رازی رح کا یہ قول ہے کہ مزاج سکان اقلیم رابع کے تمام سے درجہ اعتدال پر ہے اسلیئے کہ وسط اقالیم ہے اور توالد اور تناسل اوسجگہہ تمام اقالیم سے زائد ہوتا ہے۔ اور بیان خط استواء اور معدل النہار اور اقالیم رابع کا باب اول مین تشریح آئیگا تنبیہ اعضاء کے مزاج مین۔ مخفی نرہے کہ روح تمام چیزون سے گرم تر ہے اوسکی بعد دل پس منی پس خون پس جگر پس گوشت پس عضل پس طحال (کیون) پس شرائین پس اوردہ پس جلد۔ اور سب سی سرد تر بدن مین بلغم ہے۔ پس بال پس استخوان پس غضروف پس رباط پس وتر پس غشاء پس عصب پس نخاع پس دماغ پس شحم پس سمین پس جلد اور تمام سے تر بدن مین بلغم ہے پس خون پس سمین پس شحم پس دماغ پس نخاع پس پستان پس خصیتان پس ریہ پس کبد پس طحال پس کلیہ پس عضلہ پس جلد اور سب سی خشک تر تمام بدن مین بال ہین پس استخوان پس غضروف پس رباط پس وتر پس غشاء پس شرائین پس اوردہ پس عصب حرکت پس دل پس عصب حس پس جلد یہ ترتیب حکیم جالینوس کی وضع کی ہے۔ پس اس تقدیر پر جلد مطلق اعدل اعضا ٹھہری اور اوس سی اعدل جلد انملہ کی اور اوس سے اعدل جلد کف کی اور اوس سے اعدل جلد کفدست کی اور اوس سے اعدل جلد انگلیون کی اور اوس سے اعدل جلد انامل کی اور اوس سے اعدل جلد سبابہ کی اور اوس سے اعدل جلد انملہ سبابہ کی (پہول ۱۲) واللہ اعلم وعلمہ اتم قسم دوم قوی اور افعال مین۔ جاننا چاہیے کہ قوت عند الاطباء تین طرح پر ہے۔ اور وہ یہ ہین قوت نفسانی اور قوت حیوانی اور قوت طبعی لیکن عند الفلاسفہ قوی چار ہین اور وہ یہ ہین قوت حیوانیہ قوت نباتیہ قوت فلکیہ قوت طبعیہ۔ اور تفصیل انکی حکماء کے طور پر یہ ہے کہ ہر قوت سے یا فعل واحد صادر ہوگا یا اکثر اور ہر دو صورت مین یا مع الشعور ہوگا یا بلا شعور۔ پس جس قوت سے اکثر فعل مع الشعور صادر ہونگے وہ عند الحکماء قوت حیوانیہ ہے

[حاشیہ: ۱۲ زیادہ معتدل ۱۲ ... اور علم اوسکا کامل ۱۲ ...]

اور عند الاطباء قوت نفسانیہ ہے اور جس قوت سے اکثر فعل بلا شعور صادر ہونگے وہ عند الحکماء قوت
نباتیہ ہے اور عند الاطباء قوت طبعیہ ہے اور جس قوت سے ایک فعل مع الشعور صادر ہوتا ہو وہ عند الحکماء
قوت فلکیہ ہے اور جس قوت سے ایک فعل بلا شعور صادر ہوتا ہے وہ عند الحکماء قوت طبعیہ ہے بشرطیکہ
بسائط مین ہو مثل ناریۃ اور ہوائیۃ اور ارضیۃ اور مائیۃ کے اور اگر مرکبات مین ہو تو اسکو خاصیتہ
کہتے ہین جیسے تحذیر افیون مین ہے۔ پس قوت طبعیہ عند الاطباء اور ہی اور عند الحکماء اور ہے جیسا کہ مذکور
ہوا ہے۔ اطباء قوت فلکیہ کو اور قوت نباتیہ کو ثابت نہین کرتے اور حکماء قوت نفسانیہ کو نہین مانتے اور قوت
نباتیہ اور فلکیہ کے قائل ہین کما سیتبین الآن۔ صرح بہ الفاضل السدید فی المغنی شرح الموجز والحکماء فی
شروح القانون للفاضل العلامۃ الآملی والجیلانی۔ اور کہا گیا ہے کہ عند الحکماء قوی کے دو جنس ہین
ایک جنس طبعی ہے اور جنس دوسری کو دو اعتبار لاحق ہوتے ہین اس جہت سے کہ نفوس ذی شعور مین موجود
ہوتی ہے اوسکو نفسانیہ کہا جاتا ہے اور اس لحاظ سے کہ حیوان مین پائی جاتی ہے حیوانیہ کہلاتی ہے۔ اور
قوت عند الاطباء جسم حیوانی مین ایک ہیئت ہے کہ حیوان کو بسبب اسکے مباشرت انفعال کی بالذات ممکن ہے
یعنی قوت مبدء جسمانی فعل کے لیے بالذات ہے۔ پس اگر صدور فعل کا قوت سے شعور کے ساتھ ہو وہ قوت
نفسانی ہے اور اگر بغیر شعور ہو اوسکی دو حال ہین اگر حیوان سے مختص ہو اوسکو قوت حیوانی کہتے ہین اور
اگر حیوان سے مختص نہو قوت طبعی ہے کہ نباتات مین بھی موجود ہے۔ پس قوت حیوانی دل سے منبعث ہوتی
اور مرکب اوسکا روح حیوانی ہے یہ قوت بذریعہ شرائین کے تمام بدن مین پھیلتی ہے اور اسی قوت
سے دل اور شرائین کو حرکت انبساط اور انقباض حاصل ہوتی ہے تا بسبب جذب نسیم اور دفع دخان کے
تفریح دل کی حاصل ہوسکے اس جہت سے اسکو قوت حاملی کہتے ہین۔ اور جب یہی قوت عوارض نفسانی
سے متاثر ہوتی ہے اوسکو منفعلہ بولتے ہین۔ اور قوت نفسانی دماغ سے منبعث ہوتی ہے اور مرکب اوسکا روح
نفسانی ہے اور بذریعہ اعصاب کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اور باذن خالقہا عز اسمہ حس اور
حرکت تمام اعضاء مین پہونچاتی ہے۔ اوسکی دو قسم ہین مدرکہ اور محرکہ۔ مدرکہ دو قسم پر ہے مدرکہ ظاہری
جسکو حواس ظاہری کہتے ہین اور مدرکہ باطنی جسکو حواس باطنی سے تعبیر کرتے ہین۔ مدرکہ ظاہری پانچ قسم
پر ہے قوت باصرہ۔ قوت شامہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت سامعہ۔ قوت لامسہ۔ اور مدرکہ باطنی بھی
پانچ قسم پر ہے حس مشترک اور خیال۔ متخیلہ۔ متوہمہ۔ حافظہ۔ اور محرکہ بھی دو قسم پر ہے۔ باعثہ
۔ اور فاعلہ۔ باعثہ کی دو قسم ہین شہوانی اور غضبی۔ اور قوت طبعی جگر مین ہے۔ اور مرکب اسکا روح
طبعی ہے اوسکی دو قسم ہین۔ مخدومہ۔ اور خادمہ۔ مخدومہ کی چار قسم ہین غاذیہ اور نامیہ مصورہ اور مولدہ

اور ایسا ہی خادمہ چار قسم پر ہے جاذبہ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ اور بیان تفصیلی تمام قوتون مذکورۂ صدر کا مع فوائد زوائد کے باب دوم کی فصل ہفتم مین آئیگا۔ **فصل سوم** اسباب فاعلی صحت کی بیان مین جاننا چاہیے کہ سبب اصطلاح اطبا مین وہ ہے کہ مقدم بالذات ہو اور انسان کے بدن مین اس جہت سے موثر ہو کہ کسی حالت کو حالات بدن سے بشرط وجود شرائط اور عدم موانع کے زمان حال یا استقبال مین پیدا کرے یا ثابت اور محفوظ رکھے جو سبب موجد اور موجب کسی حالت کا ہو اوسکو فاعل اور مغیر کہتے ہین اور جو سبب مثبت اور حافظ کسی حالت کا ہو اوسکو حافظ اور مدیم کہا جاتا ہے۔ اور عام ہے کہ سبب بدنی ہو یا غیر بدنی جوہر ہو یا عرض۔ مثال سبب بدنی کی کہ جوہر ہو زیادتی کسی خلط کی اخلاط اربعہ سے ہے۔ اور مثال سبب بدنی کی کہ عرض ہو عفونت کسی خلط کی ہے لان العفونۃ کیفیۃ وہی عرض لاجوہر۔ اور مثال غیر بدنی کی کہ جوہر ہو غذا اور دوا ہے۔ اور مثال غیر بدنی کی کہ عرض ہو حرارت آفتاب اور برودت ہوا ہے۔ اور اسباب احوال بدن انسان کے تین قسم پر ہین بادی۔ سابق۔ واصل۔ کیونکہ اسباب مرض اور صحت کی دو حال سے خالی نہین۔ بدنی یا غیر بدنی۔ غیر بدنی کو بادی کہتے ہین۔ اور بدنی جو کہ بالاستقرار تین قسم مین منحصر ہین یعنے خلطی اور مزاجی اور ترکیبی دو قسم پر ہین۔ ایک وہ کہ ایجاد کسی حالت کا بالواسطہ کرے اوسکو سابقہ کہتے ہین دوم وہ کہ احداث کسی حالت کا بلاواسطہ کرے اوسکو واصلہ نام رکھتے ہین۔ اب ہر ایک کو تفصیلاً مع امثلہ بیان کیا جاتا ہے۔ پس اسباب بادیہ وہ ہین کہ خلطی اور مزاجی اور ترکیبی نہووین یعنی غیر بدنی ہووین۔ بلکہ کوئی امر امور خارجیہ سے ہو جیسے ہوا گرم کہ موجب صداع ہو اور ہوا سرد کہ موجب استحجار اعصاب ہو یا کوئی امر امور نفسانی سے ہو جیسے غضب کہ موجب سخونت ارواح ہو کر باعث حمی یوم ہو جاتا ہے۔ اور اسی قبیل سے دیگر امور نفسانی ہین کہ موجب تپ وغیرہ امراض کا ہو جاتے ہین۔ اور نفس چونکہ مغائر بدن ہے اسلیے ظاہر ہے کہ جو امور جہت نفس سے سرزد ہونگے وہ بھی اسباب بادی اور امور خارجیہ سے شمار کیے جاوینگے۔ الغرض امور نفسانی اور امور خارجی اسباب بادی ہونے مین مساوی الاقدام ہین۔ بادی کی وجہ تسمیہ مین تین توجیہین ہین۔ اول یہ کہ امور مذکورہ غیر بدنی ہو نہین سبب ایسے ظہور ہین کہ طبیب اور غیر طبیب اونکو معلوم کر سکتے ہین۔ پس اس توجیہ پر لفظ بادی بدو سے مشتق ہے جسکے معنی ظہور کے ہین۔ دوم یہ کہ امور مذکورہ لامحالۃ بدن انسان سے خارج ہین جیسے بادیہ شہر سے خارج ہوتا ہے اسلیے امور مذکورہ کو بادی کہا جاتا ہے اس تقدیر سے بادی مشتق بیدا سے ہے جسکے معنی صحرا اور بادیہ کے ہین۔ سوم یہ کہ ہمین کچھ شک نہین

کہ امور مذکورہ مبدا امراض ہین کیونکہ اسباب بدنی بہی مثل امتلا وغیرہ کے اسباب خارجیہ کیطرف مستند ہوتی ہین جیسے اغذیہ اور آب و ہوا وغیرہ پس ہوسکتا ہے کہ انکا نام اسباب بادی کہنا اس جہت سے ہو۔ اس تقدیر پر بادی مشتق بدء سے ہوگا جسکے معنی ابتدا کہ اور شروع کے ہین۔ اسباب سابقہ۔ اسباب بدنیہ ہین جیسے خلطی اور مزاجی اور ترکیبی کہ درمیان انکے اور مرض کیواسطہ ہو مثل امتلا کہ موجب تپ عفنی کا ہو کیونکہ امتلا تپ عفنی کو بواسطہ عفونت پیدا کرتا ہے۔ اور تپ کو عفنی سے اسلیے مقید کیا گیا ہے کہ بعض اوقات امتلائی یوم ایک دن تپ ہوتی ہے لیکن امتلا اسباب واصلہ سے شمار کیا جاتا ہے کیونکہ امتلا اور تپ مذکور کے درمیان کوئی واسطہ نہین۔ بحالا تخفی علی ماہر الفن۔ اور اسباب واصلہ وہ اسباب بدنی ہین کہ درمیان انکے اور مرض کے کوئی واسطہ ہو جیسے عفونت کسی خلط کی کہ باعث تپ عفنی ہو اسلیے کہ عفونت اور تپ مین کوئی واسطہ نہین اور ایسا ہی امتلا کہ موجب حمی یوم ہو اسباب واصلہ سے ہے کما مر انفا کیونکہ حمی یوم بسبب عفونت کے نہین ہوتا بلکہ اوسکے وجود کے لیے صورت ہذا مین فقط امتلا ہی کافی ہے اور یہ ظاہر ہے فائدہ واضح ہو کہ سبب فاعلی کو خواہ بدنی ہو خواہ غیر بدنی اپنے سبب پر تقدم زمانی ہے پس اس لحاظ سے ہر ایک سبب کو اسباب مذکورہ مین سے سابقہ کہہ سکتے ہین۔ لیکن چونکہ سبب غیر بدنی کا نام بادی رکہا گیا ہے اور ہر ایک قسم دیگر کا بہی نام رکہا ہے کیونکہ وہ اپنے سبب سے متصل ہے اب کوئی نام سوا سابقہ کے باقی نرہا لہذا دوسرا قسم جو اسباب بدنی ہے سابقہ سے موسوم ہوا درنہ فی الاصل ہر ایک سبب فاعلی کو سابقہ کہہ سکتی ہین۔ تنبیہ اگرچہ امثلہ مذکورہ سابقہ سے یہ وہم ہوسکتا ہے کہ اسباب مذکورہ صرف اسباب مرضیہ پر اطلاق کئے جاتے ہین مگر فی الحقیقۃ یہ بات نہین۔ کیونکہ جیسے مرض کیلیے تین سبب مذکورہ ہین ویسے ہی صحت کے لیے بہی وہی تین سبب ہین۔ چنانچہ امثلہ ہر ایک کی ذیل مین درج ہوتی ہین مثال سبب بادی صحت کی غذای معتدل اور ہوای معتدل ہے اور مثال سبب سابقہ صحت کی تنقیہ تام اور ہر اخلاط جید ہے۔ اور مثال سبب واصلہ صحت کی اعتدال مزاج اور ترکیب ہے اور سبب مطلق پہر دو قسم پر ہے مخلف اور غیر مخلف۔ مخلف وہ ہے کہ اوسکے زوال کے بعد اثر اوسکا باقی رہے اور غیر مخلف وہ ہے کہ اوسکو بخلاف ہو۔ اور تاثیر سبب کی یا بالذات ہوگی جیسے تبرید پانی سرد کی ذاتی ہے کیونکہ یہ اوسکی طبع کا مقتضی ہے اور یا بالعرض جیسے تسخین اوسکی بسبب بند کرنے حرارت کی عرضی ہے اسلیے کہ یہ اوسکے طبع کا خلاف ہے بلکہ باعث تسدید مسام کی تسخین حاصل ہوتی ہے۔ مخفی نرہے کہ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ بالا سے دو حال سے خالی نہین یا ضروری ہوگا یا غیر ضروری۔ ضروری وہ ہے کہ سوای اوسکے حیات انسانی ممکن نہو اور وہ بالاستقرار چہہ ہین ہوا۔ کہانا۔ پینا۔ سونا جاگنا۔ حرکت سکون بدنی۔ حرکت سکون نفسانی۔ احتباس استفراغ۔ انکو

اصطلاح

انکو اصطلاح اطبا مین ستہ ضروریہ اور اسباب عامیہ کہتی ہین۔ اور یہی اسباب ضروری مغیر احوال بدن انسان اور مثبت اور حافظ احوال ہین اور انہین کا بیان کرنا مقصود اور مطلوب ہے چنانچہ ہر ایک کا بیان عنقریب چھہ ابواب مین کیا جاتا ہے۔ غیر ضروری وہ ہین کہ بدون اونکی حیات انسان کی ممکن ہو اور اونکی دو قسم ہین یا تو مضاد طبیعت اور اوسکے مفسد ہونگے یا غیر مضاد اور غیر مفسد۔ اسباب غیر ضروری کہ مضاد اور مفسد طبیعت نہین جیسے جسم کو ریگ گرم مین دفن کرنا یا اوسمین لیٹنا۔ یہ دونون امر استسقا اور ترہل بدن کو مفید ہین اور رطوبات غریبہ کو نواحی جلد سے نشف کرتی ہین لیکن تاثیر دفن کی اسباب مین بہ نسبت لیٹنے کے قوی تر ہے۔ یا روغنیات محللہ کو بدن پر مالش کرنا جیسے روغن قسط اور روغن بان وغیرہ۔ یہ عمل نافع تشنج اور خدر اور لقوہ اور فالج وغیرہ ہے۔ یا آب سرد کو چہرہ پر چھڑکنا کہ ازالہ غشی کے لیے نافع ہے اور کرب حمامی کو دافع۔ اور مانند انکے اور جو اسباب غیر ضروری ہین اور مضاد طبیعت نہین۔ اور اسباب غیر ضروری کہ مجری طبعی [illegible] اور مفسد ہین جیسے پانی مین غرق ہونا۔ یا آگ سے جلجانا۔ یا شمشیر وغیرہ سے قتل ہونا۔ یا سموم کا استعمال مین لانا۔ اور مانند انکے جسقدر مجری طبعی کے برخلاف ہون۔ اب بعد فراغ مقدمہ کے اسباب ستہ ضروریہ کو جو مقصد اصلی اور مطلب دلی تالیف رسالہ ہذا سے ہے بیان کرنا چاہتا ہون۔ اور اسباب غیر ضروری باقسامہا خاتمہ کتاب مین بیان کئے جاوینگے۔ اور چونکہ اسباب ضروری مین سے انسان کو حاجت ہوا کی سب سے زیادہ اور مقدم ہے جیسا قریبا بیان آتا ہے اسلیے ہوا کی نسبت سب سے پیشتر لکھنا بہتر معلوم ہوتا ہے وباللہ التوفیق وہو حسبی ونعم الوکیل۔

باب اول ہوا کے بیان مین

چونکہ ہوا مین تغیرات بہت قسم کی ہوتے ہین۔ جیسے تغیرات طبعی اور غیر طبعی۔ اور تغیرات غیر طبعی دو قسم پر ہوتے ہین مضاد مجری طبعی اور غیر مضاد۔ غیر مضاد بھی دو قسم ہوتے ہین ارضی اور سماوی اور قطع نظر امور مذکورہ سے اور کئی ایک امور نوشتنی ذات ہوا کے بھی متعلق ہین لہذا اسمین چند فصول لکھے جاتے ہین

فصل اول

ہوا کے مزاج اور اوسکے ضروری ہونیکے بیان مین اور نیز اسمین کہ کونسی ہوا عمدہ اور مفید ہے اور کونسی مضر اور خراب ہے تاکہ ہر ایک کا منصب باعتبار انتفاع اور احتراز کے ملحوظ رہے۔ جاننا چاہیے کہ ارکان اربعہ مین سے ہوا ایک رکن ہے مکان اوسکا فوق الماء اور تحت النار ہے

اسلیے کہ وہ آگ سے کثیف اور پانی سے لطیف ہے اور مزاج اوسکے حار رطب یعنی گرم و تر ہے گرمی کی دلیل یہ ہے کہ اگر سرد ہوتی تو بالضرور ثقالت اور کثافت جو مقتضا سے برودت ہے اوسمین ظاہر ہوتی لان البرودة علة لہا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ برخلاف اوسکے ہوا لطیف اور خفیف اور محلل اور مخفف ہے اور صفات مذکورہ لوازم حرارت مین سے ہین۔ غایة الامر یہ ہے کہ حرارت اوسکی بسبب رطوبت کے بشدت نہین۔ وذالک امر آخر۔ اور اوسکے استقرار کا مکان کرہ نار سے لیکر پانی کے سطح تک ہے فائدہ جبکہ مزاج ہوا کا گرم ہے پھر کیون سرد محسوس ہوتی ہے۔ باعث اسکا یہ ہے کہ ہوای محسوسہ بالابدان اجزاء سرد مائیہ اور ارضی سے مرکب ہے۔ علاوہ بران ہوا اگرچہ بالطبع گرم ہے لیکن بہ نسبت ہماری ابدان کی سرد ہے چنانچہ پانی نیمگرم بہ نسبت پانی گرم کے سرد معلوم ہوتا ہے اسی لیے ہوا سے محیط بالابدان روح کو تعدیل کرتی ہے کیونکہ حرارت اوسکی بہ نسبت حرارت روح کے بنہایت کم ہے جیسا بیان کیا جائیگا۔ اور رطوبت کی یہ دلیل ہے کہ وہ قبول اور ترک اشکال کو بسہولت کرتی ہے ہان رطوبت اسکی بہ نسبت رطوبت پانی کے زیادہ ہے اسی لیے ہوا مین چلنے سے کسی نوع کی روک ٹوک نہین ہوتی بخلاف پانی کے کہ اوسمین چلنے سے کچھ دقت ہوتی ہے کما ہو ظاہر۔ اور ہوا کے اپنے مسافت مستقرہ مین چار درجہ ہین۔ اور ترتیب اونکی یہ ہے اول درجہ ہوا کا وہ ہے کہ کرہ نار کے مقعر سے مس کرتا ہے اور یہ درجہ اپنی طبع پر گرم تر ہے کیونکہ یہ ہوا رکن بسیط ہے اور نہایت اس طبقہ کی وہان تک ہے کہ منتہا سے صعود دخان ہے۔ دوسرا درجہ بعد درجہ ہوا سے بسیط کے۔ اور یہ درجہ ہوای دخانی کا ہے اور مزاج اسکی بباعث امتزاج دخان کے گرم و خشک ہے اور نہایت درجہ اکثر صعود دخان کا یہان تک ہے۔ اور تیسرا درجہ بعد درجہ ہوا سے دخانی کے ہے اور یہ درجہ ہوا سے بخاری کا ہے اور غایت صعود بخار کی یہان تک ہے اور یہ درجہ نہایت شدید البرودت ہے اور اسی کا نام زمہریریہ ہے اور تکون ابر اور ژالہ کا اسی جگہ ہوتا ہے کما بین فی موضعہ۔ اور وجہ سردی طبقہ ہذا کی اینہمہ کہ ابخرہ باردہ مای اور ارضی کی اگرچہ باعث تصعید ابخرہ کا حرارت تھی لیکن حرارت بخار کے اثنا و راہ مین بسبب بعد موضع انعکاس کے (جو کہ سطح ارض اور مائی ہے) زائل ہو جاتی ہے اور ابخرہ مرتفعہ اپنی اصلی مزاج کیطرف کہ سرد و خشک اور سرد و تر ہے عود کرتی ہین چونکہ حرارت منعکسہ شمسیہ (جسکا بیان عنقریب درجہ چہارم مین آتا ہے) اس درجہ تک نہین پہونچتی اور صعود ابخرہ کا دائم ہوتا ہے بالضرور برودت اس مکان مین لازم ہوتی ہے اور ہوا سے ماتحت یعنی طبقہ چہارم سردی ہونی اسکی فیضان سے ہے اسلیے کہ ابخرہ باردہ طبقہ زمہریریہ سے نازل ہوکر ہوا کو سرد کرتے ہین اسیواسطے ہوا سے ابرناک مین گرمی محسوس ہوتی ہے کیونکہ ابر نزول ابخرہ باردہ کو منع

کرتا ہے۔ اور طبقہ چہارم ہوا کا زمہریریہ سے لیکر زمین اور پانی کے سطح تک ہے اور حال اسکا بحسب حرارت عکسیہ آفتاب کی اور اسیطرح بمنزلہ زمہریریہ کے حرارت اور برودت مین مختلف ہوتا ہے چنانچہ رات اور دن اور سرما اور گرما اور ہوائے صاف اور ابرناک مین دیکھا جاتا ہے۔ اور قوی ترین اسباب سخونت اس ہوا کی حرارت انعکاسی آفتاب ہے کہ مجرد مس زمین کی اوپر کو لوٹ جاتی ہے اسیواسطے ہم جسقدر زمین سی اوپر جاینگے (حالانکہ آفتاب سمت الراس پر ہو) سردی زیادہ محسوس ہوگی اس لیے مواضع مرتفع اور جبال شامخہ پر حرارت کمتر محسوس ہوتی ہے لقلتہ وصول الحرارت الانعکاسیہ الیہ لقرب ذالک المکان من الطبقہ الزمہریریہ پوشیدہ نرہے کہ انعکاس حرارت شمس وغیرہ کے لیے جسم کثیف شرط ہے کیونکہ انعکاس شعاع کا بدون تمانع نفوذ نہوسکے نہین ہوسکتا پس بموجب شرط مذکورہ کے ارکان اربعہ سے سوای پانی اور زمین کے اور کوئی رکن قابل انعکاس شعاع نہین ہوسکتا لانہما کثیفان۔ اور چونکہ زمین کثیف تر ہی انعکاس کی لئے قابل تر ہے۔ یہی سبب ہے کہ بسبب حرارت آفتاب کے جسقدر زمین گرم ہوتی ہے اوسقدر پانی گرم نہین ہوتا (اگرچہ اپنے محل مین رکھا گیا ہو) اور پانی اور زمین اگرچہ بارد بالطبع ہین لیکن بسبب حرارت انعکاسیہ کے برودت اونکی کما حقہ ظاہر نہین ہوتی اسلیے اگر پانی کو اپنی موضع معینہ سے اوٹھاکر ہوا مین لٹکاوین تو بہ نسبت موضعہ مخصوصہ کے سرد معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سبب حرارت کا زائل ہو جائیگا پانی بسبب زوال حرارت کے اپنی طبعیت اصلی پر کہ سرد تر ہی عود کریگا۔ اور غایت صعود حرارت انعکاسیہ کا زمین سے آسمان کیطرف ستائیس فرسخ لکھا گیا ہے اوسکے بعد طبقہ زمہریریہ ہے اور بعضون نے چار و ن درجہ کی ترتیب اسطرح پر لکھی ہے کہ طبقہ دخانی مماس کرہ نار ہے اور طبقہ مذکورہ تھوڑی سی مسافت مین منقطع ہوگیا ہے اور اوسکے بعد طبقہ بسیط ہے اور اوسکی بعد طبقہ زمہریریہ اور بعد اوسکے طبقہ انعکاسیہ ہے۔ اور بعض حکما ہوا کی فقط تین ہی طبقہ شمار کرتے ہین اور طبقہ دخانیہ کو کرہ نار سے گنتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ کے دو طبقہ ہین ایک بسیط دوسرا اوسکی ماتحت اجزا مرتفعہ سے مرکب ہے اور حدوث نیازک اور شہب وغیرہ کا اسی جگہہ سے ہوتا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم مخفی نرہے کہ اسباب ضروریہ مین سے ایک ہوا ہی جو متصل اور محیط بالابدان ہے۔ اور احتیاج انسان کی اوسکیطرف زیادہ احتیاج پانی سے ہے۔ اور عین عنایت الٰہی ہے کہ جس چیز کی انسان کو بہت خواہش اور احتیاج ہے وہ خدا نے بکثرت عنایت کی ہے مثلاً ہوا کہ بدون اسکے زندگی دم بھر محال ہے اسقدر افراط سے ہے کہ بے تلاش اور بے تردد جہان چاہو اور جب خواہش کرو ہر جگہہ اور ہر وقت ملسکتی ہے اور پانی کہ بہ نسبت ہوا کی احتیاج اوسکی کم ہے

اوسکے واسطے تلاش اور تردد بنسبت ہوا کے زیادہ ہی اور غذا کہ بنسبت آب۔ ہوا کی احتیاجات اوسکی مستزاد ہے اوسکے لیے تردد اور تلاش سب سے بیشتر ہے اور نہایت درد سری سے حاصل ہوتی ہے بالائی تلاش سبب ملاقات باہمی اور ذریعہ رونق اس دیر خرابات دنیا کا ہے اور اسی قیاس پر دیگر اسباب ولباس نفیس وجمیع ومتاع وتماشا غیر ضروری کہ تلاش اونکی درجہ بدرجہ کم ہوتی چلی جاتی ہے پس احتیاج ہوا کی انسان کو دو کام کے لیے ہے اول سرد کرنا روح اور ٹھنڈا کرنا جان کا ہے کیونکہ حکیمون کے نزدیک روح ایک بخار لطیف نہایت گرم ہے اور وہ خون دل سے پیدا ہوتا ہے اور شرائین کی رہ سے تمام بدن مین ملتا ہے پس اگر ہوای سرد خارجی سوراخ ناک اور مسامات وغیرہ سے بذریعہ شرائین روح کو نہ پہونچے تو بلاشک روح گرمی دل سے جلجاوے کیونکہ ہوا اگرچہ حار بالطبع ہے لیکن بہ نسبت مزاج روح کے جو اجزاء دخانیہ سے خالی ہے نہایت بارد ہے پس بنسبت اوس روح کی جو اجزا دخانیہ سے مختلط ہے اور حرکت اور دیگر مسخنات سے گرم ہوگیا ہے بطریق اولی سرد ہوگی اور کیفیت نفوذ ہوا کا بطرف دل کے جو منبع اور مولد روح ہے یون بیان کرتے ہین کہ اول بذریعہ حرکت تنفس کے ریہ مین جسکو مبدا الحیواۃ سے تعبیر کرتے ہین داخل ہوتی ہے۔ پس وہ اپنی قوۃ سے شوایب ردیہ سے اوسکی اصلاح کرتا ہے پھر اوسکو اون عروق کیطرف دفع کرتا ہے جو عروق خشنہ سے موسوم ہین پس اونکے شریان وریدی کے مسام سے ہوکر دل کیطرف مندفع ہوتی ہے پس بذریعہ شرائین روح کے ساتھ تمام بدن مین منتشر ہوجاتی ہے لیکن اتنی بات قابل غور ہے کہ جیسا پانی غذا کے لیے بدرقہ ہے اور وہ صرف غذا نہین ہوتا ویسا ہی ہوا بھی روح کا بدرقہ ہے اور روح نہین بنتی جنہون نے یہ خیال کیا ہے بالکل باطل اور لغو ہے ہان جیسے پانی رطوبات سے مرکب ہوکر غذا ہوجاتا ویسے ہی ہوا بھی اخلاط کے بخارون سے مختلط ہوکر روح بنجاتی ہے علی ما ہو مذہب الشیخ وہذا امر آخر۔ دوم نکالنا دہوین اور بھاپ کا جو کہ اندرون بدن کے پیدا ہوتی ہین دم اور تنفس کی ذریعہ سے پس جو دم کہ پیچھے جاتا ہے زندگی اور روح کو مدد دیتا ہے اور جو دم کہ باہر آتا ہے بخار اور دہوین کو بدن سے نکالتا ہے اور بدن اور دل کو خوش کرتا ہے جیسا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مین اسی مضمون کو قلم بند کیا ہے ؎ ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است ؎ و چون بر مے آید مفرح ذات ؎ پس در ہر نفسی دو نعمت موجود ؎ و بر ہر نعمت شکری واجب ؎ شعر از دست و زبان کہ بر آید ؎ کز عہدہ شکرش بدر آید ؎ چونکہ ہوا امور مذکورہ مین مفید ہے اسلیے جو ہوا اور کشادہ اور صاف ہو اور امیزش چیزون مخالف مزاج روح کے ہو حفظ صحت موجودہ اور اعادہ

صحت زائل کرتی ہے پس چاہیئے کہ ہوای مذکورہ اینرش ہوای قبرستان اور مردار اور فیل گاہ اور خندق
اور کان گندھک اور درخت و جھاڑی مفسد مزاج (مثل درخت انجیر اور جوز اور رانڈ) وغیرہ نباتات ردیہ
سے (مانند پیاز و لہسن و گندنا وغیرہ) دور ہو اور نشیب زمین و غار و تری زمین او بہیڑ اور دیوار بلند
اور چھت مکان مین بند ہو۔ اور بدبودار اور متعفن نہو علی ہذالقیاس مضار سے خالی اور منافع سے پر ہو
اور جو ہوا صفات مین مخالف ہوا مذکورہ بالا کے ہو وہ خلل انداز اور مورث یا حافظ امراض مختلفہ ہوتی ہے
بلکہ ہوای بد آدمی کو مار ڈالتی ہے چنانچہ اکثر دیکھنے سننے مین آیا ہے کہ بعض کھاتون تنگ دہانہ مین جنمین غلہ
بند کرتے ہین جب کوئی آدمی داخل ہوا فوراً مر گیا۔ اور یہی سبب ہے کہ جب بڑے بڑے شہرون مین عمارت بلند
اور دیوار گنجان مین ہوا بند ہو جاتی ہے اور نجاست اور لید وغیرہ کے ڈھیر در ڈھیر ہو جاتی ہین اکثر امراض
مثل بخار اور ہیضہ وغیرہ کے سرزد ہوتے ہین علی ہذالقیاس کئی سبب سے ہوا فاسد ہو جاتی ہے اور
انسان کے بدن مین بہت جلدی اثر کرکے اعتدال سے خارج کرتی ہے اسلئے مرد دانا کو لازم اور واجب ہے
کہ ہوای مخالف سے جہان تک ہو سکے پرہیز کرے کیونکہ حفظ صحت سب سے ضروری ہے مگر یہ جو اوپر لکھا گیا ہے
کہ ہوای مکشوف اور کشادہ ہو یہ حکم اوس ہوا سے مختص ہے کہ ہوا وبائی نہو اور خدانخواستہ اگر ہوای
وبای پھیلی ہوئی ہو جسکے عام تمام آدمی سے خوف مرض کیا جاوے تو ایسی صورت مین ہوای محبوس ہوای
مکشوف سے بہتر ہے۔ چنانچہ فصل دوم باب ہذا مین بحث وبا مین بیان ہوگا۔ کیونکہ جیسا نفع اوسکا
سریع تر ہے ویسا ہی فساد اوسکا بھی بدن مین جلد تر ہے **فصل دوم تغیرات طبعی ہوا کی بیان مین**
تغیرات طبیع وہ ہین کہ بموجب تبدل اور تغیر فصول کے حاصل ہون کیونکہ ہر ایک فصل مین کیفیت علیحدہ
ہوتی ہین اور چونکہ یہ تغیرات بحسب اقتضای فصول ہین لہذا التغیرات فصلی کہلاتی ہین تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ تمام سال کو باعتبار اختلاف ہوا کے اطبا نے چار حصون پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک حصہ کا ایک
نام مقرر کر رکھا ہے۔ جیسے ربیع خریف صیف شتا اطبا کے نزدیک ربیع وہ موسم ہے کہ درختون
اور شگوفجات اور میوہ جات مین نشو و نما ظاہر ہو اور انسان صحیح المزاج کو بلاد معتدلہ مین لباس گرم
اور ہوای سرد کی چندان احتیاج نہو موسم بہار اسی سے تعبیر کرتے ہین مزاج اس موسم کا حرارت اور
برودت مین معتدل ہے اور اسیکو تمام فصول سے عمدہ گنا جاتا ہے کیونکہ ہوا اس موسم کی افضل ہے
خصوصاً جبکہ بارش معتدل ہو اور یہی ہوا مناسب مزاج روح ہے اور لڑکون کے مزاج سے نوجوانی
مناسب ہے اس سے بدن مین خون خالص پیدا ہوتا ہے الغرض اس ہوا کو بدن سے لگانا بہت ہی
سودمند ہے تاکہ اس موسم مین خون و دیگر اخلاط جو بسبب سردی کے منجمد اور بستہ ہو گئین تھین رقیق اور

اور پتلی ہوکر اعضای ضعیفہ پر گرکر پھوڑے پھنسی اور اورام حلق اور خناق وغیرہ پیدا کرتی ہین
اسقدر مضر بھی ہے لیکن حدوث امراض مذکورہ کا موجب رداءت موسم نہین ہے بلکہ سبب اسکا امتلا
اور دفع طبیعت کے ہے کیونکہ مزاج انسان کی اس موسم مین قوی ہوجاتی ہین اور طبیعت دفع کو تحریک
کرتی ہی اور یہ بات موسم کی صفات سے ہے اسی لیے موسم ہذا مین رنگ سرخ اور بدن فربہ ہوجاتا
اس موسم مین حفظ صحت کیواسطے بہترین تدابیر یہ ہے کہ بشرط مانع کے فصد اور قے اور اسہال کرین
خصوصاً قے تو بہت ہی مفید ہے بقراط نے لکھا ہے کہ مین ایسے شخص کی صحت کا ضامن ہون جو موسم
صیف اور ربیع مین ہر ایک ماہ مین دو دفعہ پیہم بے حفظ دورہ قے کرے مگر چاہئے کہ قے سے
اول طعام جید کثیر المقدار مختلف الالوان ذی مضغ کثیر کھایا جاوے تاکہ اوسکے ساتھ ہی اخلاط
معدہ کی بخوبی نکل جاوے اور قے اور فصد کے قواعد ضروری الذکر چھٹی باب کی فصل دوم مین
بیان کئے گئے ہین اور کثرت حرکات بدنی اور نفسانی اور استحمام اور مسخنات اور مجففات
شدیدہ سے پرہیز کرین اور موسم ربیع کے بعد موسم گرما ہے جسمین گرمی تحلیلہ کرے اور نہایت
درجہ کی دھوپ ہووے اس موسم کا مزاج گرم خشک ہے اسکی عمدہ ہونیمین یہ شرط ہی کہ ہوا
صاف ہو اور گرد و غبار اور آندھی اور ابر باران نہو اور گرمی بہت سخت نہو جس سے روح اور اخلاط
تحلیل ہوجاوین کیونکہ گرمی معتدل ہونی سے بدن مین خون خالص اور اشتہا زیادہ ہوتی ہے
اور گرمی کی شدت سے رنگ بدن زرد اور امراض صفراوی مثل تپ محرقہ اور قولنج اور پیاس اور
آتشک وغیرہ کی پیدا ہوتی ہین اس موسم مین حفظ صحت کے لیے محنت اور ریاضت کم کرین اور
کثرت جماع سے پرہیز کرین اور آسائش اور آرام کو لازم جانین اور مکان بود و باش کے لیے
وہ اختیار کرین جو کہ ہواے شمال مین آب روان کے قریب ہو اور بخار اور دخان سے بعید
اور حرکات سخت اور خواب روز اور کثرت مجامعت سے احتراز کرین اور حمام نیم گرم مین نہاوین
اور قے سے استفراغ کرین بعد موسم گرما کے موسم خریف ہی یہ موسم مقابل موسم ربیع کے ہے کیونکہ
جب موسم ربیع مین نشو و نما شگوفہ درختون کا شروع ہوتا ہے ویسا ہی موسم خریف مین تغیر
رنگ اوراق اور سقوط اونکا ہوتا ہے اسی موسم کو خزان سے تعبیر کرتے ہین یہ موسم تمام
موسمون سے بدتر ہے اسکی ہوا سے بالکل پرہیز کرین بہتر خریف وہ ہے جسمین بارش بہت نازل نہو
اور شام اور صبح کو سردی نہو اور وقت دوپہر کے گرمی بھی بہت نہو مزاج اس فصل کا سرد خشک ہی
بدن مین مواد بہت پیدا ہوتا ہے اور جسم لاغر ہوتا جاتا ہے امراض سوداویہ بہت پیدا ہوتی ہین

اور بسبب کمی خون کی قوی مین ضعف طاری ہوجاتا ہے۔ اور کثرت امراض کی موجبات مطولات مین مذکور ہین۔ اس موسم مین حفظ صحت کیواسطے بہت سرد مکان مین سونا چاہئے اور دوپہر کی دھوپ اور گرمی اور شام صبح کی سردی سے احتراز کرنا چاہئے علاوہ اسکے آب سرد سے غسل نکرین اور سر کو پوشیدہ رکھین اور جماع سے پرہیز کرین۔ اور اگر بدن ممتلی ہو تو ابتداء موسم ہذا مین فصد اور قے سے تنقیہ کرین الا قے بلا ضرورت نکرین اور وسط موسم مین مسہل سے استفراغ کرین بعد موسم خریف کے موسم سرما ہے جسمین سردی غالب ہوتی ہے اور جاڑا بشدت پڑتا ہے۔ مزاج اسکا سرد تر ہی اور یہ موسم مقابل موسم گرما ہے جیسے اوسمین گرمی شدت کی ہوتی ہے ویسے ہی اسمین سردی بغایت ہوتی ہے بہترین فصل سرما کی وہ ہے کہ مینہہ خوب برسے اور ہوا دکہن کیطرف سے کمتر ہو۔ یہ موسم اگر اپنی طبعیت پر ہو تو برودت اور رطوبت بدن مین بہت پیدا ہوتی ہے پس اگر رطوبت ہوا کی سردی پر غالب ہو تو امراض اسہال و نزلہ و کھانسی اور سکتہ اور صرع وغیرہ امراض رطوبی ظاہر ہوتے ہین اس موسم مین اگر حرکت اور ریاضت بدنی مثل جماع وغیرہ بہت اختیار کرین تو کچھ مضائقہ نہین۔ اور استعمال مسخنات کو اور حمام مین غسل کرنا لازم جانین اور شدت جاڑے مین فصد اور قے جائز نہین۔ اگر تنقیہ بدن کا ضروری ہو تو مسہل بہتر ہے **فائدہ** اطبا کے نزدیک زمانہ ہر واحد خریف اور ربیع کا ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ ہوتا ہے کیونکہ اول ربیع کا شبیہہ بالشتا ہے اور آخر اوسکا شبیہ بالصیف ہے اور ایسا ہی اول خریف کا شبیہہ بالصیف ہے اور آخر اوسکا شبیہ بالشتا ہے پس مدت وسط کو جو جلدی گذر جاتی ہے ربیع اور خریف سے تعبیر کیا گیا ہے اور زمانہ گرما اور سرما کا ساڑھے چار چار ماہ کا ہوتا ہے۔ گویا حمل سے نصف ثور تک جو زمان سیر آفتاب ہے اوسکا نام عند الاطبا ربیع ہے اور نصف ثور سے اخیر سنبلہ تک جو زمانہ ہے اوسکا نام صیف ہے۔ اور شروع میزان سی نصف عقرب تک خریف ہے اور نصف عقرب سے آخر حوت تک شتا ہے۔ اور فصول اطبا کی منجمین کے برخلاف ہوتی ہین کیونکہ اطبا نے فصول اربعہ مذکورہ کو باعتبار اختلاف ہوا کے قطع نظر مساوات زمان فصول سے مقرر کیا ہے۔ اور اہل نجوم نے فصول اربعہ کو بلحاظ زمانہ سیر آفتاب کی فلک البروج کے ہر ایک ربعہ مین باعتبار مساوات زمان فصول کے تعین کیا ہے چنانچہ تشریح اسکی بحث افلاک مین عنقریب اسی باب کی فصل سوم مین آتی ہے پس اہل نجوم کے نزدیک بلاد شمالی مین ربیع اوس زمان کا نام ہے جسمین آفتاب اپنی حرکت خاصہ سے اول حمل سے آخر جوزا تک سیر کرتا ہے۔ اور صیف اوس زمانہ کا نام ہے کہ جسمین آفتاب اپنی حرکت خاصہ سے اول سرطان سے

۵ موسم سرما کے ... دوازدہ برج حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت

آخر سنبلہ تک سیر کرتا ہے- اور خریف اوس زمانہ کا نام ہے جسمین آفتاب اول میزان سے آخر قوس
تک سیر کرتا ہے- اور شتا اوس زمانہ کا نام ہے جسمین آفتاب اول جدی سے لیکر آخر حوت تک سیر
کرتا ہے انتباہ یہ جو حصول فصول اربعہ کا ایک سال مین بیان کیا گیا ہے ماسوا سکان خط استوار
کے ہے والا خط استوا مین فصول سال تمام مین آٹھہ ہوتے ہین کیونکہ ہر فصل اوسمین دوبارہ
اعادہ کرتی ہے اور ڈیرہ ماہ مین فصل متغیر ہو جاتی ہے اسیطرحپر کہ حمل سے نصف ثور تک جو سیر آفتاب
ہے اوسکا نام صیف ہے اور نصف ثور سے آخر جوزا تک جو سیر آفتاب ہو وہ خریف ہے- اور اول
سرطان سے نصف اسد تک شتا ہے اور نصف اسد سے آخر سنبلہ تک ربیع ہے- اور اول میزان
سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع ہو جاتا ہے- اور نصف عقرب سے آخر قوس تک خریف ہے
اور اول جدی سے نصف دلو تک شتا ہے- اور نصف دلو سے آخر حوت تک ربیع ہے- باقی رہا بیان
اس امر کا کہ فصول اربعہ مین غذا کیسی کھانی چاہئے اور کسقدر کھانا پینا موجب اعتدال طبعیت ہے
سو یہ کھانے پینے کے بیان مین جو دوسرا قسم ستہ ضروریہ کا ہے بیان کیا جائیگا انشاء اللہ- فصل سوم
ہوا کے تغیرات غیر طبعی غیر متضاد کے بیان مین یعنی وہ تغیرات کہ با وصف غیر طبعی ہونیکے مجری طبع
کی مضاد نہین پوشیدہ نرہے کہ یہ تغیرات دو قسم کی ہین یا اسباب سماویہ سے سرزد ہونگی یا موجبات
ارضیہ سے نمودار ہونگے نظیر اسباب سماوی کے یہ ہے جیسے بہت گرنا ستارون کا زمین پر اور جیسے
اجتماع اکثر ستارون بزرگ درخشندہ کا ساتھہ آفتاب کے خواہ وہ ستارے ثوابت سے ہون مثل
شعری الیمانیہ (جو کلب الجبار سے معروف ہے) اور شعری الشامیہ (جو غمیصا سے مشہور ہے)
اور کلب الاسد اور عین الثور کے- اور خواہ متحیرہ ہون یعنے سیارہ مثل مشتری اور مریخ اور زہرہ
کی- کہتے ہین کہ ستارہ مذکورہ جب آفتاب کے ساتھہ جمع ہوتی ہین تو ہوا مین حرارت زیادہ ہو جاتی ہے
اسلیے گرمی دفعۃً ظاہر ہو جاتی ہے حتی کہ اگر موسم سرما مین ایسا موقع ہوگا تو بھی گرمی نمودار ہو جائیگی
اور موجب اسکا زیادتی نور اور ضوء کی ہے جو کہ نور آفتاب سے منضم ہو جاتی ہے لانہ الا منوار کلما
فاذا اجتمعت ویدوم الاجتماع اوجبت تسخین الھوا- پس ایسا اتفاق اگر موسم گرما مین واقع ہوگا
تو گرمی بشدت ہوگی اور موسم سرما مین ایسا اتفاق ہونے سے گرمی کم ہوگی اور جیسا کہ وقت
کسوف شمس کے سردی دفعۃً حاصل ہوتی ہے یہان تک کہ اگر موسم گرما مین ایسا اتفاق ہوجاوے
تو اثار سردی کی نمودار ہو جائینگے- اور جو تغیرات اسباب ارضی سے ظاہر ہوتے ہین انکی تمثیل یہ ہے
جیسے گرمی اور سردی ہوا کے بسبب اختلاف مساکن کے ہو جاوے جو کہ بسبب عرض بلد اور نواحی

اور ریاح اور مجاورت جبال اور بحار وغیرہ سے ہوجاتا ہے **فائدہ** تغیرات مذکورۂ صدر کو غیر طبعی اس جہت سے کہتے ہین کہ موافق مقتضاے فصل کے نہین ورنہ اس جہت سے کہ مجری طبعی سے خارج نہین بلکہ اوسکے موافق ہین انکو تغیرات طبعی کہہ سکتے ہین پس فی الحقیقۃ تغیرات غیر طبعی وہی ہین جو کہ مجری طبع کے منضاد ہین جنکا بیان فصل چہارم مین آتا ہے **تنبیہ** چونکہ بیان اسباب ارضیہ کا مثل عرض بلد اور نواحی وغیرہ کی معرفت خط استوا پر موقوف ہے جوکہ وسط زمین مین واقع ہے اور اثبات وسطیت خط استوا کا معدل النہار کے علم پر موقوف ہے جوکہ دائرہ عظیمہ فلک نہم پر واقع ہے لہذا چند مسائل ضروری الذکر جوکہ افلاک اور ارض سے متعلق ہین لکھتا ہون وباللہ التوفیق ۔ اور اس بحث کو دو مقصد پہ بیان کرتا ہون **مقصد اول** افلاک کے بیان مین اور اسمین ایک مقدمہ اور دو بیان ہین **مقدمہ** مین ذکر افلاک کا کلی طور پر بیان کیا جاتا ہے مخفی نرہے کہ جسقدر علما متقدمین نے اسباب مین کتب معتبرہ مین درج کیا ہے ماحصل اوسکا یہ ہے کہ جملہ افلاک حکما کے نزدیک نو طبقہ ہین اور ہر ایک طبقہ کئی ایک طبقات پر متضمن ہے لیکن ہماری شرع مین آسمان کا لفظ فقط سات افلاک پر اطلاق کیا جاتا ہے اور آٹھوین اور نوین آسمان کو کرسی اور عرش سے تعبیر کرتے ہین ۔ اور تمام افلاک گردش مین ہین اور مقعر ہر فلک علوی کا بلا فصل مماس محدب فلک ماتحت ہے یعنی جسطرح کرہ ہوا کا اپنے ماتحت پر محیط ہے یعنے زیر و زبر زمین اور پانی کی ہر جہت سے ہوا ہے اور ایسا ہی آگ ہوا پر محیط ہے اسیطرح فلک اول کرہ آتش پر محیط ہے اور فلک ثانی فلک اول پر اور فلک ثالث ثانی پر اور علی ہذا القیاس الی آخرہ کیونکہ جملہ افلاک کروی الشکل ہین اور نسبت زمین کے فلک مین ایسی ہی جیسے زردہ تخم مرغ کی اپنی پوست سے ہے اور تمام افلاک مغرب سے مشرق کو چلتے ہین الا فلک الافلاک کہ برعکس تمام کے مشرق سے مغرب جاتا ہے اور افلاک ماتحت کو مع کرہ نار کے بھی بالقسر اپنے ہمراہ کھینچتا ہے لیکن کرویت افلاک اور عدم فصل بین السماءین شرع مین ثابت نہین ہوتا ہان علماء دین نے خصوصیت جہت حرکت سماوی کے قائل ہین جیسا کہ آیہ کریمہ والسماء ذات الرجع سے صاحب تفسیر بیضاوی نے گردش سماوی مراد رکھی ہے ۔ اور واضح ہو کہ حکما ہر فلک مین دو قطب اعتبار کرتے ہین کیونکہ جسم کروی کو جو حرکت دورے سے ایسی طور پر متحرک ہو کہ اپنے مکان محصور سے تجاوز نکرے وجود قطبین سے چارہ نہین ۔ اور قطب اوس نقطہ مفروضہ سے عبارت ہے کہ جب جسم کروی دور کرتا ہے نقطہ مفروضہ اپنے مکان پر قائم رہتا ہے اسیلیے ہر فلک مین دو نقطہ متقابلہ غیر متحرک ضروری ہین ۔ اور چونکہ حرکت افلاک کی مغرب سے مشرق کو یا برعکس ہے اسیلیے ہر فلک مین ایک قطب شمالی اور دوسرا جنوبی لازم ہے ۔ اور اس مقدمہ مین صرف افلاک سبع کے بیان پر کفایت کیجاتی ہے اور فلک ہشتم

اور نہم کہ بیان اونکا مقصود اصلی ہے وہ بیان ہین ناظرین کو معلوم ہو کہ پیشینیان کے نزدیک افلاک
سبع سماوی کئی ایک طبقات پر مشتمل ہے بعض اونمین سے بطور فلک ہاے عالم کو محیط ہین لیکن مرکز اونکا
مرکز عالم ہے اور بعضے محیط تو ہین لیکن مرکز اونکا مرکز عالم نہین ہے۔ اور طبقہ کو اصطلاح مین خارج المرکز کہتے ہین
اور بعض طبقات عالم پر محیط نہین بلکہ ثخن فلک ہین مین وسط مین واقع ہین اور اوسکو تدویر بولتے ہین
الغرض ہر طبقہ کو مجازا افلاک بولتے ہین اور مجموع انکا مع جزو اکبر کو کہ حاوی ہے فلک کلی سے موسوم ہے اور
فلک کلی سات ہین اور مابعد انکے فلک ہشتم اور نہم ہے۔ اور طبقات مذکورہ جو فلک کلی مین ہین ہر ایک کی گردش علحدہ ہے
اور افلاک تماماً بعض اجزا اونکے بہ نسبت ہماری چکی کے مانند چرخ کھاتے ہین اور اوسکو گردش رحوی
کہتے ہین۔ اور بعض اونمین سے گردش دولابی کرتے ہین اور بعض اونمین سے گردش حمایلی سے پھرتے ہین۔
جو لوگ تحت القطبین سکونت کرتے ہین اونکے لیے گردش رحوی ہے۔ اور جو لوگ تحت خط استوا کے
سکونت کرتے ہین اونکے لیے گردش دولابی ہے۔ اور جو لوگ خط استوا اور قطبون کے مابین رہتے ہین
اونکے لیے گردش حمایلی ہے۔ اور حرکت فلک التدویر ہر فلک کی مختلف ہے کبھی فلک کلی کے موافق متحرک
ہوتا ہے اور کبھی اوسکی ضد پر چلتا ہے۔ اور بعض انمین سے سریع الحرکت اور بعضے بطی الحرکت ہین۔
بالجملہ فلک تدویر قمر کا تمام تداویر افلاک سے اسرع الحرکت ہے اسی لیے اوسکو بیک فلک کہا کرتے ہین اور
فلک التدویر اوسکا جو کہ ہر روز مین ایک دورہ تمام کرتا ہے۔ اب چونکہ ذکر مقامات تک نوبت پہونچ گئی ہے
اسلیے مناسب سمجھا گیا ہے کہ ستارون کا ذکر بھی مختصر طور پر کیا جاوے۔ جاننا چاہیے کہ ستارہ دو نوع پر
ہین ثوابت اور سیارہ۔ ثوابت تمام فلک ہشتم مین مرکوز ہین اور بسبب متابعت فلک مذکور کے ستارہ
بھی حرکت کرتے ہین انکی حرکت ذاتی نہین اسی لیے انکو ثوابت کہتے ہین یعنی وہ اپنے مکان پر ثابت اور
قائم ہین ہلتے جلتے نہین اور تعداد انکی غیر محصور ہے اور ہر ایک کا نام بھی معلوم نہین بلکہ بعض بعض کے
اسامی مقرر ہین۔ اور سیارہ فقط سات ہی ہین کہ افلاک سبعہ مین واقع ہین۔ ہر ایک فلک مین ایک
ایک سیارہ ہے اور انمین سے آفتاب تو بالذات حرکت کرتا ہے اور فلک التدویر مین مرکوز نہین لیکن
ہر چھ باقیہ اپنے اپنے فلک التدویر مین مرکوز ہین مگر چونکہ فلک التدویر بہ نسبت فلک کلی اپنی کے علحدہ حرکت
رکھتا ہے اور نسبت سیارہ مذکورہ کے حرکت مین بہ نسبت اوسکی فلک کلی کی متغیر معلوم ہوتی ہے اس لحاظ
سے اونکو بھی سیارہ بولتے ہین الا انہ بجز آفتاب کے کوئی ستارہ سیارہ حقیقی نہین ہے۔ اور اسامی سیارہ
سبعہ کی اس شعر مین بالترتیب مذکور ہین بیت ہست قمر و عطارد و زہرہ ؎ شمس و مریخ و مشتری و زحل ؎
اور ہر ایک فلک اس ستارہ کیطرف منسوب ہوا ہے جو اوسمین موجود ہے چنانچہ سماء اول کو کرہ

کہ سماء دنیا سے موسوم ہے فلک القمر بولتے ہین اور وہ ایک ماہ مین دورہ اپنا ختم کرتا ہے۔ اور سماء دوم فلک العطارد ہے وہ قریب ایک سال کے دورہ اپنا پورا کرتا ہے اور سوم فلک الزہرہ ہے دورہ ایکسال مین دورہ تمام کرتا ہے۔ اور چہارم فلک الشمس ہے وہ بھی ایک سال مین دورہ اپنا ختم کرتا ہی۔ پنجم فلک المریخ ہے اور وہ ایک سال اور دو ماہ مین دورہ اپنا ختم کرتا ہے ششم فلک المشتری ہی اور یہ بارہ سال مین دورہ تمام کرتا ہے۔ اور ہفتم فلک الزحل ہے اور وہ تیس ۳۰ سال مین دورہ تمام کرتا ہی یہان تک بیان دورہ افلاک سبعہ کا ہے اور مدت دورہ فلک ہشتم اور نہم کی اونکے محل مین بیان کیجائیگی۔ اور جسقدر تعین مدت دورہ ہر ایک فلک کی مذکور ہوئی باعتبار اونکی حرکت طبعی کے ہے والا بالقسر بسبب حرکت فلک الافلاک کے تمام افلاک ماتحت کو ایک رات دن مین بسمت مخالف حرکت طبعی اونکی کے ایک دورہ تمام ہوجاتا ہے چنانچہ یہ بات بیان فلک الافلاک مین بخوبی واضح ہوجائیگی۔ اور حرکت سماوات اور ستارجات کو ہر کوئی دریافت نہین کرسکتا الا حکماء نے بنظر دقیق رصدگاہی کے دریافت کیا ہے والغیب عند اللہ سبحانہ اور واضح ہو کہ اس قوم کی اصطلاح مین حرکت فلک کی جو مغرب سے مشرق کیطرف ہو توالی البروج کے نام سے موسوم ہے اور اس بات کو دل مین خیال رکھنا چاہیے کہ بار بار اسکا ذکر افلاک کے بیان مین کیا جائیگا۔ اگرچہ بلحاظ مراتب مناسب تھا کہ بعد مقدمہ کے بیان فلک ہشتم کا کیا جاوے لیکن چونکہ بعض امور فلک نہم کی موقوف علیہ معرفت بیان فلک ہشتم کے ہین اسلیئے تشریح فلک نہم کی اول کیجاتی ہے فاستمعوا وکن من الماہرین بیان اول فلک نہم کے بیان مین۔ پوشیدہ نرہے کہ سماء نہم فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم کی نام سے موسوم ہے۔ اور اصطلاح شرع مین عرش سے تعبیر کیا جاتا ہے کما مر اور حرکت اسکی خلاف توالی البروج ہے یعنی مشرق سے مغرب کو جاتا ہے اور دورہ اسکا نہایت سرعت اور جلدی سے ایک رات دن مین پورا ہوجاتا ہے اور بالقسر تمام افلاک کو ساتھ اپنے حرکت دیتا ہی پس اسیلیے دورہ قسری تمام افلاک ماتحت کا اوسکی متابعت سے بھی ایک رات دن مین ختم ہوجاتا ہی لیکن دورہ طبعی افلاک ماتحت کا مخالف حرکت مذکورہ کے ہے کیونکہ حرکت طبعی اونکی مطابق توالی بروج کے ہے۔ چنانچہ مقدمہ مین یہ امر منکشف ہوا ہے۔ اور دلیل اسکی کہ افلاک ماتحت بھی ایک شبانہ روز مین دورہ تمام کرتے ہین یہ ہے کہ آفتاب اور مہتاب وغیرہ کواکب ثوابت اور سیارہ ہر صبح اور شام مشرق سے طلوع کرتے ہین اور مغرب مین غروب ہوتے ہین اور مقدمہ مین گذر گیا ہے کہ اس فلک مین کوئی ستارہ نہین اسی لیے اوسکو فلک الاطلس بولتے ہین۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ افلاک ماتحت حرکت قسری سے ایک شبانہ روز مین دورہ تمام کرتی ہین۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ محیط حقیقی یہی فلک ہے اور زمین مثل مرکز کے

اوسکی وسط حقیقی مین ہے چونکہ موجب بیان مذکورہ بالا کے ہر فلک کے دو قطبون سے ناگزیر ہے لہذا اس فلک مین بھی دو قطب فرض کرین ایک سمت شمال مین اور دوسرے مقابلہ اوسکے جانب جنوب مین۔ اور بیچ وسط قطبین مین ایک خط تصور کرین کہ مشرق سے مغرب کی طرف ۱۲ تمام فلک مین گذرا ہوا اس طرح پر کہ دوری اوسکی جہات مین نسبت قطبین کے متساوی ہو یعنے عین وسط قطبین مین واقع ہو۔ اس خط موہومہ کو دائرہ معدل النہار کہتے ہین اور منطقہ بھی بولتے ہین معدل النہار اسلیے کہ جب سیر آفتاب کی حرکت خاصہ سے محاذی دائرہ ہذا کے واقع ہوتی ہے تمام معمورہ مین شب و روز تقریبًا برابر ہو جاتا ہے مگر عرض تسعین ۹۰ یا بقرب اوسکے مین برابر نہین ہوتا کما بین فی موضعہ۔ اور آفتاب کو دائرہ ہذا پر اتفاق سیر کا ایک سال مین دو دفعہ ہوتا ہے ایک اول حمل مین اور دوسرا آخر سنبلہ مین اور منطقہ سے اس لیے موسوم ہے کہ منطقہ کمربند کو کہتے ہین اور خط مذکورہ بھی مثل کمربند کی وسط فلک ہذا مین واقع ہے اور تحت اس دائرہ کی عین محاذات اور موازات مین ایک دائرہ روی زمین پر فرض کرتے ہین اس وجہ سے کہ اگر دائرہ معدل النہار قاطع عالم ہو کر زمین کو بھی قطع کرے پس جس جگہہ سے زمین مقطوع ہوگی وہی جگہ خط استوا کی ہے۔ اور دائرہ معدل النہار کو خط موہومہ اس لیے کہا گیا ہے تاکہ نہ سمجھا جاوے کہ فی الحقیقۃ وسط فلک مین منقش خطی واقع ہے چونکہ تعقل مقدمات فلکیات کا مشکلات سے ہے لہذا آسانی فہم کے لیے ایک مثال لکھی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کرہ فلک کو دو کاسہ فرض کرو۔ شمالاً اور جنوبًا اور وسط حقیقی ہر کاسہ مین دو نقطہ قطبی شمالاً اور جنوبًا مقرر کرین۔ پس ملتقاے ان دو کاسون متساوی المقدار کا دائرہ معدل النہار ہے چاہیے کہ مثال ہذا کو ذہن سلیم مین جگہہ دین کہ معرفت حال منطقۃ البروج مین سودمند ہوگی اور حکما نے بسبب رای قصیر اپنی کے اس فلک کو محدد جہات کیا ہے اور حکم کرتے ہین کہ ماورا اسکی خلا اور ملا کچھہ نہین۔ مگر ملا محمد رازی نے ابطال مذہب حکما مین فرمایا ہے۔ من اراد ان یکتال مملکۃ الباری بمکیال العقل فقد ضل ضلالا بعیدا۔ بیان دوم فلک ہشتم کے بیان مین اسکو فلک البروج اور فلک الثوابت بھی کہتے ہین۔ اور لسان شرع مین کرسی سے تعبیر کرتے ہین کما مر۔ حرکت طبعی اوسکی مثل افلاک ماتحت کی توالی البروج پر ہے یعنی مغرب سے مشرق کو جاتا ہے۔ اور کہتے ہین کہ فلک البروج حرکت طبعی اپنی سے چھتیس ۳۶ ہزار سال مین دورہ تمام کرتا ہے اور جملہ ستارہ جات غیر سبع سیارہ مذکورہ صدر اسمین ثابت اور مرکوز ہین جیسا مقدمہ مین گذرا ہے۔ مخفی نرہے کہ حکما نے اس فلک کو جہت مشرق اور مغرب مین بارہ حصون متساوی پر تقسیم کیا ہے ہر ایک حصہ کو برج کہتے ہین۔ پس طول بروج کا سمت شمال اور جنوب مین ہوگا اور عرض اونکا ناحیہ مشرق اور مغرب مین۔ یعنی قطب شمالی سے قطب جنوبی تک رستا رستہ ہر برج مثل پھانکون بطیخ کے پہونچ گیا ہے۔ اور ہر ایک برج تیس قسم پر منقسم ہوتا ہے ہر ایک قسم کو

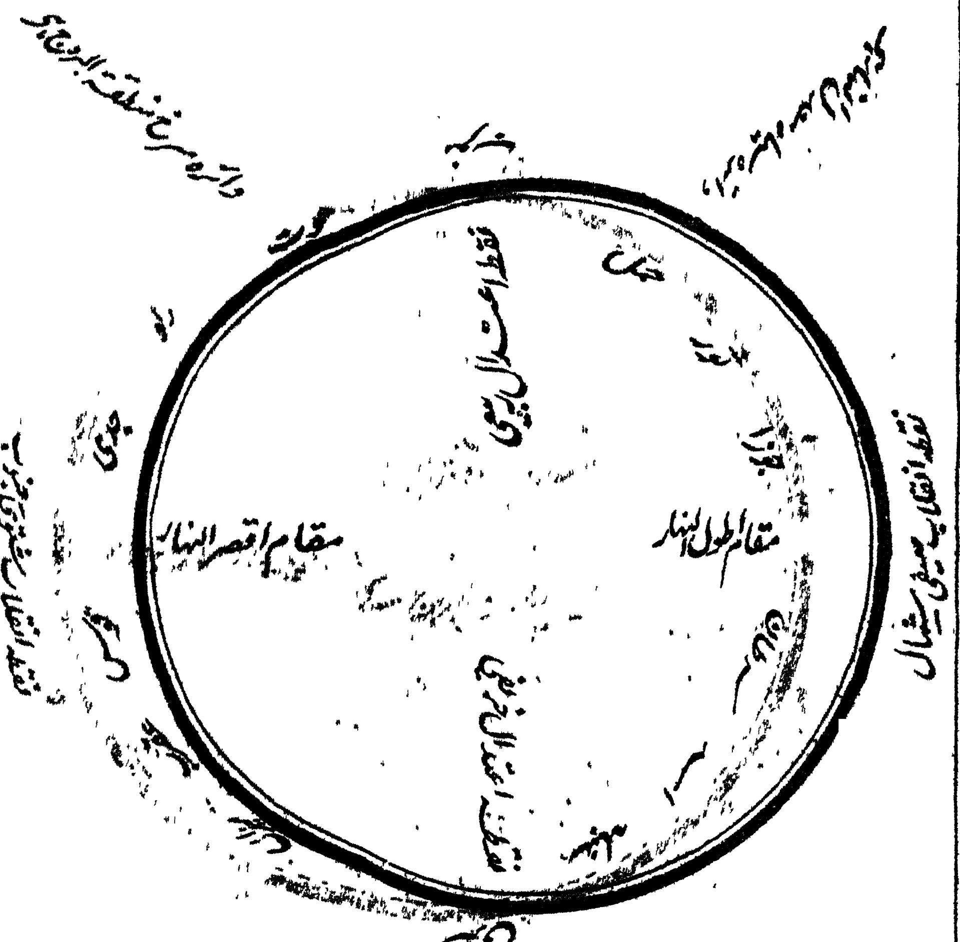
جیسا ابھی گذرا میں بیان کیا گیا ۱۲ منہ

درجہ کہتے ہین پس جب بارہ بروج کو تیس درجون مین ضرب دیا تو اونکی حاصل ضرب ہی فلک البروج مین تین سو ساٹھ درجہ حاصل ہوتے ہین - اور چونکہ ہر ایک برج مین چند ستارون کی جمع ہونے سے شکلون مین سے کوئی شکل نمودار ہوتی ہے لہذا وہ برج اوسی شکل کے نام سے موسوم ہوا ہے - چنانچہ حمل - ثور - جوزا - سرطان - اسد - سنبلہ - میزان - عقرب - قوس - جدی - دلو - حوت - بلحاظ اشکال حاصلہ کے دوازدہ بروج کے نام ہین - اور یہ دوازدہ بروج چار حصون پر تقسیم کیے گئے ہین چنانچہ منجملہ اونکے تین بروج آتشین ہین جیسے حمل - اسد - قوس - انکو مثلث آتشین کہتے ہین - اور تین بروج بادی ہین مثل جوزا - میزان - دلو - کے انکو مثلث بادی سے موسوم کرتے ہین - اور تین اونمین سے خاکی ہین مثل ثور - سنبلہ - جدی - کے انکو مثلث خاکی بولتے ہین - اور تین اونمین سے آبی ہین - جیسے سرطان - عقرب - حوت - انکو مثلث آبی کہا جاتا ہے اور شکل دائرہ منطقۃ البروج کی جسکا ذکر عنقریب آتا ہے مع اشکال دوازدہ بروج واقعہ علیہا کے علحدہ صفحہ مین لکھا گیا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلان سیارہ مثلاً مہتاب فلانے برج مین ہے اوسکی یہ معنی ہین کہ اگر ایک خط مستقیم فرضی مرکز زمین سے لیا جاوے اور وہ اوس سیارہ کو قطع کرکے اوس سے بھی گذر جاوے اور فلک الثوابت تک پہونچ جاوے تو وہ خط اوس برج مین پہونچ جائیگا جسکے طرف وہ سیارہ منسوب ہے ورنہ یہ امر ظاہر ہے کہ تمام سیارہ افلاک تحت مین ہین وجود اونکا فلک ہشتم مین کیا معنی رکھتا ہے - اور اس فلک کے لیے بھی مثل فلک الافلاک کے دو قطب ہین اور اس جگہ پر اتفاقاً دو ستارہ بھی واقع ہین شمالاً اور جنوباً چنانچہ ستارہ شمالی مرئی اور مشہور ہے اور ستارہ قطب کی نام سے زبان زد خواص و عوام ہے لیکن ستارہ جنوبی سکان اہل شمالی پر مخفی ہے اور باشندگان خط استوا و ما یقرب منہ پر مشہور اور مرئی ہے - اور حکماء کہتے ہین کہ ربع مسکون ناحیہ شمال مین ہے اور ناحیہ جنوب تمام پانی مین غرق ہے اور اس آسمان پر بھی ایک دائرہ مثل فلک نہم کے فرض کیا جاتا ہے اور یہ دائرہ منطقۃ البروج کے نام سے موسوم ہے کیونکہ تمام بروج مذکورہ اسی دائرہ پر واقع ہوتے ہین جیسا اوسکی شکل سے ظاہر ہوتا ہے - پوشیدہ نرہے کہ ہر دو قطب فلک البروج کے دونون قطبون فلک الافلاک سے قدرے منحرف واقع ہوتے ہین باوجودیکہ مرکز ہر دو فلک کا واحد ہے یعنی مرکز عالم - اور بسبب عدم توافق قطب ہر دو فلک کے دائرہ منطقۃ البروج اور دائرہ معدل النہار باہم منحرف واقع ہوتے ہین اور دائرہ منطقۃ البروج نے دائرہ معدل النہار کو دو موضع متقابلہ مین باوصف اتحاد سمت دوریہ کے زوایای غیر قائمہ پر تقاطع کیا ہے یعنی یہ خیال کیا جاوے کہ دور دائرہ معدل النہار کا مشرق اور مغرب کیطرف ہے اور دور دائرہ منطقۃ البروج

کا جسنے تقاطع کیا ہے شمال اور جنوب کیطرف سے ہے بلکہ دو زہرہ و منطقہ کا شرقاً اور غرباً اور خط ہر دو
شمالاً اور جنوباً تھوڑے فرق سے منحرف واقع ہوئے ہین - پس بین المنطقتین دو فضای فراخ
شمالاً اور جنوباً اور دو فضاے تنگ شرقاً اور غرباً لازم آتی ہین چنانچہ کرہ مصنوعی مین یہ امر ظاہر
ہوجاتا ہے - واضح ہو کہ چونکہ یہ مقام اشکال تمام رکھتا ہے اسلیے تشریح کلام کی از بس ضروری ہے
تاکہ آسانی سے مفہوم ہوجاوے - پس معدل النہار کو جب ہم خط مدور عظیم فرض کرین اور نیچے اوسکی
ایک خط دوسرا عظیم ویساہی تصور کرین ایسے طور پر کہ خط ثانی اول کو تقاطع حمایلی کرے پس خط
منطقۃ البروج مین چار جزو حاصل ہوجاوینگے دو نقطہ متقابلہ کہ موضع تقاطع خطین مذکورین ہے
اور دو قوس کہ فیما بین نقطتین کے واقع ہین ایک قوس جنوبی دوم شمالی - اوس قوس کو جو کہ معدل
کے داہنی طرف مین ہے جنوبی کہتے ہین اور جو اوسکے بائین طرف ہے اوسکو شمالی بولتے ہین
اور واضح رہے کہ تسمیہ جہات اربع کا اوس شخص کے لحاظ سے ہے کہ شرقاً وجہ ہو - پس بالضرور
داہنی اوسکے جنوب ہوگا اور بائین اوسکے شمال اور سامنے اوسکے مشرق اور پیچھے اوسکی دبور یعنی مغرب ہوگا -
اور جب یہ بات ثابت ہوئی کہ دائرہ منطقۃ البروج دو قوس سے مرکب ہے اور معدل النہار کو قطع حمایلی کیا ہے
اب ایک دائرہ عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ اقطاب اربعہ پر گذرتا ہے اور اسکو دائرہ مارہ باقطاب اربعہ کے
نام سے موسوم کرتے ہین پس یہ دائرہ بالضرور منطقۃ البروج کو مع معدل النہار کے بیچ وسط پر دو نقطہ متقابلہ
قطع کریگا پس جس جگہ یہ دائرہ منطقۃ البروج کو دو موضع متقابلہ پر قطع کریگا وسط حقیقی ہر قوس مذکور کا
ہوگا کما لا یخفی - جب یہ بات ثابت ہوئی تو چار نقطہ متساوی البعد منطقۃ البروج مین مقرر ہوگئے دو نقطہ
وہ ہین جس جگہہ منطقۃ البروج نے معدل النہار سے تقاطع کیا ہے اور دو نقطہ وسط حقیقی ہر قوس مین کہ محل
تقاطع دائرہ سومی کا ہے جسکو دائرہ مارہ بالاقطاب الاربعہ کہتے ہین اور یہ محل ابعد ترین اجزا ہے
منطقۃ البروج کا بہ نسبت معدل النہار کے ہے - اور دو نقطہ متقابلہ کہ ملتقای منطقۃ البروج کا معدل النہار سے ہے
نقطہ اعتدال سے موسوم ہین ایک نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرا نقطہ اعتدال خریفی ہے - یعنی وہ نقطہ
کہ جس سے آفتاب گذر کر شمالی ہوجاتا ہے اوسکو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور وہ راس حمل ہے - اور نقطہ دوم کہ اوسکے
مقابلہ مین ہے جب آفتاب اوس سے گذرتا ہے جنوبی ہوجاتا ہے اوسکو اعتدال خریفی کہتے ہین اور وہ راس
میزان ہے - اور دو نقطہ متقابلہ کو کہ وسط قوسین منطقۃ البروج مین تلاقی دائرہ سومی سے حاصل ہوئی ہین
نقطہ میل کلی اور نقطہ انقلاب نام رکھتے ہین ایک المنین سے ناحیہ شمال مین ہے اور دوسرا طرف جنوب کے
شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی اور جنوبی کو نقطہ انقلاب شتوی کہتے ہین - میل کلی تو اسلیے کہتے ہین کہ

تمایل اور تباعد منطقۃ البروج کا منطقہ معدل النہار سے اس جگہہ نہایت تک پہونچ گیا ہی - اور مقدار اسکی دائرہ مارّہ بالاقطاب الاربعہ سے جسکی تمامہ تین سو ساٹھ درجہ ہین ساڑھے تیئیس درجہ ہین - اور نقطہ انقلاب اسلئے نام رکھتے ہین کہ منطقۃ البروج جب نقطہ اعتدال سے جدا ہوتا ہے پس چلتے چلتے دائرہ معدل النہار سے دورتر ہوجاتا ہے اور یہان تک نصف قوس تمام ہوجاتی ہے - اس جگہہ سے پھر بتدریج معدل النہار کے نزدیک ہوتا جاتا ہے تاکہ نقطہ اعتدال دوم تک واصل ہوتا ہے - پس ان دو نقطون کو کہ وسط قوسین مین واقع ہین نقطہ انقلاب اسلئے بولتے ہین - اب دریافت کرنا ضرور ہے کہ بسبب حصول چار نقطہ متقابلہ کے جسکا مذکور ہوچکا ہے دائرہ منطقۃ البروج مین چار ربع پیدا ہوتی ہین جنکی تفصیل یہ ہے - ربع اول وہ ہے کہ مابین اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے واقع ہے پس جبتک آفتاب حرکت خاصہ سے اپنی فلک پر محاذی اس نصف قوس کے ہوگا زمان ربیع ہوگا - اسی لئے اس نقطہ کو اعتدال ربیعی بولتے ہین - یعنی جب آفتاب اس نقطہ کو تجاوز کریگا ربیع شروع ہوگا تاکہ نقطہ انقلاب صیفی تک موصول ہوجاوے - اور ربع دوسرا وہ ہے کہ درمیان نقطہ انقلاب صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہے پس جبتک آفتاب موازی اس نصف قوس کے رہیگا زمان صیف شمار کیا جائیگا اور ربع تیسرا وہ ہے کہ درمیان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ اعتدال شتوی کے ہے پس جبتک آفتاب برابر اس نصف قوس کے سیر کریگا زمان خریف تصور کیا جائیگا - ربع چوتھا وہ ہے کہ درمیان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ربیعی کے ہے پس جبتک آفتاب اس نصف قوس کے مقابلہ مین رہیگا وہ زمان شتا ہے - بیان سابق سے معنی اضافت نقاط اربعہ کے فصول اربعہ کیطرف ظاہر ہوجاتی ہین فافہمہ فانہ دقیق - ضمیمہ اوپر کہا گیا ہے کہ آفتاب فلک چہارم مین ہے اور وقوع اوسکا منطقۃ البروج مین سیر طبعی سے یعنی موازات اور محاذات فلک چہارم کے منطقۃ البروج سے ہے کما لا یخفی - اور تمام سیارہ فلک التدویر کی متابعت سے حرکت کرتے ہین الا آفتاب کہ حرکت اوسکی بالذات ہے پس آفتاب باعتبار محاذات اور موازات منطقۃ البروج کے ہر برج مین یکماہ کامل سیر کرتا ہے چونکہ ہر ایک برج تیس درجہ پر منقسم ہے لہذا ہر ایک درجہ مین ایک دن سیر کرتا ہے جیسا بیان کیا گیا ہے - اور چونکہ منطقہ فلک چہارم کا محاذی منطقہ فلک البروج کے ہے اور سیر آفتاب کی ہمیشہ اپنی منطقہ پر ہے اور منطقۃ البروج معدل النہار کو زوایا غیر قائمہ پہ دو نقطہ اعتدال پر کاٹتا ہے اس لیے عبور آفتاب کا دائین اور بائین معدل النہار کے واقع ہوگا مگر دو موضع متقابلہ مین کہ برابر نقطہ اعتدالین کے ہین معدل النہار کے نیچے سیر واقع ہوگی پس ایک سال مین دو بار آفتاب نیچے معدل النہار کے آتا ہے اور باقی چھ ماہ کسیقدر کم دائین طرف معدل النہار کے ہوتا ہو اور چھ ماہ کسیقدر کم

بائین طرف معدل النہار کے رہتا ہے۔ تصویر دائرہ معدل النہار اور منطقۃ البروج کی ذیل مین درج ہے
تاکہ مضامین مذکورہ صدر کی ذہن نشین ہو جاوے وعلیک بالتامل الصادق لی ہذا المکان لینکشف لک الغطاء من وجوہ خرائد البیان



مطلع علوم

مقصد دوم زمین کے بیان مین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو کچھ مفرح القلوب اور شرح چغمینی اور شرح تذکرہ محقق طوسی اور سرمۃ الخیال اور تقویم البلدان وغیرہ کتب معتبرہ سے ثابت ہوا ہے وہ یہ ہے کہ زمین مثل گیند کی کروی الشکل ہے اور مانند زردہ بیضہ کے وسط فلک مین واقع ہے۔ بعضون کے نزدیک زمین حرکت دولابی سے متحرک ہے اور فلک قائم ہے۔ اور تبدل اجزاے فلک کا جو ہمین معلوم ہوتا ہے بنابر انتقال زمین کے ہے لیکن محققین اس قول کو بیّن البطلان سمجھکر آسمان کو ہی متحرک جانتے ہین۔ اور دلائل ہر ایک کے اپنے مکان پہ مذکور ہین لا نذکرہا ہہنا خوفاً عن الاطناب۔ اور زمین کے تین طبقات ہین ایک وہ کہ ہمارے پاس ہے اور یہ پانی اور ہوا سے مرکب ہے۔ دوسرا وہ کہ نیچے اوسکے ہے اور وہ صرف پانی سے مرکب ہی۔ تیسرا جو قریب مرکز کے ہے یہ طبقہ ارض خالص ہے پانی وہان تک نہین پہونچتا۔ اور کہا گیا ہے کہ زمین فلک مین مثل نقطہ کے واقع ہے اور چونکہ وہ عین وسط آسمان مین واقع ہوئی ہے اسیلیے محاذی معدل النہار کی ایک خط وسط زمین مین فرض کرتے ہین اور اس خط کو خط استوا کہتے ہین کیونکہ اس جگہہ پہ رات اور دن ہمیشہ بالتقریب مساوی ہوتا ہے۔ اور اس خط سے زمین کی عقلاً دو حصہ ہوجاتے ہین۔ شمالی اور جنوبی اور یہ دونون حصہ مانند دو کاسون کے ہوتی ہین کہ لب دونون کے باہم پیوستہ ہون اور ملتقای دونوںکا خط استوا ہے اور وسط حقیقی ہر کاسہ مین ایک نقطہ خیال کرتے ہین اسیلیے کرہ ارض مین بھی دو نقطہ شمالاً اور جنوباً ثابت ہوتے ہین اور ان دونوںکو مجازاً قطب کہا جاتا ہے اور بعدہ اس قطب سی دوسرے قطب تک ایک اور خط کھینچتے ہین اسطور سے کہ طرف مشرق اور مغرب کی گذرتا ہے اور خط استوا کو مشرق اور مغرب مین دو جگہہ پر قطع کرکر دو نقطہ متقابلہ شرقاً اور غرباً پیدا کرتا ہے اس سے زمین کے دو حصہ ہوجاتے ہین فوقانی اور تحتانی۔ پس دونون خطوط مذکورہ سے مجموع زمین کے چار حصہ مساوی المقدار ہوجاتے ہین اور عند الحکما یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ ہر دو ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی پانی مین غرق ہے اور ایک ربع شمالی بلا تعیین مکشوف اور ظاہر ہے اسیکو ربع مسکون بولتی ہین اقالیم سبعہ وغیرہ بیابان اور پہاڑ اور بحار اور اشجار اسمین محصور ہین لیکن تعیین احد الربعین الشمالیین مین کہ امنین کونسا آباد اور معمور ہے حکما تعذر یا تعسر کے قائل ہین۔ اور نیز ایک خط ثالث قطب شمالی ارضی سے تصور کرتے ہین کہ زمین کی شرقاً اور غرباً دو حصہ کرکے خط استوا کو قطع کرکے اپنی جگہہ پر پہونچتا ہے مقطع اول کہ نصف فوقانی مین بعد مرور خط کے ربع مسکون سی ساتھ خط استوا کے حاصل ہوتا ہے قبۃ الارض سے موسوم ہے اور ارفع ترین اجزای زمین بنسبت ہماری بھی ہے کیونکہ نقطہ مذکور کا بہ نسبت اقطاب ارضی اور بلحاظ نقاط شرقی اور غربی کے کہ تقاطع خط اول

اور ثانی سے حاصل ہوئی ہین جاہین وسط مین ہے پس کرہ زمین مین چھہ نقطہ متقابلہ فرضی ثابت ہوئی نقطہ جنوباً و شمالاً یعنے دو قطب زمین کے اور دو نقطہ شرقاً اور غرباً اور دو نقطہ فوقاً اور تحتاً - نقطہ فوقانی قبۃ الارض ہو و ہذا بالضرورہ برفع اجزاء الارض عن نا - اور نصف خط ثالث کا کہ فیما بین نقطہ قطب شمالی مین اور نقطہ قبۃ الارض کے واقع ہے نصف نہار قبہ کے نام سے موسوم ہے - اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حکما نے ربع مسکون کو خط استوا سے قطب شمالی زمین تک نوٹے درجہ تخمین کیے ہین از انجملہ تیس درجہ قطب شمالی کیطرف سے بسبب عدم قابلیت آبادی کے خارج کرتے ہین اور عرض اقالیم سبعہ کو ساٹھ درجہ باقیہ مین محصور کرتے ہین - اور عدم لیاقت تیس درجون مذکورہ کی آبادی کے لیے بسبب غلبہ برودت کی ہے کہ بموجب بعد آفتاب کے وہان حاصل ہے اور بعض حکما تینتیس درجہ قطب شمالی کیطرف اور دسل درجہ خط استوا کے جانب سے منہا کرتے ہین اور عرض اقالیم کو صرف پچاس درجون مین محصور کہتے ہین اور علت اخراج دسل درجون مذکورہ مین یہ تحریر کرتے ہین کہ عین خط استوا مین بواسطہ غلبہ حرارت کی بھی سکونت ناممکن ہی - پس انکی نزدیک مابین اقلیم اول اور خط استوا کے دس درجہ کا فصل ثابت ہوتا ہی بخلاف حکما سابقین کے کہ اونکے نزدیک فصل ثابت نہین ہوتا بہر تقدیر معلوم کرنا چاہیئے کہ ہفت اقلیم مانند ہفت بساط مطول کے مشرق سے مغرب کیطرف برابر یک دیگر بر استار است ربع مسکون مین واقع ہین اور خط استوا جنوب مشرق زمین چین سے شروع ہوا ہے پھر جزیرہ جگوٹ سے گذر کر کنگ دژ پر کہ زمین چین سے ہے اور مستقر الشیاطین کے نام سے مشہور پہونچا ہے بعدہ جزائر ارض الذہب پر گذر کر جزیرہ سراندیب کی جنوب رویہ اور جزائر زنج کی شمالی طرف ہو کر معظم بلاد زنج مین پہونچتا ہے پس شمال رویہ کوہ قمر کے (کہ منبع رود نیل ہے) گذر کر اور جنوب رویہ بیابان مغرب کے پہونچ کر بحر اوقیانوس تک منتہی ہوتا ہے پس خط استوا سے درجہ مستقیم تک (کہ ساٹھ درجہ ہوتے ہین اور وہین تک آبادی ہے) عرض جنوب اور شمال مین سات حصہ ہین ہر ایک کو اقلیم کہتے ہین - طول اور عرض اقلیم کا مختلف ہے - چنانچہ طول اور عرض اقلیم دوم کا اول سے کمتر ہے اور سوم کا دوم سے اور چہارم کا سوم سے اور پنجم کا چہارم سے اور ششم کا پنجم سے اور ہفتم کا ششم سے کمتر ہے - اور ایسا ہی رات دن ہر ایک کا متفاوت ہے لیکن کل رات دن کی چوبیس ساعت مقرر کی گئی ہین اگر دن زیادہ ہوگا تو رات کم ہو جائیگی اور اسکا عکس بھی ہوتا رہیگا اور نیز ہوا ہر ایک اقلیم کی علیحدہ اور مزاج باشندگان ہر ایک کا جدا ہے اور رنگ لوگون کے بھی مختلف ہین چنانچہ ہر ایک اقلیم کے ذیل مین یہ امور بیان ہونگے - اور اہل نجوم ہر ایک اقلیم کو سات سیارون مین سے ایک ایک کی ساتھ منسوب

کیا ہے اور ہر ایک کو خدا کے حکم سے ایک ولایت مین متصرف جانتے ہین چنانچہ اقلیم اول زحل سے منسوب ہے
اور وہ بلاد ہند ہین اور اقلیم دوم مشتری سے متعلق ہے اور وہ بلاد چین ہین اور اقلیم سوم مریخ سے وابستہ ہے
اور وہ بلاد ترک ہین اور اقلیم چہارم آفتاب سے منسوب ہے اور وہ بلاد خراسان ہین اور اقلیم پنجم زہرہ سے اور
وہ بلاد ماوراء النہر یعنے توران ہین اور اقلیم ششم عطارد سے اور وہ بلاد یاجوج ماجوج ہین اور عند البعض بلاد روم
ہین اور اقلیم ہفتم قمر سے متعلق ہے اور وہ بلاد روم ہین - اقلیم اول طرف خط استواء کے ہے اور اقلیم ہفتم
طرف قطب شمالی زمین کے ہے ماورا اسکے آبادی نہین اور باقی اقالیم مابین انہی دونو کی ترتیب واقع ہین جیسا مجملاً بیان
ہوا ہے **انتباہ** بعض ولایتین ایک اقلیم مین محصور ہین اور بعض مشترک ہین یعنی بعضی بلاد انکا ایک اقلیم ہین اور
بعض دوسری مین جیسا ہندوستان اور چین وغیرہ کیی ایک اقالیم مین مشترک ہین پس تعیین ولایتون کی
اقالیم مین راست نہین آتی اس لئے اسامی بلاد مشہورہ کے جو ہر ایک اقالیم مین واقع ہین لکھے جاتی ہین تا سانی
معلوم ہوجاوے کہ فلان شہر فلان اقلیم سے ہے علی قول الاصح آب اقالیم کے بابت قدرے لکھا جاتا ہے
اقلیم اول ابتدا اوسکی شمال جزیرہ یاقوت سے ہوتی ہے پس جنوب بلاد چین اور شمال سراندیپ اور
وسط ہند اور سند پر گذرتی ہے اور بحر فارس قطع کرکے جنوب بلاد عمان اور وسط بلاد یمن پر گذرکر بحر محیط پر
منتہی ہوتی ہے - اور اس جزیرہ کی دو طرفین ہین شمالی اور جنوبی سمت شمالی مین یہ اقلیم واقع ہے اور جو
امکنہ اسمین واقع ہین وہ یہ ہین - جزیرہ وقواق کہ سرحد مشرق مین ہے اور بعض بلاد چین مثل زیتون
اور خانفو اور خالجو اور خنا اور سیلی - اور جزیرہ سراندیپ کہ بحر ہند مین واقع ہے اور دیگر جزائر ہند -
اور یمن - بعض بلاد اوسکے اس اقلیم سے خارج ہین لیکن جسقدر بلاد یمن سے داخل اقلیم اول ہین وہ
ذیل مین مذکور ہوتے ہین - ثعزہ - مخا - بند - عثرہ - سبا - حضرموت - عدن - مرساط - شجرہ - قلہات
- ظفار - زبید - ہجر - مشرجہ - حلی - جبیلہ - صعدہ - مارب - ذمار - جرش - مدینۃ ارم کہ شداد
سے منسوب ہے - اور بلاد زنجبار اور بلاد النوبہ آور نوبہ منجملہ پسران حام بن نوح سے تہا یہ ولایت اوسکے
نام پر شہرت رکھتی ہے اور معدن الذہب اور قصبہ عمان اور حبشہ اور بربرہ اور تکرور اور دنقلہ اور بلد
سندابل اور سفالا اور سلجما - اور جابص اور معقد وتبید اور خانہ اور بربیا اور رغادہ - اور بعض بلاد حجاز
اور جزیرہ کرک وغیرہ - طول اقلیم ہذا کا تین ہزار پانچ سو بیتیس فرسنگ ہے اور عرض اوسکا ایک سو ستاون
فرسنگ اور اس اقلیم مین بیس پہاڑ اور تیس انہار ہین آور آدمی اس اقلیم کے سیاہ رنگ ہوتے ہین -
طول روز اوائل اقلیم مین ۱۲ ساعت نجومی - اور رات ۱۱ ساعت کی ہوتی ہے - اور میانہ اقلیم مین
۱۳ ساعت کا دن اور ۱۰ ساعت کی رات ہوتی ہے اور آخر اقلیم مین ۱۳ ساعت کا دن اور رات ۱۰ ساعت

کی ہوتی ہے اور ہوا ہی اقلیم ہذا کی بارہ مہینے معتدل اور بیرابہ اور بہ مناسب ہوتی ہے
اقلیم دوم ابتدا اوسکی شرق سے ہوتی ہے اور وسط بلاد چین او شمال سراندیپ اور بلاد ہند
اور قندہار اور وسط بلاد کابل اور جنوب بلاد کرمان پرگذرتی ہے پس بحر فارس کو قطع کر کر وسط
بلاد ورقہ اور افریقیہ اور شمال بربرستان اور جنوب قیروان اور وسط بلاد مرطانہ کی پہونچکر بحر اوقیانوس
تک منتہی ہوتی ہے اور امکنہ جو اسمین واقع ہے وہ درج ہوتی ہین۔ توابع عمان۔ توابع یمن اور
یمامہ اور توابع حجاز۔ اور تہامہ اور مکہ مبارکہ کہ ابتدا اقلیم دوم مین ہے اور مدینہ مطہرہ قریباً
وسط اقلیم مین ہے اور طائف اور ہجیرہ اور فید اور قطیف اور خیبر۔ اور توابع حبش
اور قیروان اور بعض بلاد افریقیہ اور بلاد صعید مصر مثل قفط اور قوص اور اخمیم اور عیذاب اور
اسیوط اور سنجا او جلوان اور اقصر اور ارمنہ۔ اور بعض بلاد ملک مغرب مثل ورقہ او سوس ور روز ییت
اور سیلاد او ولایت بحرین اور جدہ بندر اور جزیرہ سقوطرہ کہ بحر مغرب مین ہے اور اکثر بلاد
واضح ہو کہ اگرچہ ہندوستان ایک ولایت وسیع ہے اور کئی ولایتون پر مشتمل ہے او اقلیم
دوم اور سوم اور چہارم مین مشترک ہی لیکن چونکہ اکثر بلاد اوسکی اقلیم دوم مین ہین اسلیے ذکر ہندوستان کا
اسی اقلیم مین کرنا مناسب سمجھا گیا ہے اور باقی شہر اوسکی جس جس اقلیم مین واقع ہین وہان پر لکھی جاینگے
پس جو بلاد اوسکے دکھن اور گجرات وغیرہ سے اقلیم دوم مین واقع ہین وہ ذیل مین درج ہوتی ہین
مثل منصورہ۔ اور دولت آباد جو کہ زمان سابق مین دیوگدہ کی نام سے مشہور تھا او قلعہ اوسکا نہایت
ہی سخت ہے اور احمدنگر اور پٹن اور چیلپور بندر اور ولایت تلنگانہ اور گولکنڈہ یعنی حیدرآباد کہ دارالملک
تلنگانہ ہے اور بیدر محمد آباد اور گجرات اور برہانپور کہ سرحد ولایت خاندیس ہے اور کنبایت اور سورت
ہر دو بندر مشہور ہین اور سومنات اور ناگور اور صوبہ برار اور اجمیر اور بنارس اور شریف آباد اور سال کام
اور سلیم آباد اور گوڑہ اور ستارہ گانو اور سری ہٹ اور جفت آباد اور گورکات اور جہانگیر آباد اور اکبر نگر
یعنی راج محل۔ اور اوڑیسہ ایک ولایت ہے درمیان حیدرآباد اور بنگالہ کے۔ اور بہار او کوچ توابع
بنگالہ سے ہی۔ اور گورگان۔ صاحب شرح جغمنی فارسی اور مرآۃ الخیال نے دہلی کو اقلیم دوم سی شمار کیا ہے
لیکن صاحب مفرح القلوب نے کہ متاخرین سے اور باشندہ دہلی کا ہے اوسکو اقلیم سوم سی لکھا ہے
طول اقلیم دوم کا دو ہزار آٹھ سو بتیس فرسنگ ہی اور عرض ایک سو بتیس فرسنگ۔ اور اس اقلیم
مین ستائیس پہاڑ اور اسی قدر انہار واقع ہین اور رنگ آدمیون کا درمیان سواد اور سمرت کے ہے
یعنے گندم گون مائل بسیاہی۔ طول روز اول اقلیم مین ۱۳ ساعت اور میانہ اقلیم مین ۱۳ ساعت

صاحب مفرح القلوب باشندہ دہلی کے ہیں

اور ثانیہ میں پندرہ ساعت ہے اور بموجب قاعدہ مذکورہ صدر کے جسقدر دن بارہ ساعت سے زیادہ ہوگا اوسیقدر
رات بارہ ساعت سے کم کیجائیگی - اور ہوا اس ولایت کی نہایت گرم ہے اقلیم سوم ابتدا اوسکی مشرق
بلاد چین سے ہے پس بلاد یاجوج ماجوج اور شمال بلاد ترکستان اور وسط بلاد کابل پر گذرتی ہے - پس حصار
اور قندہار اور وسط بلاد کرمان اور سیستان اور بلاد فارس اور عراق اور جنوب دیار بکر اور شمال بلاد مغرب
اور وسط ولایت شام پر گذرتی ہے - بعدہ بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قادسیہ اور قیروان اور بلاد طنجہ پر
گذر کر بحر اعظم تک منتہی ہوتی ہے - اور مواضع جو اسمین ہین یہ ہین - شام ایک ولایت ہے اور بیت المقدس اوسکا
دار الملک ہے - اور فلسطین ایک ولایت ہے - اور سوس اور بعض بلاد افریقیہ کے - اور توابع قیروان اور
طرابلس مغرب - اور بعض بلاد ملک مغرب مثل اسفے کے کہ منتہای ملک مغرب مین ہے اور لمطہ اور فاس اور
قسطنطنہ اور سطیف - اور افریقیہ ایک ولایت ملک مغرب سے بجانب مشرق کے ہے جسکا ابتدا ملک
مغرب مین داخل افریقیہ ہے - اور سوس افریقیہ سے ہے اور طرابلس بجانب شرقی قیروان کے افریقیہ سے ہے
اور دمشق ایک شہر ہے ولایت شام مین - اور بعلبک قریب دمشق کے - عسقلان اور یافہ اور رملہ اور قیساریہ
اور شوبک اور کرک یہ آٹھون شہر شام سے ہین - اور بلاد عراق عرب سے مثل حلہ اور نہروان کے -
اور بلاد کرمان سے ہرمز اور بزدسیر اور زرند اور سیرجان اور دمدین اور دمیاط اور طرابیہ اور بداین اور
حلوان اور نہروان اور اصطخریہ اور فسطاط اور قاہرہ اور اسکندریہ - اور مصر اور بہرمان اور عین الشمس
اور قراہ اور فیوم اور تنیس اور القصفا اور شمونین اور منیہ اور ابن خصیب اور منیف - اور قلزم جو کہ
بحر یمن کے ساحل پر ایک شہر ہے اور دریا کو اوس سے نسبت دیکر اسی نام سے پکارتے ہین اور تنیس
یہ بارہ شہر نواحی مصر سے ہین - ارجان بلاد فارس سے ہے - اور شیراز - مولد شیخ سعدی مصلح الدین
شیرازی کا اور بغداد ایک شہر مشہور ہے اور قبور شریف اولیای کرام سے پرنور - کوفہ ایک شہر ہے
امام اعظم صاحب بھی وہان کے باشندہ تھے - اور نجف اشرف دو فرسنگ کوفہ سے ایک شہر ہے
اور تبوک اور اہواز اور بصرہ اور واسط اور یزد اور ابرقوہ - اور اصطخر ایک شہر زمانہ سابق مین عظیم تھا
لیکن اب تھوڑا سا باقی ہے - اور بیضا ایک شہر معروف ہے اور مٹی اوسکی نہایت سفید ہے اسلیے
اوسکو بیضا کہتے ہین - قاضی بیضاوی صاحب تفسیر بیضاوی یہان کے باشندہ ہین - اور گازرون
ملا سدید گازرونی صاحب کتاب مغنی شرح موجز القانون المشہور بسدیدی - اور شارح قانون وغیرہ
یہان کے باشندہ تھے چنانچہ کتب طب مین سدید گازرونی کے نام سے لکھے جاتے ہین - اور عسکرہ اور قادسیہ
اور رویہ اور عراق عرب اور بابل اور اصفہان اور فیروزآباد - اور خوزستان ایک ولایت فاسد الہوا ہے ف

ع ۹۸ کہ کسیں ولد نام ہے مشہور ۱۲

ف یعنی اوسکی ہوا خراب ہے ۱۲

شوشتر دار الملک خورستان ہے اور کرمان ایک ولایت ہے شرقی اوسکی مکران اور غربی اوسکی فارس اور شمالی
اوسکے خراسان ہے اور سجستان اور کیچ اور بست اور زرنج اور خمد تش اور رودرق اور بہیق اور غزنین
اور کابل اور سمیند اور قندہار اور سندہ اور دیال پور اور ملتان اور کہچہ اور مکران اور ولایت افغانان
اور زابلستان۔ اور سیستان ایک ولایت ہے کہ حدود اوسکی خراسان سے لیکر سغارہ کرمان اور غزنین
اور افغانستان ہند تک ہین اور پشاور۔ اور پنجاب ایک ولایت ہند مین مشہور ہے اور لاہور اوسکا
دار السلطنت ہی اور نگرکوٹ اور سرہند اور ہانسی اور حصار اور تہانیسر اور پانی پت اور دہلی اور شاہجہان آباد
اور رامپور یعنی مصطفے آباد اور آگرہ معروف باکبر آباد اور لکھنو اور اودہ اور بلگرام اور کالپی اور متہرا عرف اسلام آباد
اور کشمیر اور شمال ترکستان اور معظم بلاد چین۔ طول اس اقلیم کا دو ہزار دو سو چوبیس فرسنگ ہے اور عرض
اوسکا ایک سو سولہ فرسنگ اور اسمین تینتیس پہاڑ اور بائیس انہار واقع ہین۔ مردم اس اقلیم کے
گندم گون ہین۔ اور ہوا اسکی نہایت درجہ کی گرم ہے کیونکہ اقلیم دوم سے متصل ہے لیکن اوسکا آخر مین
جو اقلیم چہارم سے پیوستہ ہے ہوا اوسکی قریب بالاعتدال ہے۔ طول روز اوائل اقلیم مین ۱۴ ساعت
اور وسط مین ۱۴ ۱/۲ ساعت اور آخر مین ۱۴ ۳/۴ ساعت ہے

اقلیم چہارم

اور یہ وسط اقالیم مین واقع ہے
۔ اور اماکن جو اسمین واقع ہین وہ یہ ہین۔ طنجہ منتہای مغرب مین اور افریقیہ اور جزیرہ ناردوس اور
تونس اور غرناطہ اور مالقہ جنوب مین۔ اور اندلس اور انطاکیہ اور طرسوس اور طرابلس شام اور حلب اور حمص
اور حماہ اور مرعش اور ملطیہ اور آمد اور نصیبین اور تدمر اور موصل اور [illegible] اور [illegible] من راے کہ
سامرہ کے نام سے معروف ہے۔ اور دیلم اور الموت اور تفرش اور قم اور قومس اور کاشان اور سمنان
اور استراباد اور جرفادقان اور قزوین۔ اور اسفرائن ایک ولایت ہے خراسان مین نصف ولایت
خراسان کو گھیر لیا ہے۔ اور جرجان اور طوس۔ اور نیشاپور خراسان کا ایک شہر مشہور ہی اور جرجن
اور جنوشان اور ترشیز اور جنابا۔ اور قہستان ایک ولایت ہے کہ طبس اور بیرجند وغیرہ اوسکے
مضافات سے ہین اور تون اور زوزن اور سرخس اور فاریاب اور بسطام اور زابل اور قصر شیرین
اور دینور اور طالقان اور فسا اور کوقان اور قائن اور ختلان اور خشش اور شومان بلاد ترک سے
ہین۔ اور خراسان ایک ولایت وسیع ہے مرو شاہجان اعظم بلاد خراسان ہے۔ اور مشہد
ایک ولایت مختصر ہے۔ اور دشت خاوران مضافات مشہد سے ہے۔ اور غور ایک ولایت ہے
مابین غزنین اور خراسان کے اور بعضون نے اوسکو اقلیم سوم سے شمار کیا ہے اور بلخ اور سمنہ
اور اندخو اور ترمذ۔ اور بدخشان ایک ولایت ہے۔ اور غرجستان ایک ولایت مشہور ہے

اور کردستان اور باد غیس اور توابع فارس اور تو امغان اور شیراز اور قومس اور اصفہان اور عراق
اور مشہد اور طہران - اور دماوند - مشہور ہے کہ تمام جہان کے شہرون مین سے بنا اوسکی قدیم ہے اور
طبرستان اور آمل - اور رستمدار ایک ولایت ہے اور ساوہ اور گیلان اور قزوین اور ابہر اور زنجان اور سمنان
اور طارم - اور اردستان ایک ولایت ہے کہ ا و نسٹھ گانو پر متضمن ہے اور خواف - اور جام مقام معروف ہے
مولانا عبد الرحمن جامی صاحب تصانیف کثیرہ اسی جگہہ کے باشندہ تھے اور تربت اور سبزوار اور توابع
ع تصانیف بیشتر صحیح ۱۲
ہرات کے اور روستان اور زوارہ اور سلطانیہ - اور رَی ایک ولایت ہے اور ہمدان اور نہاوند - اور
آذربیجان ولایت ہے اور تبریز اوسکے بزرگ شہرون سے ہے - خواجہ شمس الدین تبریزی رح یہان ہوئی ہین -
اور بعض دیاربکر اور روم اور اردبیل اور مراغہ اور آرد باد اور خلخال - اور تبت ایک ولایت ہے اور بعض بلاد
ختا اور ختن اور بلاد شمال چین - طول اس اقلیم کا دو ہزار دو سو چھیاسٹھ فرسنگ ہے اور عرض ننانوے ۹۹
فرسنگ ہے اور اسمین چھبیس پہاڑ اور بائیس انہار واقع ہین اور رنگ آدمیون کا درمیان گندم گونی
اور سفیدی کے ہے اور یہ اقلیم چونکہ ساتون اقلیم کے درمیان واقع ہوئی ہے اسلیے اوسکی ہوا قریب
بالاعتدال ہے - اسمین بسبب اعتدال کے آبادی اور توالد اور تناسل سب اقلیمون سے زیادہ ہے - طول
نہار اوائل اقلیم مین ۱۳ ساعت درمیان مین ۱۴ ساعت آخر مین ۱۵ ساعت ہے - **اقلیم پنجم**
اور وہ جانب مشرق سے امتداد پاکر وسط بلاد ترکستان اور ماوراء النہر پر گذرتی ہے - پس جیحون کو قطع کرکر
شمال بلاد خراسان و سجستان اور کرمان اور ہرات اور جنوب آذربیجان اور وسط ارمینیہ اور بلاد روم
اور جزائر یونان پر گذرتی ہے - اور بعدہ جنوب ہیکل الزہرہ اور درمیان بلدان اندلس کے ہوکر بحر اوقیانوس
تک منتہی ہوتی ہے - اماکن اور مواضع جو اسمین موجود ہین یہ ہین ہیکل الزہرہ اور اندلس اور بعض بلاد
روم مثل عموریہ اور قونیہ اور اقصرا اور قیصریہ اور سوس اور ملطیہ اور توقات اور ارزنجان اور شیروان
اور سمیساط اور بروج اور جرجانیہ اور زمخشر - جار اللہ زمخشری نحوی فاضل مشہور معتزلی صاحب تفسیر کشاف
یہانکے رہنے والے ہین - اور بخارا مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک اقلیم پنجم سے ہے اور بعض کے نزدیک
اقلیم چہارم سے ہے - اور ایلاق اور قسطنطنیہ یعنے استنبول کہ تختگاہ روم کی ہے اور یونان اور علیان اور
ارس اور بعض بلاد اندلس مثل اشبونہ کے کہ غرب اندلس مین ہے - مدینہ ولید اور طلیطلہ اور مرسیہ
اور شاطبہ اور طرسوسہ اور لاردہ اور طرکونہ - یہ آٹھون شہر اندلس سے ہین - اور شلونہ آخر اقلیم ہذا
مین خارج اندلس سے ہے اور فرنگ مین داخل ہے اور شماخی اور قبا اور شاسوس اور طرابلس اور تفلیس
اور اران ایک ولایت ہے اور سجستان - اور ارمنیہ اور گرجستان اور بیلقان - اور گنجہ ایک شہر ہے

مولوی نظام الدین گنجوی صاحب مخزن و مطلع وغیرہ کتب فارسیہ اسی شہر کے ہین - اور خوارزم
ایک ولایت ہے اور شمالی بلاد خراسان - ماوراء النہر ایک ولایت ہے کہ حد شرقی اوسکی فرغانہ او
حد غربی اوسکی خوارزم اور حد شمالی اوسکی تاشکند اور حد جنوبی اوسکی بلخ ہے - اور سمرقند معظم
بلاد توران سے ہے - اور کش ایک شہر ماوراء النہر سے ہے اور جنوب سمرقند مین واقع ہے -
اور نسف یعنی نخشب یہ ایک شہر ہے کہ حکیم ابن عطا کہ مقنع کے نام سے مشہور تھا ایک کوئین
سی کہ نواحی اس شہر مین تھا سحر سے ایک چاند باہر نکالتا تھا کہ قریب چار فرسنگ کی روشنی اوسکی
جاتی تھی اور پھر اوسی کنوئین مین غروب ہو جاتا ہکذا قیل و العلم عند اللہ العلیم اور اولش اور تفلیس اور
مرغینان اور اندجان - اور اسفرہ قریب مرغینان کے ایک کوہستان ہے اور اسمین کئی ایک گانو
شامل ہین - اور خجند اور طراز - اور کاشغر ایک ولایت ہے - اور وسط بلاد ترکستان - طول
اس اقلیم کا ایک ہزار سات سو تاسی فرسنگ ہے اور عرض اسکا چوراسی فرسنگ ہے - اور اسمین
تیس پہاڑ اور پندرہ انہار واقع ہین - اور رنگ آدمیون کا سفید ہوتا ہے - طول روز اوائل مین
۱۵ ساعت - اور درمیان مین ۱۶ ساعت اور آخر مین ۱۵ یا ۱۵ ساعت ہے اقلیم ششم ابتدا
اسکا مشرق سے ہوا ہے اور شمال مین دیار یاجوج ماجوج اور بلاد خاقان اور کیماک اور اسفیجاب
کی گذرتی ہے بعدہ بعض بلاد نواحی خوارزم اور حوالی ختلان اور شمال قسطنطنیہ اور ہیکل الزہرہ اور
اندلس پر گذر کر بحر اعظم تک منتہی ہوتی ہے - اور مواضع اور بلاد جو اسمین واقع ہین مذکور ہوتے ہین
صقالیہ اور بیولنہ اوائل اقلیم مین اندلس کے شرقی جانب ہین اور اربونہ مشرق اندلس مین بلاد
فرنگ سے متصل ہے - اور بردال اور بعض بلاد ترکستان مثل جند اور فاراب اور توابع
بلاد روم اور رومیہ اور افرنجہ اور سقسین اور باب الابواب اور ختلان اور سلیبوزین اور بلاد
روس مثل اس کے - اور آلان اور مرقان اور برطاس اور حزر اور بلاد فرنگ اور
اسبیجاب اور فرغار اور جرکس - اور معظم بلاد ترکستان مثل الماغ اور بیش اور شانغ اور
قراقرم - اور ترکستان مجموع بلاد ترک کو کہا جاتا ہے اور حد اوسکی عرض مین جانب شرقی اقلیم
اول سے اقلیم ہفتم تک ہے اور اکثر لوگ بلاد مذکورہ کے صحرا نشین ہین اور قاراب اور
... چگل اور تاتار اور خوز اور کیماک - اور کیماس ایک قوم ترک سے ہے اور تاتار
... ایک قوم ترک سے ہے کہ شرقی اقلیم ہذا مین سکونت کرتے ہین - روس بھی اس اقلیم مین ایک
گروہ ہین - تغزغز ایک قوم بزرگ ہے کہ اصل اونکا ترک ہے اور داڑھی موچھین نہین رکھتے

طول اس اقلیم کا ایک ہزار پانسو گیارہ فرسنگ ہے اور عرض اوسکا اکثر فرسنگ - او سمین لایت مین دس پہاڑ اور چالیس انہار جاری ہین - اور آدمی اس ولایت کی سرخ رنگ ہوتے ہین - طول روز اوائل اقلیم مین ۱۵ ساعت اور درمیان مین ۱۶ ساعت اور آخر مین ۱۶ ساعت ہے -
اقلیم ہفتم ابتدا اسکا بھی جانب مشرق ست ہے پس بلاد یاجوج اور ماجوج پر گذر کر بلاد کیجاس اور آلان اور شمال خلیج پر گذرتی ہے بعدہ جنوب بلاد ترخان پر پہونچتی ہے - اس اقلیم مین عمارت کمتر ہے یہ ولایت بسبب برف اور سردی کے لائق آبادی کے نہین یہان تک کہ گھاس بھی وہان پیدا نہین ہوسکتی اکثر موجودہ اس اقلیم مین یہ ہین جابلقا نہایت مغرب مین ایک شہر مشہور ہے اور بلاد صقالیہ اور صقلاب ایک ولایت ہے کہ اقلیم ششم کی غربی طرف واقع ہے اگرچہ یہ ولایت اقلیم ہفتم مین ہے الا قدری ازان اقلیم ششم مین بھی داخل ہے آدمی وہان کی سرخ رنگ ہوتی ہین اور توابع روس اور توابع فرنگ اور ہرقلہ - اور بلغار ایک شہر معروف ہے وہان اوائل موسم گرما مین ابھی شفق غائب نہین ہوتی کہ سفیدی صبح کی نمودار ہوجاتی ہے کہتے ہین کہ صلوٰۃ خمسہ سے نماز عشا کی وہان نہین ہونے پاتی - اور کوتاہی دن کی اس شہر مین چار ساعت تک پہونچ جاتی ہے اور درازی رات کی بیس ساعت تک ہوجاتی ہے اور پھر برعکس ہوجاتا ہے یعنی بالتدریج دن بڑھتا ہے اور رات گھٹتی ہے پس ہوتے ہوتے رات چار ساعت کی ہوجاتی ہے اور دن بیس ساعت کا ہوجاتا ہے اور بین وسط مین ہر سال مین دو دفعہ مثل دیگر مواضع کے رات اور دن مساوی (یعنے بارہ بارہ ساعت تقریباً) ہوجاتا ہے - اور جنوب مین بلاد ترکستان مثل خلخ اور ترخان اور کیمال اور دیگر ترک صحرانشین کے ہین - اور مابین شمال اور شرق اس اقلیم کے اوس طرف سد سکندر کی ولایت یاجوج اور ماجوج کی واقع ہے - طول اس اقلیم کا ایک ہزار ایک سو تین فرسنگ ہے اور عرض اوسکا ستھ فرسنگ ہے - اور اسمین دس پہاڑ اور چالیس انہار واقع ہین اور رنگ مردمان اس اقلیم کا بھی سرخ ہے مگر مائل بسفیدی اور ہوا اسکی نہایت ہی سرد ہے اور بعد اسکے دریای محیط تک ویرانہ ہے اور سردی اور برف بنہایت ہے - درازی روز کی ابتدا مین ۱۷ ساعت اور درمیان مین ۱۷ ساعت ہے - پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک اقالیم مین اماکن متعددہ ہین اس مختصر مین جو بلاد مشہورہ اور سرحدود ہین صرف وہی ذکر کئے گئے ہین تمام بلاد کی تفصیل دار اسمین گنجایش نہین ہوسکتی مطولات مین مطالعہ کرلین - مخفی نرہے کہ طول معمورہ ربع مسکون کا حکیم بطلیموس کے نزدیک ساحل غربی بحر محیط سے ساحل مشرقی بحر محیط تک ایک سو ستر درجہ ہین

اور عرض ربع مسکون کا اونانوے درجہ ہین اور اکثر حکما کے نزدیک طول معمورۂ ربع مسکون کا جزائر خالدات سے لیکر کہ منتہای جانب مغربی ربع مسکون ہے گنگ وزنگ تک کہ منتہای جانب شرقی طول آبادی ہین ہے ایک سو اسی درجہ ہین اور عرض خط استوا سے کہ منتہای جنوبی آبادی ہین ہے لیکر منتہای آبادی جانب شمال تک چھیاسٹھ ۶۶ درجہ ہین — اور مقدار مسافت ہر درجہ ارضی کا ساڑھے چھیاسٹھ ۶۶ میل اور چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶ گز ہوتا ہی اور مقدار دقیقہ ارضی کا ایک میل اور چار سو چوالیس ۴۴۴ گز مقرر ہے اور تین میل ایک کوس کو کہتے ہین ایک کوس چار ہزار گز کو کہتے ہین فاحفظہ فانہ ینفعک فی النقشۃ الاتیۃ — اب ہم ازدیاد فہم کیلیے ایک نقشہ مفیدہ ذیل مین مندرج کرتے ہین جسمین مشہور اور معروف بلادون کے نام بترتیب حروف تہجی بیان کیے گئے ہین — اور اسمین یہ التزام کیا گیا ہے کہ لاہور مثلاً کس اقلیم سے ہے اور کس ملک مین شمار کیا گیا ہے اور طول بلد کے حساب سے کس درجہ اور دقیقہ پر واقع ہے اور ایسا ہی عرض بلد کی رو سے کس درجہ اور دقیقہ پر موجود ہے تاکہ مبتدیین کم خواندہ کو بسہولت تفصیل بلادون کے بمعہ ملک اور اقلیم وغیرہ امور کے دریافت ہو جاوے — نقشہ ذیل مین مندرج ہوتا ہے —

نقشہ بلاد مشہورہ معروفہ

باب الالف	اٹک	طول ایک سو چھ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ اور چوبیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	اجمیر	طول ایک سو گیارہ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض چھبیس درجہ اور پچاس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک ہند
	اُجین	طول ایک سو بارہ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	عرض بائیس درجہ اور پچپن ۵۵ دقیقہ	اقلیم دوم	مالوہ ملک ہند
	احمدآباد	طول ایک سو آٹھ درجہ	عرض تیئس ۲۳ درجہ	اقلیم دوم	ملک ہند
	اسکندریہ	طول اٹھسٹھ درجہ	عرض تیس ۳۰ درجہ	اقلیم سوم	ملک مصر
	اصطخر	طول اٹھاسی ۸۸ درجہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ	اقلیم سوم	ملک فارس
	اصفہان	طول بیاسی ۸۲ درجہ اور چالیس ۴۰ دقیقہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ اور پچاس دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک ایران
	آگرہ	طول ایک سو بارہ ۱۱۲ درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	عرض ستائیس ۲۷ درجہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	الہ آباد	طول ایک سو سولہ ۱۱۶ درجہ اور پچپن دقیقہ	عرض چھبیس ۲۶ درجہ اور باون ۵۲ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	امروہہ	طول ایک سو چودہ ۱۱۴ درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	عرض اٹھائیس ۲۸ درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	انطاکیہ	طول اکہتر ۷۱ درجہ اور چھبیس ۲۶ دقیقہ	عرض پینتیس ۳۵ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	اورنگ آباد	طول ایک سو گیارہ ۱۱۱ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	عرض انیس ۱۹ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم دوم	ملک ہند

اودہ	طول ایک سو سولہ ۱۱۶ درجہ اور پچپن ۵۵ دقیقہ	عرض تئیس ۲۳ درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
باب الابواب	طول چھیاسٹھ درجہ	عرض تینتالیس درجہ	اقلیم پنجم	ملک آرمینیہ
بابل	طول اسی درجہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ	آخر اقلیم سوم	ملک عراق عرب
پانی پت	طول ایک سو تیرہ ۱۱۳ درجہ اور بائیس ۲۲ دقیقہ	عرض اٹھائیس ۲۸ درجہ اور پندرہ ۱۵ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
پٹنہ	طول ایک سو انیس ۱۱۹ درجہ اور بارہ دقیقہ	عرض چھبیس ۲۶ درجہ اور چالیس ۴۰ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
بخارا	طول ستانوے ۹۷ درجہ	عرض تیس ۳۰ درجہ	اقلیم چہارم	ملک توران
بدخشان	طول چوراسی ۸۴ درجہ اور چوبیس ۲۴ دقیقہ	عرض چونتیس ۳۴ درجہ اور تئیس ۲۳ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک توران
بدایون	طول ایک سو چودہ ۱۱۴ درجہ	عرض ستائیس ۲۷ درجہ اور بیس ۲۰ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
برہانپور	طول ایک سو آٹھ ۱۰۸ درجہ	عرض بائیس ۲۲ درجہ	اقلیم دوم	ملک ہند دکن
بسطام	طول ایک سو نو ۱۰۹ درجہ اور پینتیس ۳۵ دقیقہ	عرض پینتیس ۳۵ درجہ اور دس ۱۰ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک ایران
بست	طول ایک سو ۱۰۰ درجہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ	اقلیم چہارم	ملک ایران
بصرہ	طول چوراسی درجہ	عرض تیس ۳۰ درجہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
بعلبک	طول ستر درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	عرض پینتیس ۳۵ درجہ اور پندرہ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک شام
بغداد	طول اسی درجہ	عرض اڑتیس ۳۸ درجہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
بلخ	طول ستاسی درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض چھتیس ۳۶ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک خراسان
بنارس	طول ایک سو سترہ ۱۱۷ درجہ	عرض چھبیس ۲۶ درجہ	اقلیم دوم	ملک ہند
بھوپال	طول ایک سو گیارہ ۱۱۱ درجہ	عرض تئیس ۲۳ درجہ	اقلیم دوم	ملک ہند دکن
بیجاپور	طول ایک سو پانچ ۱۰۵ درجہ اور تئیس ۲۳ دقیقہ	عرض سترہ ۱۷ درجہ اور بائیس ۲۲ دقیقہ	اقلیم دوم	ایضاً
بیت المقدس	طول چھیاسٹھ ۶۶ درجہ	عرض اکتیس ۳۱ درجہ	اقلیم سوم	ملک شام
پشاور	طول ایک سو ۱۰۰ درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض اکتیس ۳۱ درجہ	اقلیم سوم	ملک ہند
تبریز	طول بیاسی ۸۲ درجہ	عرض چونتیس ۳۴ درجہ	اقلیم چہارم	ملک ایران
تبوک	طول تریسٹھ ۶۳ درجہ	عرض تیس ۳۰ درجہ	اقلیم دوم	ملک عرب
تبت	طول ایک سو دس ۱۱۰ درجہ	عرض چالیس ۴۰ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک ہند
تلمسان	طول چوبیس ۲۴ درجہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ	اقلیم سوم	ملک مغرب
تھانیسر	طول ایک سو بارہ ۱۱۲ درجہ اور تینتیس ۳۳ دقیقہ	عرض انتیس ۲۹ درجہ	اقلیم سوم	ملک ہند

	ٹھٹھہ	طول بیاسی درجہ اور تینتیس دقیقہ	عرض چوبیس درجہ اور [illegible] دقیقہ	اقلیم دوم	ملک ہند
باب الجیم	جدّہ	طول ستہتر درجہ	عرض اکیس درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم دوم	ملک عرب
	جرجان	طول نوے درجہ	عرض سینتیس درجہ	اقلیم چہارم	ملک ایران
	جلال آباد	طول ایک سو پانچ درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض چونتیس درجہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	جگکوٹ	طول ایک سو سترہ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض دو درجہ	اقلیم اول	ملک جزائر ہند
	جند	طول نوے درجہ اور دس دقیقہ	عرض تینتالیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم پنجم	ملک ترکستان
	جنوہ	طول اکتالیس درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض اکتالیس درجہ اور بائیس دقیقہ	ایضاً	ملک ایضاً
	جونپور	طول ایک سو سولہ درجہ اور چھ دقیقہ	عرض چھبیس درجہ اور گیارہ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
باب الحاء	حجر	طول بہتر درجہ	عرض تئیس درجہ	اقلیم دوم	ملک عرب
	حلب	طول بہتر درجہ اور تینتیس دقیقہ	عرض چونتیس درجہ اور پندرہ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	حلہ	طول اوناسی درجہ	عرض اکتیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
	حمص	طول پچہتر درجہ	عرض پینتیس درجہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	حیدرآباد	طول ایک سو چودہ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض اٹھارہ درجہ اور بائیس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک دکن ہند
باب الخاء	خانقو	طول ایک سو ساٹھ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض چودہ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم اول	ملک چین
	خانجو	طول ایک سو اٹھسٹھ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض چودہ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم اول	ملک چین
	ختن	طول ایک سو چھ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض بیالیس درجہ	اقلیم پنجم	ملک ترکستان
	خجند	طول ایک سو درجہ اور پینتیس دقیقہ	عرض اکتالیس درجہ اور پچپن دقیقہ	ایضاً	ایضاً
	خوارزم	طول چورانوے درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض بیالیس درجہ اور پینتالیس دقیقہ	اقلیم پنجم	ملک ایران
باب الدال	دمیاط	طول تریسٹھ درجہ	عرض اکتیس درجہ	اقلیم سوم	ملک مصر
	دمشق	طول ستر درجہ	عرض تینتیس درجہ	ایضاً	ملک شام
	دولت آباد	طول ایک سو گیارہ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض بائیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک ہند دکن
	دہلی	طول ایک سو بارہ درجہ اور اٹھارہ دقیقہ	عرض اٹھائیس درجہ اور گیارہ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	ڈھاکہ	طول ایک سو بائیس درجہ اور گیارہ دقیقہ	عرض تئیس درجہ اور انتیس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک بنگالہ
	ڈابار	طول چھتر درجہ	عرض تیرہ درجہ اور تینتیس دقیقہ	اقلیم اول	ملک یمن
	رامپور	طول ایک سو چودہ درجہ اور چھتیس دقیقہ	عرض اٹھائیس درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند

الراء مع الجيم	راجمحال	طول ایک سو اکیس ۱۲۱ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض پچیس ۲۵ درجہ اور پچپن ۵۵ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک بنگالہ
	رملہ	طول چھیاسٹھ ۶۶ درجہ اور پندرہ دقیقہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ اور دس دقیقہ	ایضاً	ملک فلسطین شام
الزاء مع الباء	زبید	طول چوہتر ۷۴ درجہ اور بائیس دقیقہ	عرض گیارہ ۱۱ درجہ اور چونتیس ۳۴ دقیقہ	اقلیم اول	ملک یمن
السين مع الالف	سرونج	طول ایک سو چودہ ۱۱۴ درجہ اور بیالیس ۴۲ دقیقہ	عرض چوبیس ۲۴ درجہ اور اڑتالیس ۴۸ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	سری نگر	طول ایک سو بارہ ۱۱۲ درجہ اور باون ۵۲ دقیقہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ اور بیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	سراندیپ	طول ایک سو تیس ۱۳۰ درجہ اور پانچ دقیقہ	عرض دو ۲ درجہ اور پانچ ۵ دقیقہ	اقلیم اول	جزیرہ ہند
	سر من رأی	طول اوناسی ۷۹ درجہ	عرض اکتیس ۳۱ درجہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
	سنبھل	طول ایک سو چودہ ۱۱۴ درجہ اور چھبیس ۲۶ دقیقہ	عرض اٹھائیس ۲۸ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	سومنات	طول ایک سو سات درجہ	عرض بائیس ۲۲ درجہ	اقلیم دوم	ملک دکن
	سمرقند	طول ننانوے ۹۹ درجہ	عرض چالیس ۴۰ درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم پنجم	ملک توران
	سوس	طول پینتالیس ۴۵ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	عرض بائیس ۲۲ درجہ	اقلیم دوم	ملک مغرب
	سہرند	طول ایک سو گیارہ ۱۱۱ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	عرض انتیس ۲۹ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	سیالکوٹ	طول ایک سو آٹھ ۱۰۸ درجہ اور پینتیس ۳۵ دقیقہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ اور چار دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	سیوط	طول اکسٹھ ۶۱ درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	عرض ستائیس ۲۷ درجہ اور دس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک مصر
الشين مع الياء	شیراز	طول اٹھاسی ۸۸ درجہ	عرض انتیس ۲۹ درجہ	اقلیم سوم	ملک فارس ایران
الصاد مع النون	صنعا	طول ستتر ۷۷ درجہ اور چودہ دقیقہ	عرض چودہ ۱۴ درجہ اور بیس دقیقہ	اقلیم اول	ملک یمن
الطاء مع الالف	طائف	طول چھہتر ۷۶ درجہ اور بائیس دقیقہ	عرض اکیس ۲۱ درجہ اور اٹھارہ ۱۸ دقیقہ	اقلیم دوم	ملک عرب
	طرطوس	طول اکہتر درجہ اور پندرہ ۱۵ دقیقہ	عرض چونتیس ۳۴ درجہ اور دس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک شام
	طرابلس شام	طول انہتر ۶۹ درجہ	عرض اڑتیس ۳۸ درجہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	طرابلس مغرب	طول چالیس ۴۰ درجہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک مغرب
	طنجہ	طول اٹھارہ ۱۸ درجہ	عرض پینتیس ۳۵ درجہ	اقلیم چہارم	ملک مغرب
	طوس مشہد	طول بانوے ۹۲ درجہ	عرض سینتیس ۳۷ درجہ	اقلیم چہارم	ملک ایران خراسان
العين مع الدال	عدن	طول پچہتر درجہ	عرض دس درجہ	اقلیم اول	ملک یمن
	عسقلان	طول چھیاسٹھ ۶۶ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ	اقلیم سوم	ملک شام
الغين مع الزاء	غزنہ	طول ایک سو پانچ ۱۰۵ درجہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ	اقلیم سوم	ملک زابلستان

اسمائے فا	فاریاب	طول ننانوے درجہ اور پینتیس دقیقہ	عرض چھتیس درجہ اور پینتالیس دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک خراسان
	فید	اٹھتر درجہ	عرض چھبیس درجہ	اقلیم دوم	ملک عرب
اسمائے قاف	قبرس	طول چھیاسٹھ درجہ اور پندرہ دقیقہ	عرض چھتیس درجہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	قطیف	طول چوہتر درجہ	عرض پچیس درجہ	اقلیم دوم	ملک عرب
	قلزم	طول چونسٹھ درجہ	عرض تینتیس درجہ اور نو دقیقہ	اقلیم سوم	ملک مصر
	قنوج	طول ایک سو پندرہ درجہ اور پندرہ دقیقہ	عرض چھبیس درجہ اور انسٹھ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	قندہار	طول ایک سو چھ درجہ	عرض اٹھائیس درجہ اور پانچ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک سندھ
	قیروان	طول اکتالیس درجہ	عرض اکتیس درجہ	اقلیم سوم	ملک مغرب
اسمائے کاف	کابل	طول ایک سو پانچ درجہ اور گیارہ دقیقہ	عرض اکتیس درجہ اور بیس دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک ہند
	کانگڑہ	طول ایک سو دس درجہ اور پینتیس دقیقہ	عرض تیس درجہ اور پچاس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک پنجاب
	کالپی	طول ایک سو پندرہ درجہ	عرض چھبیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	گجرات	طول ایک سو آٹھ درجہ اور اٹھائیس دقیقہ	عرض بتیس درجہ	اقلیم دوم	ملک ہند
	کیرانہ	طول ایک سو تیرہ درجہ	عرض اٹھائیس درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	کشمیر	طول ایک سو سات درجہ اور آٹھ دقیقہ	عرض تینتیس درجہ	اقلیم چہارم	ملک ہند
	کوفہ	طول اوناسی درجہ	عرض اکتیس درجہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
	گوالیر	طول ایک سو چار درجہ	عرض تیس درجہ اور چھبیس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک ہند
اسمائے لام	لاہور	طول ایک سو نو درجہ اور بائیس دقیقہ	عرض اکتیس درجہ اور پچاس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک پنجاب
	لکھنؤ	طول ایک سو سولہ درجہ اور تیرہ دقیقہ	عرض چھبیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
	لودھیانہ	طول ایک سو دس درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض انتیس درجہ اور دس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
اسمائے میم	مدینہ	طول پچھتر درجہ اور بائیس دقیقہ	عرض پچیس درجہ اور آٹھ دقیقہ	اقلیم دوم	ملک عرب
	مدائن	طول اسی درجہ	عرض تینتیس درجہ	اقلیم سوم	ملک عراق عرب
	مدین	طول سڑسٹھ درجہ	عرض اٹھائیس درجہ	اقلیم سوم	ملک عرب
	مرعش	طول اکہتر درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض چھتیس درجہ	اقلیم چہارم	ملک شام
	مرو	طول ستانوے درجہ اور چالیس دقیقہ	عرض سینتیس درجہ اور تیس دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک خراسان
	مصر	طول تریسٹھ درجہ	عرض تیس درجہ	اقلیم سوم	ملک مصر

مکہ	طول ستہتر درجہ اور دس دقیقہ	عرض اکیس درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم دوم	ملک عرب
منگیر	طول ایک سو بیس درجہ او گیارہ دقیقہ	عرض چھبیس درجہ اور چھ دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
موصل	طول ستہتر درجہ	عرض چھتیس ۳۶ درجہ اور تینتیس ۳۳ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک عراق عرب
شہروان	طول ونانوے ۹۹ درجہ اور پینتالیس ۴۵ دقیقہ	عرض بتیس ۳۲ درجہ	اقلیم سوم	ایضاً
واسط	طول بیاسی درجہ	عرض تینتیس ۳۳ درجہ	اقلیم سوم	ایضاً
ہرات	طول چورانوے ۹۴ درجہ اور بائیس دقیقہ	عرض چونتیس ۳۴ درجہ اور تیس ۳۰ دقیقہ	اقلیم چہارم	ملک خراسان
ہردوار	طول ایک سو تیرہ ۱۱۳ درجہ	عرض انتیس ۲۹ درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
ہمدان	طول ایک سو تیرہ ۱۱۳ درجہ	عرض انتیس ۲۹ درجہ اور چالیس دقیقہ	اقلیم سوم	ملک ہند
یمامہ	طول اٹھہتر ۷۸ درجہ	عرض اکیس درجہ	اقلیم دوم	ملک عرب

فائدہ جلیلہ حکماء نے اس باب مین اختلاف کیا ہے کہ اقالیم سبعہ سے کونسے اقلیم بنا بر اوضاع علویا کے مع قطع النظر عن الاسباب الارضیۃ من الجبال والبحار وسائر ماله دخل فی تبرید الہوا سے وتسخینہ اعدل ہے۔ شیخ بوعلی بن سینا اور اکثر حکماء متقدمین کا یہ قول ہے کہ خط استوا بہ نسبت تمام بقاع موجودہ ربع مسکون کے زیادہ معتدل ہے اور مختار قرشی اور اکثر متاخرین کا بھی یہی ہے ولہذا قال واعدل اصنافہم سکان خط الاستوا اور بعض قدما کا یہ مذہب ہے کہ اقلیم رابع جو کہ وسط اقالیم مین واقع ہے۔ بحکم خیر الامور اوسطہا اعدل البقاع ہے اور خط استوا نہایت درجہ کا گرم ہے اسی لیے خط استوا سے دس درجہ تک جانب شمال مین آبادی نہین کما مر۔ امام رازی علیہ الرحمہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔ اور فریقین مین سے ہر ایک اثبات مدعی کے لیے دلایل پیش کرتا ہے جو کہ مطولات مین مذکور ہین۔ من شاء فلیطالع ثمہ لا یتحملہا ہذا المختصر انتباہ مخفی نہ ہو کہ جسقدر بابت زمین کی صدر مین مذکور ہوا مثلاً یہ کہ تمام روی زمین پر صرف ربع مسکون مین ہفت اقلیم کی آبادی ہے اور ہر ایک اقلیم مین ولایتین اور بلاد اور جزایر مشہورہ ہین اور اونکے لیے اسامی مخصوصہ اور تعلقات مشخصہ ہین جیسے یہ کہ مثلاً فلان شہر فلان ولایت سے متعلق ہے اور ہر ایک اقلیم مین اسقدر انہار اور پہاڑ ہین اور فقط ایک ربع شمالی بلا تعیین آباد اور دونون ربع جنوبی اور ایک ربع شمالی پانی مین غرق ہے۔ وعلی ہذا القیاس دیگر مسائل متذکرہ بالا۔ موافق راے متقدمین حکماء یونان کے ہے۔ ورنہ جغرافیون مروجہ حال کے رو سے تو اور ہی باتین دریافت ہوتی ہین۔ جیسے کہ یہ دونون ربع شمالی

اور دونون ربع جنوبی مین اندنون آبادی ہے وہان کثرت آبادی کی ربع مسکون پر اگر کہی جاوے تو کچھ
مضایقہ نہین م اور زمان حال مین ہفت اقلیم کے طور پر بحث نہین کیجاتی بلکہ اسوقت آیشیا یورپ افریقہ
امریکہ آسٹریلیا کو کہ پانچون حصہ کلان خشکی کے ہین اور ہر ایک انمین سے کئی ایک ملکون پر شامل ہے اور
ہر ایک ملک کئی بلاد پر حاوی ہے مثل اقالیم خمسہ کے قرار دے رکھا ہے اور انہین پانچون حصون کے طور پر بحث
کیجاتی ہے مثلاً کہتے ہین کہ فلان ملک اور فلان شہر ایشیا مین ہے - اور فلان جزیرہ اور دریا یورپ مین
وعلیٰ ہذا القیاس افریقہ اور امریکہ اور آسٹریلیا ہے - اور تعلقات مخصوصہ اور اسامی مقررہ بلاد مین بہ
اندنون کسیقدر تغیر اور تبدیل ہو گیا ہے اور روز بروز ہوتا جاتا ہے - اور نیز بلاد اور جزائر اور دریا اور
پہاڑ وغیرہ بہ نسبت سابق اب زیادہ معلوم ہوتی جاتی ہین - اور کئی ایک شہر جو اندنون مین آباد تھے ویران
پڑے ہین فقط اونکا نام ہی زبان زد ہے اور علیٰ ہذا القیاس کئی ایک بلاد جو اندنون مین موجود نہ تھے
آج معمور اور آباد ہین اور اسامی مختلفہ سے پکارے جاتے ہین بلکہ آج کل بہ نسبت سابق آبادی مین ترقی
اور دن بدن ہوتی جاتی ہے کئی ایک جزیرہ جو اندنون مین غیر آباد تھے اب آباد ہین سوا اسکی اور کئی ایک
امور جنکی علم جغرافیہ مین زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے جغرافیون مروجہ حال سے ہم دریافت کر دیتے
- غرض جغرافیہ مروجہ زمانہ حال بہ نسبت جغرافیون مروجہ زمانہ سابق کے ہمارے لیے بہت مفید ہین -
شاید زمانہ سابق مین وہی مفید ہونگے کیونکہ زمانہ سلف مین اس سے عمدہ اور بہتر دستیاب ہوتے تھے
بلکہ اسی قدر حکما اور سابقین نے بڑی دقت اور نہایت تلاش سے دریافت کیا تھا شکر اللہ سعیہم
اب ہم اپنے مقصود اصلی کیطرف (جو بیان تغیرات ہوا کا اسباب ارضی سے ہے) توجہ کرتے ہین -
واضح ہو کہ اسباب ارضیہ موجب اختلاف مساکن کے سرزد ہوتے ہین اور وہ کئی قسم پر ہین -
یا عرض بلد کے جہت سے ہونگے - یا بسبب قرب بحار کے سرزد ہونگے - یا مجاورت جبال کی رو سے نمودار
ہونگے یا بسبب نواحی اور ریاح کو ظاہر ہونگے یا بسبب وضع بلد کے یا بسبب تنوع تراب کی ثابت ہونگے
بجملہ چھہ قسم ہوئی - پس سبب اول اختلاف مساکن کا عرض بلد ہے - مراد اوس سے مقدار بعد کا
بحسب قلت اور کثرت کے خط استوا سے ہے جو کہ نہایت اعتدال پر ہے جیسا بیان ہوا ہے - پس جو
مکان اور شہر خط استوا سے اسقدر دور ہو کہ عرض اوسکا میل کلی کے مساوی یا اقل ہو تو موسم گرما مین
بشرط عدم موانع کے بسبب دوام مسامتت آفتاب اور طول روز کے گرم تر ہوگا - اور جو جگہہ
اور مواضع میل کلی سے زیادہ دور ہونگے وہ سرد تر ہونگے اور جسقدر بعد زیادہ تر ہوتا جاویگا اوسی قدر
سردی بھی بڑھتی جاویگی کیونکہ بعد مسامتت آفتاب کا اسمین اکثر ہوگا - پس جسقدر عرض جسکا

درجہ تک پہونچ جاوے تب تک سردی بھی زیادہ ہوتی جائیگی اور بعد اسکے اسقدر زیادہ سردی ہوگی
کہ طاقت انسانی سے خارج ہوگی بلکہ وہان مقام بھی مشکل ہوگا اسی سبب سے وہان آبادی موجود نہین ۔
اور تمام اقلیم اول اور اوائل اقلیم ثانی اعتدال مزاج مین خط استوا کے قریب ہین اور اکثر اقلیم ثانی مفرط
الحرارۃ ہے کیونکہ آفتاب ہمیشہ اونکے سرپر یا قریب اوسکے رہتا ہے اسلیے کہ اکثر اقلیم ثانی کا عرض قریب
میل کلی ہے پس عرض وسط اقلیم ہذا کا چوبیس درجہ اور نصف اور سدس درجہ کا ہے اور یہ میل
کلی سے قدرے زیادہ ہے اور قبل وسط کی عرض اقلیم ہذا کا قریب میل کلی کے یا مساوی اوسکے ہے
اور اکثر اقلیم ثالث کا بھی مفرط الحرارۃ ہے کیونکہ وہ میل کلی کے قریب ہے ۔ لیکن آخر اوسکا جو کہ اقلیم رابع
سے متصل ہے قریب بالاعتدال ہے ۔ اور اول اقلیم خامس کا رابع سے اعتدال مین قریب ہے اور آخر
اوسکا اقلیم سادس سے ملحق ہے ۔ اور اقلیم سادس اور سابع مفرط البرودۃ ہین کیونکہ آفتاب اونکے سرونسے
ہمیشہ دور رہتا ہے پس جیسے دوام مسامت آفتاب کی یا قرب اوسکا موجب حرارت شدیدہ کا ہے اور بعد
اوسکا موجب برودت مفرط کا ہے اسلیے اقلیم رابع قریب بالاعتدال ہے لکونہ وسطا بین الحرارۃ والبرودۃ
المفرطۃ وما یکون متوسطا بین الحرارۃ والبرودۃ المفرطۃ یکون قریبا بالاعتدال لامحالۃ ۔ ولعدم مسامتۃ
الشمس و عدم دوام قرب المسامتۃ لہم و عدم دوام بعد الشمس عنہم ۔ اور سبب دوم مجاورت بحار ہے جاننا چاہیے کہ مجاورت
بحار مرطب الہوا ہے خواہ دریا کسی طرف سے ہو ۔ پس بلد بحری جو کہ وسط بحر یا اوسکے ساحل پر واقع ہو رطب الہوا
اور برودت اور حرارت مین معتدل ہے اسلیے کہ ہوا اوسکی بسبب غلظت اور کثرت رطوبت کی موثر سے
زیادہ منفعل نہین ہوتی ۔ اور عدم انفعال ہوا سے یہ مراد ہے کہ موسم سرما مین سردی سے زیادہ سرد نہین ہوتی
اور موسم گرما مین سخن سے زیادہ گرم نہین ہوتی ۔ اور اگر دریا شہر کے شمال مین ہو تبرید کرتا ہے اور اگر جنوب
مین ہو تسخین کرتا ہے اور اگر مشرقی ہو ترطیب فقط اور اگر مغربی ہو تو تغلیظ کرتا ہے ۔ اور سبب ثالث
مجاورت جبال ہے ۔ پس ہم کہتے ہین کہ جبل شمالی مسخن بلد ہے کیونکہ وہ ریاح شمالیہ کو جنکے مزاج بارد یابس ہے
بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاح جنوبیہ کو جنکے مزاج حار رطب ہے بلد پر روکتا ہے ۔ اور علاوہ برآن
جبل شمالی بسبب تقابل چشمۂ آفتاب کی زیادہ گرم ہو جائیگا پس شعاع انعکاسی اوسکی موجب زیادتی
حرارت بلد ہوگی ۔ بخلاف جبل جنوبی کے کہ اوسکا آفتاب سے تقابل نہین اسلیے شعاع اوسکی بلد پر
منعکس نہوگی اور بلد گرم نہوگا ۔ اور جبل جنوبی جبل شمالی کے برعکس ہے یعنی چونکہ وہ ریاح جنوبیہ کو
جنکے مزاج حار رطب ہے بلد پر چلنے سے منع کرتا ہے اور ریاح شمالیہ جنکے مزاج سرد خشک ہے بلد پر روکتا ہے
اور علاوہ برین عکس شعاع آفتاب کا بلد پر نہین ہوتا (جیسا بیان کیا گیا ہے) اسلیے وہ مبرد بلد ہے

اور جبل مغربی جبل مشرقی سے افضل ہے۔ اسکے دو باعث ہین اول یہ کہ جبل مشرقی آفتاب کو
ایک بڑی مدت تک دن یعنی مدت طلوع آفتاب تک سے ڈھانپتا ہے پس اہل بلد برودت شدیدہ سے طرف آثار
قویہ کی دفعۃً منتقل ہوتی ہین لیس یکبارگی حرارت قوی وہان واقع ہوتی ہے اور حرارت قویہ کا آنا باعث
اذیت طبیعت کا ہے بخلاف جبل مغربی کے کہ اوسجگہہ حرارت قویہ سے برودت شدیدہ کیطرف انتقال
نہین ہوتا اسلیے کہ سردی اول غروب آفتاب مین قوی نہین ہوتی۔ دوم یہ کہ وہ ریاح مشرقیہ کو کہ
مغربیہ سے افضل ہے بلد پر چلنے سے روکتا ہے اگرچہ دونون ہوائین قریب بالاعتدال ہین وجہ فضیلت
کی یہ ہے کہ ریاح مشرقیہ اول روز مین مصاحب حرکت شمس کی چلتی ہے اور یہ وقت عروج آفتاب ہے
اور ریاح مغربیہ مضاد حرکت آفتاب کے بہتی ہے اور یہ وقت غروب آفتاب ہے پس انسے
صاف ظاہر ہے کہ عروج آفتاب مین تلطیف اور تعدیل اور تحلیل فضول کی حرکت شمس سے ریاح شرقیہ
کو بنسبت ریاح مغربیہ کے زائد ہوگی اور یہی باعث جودت اور فضیلت ریح مذکورہ کا ہے لیکن
چلنا ریاح مشرقیہ کا اول نہار مین اور مغربیہ کا آخر مین اکثری ہے کلی نہین۔ علاوہ یہ کہ ریاح مغربیہ
بسبب قلت تحلیل فضول کے برودت کیطرف مائل ہوگی اور ریاح مشرقیہ بسبب کثرت تحلیل فضول
کے یبوست کیطرف مائل ہونگے۔ پس گویا ریاح مشرقیہ ریاح شمالیہ سے مشابہ ہوئین اور ریاح مغربیہ
ریاح جنوبیہ سے مماثل ٹھیرین اور ابھی گذر چکا ہے کہ ریاح شمالیہ جنوبیہ سے افضل ہین۔ اور
جنسب چہارم نواحی اور ریاح ہین اور نواحی جمع ناحیہ کی بمعنی طرف ہے اور ریاح جمع ریح ہے اور ریح
ہوائے متحرک کو کہتے ہین۔ پس ناحیہ جنوب اور ناحیہ اوسکا گرم تر ہے۔ وجہ گرمی کی یہ ہے کہ یا تو اوسکا
یا خط استوا سے نزدیک ہوگا یا قطب جنوبی زمین سے۔ پس اگر خط استوا سے ہے لامحالہ گرم
بالذات ہوگی بحرارۃ الملتہب اور اگر قطب جنوبی سے ہوگا تو بلا شک بارد بالذات ہوگی۔ لیکن بسبب اسکے
کہ ہوائے مذکورہ خط استوا سے گذر کر ہم تک پہونچی ہے حرارت عارضی حاصل کرتی ہے۔ اور دلیل رطوبت
کی یہ ہے کہ اسطرف پانی جاری بہت ہے اور منفذ انطوبت قویہ ہے پس اسلیے ہواۓ مین بخار زیادہ آمیز
ہو جائیگا اور بیشتر یا دریاے وہ ہے دخانی گرم جیسے۔ اور ناحیہ شمال اور ناحیہ اوسکا سرد خشک ہے
علت سردی کی یہ ہے کہ وہ پہاڑون اور شہرون مشرکیہ ... پر چلتی ہے پس جس شہر اور پہاڑ
پر یہ ہوا چلے گی اوسکی کیفیت سے متکیف ہوگی۔ اور وجہ خشکی یہ ہے کہ بسبب قلت حرارت مائیہ کے
ابخرہ مائیہ بنسبت اوسمین کثیر نہین ہوگی کیونکہ تصعید حرارت کے لیے حرارت قویہ درکار ہے۔ اور علاوہ
یہ ہے کہ ناحیہ شمال مین پانی جاری کمتر ہین بلکہ بسبب غلبہ برودت کی تمام برف جمی ہوئی ہے اور تصعید

نجارکے لیے سیاہان ما دہ لازم ہے ۔ بالجملہ باد جنوبی مرخی اور مضعف ابدان اور موجب ثوران اخلاط اور انفتاح مسام ہے اور مکدر حواس اور محدث کسل اور ثقل اور صداع او رحمیات بھی ہے آور باد شمالی مصلب ابدان اور مصفی حواس اور مقوی دماغ اور محسن لون ہے اور نیز مقوی قوت ہاضمہ اور اشتہاہے اور ہوای فاسد کو اصلاح کرتی ہے الا اعصاب اور اعضاء عصبانی کے لیے مضر ہے ۔ آور باد جنوب مثل پانی گرم کی ہے اور باد شمال مثل پانی سرد کے ۔ اور باد صبا یعنی مشرقی اور باد دبور یعنی مغربی اونکا حیہ انکا قریب بالاعتدال ہے لیکن معتدل باد شرقی لطافت اور حفظ صحت اور تقویت بدن اور تعدیل مزاج مین باد مغربی سے افضل ہے ۔ آور وجہ فضیلت کی ابھی بیان ہوچکی ہے ۔ اور علت اعتدال کی یہ ہے کہ چونکہ مہب انکا مابین ناحیہ شمال اور جنوب کے ہے اسلیے طبع اونکی بھی انکی بین بین ہوگی نہ صرف طبع جنوبی اور نہ فقط شمالی ہوگی و ہذا ہو الاعتدال ۔ بہتر باد شرقی وہ ہے کہ اول روز چلے ۔ اور بہتر باد مغربی وہ ہے کہ آخر روز چلے تنبیہ جاننا چاہیے کہ مہب ریاح کی بجہت جہات اربعہ یعنی مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کی چار ہین چنانچہ بیان ہوچکا ہے اور یہی مشہور ہے لیکن شیخ نے لکھا ہے کہ عند التحقیق وہ بارہ ہین تفصیل اونکی یہ ہے کہ دائرہ افق جو کہ آسمان کو مرئی اور غیر مرئی مین فرق کرتا ہے بارہ حصون پر تقسیم کیا گیا ہے تین حصے اونمین مشرقیہ ہین آور تین مغربیہ اور تین شمالیہ اور تین جنوبیہ ۔ اور ہر ایک مین ایک وسط اور دو اطراف ہین ۔ انکی اوساط جہات اربعہ یعنی مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کے نام سے مشہور ہین اور فی الحقیقہ جہات اربعہ اوساط ہی ہین اطراف کو مجازاً اونکے نام سے موسوم کیا گیا ہے والتفصیل فی المطولات ۔ اور سبب پنجم اختلاف مساکن کا وضع بلد ہے پس بلد عالی بہ نسبت بلد پست کے سرد تر اور صحیح تر ہے آور لوگ وہا نکے قوی تر اور دلاور اور معمر ہونگے اور موضع مستوی موضع مرتفع سے صحیح تر اور انسب ہے ۔ لان الہواء فیہ ساکن و ہبوب الریاح فیہ اقل کچھ بہتر یہ اوضاع بلد کا یہ ہے کہ بلندی اور پستی مین معتدل ہو آور چونکہ بہ نسبت جنوب اور مغرب کی عمدہ ہوا شمال اور مشرق کی ہے اسلیے اگر ایسا ہونا چاہیے اسمین مہب شمال اور مشرق کشادہ ہو اور مہب جنوب اور مغرب بستہ ہو ۔ آور سبب ششم اختلاف مساکن کا تنوع تراب ہے کیونکہ مٹی بلد کی اوسکی ہوا اور پانی بلکہ نباتات اور حیوانات کے مزاج کو بدل دیتی ہے ۔ پس زمین کبریتی مجفف آور مسخن اور مصدع ہے اور زمین ریگستان اور شورہ زار کبریتی کے قریب ہے آور زمین تر یعنی آب خیز کہ پانی اوسکا جاری نہو بلکہ گڑھون اور ڈبرون مین جمع ہو ۔ مرطب آور معفن ہے ۔ اور زمین جبلی بدن کو سخت کرتی ہے آور نیز اوسکو قوت دیتی ہے ۔ آور زمین سنگی زیادہ خشک ہے آور زمین خاکی بہ نسبت زمین سنگلین کے

زیادہ تر صحیح اور سالم ہے آور ہوای بارد بدن کو سخت کرتی اور اوسکو قوت دیتی ہے اور ہضم کو جید اور
رنگ کو خوب اور عمدہ کرتی ہے لیکن اوس سے زکام آور نزلہ آور صرع آور فالج آور رعشہ وغیرہ امراض
مرطوبی پیدا ہوتے ہین ۔ آور ہوای حار مرخی آور مضعف آور مشتہی الہضم ہے آور نیز مثقل دماغ اور
مکدر حواس آور مولد خناق اور حمیات آور رمد وغیرہ ہے ۔ **فصل چہارم تغیرات غیر طبعی مضاد**
کے بیان مین ۔ یعنی وہ تغیرات ہوا کے کہ باوصف غیر طبعی ہونیکی مجری طبعی کے مضاد بھی ہین ۔
محقق نہ ہے کہ تغیرات غیر طبعی مضادہ طبیعت مثل وبا کے ہین ۔ آور وہ تعفن اور فساد ہے کہ ہوا مین
عارض ہوتا ہے آور ہوا بسبب عفونت کے اپنی مقتضاے طبعی اور کیفیت اصلی سے خارج ہوکر فاسد
اور متغیر ہو جاتی ہے کذا قال الجرجانی والایلاقی ۔ آور فساد ہوا کا دو قسم پر ہے آول یہ کہ فساد
اور عفونت طبیعت اور جواہر ہوا مین اسباب ارضی یا اسباب سماوی یا دونون سے جو ابھی مذکور ہوتی ہین
حاصل ہو ۔ دوم یہ کہ فساد مہلک کیفیت حرارت اور برودت ہوا مین ظاہر ہو ۔ اسکی دو قسم ہین ایک یہ
کہ فساد ہوا مخالف مزاج فصل کے ہوگا جیسے زمہریر یعنی شدت اور تیزی سردی کی کہ کسی باعث سے
اسباب سماوی سے مثل کسوف تام کے یا اسباب ارضی سے مثل ریاح شمالیہ کے جو برف والے پہاڑون پر
ہوکر آتی ہین موسم گرما مین ظاہر ہو جاوے ۔ یا شدت حرارت اور گرمی کی کہ کسی موجب سے اسباب
ارضیہ یا سماویہ سے موسم سرما مین ظاہر ہو جاوی یہان تک کہ غائیہ حرارت اور شدت برودت سے
زراعتون کا ابطال اور ابدان کا افساد کرے ۔ آور یا موافق مزاج فصل کے ہوگا جیسے گرمی تابستان
کی شلاً موضع معین مین اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ ہوا کو فاسد کرے ۔ لیکن شیخ اور اکثر متاخرین
کے اصطلاح مین ہوای قسم اول وبا سے مخصوص ہے ۔ آور صاحب کامل آور امام نے دوسری
قسم کی ہوا کو بھی وبا لکھا ہے ۔ اور فساد ہوا وبائی کے دو مرتبہ ہین ۔ ایک یہ ہی کہ موجب
تغیر مزاج ابدان اور باعث اوسکے فساد کا ہو لیکن ہلاکت ابدان تک نوبت نہ پہونچے ۔ کیونکہ جب ہوا
وبائی رطوبت کو متعفن کریگی تو فساد تمام بدن مین سرایت کریگا ۔ دوسرا یہ ہے کہ فساد ہوا موجب
ہلاکت حیوانات اور باعث فساد نباتات ہو کیونکہ جب فساد ہوا کا نباتات اور حیوانات مین اثر کریگا
تو انسان اور دوسرے حیوانات اونسے غذا کرینگے اور خسیس غذا سے بدن مین مواد حاصل ہونگے
وہی غذا سبب فساد اور تغیر مزاج کا ہوگی ۔ آور جب یہی صورت دیر تک رہیگی تو انسانون اور
حیوانون کی ہلاک تک نوبت پہونچ جائیگی ۔ شیخ نے لکھا ہے کہ مبدء تغیرات مذکورہ کا خواہ ہوا
طبیعت مین ہو خواہ کیفیت مین اشکال سماوی ہین جنکے اسباب مجھی معلوم نہین ۔ لیکن اسقدر

جاننا چاہیے کہ سبب اولی اور بعید تغیرات مذکورہ کا جو عالم کون اور فساد مین وبا وغیرہ سے واقع ہوتی ہین
اشکال سماوی ہین چاہیے ہم اونکی کیفیت سے واقف نہوون اور سبب ثانوی اور قریب احوال ارضی ہین۔
پس قوی فعالہ سماوی قوی کواکب وغیرہ سے اور قوی منفعلہ ارضی مواد عناصر وغیرہ سے بسبب اوٹھانے
ابخرہ اور ادخنہ کے ہوا مین رطوبت شدیدہ واجب کرتی ہین۔ اور جب ہوا مین یہ صورت ہو جاتی ہے اور
متنفس اونکی ناک اور مسام اور شرائین کے رستہ دل تک واصل ہوتی ہے تو مزاج روح دل کی فاسد کرتی ہے
اور نیز رطوبات حاویہ قلب کو متعفن کرتی ہے اور حرارت غیر طبعی اوسمین حادث ہوتی ہے پس دل سے بطریق
شرائین تمام بدن مین منتشر ہو جاتی ہے اور تپ یا تپ وغیرہ امراض کذائی اوس سے حادث ہوتی ہین اور عام
خلقت پر پھیل جاتی ہے خصوصا وہ لوگ جنکی مزاج مین امتلا اخلاط ردیہ وغیرہ سے مرض کی استعداد ہو کیونکہ
فاعل تنہا جب حاصل ہو اور منفعل مستعد نہو تو فعل اور انفعال حاصل نہین ہوتا۔ اس مقام پر اگر یہ اعتراض
کیا جاوے کہ ہوا چونکہ ایک عنصر بسیط ہے اسلیے متعفن نہوگا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جگہہ مراد ہوا سے
ہوا بسیط نہین بلکہ مراد اوس سے وہ جسم ہے کہ درمیان اسمان اور زمین کے پراگندہ اور منتشر اور محیط
بالابدان ہے اور ہوای ماتحن فیہ وہ ہوا ہے حقیقی اور اجسام آفاقی اور اجزاء ارضی سے (جو کہ بخار اور دخان
سے متصور ہوتی ہین) اور اجزاے ناری سے (جو کہ شعاع کواکب سے حاصل ہوتی ہین) مرکب اور
مختلط ہے۔ پس یہ ہوا متعفن ہو جاتی ہے اور جوہر اوسکا رداءت قبول کرتا ہے ہکذا قال الشیخ فی الجواب
اور متعفن ہوا کا مثل متعفن پانی کے ہے یعنی جیسا پانی حالت بساطت مین متعفن نہین ہوتا بلکہ بسبب اختلاط
اجسام ارضیہ خبیثہ کے کہ اوسکو بساطت سے خارج کرتے ہین اوسکے لیے ایک کیفیت ردیہ عفنہ حاصل ہوتی ہے
ایسا ہی ہوا بھی حالت بساطت مین متعفن نہین ہوتی بلکہ بنابر آمیزش ابخرہ ردیہ عفنہ کی اوسکے لیے ایک کیفیت ردیہ
حاصل ہوتی ہے لیکن فرق اسقدر ہے کہ مباشرت ہوا کی دمبدم اور آناً فآناً ہوتی ہے اور بسبب کمال حرارت اور
لطافت روح حیوانی کے بدون اوسکے کوئی چارہ نہین بلکہ سواے اسکی زندگانی محال ہے اسلیے اشتیاق ہوای مذکورہ کا
اخلاط اور ارواح کو بہت جلدی متعفن کرتا ہے خصوصا اخلاط نواحی قلب کو تو بہت ہی جلدی فاسد کرتا ہے بخلاف
پانی کے کہ اوسکی تعفن پر آثار جلدی مترتب نہین ہوتی کیونکہ مباشرت اوسکی بنسبت ہوا کی مراتب قلیل ہے و نیز ظاہر ہے
پس ایسی ہوا بذریعہ تنفس کے ریہ سے ہو کر دل تک پہونچ جاتی ہے پس اوسکا مزاج دل اور روح کا فاسد کرتی ہے
اور ایسا ہی جو خلط دل کے اندر یا اوسکے حوالی مین محصور ہو اوسکو بھی متعفن کرتی ہے اور دل سے دماغ اور جگر
تک موصول ہوتی ہے اور اونکی ارواح اور رطوبات کو بھی فاسد کرتی ہے بعدہ حرارت عفونی بالتدریج انسان کی تمام بدن مین
منتشر ہو کر سرایت کرتی ہے اور تپ وغیرہ امراض وبائی عارض ہوتی ہین اور جبتک سبب انکا باقی رہتا ہے

لازم رہتی ہین اگر بہت جلد تدارک نہ کیا جاوے تو انسان مرجاتا ہے۔ اور اگر ہوای وبائی مین سمیت مفرط
ہو تو علامات کی بھی حاجت نہین رہتی بلکہ بغیر عرض کے بالفور موت لاحق ہوتی ہے اور چونکہ سبب عام ہے
اسلیے مرض بھی عام ہوتی ہے اور اکثر لوگون کو ایک ہی مرض ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فساد ہوا کا اور
حیوانون کے دل مین سرایت کرتا ہے اور حیوان بہت ہلاک ہوتے ہین۔ اور یہ فساد ہوا کا اکثر آخر موسم گرما
اور فصل خریف مین واقع ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ اسباب وبا کے تین طرح ہین۔ ایک اسباب ارضی
دوم اسباب سماوی سیوم وہ اسباب جو کہ دونون کیطرف منسوب ہون پس اسباب ارضی کہ موجب وبا ہوتے ہین
ازانجملہ بعض بہادر بھی مذکور ہوتے ہین جیسا لڑائی اور قتل عظیم ہی ملک مین یا نواحی کسی بلد مین واقع ہو
اور مردہ نہ جلاے گئے ہون اور نہ دفن کیے گئے ہون۔ پس وہ متعفن ہوکر ہوا کو بھی متعفن کرتے ہین
انطاکی ذکر لکھا ہے کہ بہت سخت وبا وہ ہے کہ جنگ کے بعد واقع ہو کیونکہ یہ مردہ آدمیونکی سبب ہین تو یہی اصل ہے
اور ایسا ہی بخارات اور نجاسات اور دخان اور غبار اور میاہ متعفنہ اور بطائح عفنہ اور مسافل ردیہ
اور مجاورت مقابر اور مغایض اور زمین نزیہ جسمین عفونت زیادہ ہو اور سڑنا حیوانون کا کہ پانی مین
بھیگ گئے ہون وغیرہ امور کہ اتیہ اسباب ارضیہ سے ہین۔ اور اکثر اوقات عفونات اور ابخرہ ردیہ
اور معادن ردی کے بخارات باطن زمین مین پیدا ہو کر جمع ہو جاتے ہین لیکن ہم اونسے اور اونکے
اسباب جزئیہ سے واقف نہین ہوسکتے پس وہ دفعتہ ظاہر ہو کر موجب وبا ہوجاتے ہین اور ضرر اونکا اب
اور ہوا مین ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بسبب چلنے اہویہ کثیرہ کے مواضعہ محمودہ صالحہ مین ابخرہ ردیہ
مواضع بعیدہ ردیہ سے منتقل ہوتی ہین لہذا امکنہ محمودہ مین بھی وبا پھیل جاتی ہے اور کثرت زلزلون کی
اور روائح کریہہ اور احتباس ابخرہ وغیرہ بدستور ہین۔ اور اسباب سماوی مثل اختلاف اوضاع
کواکب اور تاثیر شعاع وغیرہ کے اگرچہ حکماء اور منجمین اوسکی ذکر کے درپے ہوتے ہین لیکن حق یہی ہے
کہ اوسکی عدم اطلاع پر معترف ہووین۔ اسی لیے شیخ رح نے قانون مین اسباب تولد وبا مین لکھا ہے
اولامر سماوی خفی عن الناس کیفیتہ۔ اور ہم علامات اسباب سماوی کی عنقریب قرشی وغیرہ سے
نقل کرتے ہین۔ اور بدترین وبا وہ ہے کہ اجتماع اسباب ارضی اور سماوی کا ہو کیونکہ ہم اوسکی
تدبیر سے درماندہ ہین۔ اور ایسا ہی وبای موسم تابستان کا ردی تر ہوتا ہے۔ اور فساد ہوا کا بیشتر
اشخاص ضعیف القوت اور کثیر الجماع اور ضعیف الابدان اور کثیر الاستحمام کو کہ مسام اونکے کشادہ اور
اخلاط ردیہ سے ابدان اونکے مملو ہون اثر کرتا ہے۔ اور نیز ہوای وبائی لڑکون اور جوانون کو بہ نسبت
کہول اور مشائخ کے زیادہ تر موثر ہوتی ہے اور بلاد حارہ اور پہاڑون مین بہ نسبت اور جگہہ کے

فساد ہوا کا بہت واقع ہوتا ہے اور بلاد وبائیہ یا حارہ کثیر الرطوبت مین جو کہ پہاڑ سے دور ہین کثیر ہوتا ہے
اور جنکے ابدان اخلاط ردیہ سے پاک ہون اور مسامات اونکی کشادہ نہون اور امزجہ اونکے قوی ہون اور تدبیر دافع
فساد ہوا وبائی مین مصروف رہین وے لوگ ہوا وبائی سے امون رہتے ہین - اور قوی ترین دلائل اس
امر کی کہ وبا مع اسباب سماوی سے ہے یہ ہین کہ فصول سال کے اپنی اصلی وضع سے متغیر الحال ہون اور اسباب
ارضیہ سے معرا ہو - اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب کثرت شہب اور رجوم کی اواخر صیف اور اوائل خریف
مین ہو پس دریافت کرنا چاہیے کہ وبا قریب ہے اور ایسا ہی جب ہوا جنوبی اور شرقی کانون مین زیادہ چلے
اور سوا اسکے علامات بارش زیادہ ہون مگر بارش نہو اور یہ اتفاق کئی دفعہ واقع ہوا اور ہوا مختلط
اور کہا سا ظاہر ہو پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مزاج سرمائی فاسد اور خراب ہے اور جب ربیع مین
بارش کم ہو اور سردی زیادہ - اور ہوای جنوب کثرت سے چلتی ہو - اور ہوا سے گاہے غبارناک اور گاہے
صاف ہو جاتی ہو یعنے چند روز ہوا مکدر رہکر پھر ایک ہفتہ یا اوس سے زیاد صفا ہو جاتی ہو اور دن
کو گرمی اور غبار اور رات کو سردی پڑتی ہو پس امور مذکورہ سے سمجھنا چاہیے کہ وبا آتی ہے - اور ایسا ہی
اگر ایک روز مین ہوا چند مرتبہ متغیر ہو جاوے اور دوسرے دن صفا ہو جاوے اور آفتاب ایک دن
صاف باہر نکلتا ہے اور دوسرے روز مکدر ہوتا ہے اور پردہ غبار مین طلوع کرتا ہے حکم حدوث
وبا پر کرنا چاہیے - اور جب موسم گرما قلیل الحرارۃ ہو اور تغیر اشجار اور اثمار شروع ہوا ہو اور ہوا
بہت تیرہ ہو کہ درختون کو غبارناک کرے اور نباتات خبیثہ اوس فصل مین زیادہ ہون اور موسم
خریف مین نیازک اور شہب اور رجوم اور نیزک اور ستارہ دنبالہ دار ظاہر ہون اور آندھی سرخ
بہت نمودار ہون پس اس سے بھی وبا کی آمد آمد ہے اور اسباب سماوی مطولات مین مثل شرح علامہ
اور انور الحواشی وغیرہ کتب معتبرہ سبیلہ کے بالتفصیل مندرج ہین من شاء فلیرجع الیہا - ایلاقی لکھتا ہے کہ
وبا ہوائے تر مین بہ نسبت ہوای خشک کے زیادہ ہوتی ہے اسی لیے تابستان گرم اور خشک مین وبا کمتر ہوتی ہے
اور جو فصل کی اپنی طبیعت پر ہو جیسا مثلاً خریف مین ہوا سخت گرم اور سخت سرد نہو اور بارش معتدل ہو
اور موسم زمستان مین سردی اور بارش بعید نہو بلکہ ہر دو اعتدال پر ہون اور فصل بہار بھی نہایت
اعتدال پر ہو اور گرمی معتاد اوسمین واقع ہو - پس جب فصول سال کے ایسے طور پر ہونگی وبا کمتر
ہونگی اور بیماری کمتر ظہور پکڑیگی - اور واضح تر دلائل اس امر کے کہ وجود وبا کی اسباب ارضی سے ہے
یہ ہین کہ نواحی بلد مین معرکہ عظیمہ واقع ہوا ہو اور مُردون کو جلایا اور دفنایا نہو اور عفونت اونکی بہت
جہان مین پھیل گئی ہو اور غلہ اوس فصل کا زیان ہو جاوے - اور علامات قریبہ مصاحبہ ایام وبا

یہ ہین کہ ہوا تنفس اور استنشاق مین لوگون کو ناخوش معلوم ہو اور اوس سے تفریح اور راحت حاصل نہو بلکہ اوس سے متنفر[۱] اور رنجا ذہی[۲] ہون اور جب کسی بلندی یا پہاڑ پر چڑہین اور ہوا مین نظر کرین تو گرد آلود اور دودناک اور غلیظ اور مکدر معلوم ہوتی ہو اور عمارتون پر مثل دہوین کے چہایا ہوا معلوم ہوتا ہو اور فی الحقیقۃ دہوان نہو اور حیوانات ذکی الحس مثل لقلق اور کلنگ اور ہدہد اور ابابیل اور چوہے اور چیل اور سانپ وغیرہ کے بھاگ جاوین اور اپنے گہونسلے بلکہ انڈے اور بچے چھوڑ جاوین اور بھاگ کر بلاد بعیدہ اور امصار دور دراز مین جسجگہہ کی ہوا خوش ہو سکونت اختیار کرین اور بیضہ[۳] وغیرہ حیوانات کہ عفونت سے متولد ہوتی ہین مثل مکہی اور چھپکلی اور حشرات اور ہوام وغیرہ کے بہت ہوجاتے ہین۔ اور حیوانات اور حشرات کہ نیچے زمین کے سکونت رکہتے ہین مثل موش[۴] اور لومڑی اور سانپ اور بچہو اور ہزار پاؤن وغیرہ کے اپنے بلون سے باہر آتے ہین اور زمین پر سرگشتہ و پریشان پہرا کرتے ہین اور پہر اپنے بلون مین گھستے ہین اور انمین سے جو کہ باہر نہین نکلتے بلون کے اندر ہی مرجاتے ہین۔ اب دریافت کرنا چاہیے کہ جب آثار حدوث وبا کے ظاہر ہوون جیسا ابھی بیان ہوا ہے تو تعدیل مسکن اور تخفیف بدن مین سعی موفورہ کرین کیونکہ جب رطوبات بدن کے کم ہو جاوینگے تو استعداد تعفن کی بھی کم ہوگی وہذا ہو المطلوب۔ اور بہترین مجففات کا یہ ہے کہ بدن کو اخلاط غالب اور زائد سے پاک کرین مگر جسجگہہ تنقیہ اسہال سے کیا جاوے مسہل قوی مثل تربد وغیرہ کے ہرگز نہ دیوین اور جو مسہل کہ مضعف[۵] قلب ہو مثل سقمونیا وغیرہ کے اوس سے احتراز کرین۔ بلکہ ملینات مناسبہ پر مثل ہلیلہ اور مغز فلوس کے قناعت کرین۔ اور تقلیل طعام اور شراب کی عمدہ ترین مجففات ہے لیکن بالکل خلا[۶] معدہ بھی خوب نہین مناسب ہے کہ ایام وبا مین غذا عادت سے کمتر کھاوین لیکن متفاریق۔ اور شراب سے اجتناب کرین اور اغذیہ سریع العفونت کو ترک کرین جیسے گوشت اور دودہ اور میوہ جات تر۔ اور اگر گوشت کھانیکی از بس ضرورت ہو تو حموضات سے اوسکی اصلاح کرین۔ علی ما قال القرشی فی کتابہ ان الحوامض کلہا جیدۃ فی ذلک الامر۔ اور گوشت مین سے وہ گوشت کھاوین جو کہ عفونت سے بعید ہون مثل جانور دشتی معتدلہ کے اور جماع اور ریاضت متعبہ سے اور اون چیزون سے کہ تنفس عظیم تک نوبت پہونچا دین احتراز لازم ہے اور ہمین اسی لیے آرام اور راحت کو ایام وبا مین اچہا سمجھا گیا ہے۔ لیکن میری عقل ناقص مین یون مناسب ہے کہ اگر آرام ایسے طور پر ہو کہ تخفیف بدن بھی حاصل ہو سکے تو بہت ہی عمدہ ہے پس اس نظر سے بہولا بہولنا بہت ہی اچہا ہے کہ اوس سے باوجود راحت بدن کے تحلیل رطوبات کی بھی ہوتی

۱ نفرت کرنیوالے ۱۲
۲ کثیف ۱۲
۳ انڈے والے ۱۲
۴ چوہے ۱۲
۵ ضعیف کرنیوالا دل کو ۱۲
۶ کہالی ۱۲

اور نیز یہ امر ملحوظ خاطر رکھیں کہ وبا کونسی اسباب سے پیدا ہوا ہے ۔ پس اگر اسباب سماوی سے ہو تو واجب ہے کہ تہ خانہاے عمیق مین (جسکو اپنی زبان مین تہ خانہ بولتے ہین) جو کہ مسقف اور دیوارون سے پوشیدہ ہون سکونت اختیار کرین اور اوسکی ہوا کی اصلاح دین جسطرح ابھی مذکور ہوگا اور ہواے خارج کو اندر نہ آنے دین ۔ اور اگر وبا اسباب ارضی سے ہو تو لازم ہے کہ بلند مکانون مین سکونت پذیر ہون تاکہ ابخرہ مرتفعہ زمین سے محفوظ رہین اور لازم ہے کہ جسطرف سے ہوا آتی ہو اوسکو پوشیدہ رکھین ۔ اور طرف مقابل کو کھول دین ۔ اور اگر معادن ردیہ اور مردار وغیرہ موضع بلند مین ہون اور شہر مکان نشیب مین واقع ہو اور ہوا اوپر سے مواضع مرتفعہ سے گذر کر چلتی ہو اور مثلاً پہاڑ بلند ہواے ردیہ کے مقابلہ مین واقع ہوکر ہوا کو بند کر کر شہر پر لوٹاتا ہو تو ایسے بلد مین سکونت کرنا نہایت درجہ کا مضر ہے ۔ اور صحرا مین رہنا بہ نسبت شہر کے اچھا ہے کیونکہ جو ابخرہ زمین سے صعود کرینگے ہوا کی چلنے سے زمین پر مجتمع نہ ہونگے بلکہ زمین سے آناً فاناً صاف ہوتی جاینگے ۔ لیکن اگر وبا ہر دو اسباب سماوی اور ارضی سے ظاہر ہو تو پھر گھر مین سکونت کرنا بہ نسبت صحرا کے عمدہ ہے کیونکہ ہواے محصور کو بہ نسبت غیر محصور کی اصلاح دینا آسان تر ہے ۔ بہر حال اس مہلکہ مین عمدہ تدبیر یہ ہے کہ دل مین غم اور وسواس کو جگہہ نہ دین اور توکلاً علی اللہ ہمیشہ مسرور اور خوش رہین اور معہذا تدابیر مذکورہ بالا سے کسیکو فرو گذاشت نکرین کہ توکل کے منافی نہین بلکہ اس باب مین شارع سے حکم صادر ہوا ہے قول مولوی روم صاحب کا اسی پر دال ہے مصرعہ

بر توکل زانوے اشتر ببند ۔

اور طریق اصلاح ہواے مسکن کا یہ ہے کہ ایام وبا مین وہ گھر اختیار کرین جسمین پانی اور فوارہ اور امثال اوسکے موجود نہون کیونکہ زیادہ فساد ہوا کا کثرت رطوبات سے ہوتا ہے اور سرکہ مین ہینگ ملاکر گھر کے سطح اور دیوارون پر چھڑکنا سودمند ہے اور سرکہ اور پیاز کا عرق ملاکر بھی بدستور مفید ہے اور جن چیزون کا بخار اور دخان مصلح عفونت ہو مثل صعد اور کندر اور عود اور عنبر اور آس اور گلاب اور صندل وغیرہ کے اونکو جلاکر دھوان اونکا مکان مسکونہ مین پھیلا دین لیکن دھوان اسقدر ہو کہ اوس سے دماغ کو ایذا نہ پہونچے ۔ اور تماکو جلاکر اوسکا دھوان مکان کے اندر پھیلانا بھی حکم رکھتا ہے اور ایسا ہی سونگھنا رائحہ طیبہ کا ایام وبا مین نافع ہے خصوصاً اگر رعایت مضادہ مزاج کرکے خوشبوی سونگھی جاوے یعنی حار مزاج کو طیبات باردہ سے مثل کافور اور صندل کے ۔ اور بارد مزاج کو طیبات حارہ سے مثل عود اور عنبر اور مشک وغیرہ کے خوشبو دین تو زیادہ تر سودمند ہے اور واضح رہے کہ استعمال سرکہ کا عدم ضرر ہوا وبائی مین اور اصلاح ہواے متعفن مین اکلاً اور رشاً اور رشحاً فی البیت نفع کلی رکھتی ہین اور عرق گلاب

اور عرق بید مشک دیوار ون پر چھڑکنا بھی اثر تمام رکھتا ہے اور شربت کیوڑہ اور مفرحات یاقوتی جو
دل کو قوت دیوین اکثر کھانی چاہیے - اور فواکہ عطریہ مقویہ اعضاء رئیسہ مانند سیب اور بہ اور امرود کو
خوشحال کرین اور گرد غم اور وسواس کی بالکل نہ پھیرین - اور آب سرد جرعہ جرعہ بقدر احتیاج نوش
کرین لیکن بہت سرد پانی پینا مضر ہے - اور اگر فساد ہوا اسباب ارضی سے ہو تو پانی کو گل ارمنی ملا کر
تھوڑے سے جوش سے اصلاح دیکر استعمال کرین اور اگر اوسمین قدرے سرکہ ملاوین جس سے تغیر
کثیر ذائقہ مین واقع نہو تو نہایت عمدہ ہے لہذا الشیخ نے فرمایا ہے استعمال الخل فے ایام الوباء امان من
آفاتہ - اور نافع ترین ایام وبا مین روغن گاو ہے جسقدر ہو سکے استعمال کرین خواہ طعام مین خواہ مالش
بدن مین - اور زہر مہرہ خطائی اور پیٹھا اور نارجیل دریائی اور ہینگ اور سونٹھ وغیرہ ادویہ کہ ذکی
برودی مزاج کے لیے - اور شربت انار اور سکنجبین اور گلاب اور عرق بید مشک اور عرق گاؤزبان وغیرہ
حروری مزاج کے لیے بہت سود مند ہین - اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس کو غلبہ وبا مین استعمال
کرنا مفید ہے اور اگر صبر اور مر اور زعفران کوٹ کر شہد سے قرص بناوین اور صبح یکدرم تناول کرین بہت مفید
نافع ہے - باقی تدبیرین دافع تاثیر ہوای وبائی اور حافظ صحت - معالجات مین ملاحظہ کرلین - اللھم
احفظنا من الوباء و اجتنبنا من کل داء

باب دوم کھانے پینے کے بیان مین

چونکہ دوسرا قسم ستہ ضروریہ کا ہے اور اوسکی سواحیات انسانی مشکل اور محال ہے اور اسمین چند فصول ہین
فصل اول آب وغذا کی ضروری ہونی اور پانی کے مزاج اور اوسکی عدم غذا ہونیکے بیان مین اور نیز
اس بیان مین کہ کونسا پانی عمدہ ہے اور کونسا خراب اور ناقص پس اسکی وجہ ضرورت یہ ہے کہ بدن
انسانی ہمیشہ اسباب خارجی اور داخلی سے تحلیل ہوتا رہتا ہے اور غذا ما کو لہ بدل ما یتحلل ہوتی رہتی ہے
کیونکہ اگر غذا سے عوض ما یتحلل بدن مین نہ پہونچے - تو قطع نظر بقا سے جسم سے تکوین اوسکا بھی نہو سکیگا
جیسا کہ ظاہر ہے پس اس سے ضرورت غذا کی ثابت ہوئی اور احتیاج پانی کی اس لیے ضروری ہے کہ پانی
غذا کی پکانے اور رقیق کرنے اور بدرقہ ہونے وغیرہ امور مین (جنکا ذکر عنقریب آئیگا) مددگار اور معاون
ہے - پس پانی گویا متمم امر غذا ہے لہذا اوسکی احتیاج بھی مثل غذا کے ضروری ہوئی - مخفی نرہے
کہ ارکان اربعہ بسیط مین پانی بھی ایک رکن بسیط ہے - مزاج اوسکا سرد تر ہے - دلیل برودت کی یہ ہے
کہ جرم اوسکا کثیف ہے اور حس لمس سے بھی سرد معلوم ہوتا ہے - اور سردی اوسکی بدرجہ غایت ہے

کیونکہ کوئی عنصر سرد تر اوس سے محسوس نہین ہوتا۔ اور دلیل رطوبت کی سہولت قبول اشکال ہے۔ پوشیدہ نہ ہے کہ پانی بالطبع جامد ہے لیکن ادنی سبب سے کہ حرارت آفتاب ہے اپنی جمودت طبعی کو چھوڑ دیتا ہے اور تفرق اور اتصال اور مختلف اشکال کو بسہولت قبول کرتا ہے۔ اس جہت سے اوسکو رطب کہتے ہین کیونکہ جیسا رطب کو ایسے جسم پر اطلاق کرتے ہین جو کہ اتصال اور انفصال اور مختلف اشکال کا بسہولت بالطبع قابل ہو ویسا ہی اوسکو ایسے جسم پر بھی بولتے ہین کہ بالطبع متماسک الاجزا ہو لیکن بادنی سبب قابل سہولت اتصال اور انفصال اور اشکال ہو۔ ہوا قسم اول سے ہے اور پانی قسم ثانی سے ہے کذا قال الشیخ فی الشفاء۔ اور یہ بات بر ظاہر ہے کہ اگر پانی بالطبع جامد نہوتا تو وقت زوال اسباب مانعہ جمود کی جمودت اوسمین ظاہر نہوتی والحال علی خلافہ۔ اور بستہ ہونا پانی کا کرہ زمہریر مین اور موسم سرما مین بلاد کثیر البرودۃ مین اسی قول کا موید ہے۔ اور نیز یہ بات بھی اپنے موقع پر ثابت ہوچکی ہے کہ برودت پانی کی تمام عناصر سے اقوی اور اشد ہے اور برودۃ ہوا کا وہی ہے۔ پس باعث تکاثف پانی کا اور کوئی عنصر نہین ہوسکتا اسیلیے سبب تکاثف کا سوای میل طبعی پانی کے اور کوئی نہین ہوسکتا فثبت انہ جامد بالطبع لا سائل۔ چونکہ یہ دقیقہ الزم المعرفۃ اور بیان اوسکا لابدی تھا اسیلیے اس جگہہ بیان کیا گیا۔ اور ذائقہ طبعی اور اصلی پانی کا شیرین ہے اور شوراپن کہ دریای شور کے پانی مین محسوس ہوتا ہے بسبب امتزاج اجزای ارضیہ کے ہے۔ شیرینی آب باران اور شیرینی بخار آب شور کی کہ حکمت عملیہ سے حاصل ہوتی ہے اسی کو تائید کرتی ہے کہ ذائقہ طبعی پانی کا شیرین ہے اور طریق اصلاح کا عنقریب اسی باب مین لکھا جائیگا۔ اور دریای شور کے شور ہونے مین بھی حکمت ہے وہ یہ ہے کہ مزاج پانی کا گرم و خشک ہوکر عفونت سے بعید ہو ورنہ وبای عام کا خوف تھا فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ فائدہ تقاضای طبعی آب وہ تھا کہ تمام اجزاے زمین پر محیط ہوتا اور زمین اور ہوا کے درمیان حائل ہوتا لیکن چونکہ ظاہر کرنا بعض اجزای زمین کا ظہور مرکبات کے لیے ضروری تھا اس لیے خالق الارض والسموات نے ایسا حیلہ نمودار کیا کہ پانی بعض اجزای زمین مین جمع اور زمین ایک طرف سے ظاہر ہو اور حیلہ یہ کیا کہ خداوند تعالی نے کواکب کو تاثیر بخشی ہے کہ اپنی قوت سے بعض عناصر کو گرم کرین پس اسیلیے وہ عنصر متبخر یا متدخن ہوتا ہے۔ پس جب بعض اجزاے زمین کے گرم ہوتے ہین اور دخان ہوکر صعود کرتے ہین تب اوسقدر اجزای زمین مین گڑھا پڑ جاتا ہے کیونکہ زمین مثل پانی وغیرہ کے سیال نہین کہ جبر نقصان کرسکے۔ پس چونکہ پانی بالطبع طالب جہت مرکز ہے (جیسا مقدمہ مین بیان کیا گیا ہے) اوسمین پانی بھر جاتا ہے اور ظہور موالید ثلثہ کے لیے

روی زمین مماس ہوا ہو جاتا ہے - چونکہ استحالہ ایک عنصر کا دوسری کیطرف تاثیر اپنے کواکب سے ہے اسلیے کسی عنصر
مین تبخر اور تدخن سے کوئی نقصان واقع نہین ہوتا اور رود بدل عن عنصر آخر - مثلاً جو پانی کہ خلا زمین مین آتا ہے
بالتدریج مستحیل بزمین ہو جاتا ہے اور جب پھر اجزاے زمین مین بسبب تبخر اور تدخن کے فرج پڑ جاتی ہین
تو اور پانی اوسجگہ آجاتا ہے وعلی ہذا القیاس عناصر ہمیشہ باہم مستحیل ہوتے رہتے ہین - جاننا چاہیے کہ پانی
بذاتہ غذا نہین ہو سکتا - باعث اسکا یہ ہے کہ وہ ارکان بسیط مین سے ایک رکن بسیط ہے پس لائق غذا
کے نہوگا کیونکہ غاذی او مغتذی مین مناسبت شرط ہی وہہنا الحال علے خلافہ - اور پانی کا طبخ سے
منعقد نہونا اور بھوکے کو سیر نکرنا بھی اسی پر دال ہے کہ پانی بذاتہ غذا نہین ہوتا کیونکہ بھوکے کو سیر کرنا اور جوش
سے بستہ ہونا غذا کی شان مین سے ہے - لیکن پانی کی عدم غذائیت سے یہ مراد ہے کہ سواے آمیزش
غذا کے جزو بدن ہونیکی لیاقت نہین رکھتا لیکن جب غذا سے خصوصاً غذاے خشک بالفعل ہو ملی
تو مجموعہ سے ایک جسم شایستہ تغذیہ کی حاصل ہوتا ہے البتہ اسوجہ سے بالعرض پانی بھی غذا ہو سکتا ہے
کیونکہ علت منع کی کہ (رکن بسیط ہی) اب باقی نہین رہی - نظیر اوسکی ہوا ہی کہ وہ بھی صرف روح
نہین ہوتی مگر جب خون دل سے مختلط ہوتی ہے تو اوسکی مجموعہ سے روح متولد ہوتی ہے - الغرض
انسان کو ارکان مین سے ان دو رکنون کیطرف (کہ پانی اور ہوا ہی) اضطرار اور افتقار ثابت ہے اور
بدون انکی دخول کے حیات انسان کی متعذر ہے کما لا یخفی - اگر یہ کہا جاوے کہ جب پانی غذا نہین ہوتا تو
پھر اوسکے استعمال سے کیا فائدہ ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ ماسوا تغذیہ کے فوائد اصلی پانی کی بہت ہین
ازانجملہ اسجگہ بھی کچھ ایک بیان کیے جاتے ہین - اول یہ کہ پانی غذا کو رقیق کرتا ہے اور واسطے نفوذ
مجاری تنگ اور وصول اقاصی بدن کی غذا کو مہیا کرتا ہے - دوم یہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کرتا ہے
کیونکہ اسمین کچھ شک نہین کہ اکثر اغذیہ مین اجزای ارضیہ غالب ہوتے ہین اور ایسے اجزا تاثیر
ہاضمہ سے جلد ہی منفعل نہین ہوتے پس اغذیہ کذائیہ مین ملاپ جسم رطب کا ضروری ہے اور یہی
باعث ہی کہ جب میوجات تر کھائی جاوین تو اونکے بعد پانی کی چندان حاجت نہین ہوتی - اگر یہ کہو
کہ ہم بعض حیوانات کو دیکھتے ہین کہ غذا اسکے بعد پانی نہین پیتے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اونکی مزاج مین
حرارت غالب ہے یہان تک کہ اجزاے ارضیہ کو گلا دیتی ہی اور جزو بدن بنا دیتی ہی بنابرعلیہ اونکو پانی
کی حاجت نہین ہوتی لیکن مزاج انسانی کہ تمام حیوانات سے قریب بالاعتدال واقع ہوئی ہے
حرارت اوسکی اس حد تک نہین کہ اجزای ارضیہ غذائیہ کو گلا دے اسی واسطے پانیکی محتاج ہے -
سوم یہ کہ پانی احتراق غذا سے مانع ہوتا ہے کیونکہ حرارت غریزی وقت تمام غذا کے ہضم کے لیے

باطن کو متوجہ ہوتی ہے۔ پس ایسی حالت مین اگر معدہ مین رطوبت نہو تو غذا جلجاوے جیسا گوشت
کو اگر بغیر پانیکے ہنڈیا مین ڈالا جاوے تو ضرور آگ کی حرارت سے جلجاویگا۔ چہارم یہ کہ پانی غذا کو مجاری
ضیقہ مین جاری کرتا ہے۔ مخفی نرہے کہ پانی جب ہمراہ غذا کے اعضاء تک پہونچتا ہے اور تغذیہ
اعضاء سے کچھ باقی رہتا ہے بس قدرے اوس سے عرق اور بخار کے رستہ تحلیل ہو جاتا ہے
اور باقی جگر کو واپس ہوکر مجاری بول سے خارج ہوجاتا ہے اسی واسطے اگر بدن کو حنا وغیرہ سے
رنگین کیا جاوے تو بول بھی رنگین ہوتا ہے کیونکہ بعض اجزاے بول کے جلد تک پہونچکر واپس
ہوتے ہین۔ چنانچہ تشریح اوسکی چھٹی باب مین بیان کیجائیگی پنجم یہ کہ پانی فضول سے مختلط ہوکر
اونکو رقیق کرتا ہے تاکہ خروج فضول کا بذریعہ بول وعرق بسہولت ہو ششم یہ کہ پانی بسبب اپنی
برودت ذاتیہ کے حدت حرارت اور یبوست کو تسکین دیتا ہے ہفتم یہ کہ پانی اعضاء کو
مرطوب اور تر رکھتا ہے۔ اب اسمین اختلاف ہے کہ آیا آب باران عمدہ ہے یا آب چشمہ اور نہر
اچھا ہے ہر ایک نے اپنی مدعی پر دلائل گذرانین ہین۔ بعض کا یہ قول ہے کہ آب باران تمام پانیون سے
عمدہ ہے اور آب نہر کہ موصوف بصفات آتیہ ہو فضیلت مین اوسکے بعد ہے۔ دلیل فضیلت آب باران
اوسکی حلاوت اور شیرینی ہے اور سہولت انحدار اور سرعت طبخ وغیرہ کہ لازمہ لطافت ہی
بھی منجملہ دلائل فضیلت ہین۔ علاوہ بران مادہ آب باران کا (یعنی ابخرہ متصاعدہ اور ہوا)
لطیف ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جو چیز اوس سے پیدا ہو گی وہ بھی لطیف ہوگی۔ مگر آب باران کی فضیلت
مین کئی شرطین ضروری ہین۔ اول یہ کہ آب باران سنگین گڑہے مین جمع ہو کیونکہ موضع سخت سے
اجزاے ارضیہ منفصل ہوکر پانی مین نہین ملتے اس لئے اگر اوسکو ظروف چینی یا نقرئی وغیرہ مین
لیا جاوے تو بہت بہتر ہوگا۔ دوم یہ کہ ہوای شمالی اور شرقی اوسپر لگی ہو اور آفتاب بھی اوسپر
واقع ہوا ہو۔ سوم یہ کہ بارش موسم گرما مین ہو۔ علاوہ بران بادل گرجنے والے سے برسے۔ موسم گرما
اس لیے شرط لیا گیا ہے کہ حرارت گرما مزید لطافت باران ہے۔ شیخ رئیس اور اکثر سلف اور خلف
اسی پر ہین۔ لیکن ابو سہیل مسیحی لکھتا ہے کہ موسم سرما بہتر ہے کیونکہ ہوا موسم سرما کی بخار اور دخان
سے خالی ہوتی ہے۔ پس جو پانی ایسے وقت مین نازل ہوگا بیشک شوائب غریبہ سے خالی ہوگا۔
علاوہ بران حرارت مبخرہ مستقرہ جو موسم سرما مین ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے پانی متبخر
نہین ہوتا اور شرح کلیات مین اسیکو پسند کیا ہے۔ لان المطر الصیفی لا یخلو عن بخار و دخان۔
اور جو پانی بادل گرجنے والے سے برسے وہ بالاتفاق بہتر ہے بنسبت اسکے کہ نہ گرجنے والے سے برسے

بشرطیکہ ریاح[۱] عاصفہ او سمین نہووین۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ بعد یعنی گرجنا حکما کے مذہب پر تحرک دخان سے
جو کہ بادلون مین محتبس[۲] ہے ہوتا ہے۔ پس گرجنے سے بادل دخان وغیرہ سے صاف ہوجاتا ہی بشرطیکہ
ریاح قویہ شدیدہ سے مضطرب[۳] نہو کیونکہ ایسی ہوا سے ابخرہ مختلط ہوتے ہین اور اگر بارش بے رعد ہو
اور ریاح عاصفہ شدیدہ بھی او سمین ہون تو ایسا پانی ردائت[۴] سے خالی نہین۔ اور اصلاح قوی او سکی جو
ہی جسکا ذکر عنقریب ہوتا ہے۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ آب نہر اور چشمہ کا عمدہ ہے لیکن اسکی
استعمال فضیلت کیواسطے چند شروط[۵] متذکرہ ذیل مقرر ہین۔ اول یہ کہ منبع اوسکا خالص ہو یعنی
جس زمین سے وہ چشمہ خارج ہوتا ہے نیک ہو اور نطرونی[۶] اور کبریتی وغیرہ نہو۔ دوم یہ کہ مسیل[۷] اوسکا
خاک پاک یا سنگریزہ ہو کیونکہ جس چشمہ کا مسیل سنگریزہ ہوگا وہ عفونت سے بعید ہوگا بعدہ جو پانی
خاک خالص پر جاری ہو وہ بہتر ہے بہ نسبت اوسکی جو سنگریزہ پر جاری ہو کیونکہ خالص مٹی جب پانی
سے ملکر تہ نشین ہوجاتی ہے تو پانی شستہ اور ردیہ سے صاف ہوجاتا ہے۔ سوم یہ کہ جنوب سے شمال
کیطرف بہتا ہو جیسا دریای نیل وغیرہ۔ یا مغرب سے مشرق کیطرف جاری ہو مثل دریاے گنگ وغیرہ کے
پس جو دریای پورب سے پچھم کو بہتا ہو یا اوتر سے دکھن کو آتا ہو او سکا پانی ناقص اور خراب ہے
چہارم یہ کہ پانی بلندی سے نیچے گرتا ہو کیونکہ یہ امر باعث تیزی حرکت آب ہے اور سرعت حرکت کی
موجب مزید لطافت جوہر آب ہے۔ پنجم یہ کہ منبع[۸] اوسکا بعید ہو اوسکی مراد یہ ہے کہ پانی چشمہ کا
اوس جگہ سے بہتر ہے کہ مخرج سے دور ہو کیونکہ کثرت حرکت کی موجب لطافت ہے لیکن یہ
اوس صورت مین ہے کہ رستہ مین اور پانیون سے مختلط نہو اور زمین ردی پر بھی عبور[۹] کیا ہو ورنہ
قریب منبع کے پانی عمدہ ہے۔ ششم یہ کہ خفیف[۱۰] الوزن اور سبک ہو اسلیے کہ خفت وزن کی دلیل
قلت[۱۱] ارضیت کی ہے اور وہ مستلزم لطافت ہے۔ اور طریق وزن پانی کے جو شیخ[۱۲] سے منقول ہین وہ
دو ہین۔ اول یہ ہے کہ ایک پیمانہ پانی سے پر کرین اور اوسکو وزن کرین پس اوسکو پھینکدین بعدہ دوسرے
پانی سے اوسی پیمانہ کو بھرین اور بدستور وزن کرین جو وزن مین کمتر ہوگا وہی افضل زیادہ ہوگا۔ دوم یہ
کہ دو قطعہ روی[۱۳] زمین کے متساوی الوزن لین دو پانیون سے جدا جدا تر کرین پس اونکو خوب خشک کرین بعد
اونکو وزن کرین جو سبک اور خفیف ہوگا وہی پانی بہ نسبت دوسرے کے افضل اور عمدہ ہوگا اور جیب
زیادتی وزن کی مراتب ثقل کے دریافت ہوجائینگی۔ ہفتم یہ کہ پینے والے کے زعم[۱۴] مین شیرین معلوم ہو
اور حلاوت اور شیرینی اوسکی لطافت کا نشان ہے۔ چونکہ آب صرف کچھ مزہ نہین رکھتا اسلیے کہ وہ
رکن بسیط یا قریب بہ بسیط ہے اور اشیای[۱۵] کذائیہ مین مزہ اور بو وغیرہ کہ خواص اجسام مرکبہ سے ہے

[۱] ریاح[illegible] ۱۲
[۲] بند ۱۲
[۳] زدہ ۱۲
[۴] ردی ہونا ۱۲
[۵] شرطین [illegible] ۱۲
[۶] [illegible] ۱۲
[۷] بہنے کی جگہ ۱۲
[۸] نکلنے کی جگہ ۱۲
[۹] گذرنا ۱۲
[۱۰] ہلکا ۱۲
[۱۱] کمی ۱۲
[۱۲] [illegible] ۱۲
[۱۳] [illegible] ۱۲
[۱۴] گمان ۱۲
[۱۵] [illegible] ۱۲

نہین ہوتا لہذا انمکینی اور شیرینی پینے والے کے زعم پر اعتبار کی گئی نہ اوسکی ذات مین لحاظ کی گئی ہے ہشتم یہ کہ جب شراب سے پانی کو ممزوج کرین تو تھوڑا سا پانی تیزی شراب کو دور کرتا ہے اور یہ بھی موجب لطافت ہے - نہم یہ کہ پانی کثیر المقدار ہو کیونکہ بنا بر کثرت کے اختلاط مفسدات سے جلدی متاثر نہین ہوگا - دہم یہ کہ شدید الجریان ہو کیونکہ حرکت قویہ مزید لطافت ہے - یازدہم کہ یہ جلدی سرد ہونیوالا اور جلدی گرم ہونیوالا یعنی موسم سرما مین جلدی سرد ہو جاوے اور موسم گرما مین جلدی گرم ہو جاوے - دوازدہم یہ کہ بعد پینے کے فم معدہ سے جلدی فرو ہو جاوے اور پیاس کو بند کرے اور پہلو مین تمدد ظاہر نہو سیزدہم یہ کہ جو کچھ اوس مین پکاوین جلدی گلجاوے - صفات مذکورہ سوائے لطیف پانی کے اور کسی مین نہین پائی جاتین - جب یہ تمام شرائط اکثر موجود ہونگی تو پانی چشمہ اور نہر اوسکے قائلین کے نزدیک بہتر اور عمدہ ہوگا - اور بعض اطبا نے اختلاف مذکورہ کے رفع کرنیکے لیے یہ تطبیق نکالی ہے کہ اسمین کچھ شک نہین کہ آب باران من حیث الذات آب نہر اور چشمہ سے بہتر اور عمدہ ہے لیکن بسبب نہایت لطافت کے جلدی متعفن ہو جاتا ہے اور تعفن اوسکا موجب عفونت اخلاط اور باعث ایذای صدر اور اصوات ہے - پس آب باران من حیث الذات آب نہر سے بہتر ہے لیکن بسبب نقصان عارضی کے کہ عفونت کو جلدی قبول کرتا ہے اکثر اطبا نے آب نہر کو اوسپر فضیلت دی ہے - اور یہ بات ظاہر ہے کہ جس چیز مین ضرر کم محسوس ہو وہ اپنی بادون سے بہتر ہے - بای وجہ کان - اور سرعت تعفن آب باران کی توجیہ مین اختلاف ہے شیخ وغیرہ اتباع اوسکی کچھ لکھتے ہین اور بعض دیگر کچھ اور ہی کہتے ہین لہذا تفصیل اوسکی موجب تطویل سمجھکر متروک ہوئی

فائدہ جس شخص کے مزاج مستعد بعفونت ہے اور آب باران کے استعمال سے مضطر اور لاچار ہو - چاہیے کہ حموضات کو استعمال کرے کیونکہ ترشی مانع عفونت ہے خصوصاً وہ اشیا جنکی مزاج سرد خشک مع القموضۃ ہو - ماسوا اندونون کے کہ آب باران اور آب نہر ہی تمام پانی ردی ہین - چنانچہ دوسری فصل مین تشریح اوسکی کی جائیگی -

فصل دوم آب قنی اور آب چاہ اور آب نیز اور آب استادہ اور آب معدنیات کے بیان مین

- اور احکام ہر ایک کے چند فوائد ذیل مین لکھے جاتے ہین **فائدہ اول** یعنی عین اور احکام قنی اور چاہ اور نیز کے بیان مین - جاننا چاہیے کہ خداوند تعالے کے حکم سے پانی زمین مین مکون ہوتا ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ تاثیر حرارت اور خاصیات کواکب سے زمین اور پانی سے (جو بسبب خلا کے زمین مین تداخل کرتا ہے) ابخرہ پیدا ہوتے ہین اور بسبب ناریت کے بقصد خروج کے حرکت کرتے ہین پس جس جہت کو راہ پاتے ہین اوسیطرف کو مائل ہو جاتے ہین - پس جب ابخرہ مذکورہ زمین مین منتشر ہوتے ہین برودت ارضی اونپر غالب ہوکر ناریت کو زائل کرتی ہے

اسلیے ابخرہ مذکورہ پانی سے مستحیل ہوجاتے ہین - اب اگر ابخرہ مذکورہ متوالی اور متواتر بہوت پہونچتے رہینگے تو پانی جوش مارکر زمین قابل انخراق کو شق کرکے ظاہر ہوجائیگا - پس اگر کثرت بخار کی امداد ہوتی رہے تو حسب امداد کے پانی جاری رہیگا - امداد ایسا اوسقدر ضعیفا اور شدیدا - ایسے چشمہ کو عین جاری کہا جاتا ہے - اور اگر بحد جریان نہ پہونچے بلکہ زمین سے خارج ہوکر مکان نشیب مین ٹھہر جاوے - غایت یہ ہے کہ جسقدر پانی نکالا جاوے اوسیقدر اور جمع ہوجاوے تو اوسکو عین واقف یعنی چشمہ استادہ کہین گے اور اسمین کچھ شک نہین کہ عین جاری عین استادہ سے بہتر ہے بشرطیکہ صفات مذکورہ بالا سے موصوف ہو اسلیے اگر مسیل عین جاری کا زمین شورہ اور کبریتی وغیرہ ہوگی تو ظاہر ہے کہ اس صورت مین عین واقف کہ زمین خالص مین ہو افضل ہوگا - اور قنی کے معنی فارسی زبان مین کاریز ہین - یہ دو قسم پر ہے - حقیقی اور مجازی - حقیقی وہ ہے کہ ایک گڑہا کھود کر پانی اوس سے نکالین - پس کسی صنعت سے اوسکو جاری کرین اوسکو عربی زبان مین ماء القنی بولتے ہین - اور مجازی وہ ہے کہ عین جاری سے کوئی شاخ نکالین اس شاخ کو مجازاً قنی بولتے ہین ویسا ہی کہ نہر پانی سے اگر کوئی شاخ جاری کرین تو اوسکو بھی قنی مجازی کہتے ہین لیکن فی الاصل یہ دونون اپنی اصل کا حکم رکھتے ہین - اور چاہ معروف ہے کہ ایک گڑہا معمولہ متعارفہ ہے کہ زمین کو اسقدر کھودتے ہین کہ پانی اوسمین جمع ہوجاوے - پس اوسکو اگر کسی صنعت سے جاری کرین جیسے متعارف ہے تو حکم قنی حقیقی کا رکھتا ہے - اور نسبت قنی حقیقی کی چاہ سے وہی ہے جو نسبت عین جاری کے عین واقف سے ہے یعنی قنی حقیقی عین جاری کے مانند ہے اور چاہ عین واقف کے مثال ہے - اور احکام چاہ کے باعتبار مکان چاہ اور صرف پانی کی مختلف ہین - بہترین آب چاہ وہ ہے کہ شیرین اور سبک اور زود ہاضم تر ہو اور تنگ دہانہ اور مسقف نہو بلکہ فراخ دہان اور کشادہ ہو اور اوس سے صرف پانی کا زیادہ ہو - بعض کنوئین ایسے دیکھے اور سنے گیے ہین کہ پانی اونکا لطافت اور خفت مین آب گنگ سے ہم پہلو ہے - الغرض جس پانی مین صفات محمودہ زیادہ ہون اپنے ماسوا سے عمدہ شمار کیا جاتا ہے - لیکن اس امر مین عادت کو بھی دخل تمام ہے ایسے آدمی بہت ہین کہ آب چاہ کے معتاد ہین اور بالکل ضرر نہین پاتے مگر یہ بات خارج از مبحث ہے لائق اعتبار نہین - اور پانی کاریز اور کنوئین کا بہ نسبت چشمہ کے ردی ہے مگر یہ حکم اکثری ہے کلی نہین - اور رنز گڑہا ہے مصنوعہ کو کہتے ہین کہ زمین رطوبت ناک مین ہوتا ہے اور پانی زمین رطب کا مترشح ہوکر اوسمین جمع ہوتا ہے یہ پانی آب چاہ سے

١ پہونچ بریعنی ١٢
٢ لائق پھٹنے کے ١٢ [illegible]
٣ بخار ٹانا ١٢
٤ یا بیرنہ ہوسکیگا
٥ یا ضعیف ہوسکیگا یا شدید ١٢
٦ یعنی چشمہ ایستادہ
٧ اصل میں [illegible]

ردی تر ہے - او سمین اور عین واقف مین یہ فرق ہے کہ عین واقف مین پانی تہ زمین سے آتا ہی اور اسمین نواحی
زمین نمناک سے جمع ہوتا ہے فافترقا فرقا صحیحا - اور ان سب کی ردی ہونیکی وجہ یہ ہی کہ پانی
مذکورہ بند رہتے ہین اور مدت دراز تک زمین سے مختلط اور ملے رہتے ہین اسیلیے اونسے تعفن اخلاط کا
خوف ہے **فائدہ دوم** ماء راکد یعنی ٹھہرے پانی کے بیان مین - مخفی نرہے کہ پانی استادہ تمام ردی ہین
کیونکہ اجزای رطب ارضیہ سے بسبب عدم تحرک اور طول مکث کے شدید الاخلاط ہین - خصوصا وہ جسمین
کائی وغیرہ اگی ہون ایسے پانی کو عربی زبان مین ماء آجامی کہتے ہین آجام جمع اجمۃ کی ہے - اور زیادہ ردی
اونمین سے اون نہرون کا پانی ہے جسمین عفونت ہو اوسکو اطبا ماء البطائح بولتے ہین - الغرض
ٹھہرا پانی آجامی ہو خواہ بطائحی یا غیر اونکا معدہ سے موافق نہین اور موجب آفات کثیرہ ہے اوس سے
پرہیز لازم ہے **فائدہ سوم** احکام میاہ معدنیہ اور علفیہ کے بیان مین - یہ تمام پانی صحیح معتدل مزاجون
کے لیے ردی ہین لیکن بعض پانیون مین کسی ایک امراض کے لیے منفعت ہوتی ہے جیسا اسی فصل مین
بیان آتا ہے - اسلیے انکی پینے کی عادت نکرنی چاہیے بلکہ امراض مین استعمال انکی مجوز ہے - صرح بہ
صاحب الکامل والجیلانی فی شرح القانون - دائمۃ انکی بھی بسبب اختلاط اجزای غریبہ ارضیہ
اور تکثیف آب بمزاج ممنوع ہے - الغرض جس پانی مین گھاس ہو حکم اوسکا مثل پانی آجامی کی ہے
اور باقی معدنیات سوا ذہبی اور فضی اور حدیدی کی بنابر فساد جوہر معادن کے مختلف الردائۃ ہین -
جیسا مزاج معدن کا ہوگا ویسا ہی پانیکا - لیکن تینون پانی مذکورہ مفید اور مقوی ہین اسلیے کہ ذہبی
اور فضی مفرح دل اور مقوی ارواح ثلاثہ ہے - اور حدیدی مقوی احشا اور مصلح اعضا اور
مزیل طحال اور اسہال اور محرک قوت باہ ہے اور جب انکو گرم کرکے عمدہ پانی مین سرد کرین یہانتک
کہ پانی اونکی قوت حاصل کرے تو حکم اوسکا پانی معدنی کا ہوگا - **انتباہ** توصیف اور تعریف آب
طلائی اور نقرئی اور آہنی سے یہ وہم نکیا جاوے کہ آب چشمہ اور باران سے بہتر ہے کیونکہ ظہور بعض
فوائد کا موجب فضل کلی کا نہین ہو سکتا - غایۃ الامر یہ ہے کہ پانی مذکورہ بہ نسبت اور میاہ معدنیہ کے
بہت قلیل الردائۃ ہین اور منافع سے مقرون ہین پس بمنزلہ دوا کے سمجھنا چاہیے اسلیے ہمیشہ استعمال
انکا مثل دوا کے ممنوع ہے کیونکہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ تمام پانیون معدنیہ سے عسر بول پیدا
ہوتا ہے چنانچہ فائدہ آئندہ مین بیان کیا جائیگا - **فائدہ چہارم** میاہ ثلجیہ اور جمدیہ کے
بیان مین - ثلج عربی زبان مین برف کو کہتے ہین اور وہ ہوا ہے کہ بسبب برودت کے بستہ ہوکر زمین
پر گرتی ہے اور جمد یخ کو بولتے ہین اور وہ پانی ہے کہ بسبب برودت کی بستہ ہو جاتا ہے - جاننا چاہیے

کہ ہر واحد انمین سے اگر صاف اور روشن ہو اور اشیا ء ردیہ سے خالی ہو تو ضرور صلاحیت سے متقرف
ہوگا۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ اور پانیون صالحہ سے کثیف ہوگا۔ کیونکہ ایسا پانی سردی قوی سے متاثر ہوتا ہے
اسی لیے صاحب درد اعصاب کو بہت ضرر دیتا ہے لیکن اگر ایسے پانی کو جوش دین تو صلاحیت کیطرف عود
کرتا ہے کیونکہ جوش دینا مزیل کثافت آب ہے ہان اگر یخ ایسا ہے ردیہ سے ہوگی تو ظاہر ہے کہ پانی اوسکا
بھی ردی بلکہ اردی ہوگا اور ایسا ہی برف اگر ہوا سے غبار ناک اور یخچہ ردیہ سے پیدا ہوگی یا کسی موضع
ردیہ پر گری ہوگی تو رداءت اوسکی بھی ظاہر ہے چاہیے کہ ایسے برف اور یخ کو بالکل پانی سے ممزوج نکرین۔
ہان اگر تبرید آب صالحہ کے لیے پانی کو برف مین رکھکر سرد کرلین۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ جیسا متعارف ہے۔
فائدہ پنجم پانی گرم اور سرد کے استعمال کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ آب سرد معتدل المقدار تندرستون
کے لیے تمام پانیون سے عمدہ ہے کیونکہ معدہ کو قوت دیتا ہے اور اشتہا لاتا ہے اور صعود ابخرہ کو دماغ
کیطرف روکتا ہے۔ اور تعدیل آب سرد کی اخلاط اور ارواح کے لیے ایسی ہے جیسے تعدیل ہوا بارد کی
ارواح کیلیے۔ سرد پانی غلیان اخلاط اور اونکی عفونت کو تسکین دیتا ہے۔ اسیواسطے اطبا کہتے ہین کہ
تپ غلیانی مین اگر مانع مثل آفت احشاء وغیرہ نہو تو فقط آب سرد سے علاج کرنا کافی ہے لیکن
پانی شدید البرودۃ مضر اعصاب اور احشاء متورمہ ہے یہ تمام اوصاف کہ پانی سرد مین بیان کیے گئے یہ
اوس سے مخصوص ہین جو بذاتہ سرد ہو جیسا آب شبنم وغیرہ وہ جسکو صنعت سے سرد کیا گیا ہو جیسے برف
یا شورہ سے کیونکہ ایسا پانی خواص مذکورۂ بالا سے خالی ہے اور آب سرد سے موسم گرما اور وقت گرما
مین غسل کرنا محرک شہوت مزاج کو معاون قوت اور حافظ حرارت غریزی اور مقوی جلد ہے
اسی لیے اکثر امراض جلدی کو بشرط تنقیہ نافع ہے اور تقلیل مواد اور منع تداخل ہوائے متعفنہ
کرتا ہے اسی لیے وبا مین آب سرد سے غسل کرنا بہتر لکھا ہے تاکہ بسبب تسدید مسام کی ہوائے
متعفنہ بدن مین سرایت نکرے۔ اور سخونت بدن کی جو غسل آب سرد سے حاصل ہوتی ہے
عرضی ہے ذاتی نہین والا اعتبار لہ۔ اور پانی گرم خواہ آفتاب سے ہو خواہ آگ سے احکام
اوسکے باعتبار سخت گرمی اور نیم گرمی اور نیز باعتبار نہار اور طعام کے بعد پینے کے مختلف ہین ہر ایک کو
بہ تفصیل لکھا جاتا ہے۔ محقق تر ہے کہ آب گرم بعد طعام کے پینا ہضم طعام کو فاسد کرتا ہے اور غشیان
اور سستی لاتا ہے خصوصاً اگر نیم گرم ہو کیونکہ آب نیمگرم افساد ہضم مین بہ نسبت سخت گرم کی قوی ہوتا ہے
بخلاف آب سخت گرم کے کہ کبھی طعام کو منحدر اور منہضم کرتا ہے اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے
کہ کثرت گرم پانی پینے سے بباعث ارخاء اور سستی کبد کے استسقا ہوجاتا ہے اور بسبب حرارت

ان کو جو پیدا ہوتی ہے اور جو بسبب افساد ہضم جید کے بدن کو گلاتا ہے اور پیاس صادق میں فوراً تسکین
ہوتی ہے بھی بہت البتہ پیاس کاذب میں باعث ازالہ سبب تسکین حاصل ہوتی ہے اور گرم پانی
زیادہ پینا معدہ کو رطوبات سے صاف اور شکم کو نرم کرتا ہے اسطور سے ثقل کو نرم
اور جرم امعا کو سست کرتا ہے لیکن کثرت آب گرم کی علی الاطلاق موہن قوی معدہ ہے اسلیے
اطبا ایسے شخص کو جو گرم پانی پینے کا عادی ہو تھوڑی مصطگی کھانے کا حکم دیتے ہیں تاکہ اوسکا
مصلح ہوجاوے - اور پانی بہت گرم اکثر اوقات قولنج ریحی اور ثقلی کو کھول دیتا ہے اور ریح الطحال
کو نافع ہے - اور جاننا چاہیے کہ آب گرم مسکن درد شدید اور مدر بول اور حیض ہے خواہ شرباً خواہ
نطولاً - اور چند اشخاص مذکورہ ذیل کو بھی سودمند ہے ایک اصحاب صرع کو بباعث انضاج
اور تحلیل مواد کے دوسرا اصحاب مالیخولیا کو بباعث ترطیب اور تسخین اور تلطیف اور ترقیق مادہ
غلیظہ کے تیسرا اصحاب صداع بارد کو اور اصحاب رمد کو بسبب تسکین درد اور انضاج مادہ کے -
چوتھا ان اشخاص کو جنکو حلق اور عمور میں بثور اور اورام ہوں یا کانوں کے پیچھے ورم ہو بباعث انضاج اور
تلیین مادہ کے کیونکہ مواضع مذکورہ بواسطہ اعصاب کے آب سرد سے ضرر پاتے ہیں - پانچواں ان
اشخاص کو کہ حجاب سینہ اور اسکے نواحی میں تفرق اتصال رکھتے ہیں - اور استعمال اوس پانی کے
کہ آفتاب سے گرم ہو بالخاصیت مورث برص ہے کما قیل الماء المشمس یورث البرص - خصوصاً اگر ظرف
مسی میں گرم شہر دن اور موسم گرم میں گرم ہو - **فائدہ ششم** احکام آبہاے ردیہ میں - جاننا
چاہیے کہ آب شور بدن کو لاغر اور چہرہ کو متغیر کرتا ہے اول اسہال اور بعدہ بسبب تخفیف رطوبات کے
قبض کرتا ہے اسیواسطے موجب خارش ہے لیکن احکام مذکورہ اوسکے پینے پر منحصر ہیں - اور تریاق مصلحہ
آب شور غذاے چرب اور شیرین ہے اور سکنجبین نیز - البتہ آب شور سے اعضا کو غسل کرنا خارش کو
نافع ہے اور زیر جلد جو خون بستہ ہو اوسکو تحلیل کرتا ہے اور قمل اور قمقام کو جو ایک قسم کی حیوانات
ہیں اور ابرو اور سائر بدن میں پیدا ہوتے ہیں قتل کرتا ہے اور فالج اور استرخا اور رعشہ وغیرہ
امراض عصبی کو بہت نافع ہے - بحر اصطلاح اطبا میں دریاے شور کو کہتے ہیں اور آب شور عام ہے
کہ بحر سے ہو یا زمین شور سے نکالا جاوے یا آب شیرین میں نمک ڈالا جاوے - غرض آب بحر خاص اور
آب شور عام ہے مگر آب شور غیر بحری فوائد میں قریب آب بحر کے ہے الا بعض خواص میں جو بیان ہوا ہے
اور غلیظ اور میلا پانی موجب تولد حصات اور سدد ہوتا ہے اسی واسطے ایسے پانی پینے والے کو مدرات
کا پینا لازم ہے تا اجزاے مسددہ کو بذریعہ ادرار خارج کریں - اور آدمی آفات سے مامون رہیں -

البتہ جو اشخاص ضعف معدہ مین مبتلا با سہال ہون غلیظ اور میلا پانی اونکو اکثر نفع دیتا ہے اسلیے کہ پانی
مذکورہ جلدی معدہ مین فرو نہین ہوتا۔ اور آب نوشادری مطلق اور مسہل طبیعت ہے خواہ اوسکو نوش
کرین خواہ اوسمین بیٹھین خواہ اوسکو حقنہ مین استعمال کرین اور پانی پھٹکری کا نفث الدم اور خون بواسیر اور
اسہال کو نفع دیتا ہے لیکن اوس سے غسل کرنا اکثر تپ استحصافی کو پیدا کرتا ہے اور پینا اوسکا تپ عفنی کا
موجب ہے کیونکہ پینا اوسکا سدہ کا باعث ہے جو کہ موجب عفونت ہے۔ لیکن حدوث تپ کا آب مذکورہ سے
اون ابدان مین ہوتا ہے جو کہ تپ کے لیے مستعد ہون اور ایسے اشخاص وہ ہین کہ مسام اونکے تنگ ہون اور ارواح
اونکی گرم تر اور لیاقت حدوث سدہ کی اونمین زیادہ ہو۔ اور آب کبریتی یعنی وہ پانی کہ زمین گوگرد سے
باہر نکلی مسہل اخلاط اور گرم خشک کرنیوالا ہے اور اوسمین بیٹھنا داد اور بہق اور جرب اور خارش اور تقشر
جلد اور وجع مفاصل اور ریاح باردہ اور صلابت طحال اور درد جگر اور رحم اور درد زانو اور گنج اور تعقد
اعصاب اور زخم درندہ وغیرہ کو نافع ہے اور پینا اوسکا مضعف معدہ اور قوت باصرہ اور مسخن جگر ہے۔
اور پانی زرنیخی یعنی وہ پانی کہ معدن زرنیخ اور قیر سے نکلے پینا اوسکا مفتح سدہ اور مسمن بدن ہے اور
رخسارہ کو سرخ اور قروح کو مندمل کرتا ہے لیکن مورث قروح امعا اور محدث امراض حارہ ہے۔
مصلح اوسکا اغذیہ تر اور صمغ عربی اور گل ارمنی وغیرہ ہے اور تلخ پانی مفتح سدہ اور ملطف اخلاط
غلیظہ اور مفسد خون ہے۔ اور مصلح اوسکا شکر اور عسل اور طبیخ ہے۔ اور نیز مصلح اوسکا غذای چرب
اور شیرین ہے۔ اور آب نحاسی یعنی وہ پانی کہ معدن مس سے خارج ہو یا مس کو گرم کرکے پانی مین سرد
کرین واسطے جوشش دہن اور ورم لہات اور درد گوش اور تقویت اعضاء ضعیفہ کی مفید ہے۔
لیکن پینا اوسکا خطرناک ہے مصلح اوسکا بھی شکر اور شہد اور طبیخ ہے۔ اور جس پانی مین سکہ گرم کرکے
سرد کیا جاوے باعث قولنج اور مورث حبس بول ہے اور جس پانی مین قلعی گرم کرکے سرد کیجاوے قریب
پانی سکہ کی ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ تمام معدنیات کا پانی موجب عسر بول ہے خصوصاً اگر پینا اوسکا
مدت کثیر تک واقع ہو۔ گو پانی لوہے اور چاندی اور سونے کا بھی ہو فائدہ ہفتم تلطیف اور تزکیہ
آبہای صالحہ اور اصلاح پانیون ردیہ اور صاف کرنے آبہای غلیظہ کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ اگر ہم
چاہین کہ آب صالح کو لطیف اور سبک تر کرین تو چاہیے کہ کسی برتن خاکی مین پانی ڈالین اور جو پانی اوس سے
نکلا اور تقاطر کرے کسی عمدہ برتن مین پکڑین یہ پانی لطیف نہایت اور عمدہ ہوگا اوسکا نام عربی
زبان مین ماء المقطر ہے اور جسقدر بلند جگہہ سے تقاطر کرے اوسیقدر بہتر اور عمدہ ہوگا۔ ایسا
پانی دل گرم کی تبرید اور دفع خفقان حار مین بہت نفع مند ہے۔ اور آبہای ردیہ کی اصلاح کئی جہت سے

ہو سکتی ہے ۔ اول یہ کہ تصعید اور تقطیر کرین یعنی پانی سے عرق لیوین ۔ تقطیر کے طریق بہت ہین بہترین وہ ہے
کہ بقراط نے لکھا ہے وہ یہ ہے پانی ردی کو جسکی اصلاح منظور ہے دیگ مین ڈالین اور دیگ کے منھ پر
چند لکڑیان تقاطع کے طور پر رکھین اور لکڑیون پر روئی نئی دہنکی ہوئی رکھین تاکہ بخار اوسکا باہر نہ نکلے اس دیگ
کے نیچے آگ جلاوین تاکہ بخار پانی کا صوف مین پہونچکر دیگ مین گرتا رہے اس اثنا مین آب صوف کو دیکھتے رہین
کہ ابتک شیرین ہوا ہی یا نہین ۔ جب شیرین ہوجاوے صوف کو اوٹھاکر کسی اچھے برتن مین نچوڑ لین پس
اسی طرح جسقدر چاہین عرق لیوین جب دو تین بار عرق صوف سے لیا جاوے تب پانی کو دیگ سے
پھینکدین اور دوسرا پانی اوسمین داخل کرین اسی تدبیر سے پانی شور اور تلخ شیرین ہوجاتا ہے ۔ دوسرا یہ
کہ پانی شور اور گدلے کے کنارے ایک گڑہا فراخ کھودین تاکہ پانی اوسمین ترشح ہووے پس پہلو سے
گڑہے اول کے دوسرا گڑہا کھودین جب پانی اوسمین ترشح ہو تب تیسرا گڑہا اوسکے پہلو مین کھودین
اور ایسا ہی ترشح کے طور پر پانی کو ایک گڑہے سے دوسرے مین منتقل کرین یہان تک کہ پانی شیرین
ہوجاوے ۔ اور اگر زمین نواحی دریا وغیرہ کی شور ہو تو کسی عمدہ زمین مین جو کہ بورقیت اور نمکینی سے
دور ہو ۔ گڑہا کھودین اور پانی دریا وغیرہ کا مشک وغیرہ کے ذریعہ سے اوٹھاکر اوسمین ڈالین ۔
پس بطریق مذکورہ ایک گڑہے سے دوسرے مین منتقل کرین یہان تک کہ پانی شیرین ہوجاوے تیسرا
(اور یہ سب سے آسان تر ہے) کہ پانی کو جوش دیوین یہان تک کہ چہارم اوسکی اڑجاوے تب باقی
پانی اچھا ہوگا اور اگر تیس رطل پانی مین ایک رطل سرکہ انگوری مخلوط کرین پس جوش دیوین کہ ایک
چوتھائی اوڑجاسے تو بہت ہی عمدہ ہوگا ۔ اور جاننا چاہیے کہ اطبا کو آب مطبوخ مین اختلاف ہے
بعضون کا یہ قول ہے کہ جب پانی کو جوش دین تو لطیف ہوجاتا ہے اور ردائت اوس سے زائل ہوجاتی ہے
شیخ بوعلی سینا کا بھی یہی مذہب ہے ۔ یہ لوگ اپنے اثبات مدعا کے لیے دو دلیلین پیش کرتے ہین
اول یہ کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ پانی مطبوخ مین نفخ کمتر ہوتی ہے اور معدہ سے جلدی منحدر
ہوجاتا ہے اور یہ دونون صفات خواص لطافت سے ہین ۔ دوسرے یہ کہ وزن آب مطبوخ کا خفیف
اور سبکتر بہ نسبت غیر مطبوخ کے ہوتا ہے اور یہ نشان لطافت ہے ۔ اور بعض دیگر اطبا کی یہ رائے ہے
کہ پانی پکانے سے غلیظ تر اور کثیف تر ہوجاتا ہے ۔ اونکی دلیل یہ ہے کہ جب پانی کو جوش دین بلاشک
جسقدر لطیف ہے اوڑجاویگا لان اللطیف اشد قبولا للتصعید ۔ اور جب اجزاے لطیفہ علیحدہ
ہوجاوینگے تو جسقدر باقی رہیگا لامحالہ بہ نسبت اول کے کثیف ہوگا لغلبۃ الارضیۃ علیہ اور یہ بات
ظاہر ہے کہ تمام پانی موجودہ اجزاے ارضیہ سے خالی نہین پس جوش علی الاطلاق موجب مزید کثافت ہے

اور شیخ رح نے ان لوگون کو جاہل کہا ہے حیث قال والجہال من الاطباء یظنون ان الماء المطبوخ یتصعد لطیفہ ویبقی کثیفہ فلا فائدۃ فی الطبخ اذ بہ یرید الماء تکثیفا ۔ اور ان لوگون نے شیخ کی بھی تردید کی ہے کہ شیخ نے جو کچھ خفت وزن اور قلت نفخ کے بابت لکھا ہے ہم نہین مانتے کہ یہ بات تمام پانیون مین پائی جاتی ہے چنانچہ یہ امر تجربہ سے ظاہر ہو چکا ہے ۔ شیخ رئیس نے بھی اونکی تردید مین بہت کچھ لکھا ہے مگر باعث تطویل سمجھکر متروک کیا گیا ہے کستی اور صاحب نے تولین مذکورین مین تطبیق بھی دی ہے وہ بھی اسی قسم سے سمجھکر قلم انداز ہوئی ہے ۔ ایک اور طریق دفع ردائت پانی کا (جو کہ طرق مذکورہ صدر سے بہت آسان اور سہل معلوم دیتا ہے) یہ ہے کہ خاک پاک اور صاف ردی پانی مین ملاوین خصوصاً وہ خاک کہ پینے والے کے شہر سے ہو پس اوس پانی کو کچھ عرصہ پڑا رہنے دین یہان تک کہ صاف ہو جاوے یہ عمل جسقدر مکرر سہ کرر کرین اوسی قدر پانی بہتر اور عمدہ ہوگا ۔ اور طریق تصفیہ آب کدر او غلیظ یہ ہے کہ اوسمین خستہ زردآلو ملاوین یا گل ارمنی یا پست گندم یا قدرے پھٹکری یا تھوڑی سی زاج گھسکر پانی مین آمیز کرین لیکن پھٹکری اور زاج حتی المقدور پانی مین نہ ملاوین ضرر سے خالی نہین اور کوئلہ کسی عمدہ لکڑی کا آب غلیظ مین سرد کرین تو پانی صفا ہو جاتا ہے اور ماسوا اسکے جو تدبیرین ردی پانی کو اصلاح کرتی ہین وہ اس جگہہ بھی کار آمد ہے ۔ اور پیاز کھانا تمام ردی پانیون کے لیے تریاق ہے خصوصاً اگر سرکہ مین پروردہ ہو اور ہلیلہ بھی بجستور نافع ہے ۔ باقی رہا ذکر ان اوقات کا جنمین پانی پینا ممنوع ہے مع منافع اور مضار کے سو اگلی فصل مین مذکور ہوگا ۔ **فصل سوم تدبیر شروب کے بیان مین** ۔ اس فصل کو کئی مشرب پر بیان کیا جاتا ہے ۔ مشرب اول پانی پینے کے وقت مین ۔ جاننا چاہیے کہ پانی پینے کا وقت معتدل مزاجون کیواسطے وہ ہے کہ غذا مین ہضم کما ینبغی شروع ہوا ہو یعنی تقریباً ایک ساعت گذر چکی ہو اور احتیاج پانی کی بعد غذا کے اس لیے ہے کہ اکثر غذاؤن مین ارضیت غالب ہوتی ہے اور ہضم غذا کے لیے اعتدال قوام لازم ہے پس پانی پینا ضرور ہے تا کہ غذا کو ہضم کے لیے مہیا کرے کیونکہ اگر اس حالت مین ہمراہ طعام کے مائیت اور رطوبت ہوگی تو اغلب ہے کہ غذا معدہ مین جلجاوے چنانچہ اجسام ارضیہ بابسہ کہ بدون پانی کے دیگ مین ڈالے جاوین تو ضرور محترق ہو جاوین گی ۔ ہان اگر اغذیہ ذی رطوبت ہون تو معتدل مزاجون کو احتیاج پانی کی نہین البتہ محروری مزاج محتاج ہین ۔ پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ پانی پینا اثنا ے طعام اور بعد اوسکے فوراً منہی عنہ ہے اور وجہ اوسکی مشرب دوم مین عنقریب آتی ہے لیکن یہ امتناع غیر محروری کے حق مین ہے کیونکہ اگر معدہ کسی کا گرم ہو

تو اوسکو جائز بلکہ واجب ہے کہ اثناء طعام اور بعد اوسکے متصلاً پانی نوش کرے۔ اسلئے اگر ایسا شخص وقت پیاس کے پانی پر صبر کریگا تو غذا معدہ مین جلجاویگی اگرچہ غذا اوسکی ذی رطوبت ہو کیونکہ ہیئت طعام کی اطفاء حرارت معدہ مین اثر معتدبہ نہین رکھتی۔ اور ایسا ہی آب قلیل البرودت جسقدر اعتدال سے بعید ہوگا اوسیقدر اطفاء حرارت معدہ مین اثر کمتر رکھیگا کما لا یخفی۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اشخاص محروری مزاج کو شہوت طعام کمتر ہوتی ہے جب آب سرد نوش کرین تو بھوکھ قوی ہو جاتی ہے۔ الغرض توقیت اور تعیین پانی کی مزاج کی حال پر مفوض ہے۔ مگر چونکہ وجود پیاس صادق کا علامت احتیاج پانی کی ہے اسیلئے اطبا نے کہا ہے۔ اما الماء فوقتہ العطش سواء کان علی الطعام او بعدہ۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ ادنی خواہش کی متابعت نہ کیجاوے بلکہ جب پیاس صادق ہو تو پھر اوسکو کسی حالت مین روکنا نہ چاہیے۔ اور معتدا اوقات منہیہ مین غیر محروری مزاج کو لازم ہے کہ پانی کمتر پیئے اور جرعہ جرعہ نوش کرے اور اگر عوض پانی کے شربت خام نبات یا قند وغیرہ کا عرق گاوزبان یا کیوڑہ ملاکر نوش کرین تو بہتر ہوگا بہرحال جسقدر ہوسکے پانی بہت تھوڑا پئین کیونکہ اسمین فوائد بہت ہین۔ ایک نقل مشہور ہے (بمذاق بگردن راوی) کہ ایک قاصد نسو کوس چلتا تھا اور پانی راستہ مین نہ پیتا تھا مگر گاہے گاہے دودھ پی لیتا اور برابر چلتا تھا۔ اور فرق پیاس صادق اور کاذب کا مشرب پنجم مین علیحدہ بیان کیا جائیگا — مشرب دوم اوقات منہیہ پانی پینے کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ منجملہ اوقات منہیہ اول یہ ہے کہ اثنائے طعام یا اوسکی بعد متصلاً پانی پیا جاوے۔ اور بیان اوسکا بھی گذر چکا ہے کہ ممانعت اوسکی مخصوص البعض اور مختص باشخاص بارد المعدہ اور کثیر البلغم ہے۔ دوم یہ ہے کہ پانی نہار اور ناشتہ پیا جاوے اور اسوقت موجب امتناع یہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوگا تو پانی بلا مہل اور جلدی مع سردی اپنی کے اعضاء رئیسہ تک پہونچ جاویگا — پس اگر دل تک موصول ہوا تو خوف ہے کہ حرارت غریزی فرو ہو جاوے پس دفعتہ مر جاوے اور اگر جگر مین پہونچ جاوے تو خوف ہے کہ استسقا پیدا ہو۔ اور علاوہ بران سرد پانی نہار پینا اعصاب اور احشا اور آلات تنفس کو ضرر دیتا ہے اور جسقدر سرد تر ہوگا اوسی قدر مضر زیادہ ہوگا البتہ ہوائے گرم مین اور ایام طاعون مین اور صاحبان احشاء شدید الحرارت کو نہار پانی پینا اچھا ہے تاکہ شر کثیر دفع ہو جاوے بوجہ اہنا احوال مذکورہ مین ضرر بھی کمتر ہوگا بسبب مقاومت الحرارۃ بہ۔ اسیلئے پینا جبر دات کا مریضان محروری مزاج کو خلاء معدہ پر ضرر نہین کرتا کما لا یخفی سوم یہ کہ بعد حرکت عنیفہ اور ریاضت شدیدہ کے پانی پیا جاوے۔ اور باعث امتناع یہ ہے کہ اوقات مذکورہ مین اعضاء چونکہ گرم ہو جاتے ہین

اسلیے پانی کو معدہ سے فوراً جذب کرتی ہین اور یہ امر ابھی گذر چکا ہے کہ سرد پانی مع سردی اپنے کے اگر اعضاء رئیسہ تک موصول ہوگا تو باعث انطفاء حرارت غریزی اور موجب استسقا ہوگا اسلیے اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔ اور چونکہ جماع متعبہ باوجود تسخین اعضاء کے اونکو خشک بھی کرتا ہے اسلیے پانی سرد پینا بعد اوسکے بھی مضر ہوگا چہارم یہ کہ حمام کرنیکے بعد پانی پیا جاوے اس جگہ بھی وجہ امتناع کی وہی ہے جو ابھی مذکور ہوتی ہے۔ پنجم یہ کہ بعد مسہل کے آب سرد پیا جاوے والدلیل بامر آنفا میں حمام اور مسہل کے بعد آب سرد پینا بہت مضر ہے۔ انتباہ آب سرد اوقات مذکورہ مین پینا کبھی ایک امراض مثل رعشہ اور خدر اور ضعف وغیرہ پیدا کرتا ہے پس پرہیز اوس سے ضروری ہے اور احیاناً اگر انسان مضطر ہوکر اوقات مذکورہ مین پانی پیے تو چاہیے کہ پانی سے اول کلی کرلے اور جرعہ جرعہ کرکے پیوے شاید کہ اس حکمت سے پیاس رفع ہوجاوے اور اگر کفایت نکرے تو ضرور ہے کہ قدرے غذا اول تناول کرے اور بعد اوسکے تھوڑا سا پانی پی لے تاکہ پانی بسبب اختلاط غذا کے جلدی اعضاء رئیسہ تک نفوذ نکرے۔ بیان مذکورہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی شے جنس غذا سے پانی مین ملادین تو اوسکو غلیظ کرتی ہے اور نفوذ سریع سے باز رکھتی ہے کیونکہ اس حالت مین صرف پانی نہین ہوتا ایسے پانی کی استعمال بہ نسبت صرف پانی کے قلیل المضرۃ ہے۔ ششم یہ کہ پانی میوجات تر کے بعد پیا جاوے خواہ آب سرد ہو خواہ گرم۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ اجتماع مائیت میوجات اور پانی کا بسبب اختلاف حیثیت و تعدد خاصیت کے مستلزم فساد ہے اور موجب احداث اکلہ اور اورام اور قروح خبیثہ ہے اور چونکہ بطیخ کثیر الرطوبت اور سہل العفونت ہے پانی اوسکے ساتھ جمع کرنا ردی اور نقصان تر ہے خواہ بطیخ ہندی ہو خواہ غیر اوسکا یعنی تربوز ہو یا خربوزہ پانی اوپر بالکل نہ پیا جاوے جبتک کہ وہ معدہ مین ہو۔ ہان اگر پانی میوجات سے اول پیا جاوے اور میوجات بعد اوسکے کھائی جاوین تو کچھ مضائقہ نہین بشرطیکہ پانی معدہ سے جگر تک پہونچ گیا ہو ورنہ بدستور ممنوع ہے لان المنہی عنہ ہو اجتماعہما فی حیز کان وقد حصل۔ ونعم ما قال طبیب بیت میوہ برآب وآب برمیوہ ÷ عاقلان را نباید این شیوہ ÷ ہفتم یہ کہ وقت خواب کے یا بعد اوسکے فوراً پانی پیا جاوے خواہ بعد پانی پینے کے خواب کرے یا نکرے اور بدستور وقت شب آب سرد پینا منع ہے۔ اور موجب منع اوقات مذکورہ مین یہ ہے کہ اکثر امراض دماغی اس سے پیدا ہوتے ہین مگر یہ منع کلی نہین کیونکہ اگر کوئی شخص محرور المزاج ہو۔ یا ایام گرما ہون۔ یا طعام آخر روز یا رات کو کھایا ہو تو ایسے شخص کو رات کیوقت خواہ قبل خواب خواہ بعد خواب ضرر نہین رکھتا۔

اور بہتر احوط ہے کہ جب رات کو پانی پیے فوراً نہ سووے بلکہ تھوڑا عرصہ ٹھیرکر بات چیت کرے یا چلتا پھرتا رہے بعد اوسکے سووے کیونکہ بعض جگہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب رات کو پانی پیکر فوراً سو گئے دماغ مین فساد ہوا ہے اور بدستور جب خواب سے بیدار ہو جبتک حواس جمع نہون اور طبع بحال نہو پانی نہ پینا چاہیے اگرچہ معدہ طعام سے خالی نہو اور ویسا ہی تا امکان پیاس کاذب کی ندکرنی چاہیے۔ بعض جہلا جو عقل اور حکمت سے بے بہرہ ہین منہیات مذکورہ پر اسطور سے نقض کرتے ہین کہ ہم اکثر منہیات طبا کو استعمال مین لاتے ہین اور معہذا ضرر نہین پاتے۔ مگر یہ نقض اونکا مردود ہے کیونکہ جسقدر منہیات مذکور ہوئے اور ضرر اونکا مبین ہوا ہے کچھ لازم اور ضرور نہین کہ اونپر ضرر فوراً مرتب ہو اسلیے کہ اکثر اوقات بعد طول ایام کے ضرر اونکا ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا شیخ نے مبحث ہذا مین کہا ہے ومن لم یضرہ فی الحال یضرہ علی طول الایام والامعان فی السن۔ باعث اسکا یہ ہے کہ نظر جہلا کی عاجل پر محصور ہے اور نظر حکماء کی آجل پر مقصور ہے یہ خیال نہین کرتے کہ کئی ایک چیزین عالم جوانی مین بسبب قوت اور زور کے ضرر نہین دیتی مگر ضعیفی اور پیری مین ثمرہ اونکا معلوم ہوتا ہے پس جسکو محققین نے منع فرمایا ہے اوس سے پرہیز واجب ہے حالانکہ کتب فقہ سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ جو شئے طبا مضر اور منہی عنہ ہے اور اوسکے ترک مین شرع کی بھی مخالفت نہین ہوتی اوسکا ارتکاب شرعاً بھی ممنوع ہے مشرب سوم اس بیان مین کہ وہ پانی مختلف کو جمع کرنا ممنوع اور ناروا ہے۔ مخفی نرہے کہ اہل تجربہ نے تصریحاً منع فرمایا ہے کہ معدہ مین آب نہر اور آب چاہ جمع نہ کرنا چاہیے۔ ہان اگر ایک پانی معدہ سے گذر چکا ہے تو دوسرا پانی پینا کچھ مضائقہ نہین اور قرشی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ ہمنے کئی بار تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ اجتماع دو پانی مختلف کا محدث نفخ اور قراقر ہوتا ہے۔ پھر اوسی جگہ قرشی نے لکھا ہے کہ باعث اسکا یہ ہے کہ وہی دونوں لطافت اور غلظت مین مختلف ہین کیونکہ یہ بات پر ظاہر ہے کہ آب چاہ غلیظ اور آب نہر لطیف ہوتا ہے پس جب علت فساد کی معلوم ہوتی تو اس سے حکم اجتماع اور عدم اجتماع کا اور پانیون مختلف کا بھی معلوم ہو سکتا ہی۔ غرض اس تقریر سے یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نکرے کہ عدم اجتماع صرف آب چاہ اور آب نہر پر ہی منحصر ہے لاغیر بلکہ آب چاہ اور آب بارش۔ اور ایسا ہی آب نہر اور آب باران مین بھی اجتماع ممنوع ہے۔ غایت یہ ہے کہ چونکہ آب نہر اور بارش مین فرق کمتر ہے لہذا اونکی اجتماع سے ضرر بھی کمتر ہوگا۔ اور نہین تو عند التحقیق جب پانی ایک چاہ کا دوسرے چاہ سے لطافت اور کثافت مین مختلف ہو تو اونکو بھی باہم جمع کرنا باعث قراقر اور نفخ ہوتا ہے

مشرب چہارم پانی گرم اور سرد اور نیمگرم کے بیان مین۔ اور ذکر اسکا ہر مزاج سے انمین سے کونسا
مناسب ہے۔ جاننا چاہیے کہ بہت مناسب پانی امزجہ معتدلہ سے وہ ہے کہ شدت سردی مین (خواہ
وضعی ہو خواہ طبعی) معتدل ہو۔ اور جس پانی مین برف ڈالی جاوے خواہ برف ردی ہو خواہ جید
اوسکو پینا ممنوع ہے۔ اور بدستور آب برف گداختہ کا اور کھانا برف کا بھی ناروا ہے کیونکہ سردی
برف کی اعصاب اور اعضای تنفس اور احشاء کے لیے مضر ہے کما مر فائدہ قید پانی معتدل
برودت کی ساتھہ معتدل مزاجون کی اس لیے کی گئی ہے تاکہ حکم مبرودی اور محروری مزاج کا اس سے
خارج ہو کیونکہ محروری آب قوی البرد سے کبھی نفع پاتا ہے لیکن بسبب زیادتی اوسمین کسی حال مین نہ چاہیے
لیکن محروری مزاجون سے تحمل آب قوی البرد کی اوس شخص سے مختص ہے کہ دموی مزاج ہو۔ اور اگر
یہ کہا جاوے کہ وجہ خصوصیت حکم مذکور کی دموی مزاج سے کیا ہے حالانکہ صفراوی مزاج مین بنسبت
دموی کے گرمی زیادہ ہوتی ہے پس چاہیے کہ صفراوی مزاج آب قوی البرد کا زیادہ متحمل ہو۔ جواب
اسکا یہ ہے کہ صفراوی اگرچہ حرارت بہت رکھتا ہے لیکن غالبا نحیف البدن اور قلیل اللحم ہوتا ہے لہذا
متحمل سردی قوی کا کماینبغی نہین ہوتا بخلاف دموی کے کہ اعضاء باطنی اوسکی مستور بلحم کثیر
ہوتی ہین اسی باعث سے ضرر نفوذ سردی سے متضرر نہین ہوتا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی کہ پانی
معتدل البرودۃ معتدل مزاجون سے مناسب ہے اور زیادہ سردی محروری کو بھی ممنوع ہے پس
سرد مزاج کو قلیل البرد موافق ہوگا اور زیادہ اسکا مضر۔ مگر کسی عارضہ سے کہ وہ ساقط عن الاعتبار
ہے۔ اور مراد قلیل البرودۃ سے یہ ہے کہ وسط حقیقی مفروضہ سے جسکو معتدل کہتے ہین کمتر ہو اور جو
اوس سے زائد ہو اوسکو شدید البرودۃ کہتے ہین۔ الغرض احتیاج پانی سرد کی ہر فرد بشر صحیح اور
تندرست کو ثابت اور متحقق ہے اگرچہ سرد مزاج ہی کیون نہو۔ نہایت یہ ہے کہ کمی اور زیادتی
سردی کی حسب مزاج مفوض ہے۔ اور احتیاج آب سرد کی اسلیے ہے کہ تسکین پیاس صادق
کی سوا اسکی حاصل نہین ہوتی اور نیز بسبب جمع کرنے اجزای معدہ کے اوسکو قوت دیتا ہے اور دل
کو راحت میسر آتی ہے اور ابخرہ کو صعود سے مانع ہوتا ہے اور بدن کو رطوبت وافر بخشتا ہے۔
اسیواسطے حدیث شریف مین سرد پانی پینے پر تحریص اور ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا ہے کہ علیکم
بالماء البایت یعنی پانی شبینہ کو لازم جانو۔ کیونکہ آب غیر شبینہ سے البتہ سرد ہوتا ہے اگرچہ یہ حکم
مطلق ہے لیکن عند التحقیق اون ملکون اور بلاد سے مخصوص ہے کہ مفرط البرودت نہون کیونکہ بلاد
کذایئہ (یعنی مفرط البرودۃ) نہین سو موسم سرما مین آب شبینہ مفرط البرودۃ ہوگا پس استعمال اوسکی اوس جگہہ

جیسا گذرا ہوا ۱۲ — زیادہ سردی والا ۱۲ — گوشت والا ۱۲ — جیسا چاہیے ۱۲ — گوشت بہت دبا ہوا ۱۲ — زیادہ — رات بھر رکھا ہوا — شبینہ ہوئین

ممنوع

ممنوع ہوگی - جب حقیقت پانی سرد کی اور منافع اور مضار اوسکے معلوم ہوتی اب آب گرم اور نیم گرم کا
احوال سنو - جاننا چاہیئے کہ استعمال اونکا ناروا ہے ہان اگر بسبیل علاج پیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہین
مثلاً جب ارادہ قے کرنیکا ہو تو واسطے قے کے آب فاتر مین ملاکر پلاوین - کیونکہ آب نیمگرم خود بھی مقی ہے
مقی سے ملانا اوسکا ممد اور معاون قے ہوگا - اور جب غسل معدہ اور اطلاق طبیعت منظور ہو تو آب گرم پلاوین
اسی لیے بعد حبوب اور سفوف مسہلہ کے آب نیمگرم پلایا جاتا ہے - اور ایسا ہی پیاس کاذب کو تسکین دیتا ہے

لغسلہ الاعضاء عن المادۃ اللزجۃ - مگر بہت استعمال اوسکی ہرگز نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ کثرت اوسکی معدہ
کو سست کرتی ہے - اور جس پانی کو بعد طبخ کے سرد کیا گیا ہو وہ لامحالہ قلیل النفخ ہے - اور محرور مزاج
کے لیے مناسب ہے - اور باقی احکام آب سرد اور گرم کے اسی باب مین مذکور ہو چکے ہین مشرب تخیم
پیاس صادق اور کاذب کے بیان مین - اور طریق پانی پینے کا اور جو متعلق بہ بھی اسی مین بیان کیا جائیگا
مخفی نرہے کہ پیاس صادق جو متفق علیہ اطباء ہے وہ یہ ہے کہ بنابر احتیاج بدن اور اعضاء کے
رطوبت کیطرف ہو تا کہ عوض رطوبات متحللہ کا ہو جاوے - یا بواسطہ ازالہ یبوست اور حرارت کی - یا بسبب
ترقیق طعام ماکول کے ہو - اور جو پیاس ایسی نہو جمہور اطبا اوسکو پیاس کاذب کہتے ہین - اور قید جمہور کی
اسلیے کی گئی ہے کہ بعض اقسام اوسکے پیاس صادق مین داخل ہین جیسا ابھی مذکور ہوتا ہے - جاننا چاہیے
کہ پیاس کاذب جسکا کذب متفق علیہ اطباء ہے اور مطاوعت اوسکی منہی عنہ ہے وہ یہ ہے کہ خلط نمکین
غلیظ مثل بلغم شور یا خلط لزج شدید الیبس مثل بلغم جصی کے یا خلط غلیظ شدید الیبس مثل سوداے
احتراقی کے - معدہ مین جمع ہو جاوے - پس طبیعت واسطہ غسل مواد مذکورہ کے پانی کو طلب کرے - اور
اسکا خاصہ یہ ہے کہ پانی سرد پینے سے زیادہ ہوتی جاتی ہے اور جب پیاس پر صبر کرین یا ذرہ سو جاوین
تسکین ہو جاتی ہے کیونکہ مادہ معطشہ معدہ سے تحلیل ہو جاتا ہے - اور جو پیاس بعد کھانے طعام کے
(باوجود بہت پانی پینے کے) وقت ہضم طعام کے ظاہر ہو اسی قبیل سے ہے - اور پانی پینا وقت پیاس
کاذب کے مضر ہے چاہیئے کہ اوسکو استنشاق ہواے بارد اور مضمضہ آب سرد سے دفع کرین اگر اس سے
بھی دفع نہو تو کوزہ تنگ دہان سے تھوڑا سا پانی چوسین - اور جو کہ مختلف فیہ ہے یعنی بعض اطباء اوسکو
پیاس کاذب جانتے ہین اور بعض صادق مانتے ہین پیاس مخمورین اور سکاری کی ہے کہ اکثر اونکو بعد
خواب کے عارض ہوتی ہے - کیونکہ حرارت وقت خواب کے باطن مین مجتمع ہوتی ہے - شیخ اول پر ہے اور

قرشی ثانی پر - چنانچہ شیخ نے فرمایا ہے مطاوعۃ العطش الکاذب فی اللیل کما یعرض للسکاری والمخمورین
ضار جداً - اور قرشی نے کہا ہے یشبہ ان یکون عطش السکران والمخمورین لیس بکاذب لانہ حادث عن

تسخین کثیر جسد مین معدہ - واما نفی ان یسمی کانہا اذا کان عن بلغم لزج او غلیظ او مالح - واذا کان
شرب کثیر الماء البارد بالتجربۃ زائل حرارۃ المعدۃ بسبب تسخین اشرب لہا فلیس فی الکل الشرب عندی
بمذموم الا انہ یسکن کالحرارۃ ویطفہا - اور جو پیاس برف کہانے سے ظاہر ہوتی ہے وہ بہی مختلف فیہ ہی
اور ویسا ہی جو پیاس کہ تناول اغذیہ غلیظہ لزجہ سے مثل مچھلی تازہ اور ہریسہ اور کلہ پایچہ وغیرہ سے ظاہر
ہوتی ہے وہ بہی مختلف فیہ ہے اور دلائل ہر ایک کے اپنی جگہ پر مذکور ہین **انتباہ** پانی پینے والے کو چاہئے
کہ تدریجا اور آہستگی سے پیوے اور ایکدم سے نہ پیوے اور اثناء پینے مین وقفات کا لحاظ رکہے اور وقت وقفہ
اور دم لینے کے پانی کے برتن کو ایک طرف کرے تا انجار نفس کا پانی مین نہ پہونچے - کہ ضرر رکہتا ہے - بعض
عوام الناس منہہ اوپر لگا کر پانی وغیرہ پیتے ہین اس طریق سے پرہیز لازم ہے کیونکہ احتمال ہے کہ
پانی دفعۃ ریہ مین داخل ہو کر کہانسی مفرط کا باعث ہو اور سوا اسکے اور کئی آفات کا بہی خوف ہی -
اور احسن اور بہتر یہ ہے کہ برتن آبخورہ کشادہ دہن ہو تاکہ تمام چیزین اسمین نظر پڑین اور سفید مثل
برتن چینی اور بلور کے ہو تاکہ اگر تہوڑی سی چیز اوسمین گر جاوے تو فورا معلوم ہو جاوے - اور شکل
برتن کی ایسی ہو کہ پانی اوسمین کمتر سماوے اور دیکہنے مین زیادہ معلوم ہو تاکہ نفس کو بلحاظ اوسکی سیری
شکم حاصل ہو اور پینے مین کم آوے اور برتن آبخورہ ہر چند لطیف تر ہو خوبتر ہے - اور واضح ہو
کہ برتن قلعی سفید مین پانی پینا پیاس کو فورا تسکین کرتا ہے اور برتن مسی مین پینا محدث جذام ہے -
العیاذ باللہ - مگر اغلب ہے کہ یہ حکم بفرض صدق اوس برتن سے مخصوص ہے جو قلعی دار نہو چنانچہ
پیچہے بہی بیان ہو چکا ہے - اور برتن سیمین اور طلائی مین پینا اگرچہ مقوی دل اور مفید ضعف و خفقان ہے
لیکن جہان تک ہوسکے استعمال اوسکی نہ کرنی چاہئے کہ حدیث شریف مین منع بہ تہدید واقع ہوا ہے
تنبیہ اگر کسی کو پیاس پر صبر ممکن نہو خواہ حالت صحت مین خواہ مرض مین اور پانی زیادہ پیا جاوے
تو مناسب ہی کہ وقت امتلاء معدہ کے قے کرین تاکہ زیادہ پینے سے محفوظ رہین - **تتمہ بحث پانی کا**
احکام مثلث کے بیان مین - اور اسمین ایک قاعدہ اور چار تدبیرین ہین **قاعدہ** معانی مثلث اور
اوسکی فوائد اور منافع کے بیان مین - واضح ہو کہ طریق اطباؤن سے ہے کہ بعد تدبیر آب کی تدبیر شراب کی بہی لکہتے
ہین مگر چونکہ شراب قطعی الحرمۃ اور نجس العین ہے اور مباشرت اوسکی منجملہ کبائر ہے اور اخبار اور احادیث
اوسکی خباثت پر وارد ہین اور پینے والے اوسکے شرع شریف کی رو سے بلا شک مورد لعنت ہین -
اسلئے احکام شراب کے بیان نہین ہوئے اور بجائے اوسکے احکام مثلث کی بیان کئے جاتے ہین کیونکہ
منافع اوسکے منافع شراب سے قریب ہین اور بعضا نزدیک شیخین کے اور ایک روایت مین محمد صاحب کے

بھی حلال ہے جیسے ہدایہ فقہ اور دیگر کتب فقہ حنفیہ کے اندر مصرح ہے۔ مگر چونکہ حلیت مثلث کی مشروط بشرائط ذیل ہے اسلیے شرائط اوسکی ذکر کیے جاتے ہین تاکہ آدمی اوس سے غافل نہو۔ مخفی نرہے کہ پینا مثلث کا چاہیے کہ بہ نیت تقویت بدن اور دوا اور قیام عبادت کے ہو مگر اسقدر نہ پیئے کہ سکر محرم تک نوبت پہونچے۔ اور سکر محرم وہ ہے کہ ہذیان اور بکواس کا موجب ہو۔ پس اگر بقصد لہو اور بازی کے پیا وے تو متفق علیہ حرام ہے۔ اسی لیے چونکہ عوام الناس کو اجتناب اور احتراز اوس سے متعسر اور مشکل تھا امام محمد نے تمام مسکرات کو عموماً بلا لحاظ مثلث اور خمر قطیع الحرمۃ کے حرام کہا ہے اور علماء زمانہ نے بھی فتویٰ اسی پر دیا ہے۔ الغرض چونکہ مثلث مذہب شیخین مین حلال ہے پس اگر بسبیل تداوی یا تقویت بدن اور قیام عبادت کے استعمال اوسکی کیجاوے اور اوسکے شرائط بھی ملحوظ رہین تو اغلب ہے کہ عند اللہ اخذ نہ ہوگا لان العمل بروایۃ الثقات لیس مما یواخذ علیہا عاملہا۔ چونکہ ماہیت مثلث مین اختلاف ہے اسلیے بیان اوسکا بھی بہت ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ مناط حلت اور حلت کا کونسے مثلث ہے۔ جاننا چاہیے کہ نزدیک تمام فقہا اور اکثر اطبا کے مثلث وہ ہے کہ صرف شیرہ انگور پختہ کا بغیر پانی کے جوش دین اور جھاگ اوتارتے رہین یہان تک کہ دو حصہ اوسکی جلجاوین اور ایک حصہ باقی رہجاوے۔ پس اب مختار ہین کہ اوسکو ویسا ہی پیجا اوتارلین یا تھوڑا سا پانی اوسمین اضافہ کرکے اور ایک جوش دین اس شیرہ مین جبتک سکر نہو متفق علیہ حلال ہے اور بعد سکر کے مختلف فیہ۔ اور محمد بن محمود آملی نے شرح کلیات ایلاقی مین یون لکھا ہے کہ مثلث طبی وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور کا اور ایک حصہ پانی ملاکر جوش دین یہان تک کہ ایک حصہ جلجاوے اور دو حصہ باقی رہجاوین اور اطبا پر طعن کیا ہے کہ اونکی غلطی ہے کہ مثلث طبی کو مثلث فقہی سے امتیاز نہین کرتے۔ الغرض حلت اور حرمت کا اختلاف مثلث فقہی سے مخصوص ہے اور محمد بن محمود آملی نے جو بیان کیا ہے وہ اس حکم سے خارج ہے اور اہل شرع اسکو مثلث جمہوری کہتے ہین جیسا فتاوی عالمگیری مین مصرح ہے اور شیخ نے اسکو شراب مغسول سے موسوم کیا ہے بدون لفظ مثلث کے۔ صرح بہ الطبیب الہروی فی بحر الجواہر اور حکم اسکا اگرچہ حرمت مین مادون خمر ہے لیکن بہرحال مثلث فقہی سے حرمت مین زائد ہے۔ چونکہ بیان تفصیلی اس مسئلہ کا مناسب مختصر ہذا کا نہین اسلیے جسقدر ضروری الذکر تھا اوسی پر اقتصار کیا گیا ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ منافع مثلث فقہی کے قریب بمنافع خمر ہین یعنی تولید خون صالح اور تقویت ہضم اور باہ مین مفید ہے اور ذات الجنب اور ذات الصدر کو سودمند ہے اور صاحب جدری اور حصبہ کو بالخاصیت نافع لیکن کثرت اوسکی محروری مزاجون کے لیے مضر ہے۔ اور اس امر مین اصلاح اوسکی یہ ہے کہ اسکو پینے سے اول دو گھڑی آب گلاب یا بید مشک سے ملاوین۔ اگرچہ منافع مذکورہ اسپر

موقوف نہین کہ مثلث جوش مارتا اور سکر اوسمین پیدا ہو لیکن اوسمین کچھہ شک نہین کہ بعد حصول سکر کے
فی ذاتہ قوی الاثر ہو جاتی ہے۔ مگر مسکرات کو اسقدر پینا کہ سکر تک نوبت پہونچے یا آنکہ شرع مین منہی عنہ ہے
اطبا کے ہان بہی شدید المنع ہے لان السکر یکدر الروح والحواس ویظلم العقل ویخرب البدن اذا افرط فیہ
بلکہ ہلاک۔ اور مثلث ثانی جسکو اہل شرع جمہوری کہتے ہین اور شیخ نے اوسکو شراب مغسول سے تعبیر کیا ہے
حکم اوسکا منافع مذکورہ مین بہی برابر خمر کے ہے۔ مع شئے زائد علیہ وہو عدم الاضرار۔ پوشیدہ نرہے
کہ جیسا پانی پینا خلا معدہ پر اور بعد حرکت مفرط اور جماع اور سہل اور حمام اور بعد تناول میوجات
کے (خصوصا بطیخ کے) منہی عنہ ہے۔ ویسا ہی شراب پینا اوقات مذکورہ مین بہی عند الاطبا ممنوع ہے
اسلیے کہ وہ دماغ اور عصب کے لیے مضر ہے اور مرض حار اور فصل حار مین اس سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور
اختلاط عقل کا نیز خوف ہے۔ کذا قال الشیخ فی القانون۔ اور حکم شراب مغسول کا بہی بدستور ہے بخلاف
مثلث فعلی کے کہ پینا اوسکا اوقات مذکورہ مین بسبب غلظ قوام کے (کہ مانع سرعت نفوذ ہے)
شدید المنع نہین ہے۔ اور خلا معدہ پر اور میوہ جات کے بعد ہرگز مضر نہین۔ چونکہ منصب طبیب کا معالجہ
ہر مرض کا ہے لہذا چند تدبیرین اون عوارض کی لکھی جاتی ہین جو شراب سے عارض ہوتی ہین تدبیر
لذع کی۔ کہ بعد پینے شراب کی عارض ہوتی ہے۔ اور لذع کے معنی سوزش کے ہین۔ معلوم کرنا چاہیے کہ
جب کسی کو بعد پینے شراب کے سوزش مری اور فم معدہ مین ظاہر ہو تو چاہیے کہ آب انار مز یعنی ترش شیرین
کو چوسا کرے تا لذع صفرا کا فرو ہووے اور انار مز اسلیے کہا گیا ہے کہ صرف شیرین مستحیل بصفرا ہو جاتا ہے
اور صرف ترش بسبب قوت ترشی کے موجب سوزش ہو جاتا ہے اور معدہ کے لیے بہی مضر ہے لیکن اوسکا عصیتہ
اور فائدہ چوسنے کا یہ ہے کہ گذرنا مری اور فم معدہ سے بتدریج ہو اور اگر قدرے گلاب اوسمین آمیزان کرین
تو بہتر ہے تاکہ معدہ کو قوت حاصل ہو۔ اور لائق ہے کہ قدرے تخم انار بہی چباکر نگلیجاوین کہ وے معین
تقویت معدہ ہین لیکن کثرت اوسکی مفید نہین بلکہ گونہ مضر ہے کیونکہ نفخ اور ریح پیدا کرتا ہے۔ اور چاہیے
کہ اوس دن کی صبح کو شراب افسنتین پانی سرد سے ملاکر تہوڑا تہوڑا نوش کرین کیونکہ موجب تقویت معدہ
اور باعث چکنی بہوکہ کا ہے۔ اور قرشی نے کہا ہے کہ شربت ورد اور لیمو اور حماض اسباب مین سودمند ہین
اور قدرے اغذیہ مناسبہ مثل مزورہ رمان کے کہ پودینہ سے خوشبودار کیا گیا ہو کہاوین۔ اور بعدہ
حمام کرین کیونکہ اسمین تلیین اور تسکین دماغ ہے مگر حمام اوسصورت مین مجوز ہے کہ خوف تپ نہو
ورنہ مضر ہے۔ اور علامات اور نشان تپ کو کسل اور اعضا شکنی وغیرہ سے ظاہر ہین۔ تدبیر امتلای
شراب کی پس کسی نے شراب کثیر المقدار پی ہو تو صواب یہ ہے کہ قے کرین پس اگر خود قے ہو جاوے

فہوالمراد نہین تو پانی بہت پئین اور یا شہد ملا کر نوش کر کے قے کرین اور بعدہ حمام مین نہاوین تاکہ
بقیہ فضول شراب کی تحلیل ہو جاوین۔ اور بعدہ روغن سے مالش بدن کی بہت کرین اور خواب کے لیے
کوشش کرین تاکہ طبیعت کو استراحت ہو۔ جاننا چاہیے کہ آب نیمگرم اکثر مزاجون مین قے پیدا سانی
کرتا ہی لیکن بعض اشخاص مین سرد پانی بھی موجب سہولت قے ہوتا ہے اور یہ وہی لوگ ہین جنکے
معدہ ضعیف اور اخلاط اونکے رقیق ہون۔ تدبیر مستون کی ہشیار کرنیکے۔ جب بیہوشی سکر
کی غالب ہو تو جلدی ہوشیاری کے لیے تدبیر کرین۔ اور وہ یہ ہے کہ آب سرد اور سرکہ چند دفعہ متواتر
پلاوین۔ یا چھاچھ ترش اور پیاز کا پانی پلاوین۔ اور صندل اور کافور سونگھنا اور سرد رات زاید شل
روغن گل مع سرکہ سر پر مالش کرنا سودمند ہی **فائدہ** اگر شراب معدہ مین باقی ہو تو چاہیے کہ اول
قے کرین تا سبب سکر زائل ہو اور بعدہ علاج سکر مین مشغول ہون۔ مگر اس حالت مین چاہیے کہ
قے کے لیے آب سرد پلاوین تا باوجود اخراج مادہ کے تصاعد ابخرہ کا بھی مانع ہو۔ اور اگر معدہ
شراب سے خالی ہو تو ہرگز قے نفرماوین تاکہ موجب صعود ابخرہ کا نہو پس اس صورت مین فقط عادت ہی پر
کفایت کرین۔ اور شراب کا معدہ مین ہونا امتلا معدہ وغیرہ سے دریافت ہو سکتا ہے **انتباہ**
جب کوئی شخص علاج دردناک کا محتاج ہو جیسے قطع عضو یا داغ وغیرہ اور درد کا متحمل نہو سکے تو چاہیے
کہ اوسکو سکرات سے بیہوش کر کے علاج مین مصروف ہون۔ اور جو دوائین اس کام مین آتی ہین وہ یہ
ہین کہ آب شیلم شراب سے ملا کر پلاوین۔ یا لفاح اور افیون اور بنج ہر واحد نیم درم اور جائفل اور مشک
اور عود خام ہر واحد قیراط سب کو کوٹ چھانکر جسقدر حاجت ہو اسیقدر شراب مین ملا کر پلاوین۔ علے
ہذا القیاس اور تدبیرین جو مناسب وقت ہون عمل مین لاوین۔ تدبیر رفع خمار کی۔ جاننا چاہیے
کہ خمار اوس حالت سے مراد ہی کہ شراب ہضم نہو اور فضلہ اوسکا معدہ مین باقی رہے اور ابخرہ اوسکا دماغ
مین صعود کرین۔ پس اگر فضلہ مین بلغم ہو تو سر مین درد اور ثقل پیدا ہوتا ہے اور اگر صفرا ہو
تو تہوع اور قے پیدا ہوتی ہے اور ازالہ خمار کا قے اور اسہال سے کر سکتے ہین۔ اور قے کے واسطے
سکنجبین طبیخ شبت مین ملا کر پلاوین اور مکرر یہی عمل کرین یہان تک کہ معدہ پاک ہو جاوے
اور اسہال کے لیے جو دوائیں تنقیہ بلغم اور صفرا مین جامع ہون وہ دینی چاہئین۔ مثلاً محرور المزاج
کو آب انارین کو قدرے سقمونیا ملا کر دیوین۔ اور مبرود المزاج کو ایارج فیقرا سقمونیا ملا کر دیوین
پس اگر اسہال اور قے سے نفع نہو اور فضلہ معدہ سے تمامہ خارج ہو بلکہ بسبب تحریک تہوع
اور قے کے فضلہ زیادہ ہو جاوین۔ تو قدرے طعام مناسب کھلاوین۔ اور بعد ایک ساعت کی

تے کرا دین تا تقاضا یہ شراب کا طعام سے مخلوط ہو کر دفع ہو جاوے اور بعدہ معدہ کو اشربہ مقویہ سے جو مطفی حرارت اور قاطع بخار ہون تقویت دین مثل شربت انار اور سیب اور بہ اور غورہ وغیرہ کے۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اشربہ مذکورہ سرد پانی سے ملا کر پلا دین تاکہ سریع النفع ہون۔ اور بہترین ادویہ اس باب مین وہ شراب ہے کہ ماء الشعیر اور سنبل الطیب سے تیار کرین۔ اور اگر تھوڑا آب غورہ یا آب لیمون اور قدر سے نمک اوسمین ملا دین بنہایت نیک ہے علاوہ بران پاشویہ اور نطشقہ مین سے تدارک کرین اور تقویت سر کی روغنیات خوشبو سے کرنی چاہیے جیسا صداع بخاری کا علاج کرتے ہین سوای تدابیر مذکورہ کے اور کئی تدبیرین متعلق سجث ہذا کی ہین بخوف طوالت متروک ہوئین ہین ذکرہا فی الشیخ فی القانون اب چونکہ بحث پانی کی تمام ہو چکی ہے اسلیے اب غذا کے متعلق جو تدبیرین قابل ذکر ہین فصل لکھی جاتی ہین

فصل چہارم غذا اور دوا وغیرہ کے بیان مین

معلوم کرنا چاہیے کہ ماسوا پانی کے جو چیز وارد معدہ ہوتی ہے اور اوسمین فعل اور انفعال جاری ہوتا ہے اوسکی چھے اقسام ہین غذای مطلق۔ غذای دوای دوای مطلق۔ دوای معتدل۔ دوای سمی۔ سم مطلق۔ پس غذای مطلق وہ ہے کہ حرارت غریزی بدن سے متغیر ہو جاتی ہے یعنی صورت غذای چھوڑ کر صورت خلطی اور عضوی قبول کرتی ہے اور بدن سے متشابہ ہو جاتی ہے یعنی بدل ما یتحلل ہو کر جزو بدن ہو جاتی ہے مگر بدن کو ایسا تغیر نہین دیتی کہ مجری طبیعی سے خارج ہو اور مثال اوسکی نان گندم اور گوشت اور مانند اونکے۔ اور تاثیر غذای مطلق کی ماکول ہونیکے سبب صرف مادہ سے ہے چنانچہ شرح وحال بیان تاثیرات موثرات مین آتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ جو چیز مادہ سے اثر کرتی ہے وہ چیز کیفیت سے بھی ضرور اثر کریگی کیونکہ جب غذا سے خون صالح متولد ہوگا تو تسخین بدن (کہ کیفیات اربعہ سے ایک کیفیت ہے) بالضرور ظاہر ہوگی۔ اسلیے تاثیر غذا کی صرف مادہ سے ثابت نہین ہوتی۔ جواب اسکا یہ ہے کہ حکم تاثیر کیفیت کا اوس صورت سے مختص ہے کہ کوئی چیز اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہے اور کون اور فساد اوسپر طاری نہو اور بعد ازان بدن مین تاثیر کرے اور یہ صفات مذکورہ غذای مطلق مین نہین پائی جاتی اسلیے جبتک صورت کیلوسی دور نہوگی صورت خلطی کہ علت تسخین ہے حاصل نہوگی وہذا التحقیق خارج عن البحث۔ اور خون سرد کہ غذای سرد سے پیدا ہوتا ہے اور خون گرم کہ غذای گرم سے متولد ہوتا ہے اور کیفیت حارہ یا باردہ کا موجب ہوتا ہے اسکو بھی اسی پر قیاس کرین۔ کیونکہ حدوث کیفیت اس جہت سے متغیر نہین۔ اور غذای دوای وہ ہے کہ حرارت غریزی بدن سے متغیر ہو کر بدن کو بھی متغیر کرے اور آخرکار حرارت بدن سے متغیر ہو کر جزو بدن ہو جاوے اور تاثیر غذای دوای کی مادہ اور کیفیت سے معاً ہوتی ہے مادہ کے جہت سے اوسے غذا کہتے ہین اور کیفیت کی جہت سے اوسے دوا بولتے ہین

له کنپٹی پر ۱۲
ؔ تو چسپان ہو ۱۲
ؔ سے یعنی بہت جلد نفع کرین ۱۲
ؔ یعنی مثل گلاب وغیرہ ۱۲
ؔ کہ بسبب بخار عارض ہوتی ہے ۱۲
ؔ یعنی ذکر کیا اسکو شیخ نے قانون مین ۱۲
ؔ اور یہ تحقیق یعنی ... ہے ۱۲
ؔ یعنی ... ۱۲
ؔ یعنی ... ۱۲

اور مثال اوسکے کاہو اور ماء الشعیر ہی کیونکہ یہ چیزین باوصف تغذیہ اعضا کی تبریدبھی کرتی ہین اسلیے جو خون انسے متولد ہوتا ہے نسبت با انسان سرد تر ہے اسلیے سوزش کے لیے سودمند ہے **فائدہ** جو چیز مادہ اور کیفیت دونون سے اثر کرے اوسمین اگر تاثیر معدیہ کی غالب ہو اوسکو غذاے دوائی بولتے ہین۔ اور اگر تاثیر کیفیت کی غالب ہو اوسکو دواے غذائی کہتے ہین۔ اور جوہر غذاے دوائی کا تھوڑے زمانہ مین بسبب غلبہ غذائیت کی اپنی صورت نوعیہ سے منقلب ہوتا ہے بخلاف دواے غذائی کے کہ بنابر غلبہ دوائیت کے جوہر اوسکا جلدی صورت[۲] نوعیہ کو نہین چھوڑتا۔ اور فی الحقیقۃ یہ دونون ایک ہی ہین الا تھوڑا سا فرق ہے اسی لیے متقدمین[۳] نے صرف غذاے دوائی کو شمار کیا گیا ہے۔ اور دواے مطلق یعنی دوا صرف وہ ہے کہ حرارت بدن سے متغیر ہوکر اپنی کیفیت سے بدن کو متغیر کرے اور آخرکار حرارت بدن سے متغیر ہوکر تغیر اوسکی باطل ہو اور جزو بدن نہو یعنی دواے مطلق سے خون حاصل نہین ہوتا تاکہ بدل ما یتحلل ہو اور مثال اوسکی فلفل اور دارچینی وغیرہ ہے۔ اور دواے معتدل وہ ہے کہ حرارت بدن سے متغیر ہو اور بدن کو بالکل متغیر نکرے کما علیہ الاکثر یا تغیر معتدبہ نکرے کما علیہ البعض اور بدن سے متشابہ ہوکر جزو بدن نہوجا۔ اور جاننا چاہیے کہ دواے معتدل پر لفظ دواے فقط کا بدون تقیید معتدل کے اطلاق نہین کرتے اور بالفرض اگر کرین تو مجاز کے قبیل سے ہے اور باعث عدم اطلاق یہ ہے کہ دواے فقط اوسکو کہتے ہین کہ بدن میں وارد ہوکر اثر معتدبہ بہ نسبت سابق زائد پیدا کرے اور یہ معنی دواے معتدل مین مفقود ہین جیسا ابھی معلوم ہوچکا ہے پس دواے معتدل مجوعہ اسم اوس چیز کا ہے کہ صفت اوسکی بیان کی گئی ہے اور وہ چیز نہ غذاے مطلق ہے نہ دواے مطلق اور نہ غذاے دوائی ہے اور نہ دواے غذائی ہے اور نہ سم مطلق اور نہ دواے سمی۔ اور مثال اوسکی یہ ہے کہ اوسکے کھانے سے بدن مین تغیر معتدبہ ظاہر نہین ہوتا باوجودیکہ بمقدار اکثر کھائی گئی بار کے دواے سمی وہ ہے کہ حرارت بدن سے متغیر ہوتی ہے اور اوسکو بھی تغیر دیتی ہے پس اگر بمقدار شربت معین کھائی جاے تو آخرکار بدن کو خراب اور فاسد کرتی ہے بشرطیکہ مقرون باصلاح اور معتاد نہو کہ وہ مبحث سے خارج ہے اور مثال اوسکی فرفیون اور افیون ہے۔ اور اوسکو دواے سمی اسلیے کہتے ہین کہ وہ مانند سم یعنی زہر کے قاتل ہے لیکن اسقدر فرق ہے کہ قتل اوسکا بالکیفیت ہے اور قتل سم کا بصورت نوعیہ ہے چنانچہ عنقریب آتا ہے۔ اس جگہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اطبا نے ادویہ سمیہ کے لیے مثل اور ادویہ غیرسمیہ کے اوزان شربت مقرر کئے ہین حالانکہ شربت معینہ اونکا قاتل ہے کیونکہ وہ درجہ چہارم مین ہین حالانکہ یہ معنی یعنی قتل وظیفہ صناعت طب سے خارج ہین کیونکہ صناعت طب حفظ صحت موجود یا استرداد صحت زائلہ کے لیے موضوع ہے پس یہ دعینی قتل کے لیے اوزان مقرر نا کسطرح درست ہوسکتا ہے۔

جواب اسکے اگرچہ بہت ہین مگر عمدہ یہ ہے کہ تعین مقدار شربت کی صرف استعمال ہی کیواسطے نہین - بلکہ ہوسکتا ہی
کہ احتراز سکے لیئے ہو یعنی از مقدار شربت سے پرہیز اور احتراز لازم ہے کیونکہ یہ مقدار اوسکا مہلک اور قاتل ہے -
اور وظیفہ صناعت طب حفظ از ضرر ہے خواہ باستعمال ہو خواہ باحتراز پس ہوسکتا ہے کہ تقادیر شربت ادویہ سمیہ
کی احتراز کیلیئے ہو نہ استعمال کیواسطے - اور سم مطلق وہ ہے کہ حرارت بدن سے متغیر نہو بلکہ اپنی صورت
نوعیہ سے بشرط عدم صلاح اور عدم اعتیاد کے بدن انسان کو فاسد اور خراب کرتا ہے ورنہ مشہور ہے کہ جب
زہر کی عادت ہو یا اوسکی اصلاح کیجاوے تو کام شکر کا دیتا ہے پس اگر حار ہوگا تو بسبب تحلیل روح کے اور اگر
بارد ہوگا بسبب اجماد روح کے - موجب ہلاکت ہوگا - مثال سم مطلق کی بیش وغیرہ ہے - اور انسان
کی قید اسلیے کی گئی ہے کہ بعض سمیات بہ نسبت بعض حیوانات کے غذا ہین جیسے بیش موش کی لیئے غذا ہے -
وہذا اساقط عن الاعتبار لان کلامنا فی الانسان لا غیرہ - اور عدم تغیر سم مطلق سے یہ مراد ہے کہ صورت
طبعی اوسکی متغیر نہین ہوتی نہ یہ کہ سم مطلق حرارت غریزی بدن سے گرم بھی نہین ہوتا کیونکہ اکثر سموم اس
قبیل سے ہین کہ جبتک حرارت غریزی بدن سے گرم نہولین تب تک تاثیر نہین کرتے - ہان بعض سموم
از انجملہ ہین کہ بدون گرم ہونیکے بمجرد اسکی کہ بدن مین داخل ہوں عمل کرتے ہین بلکہ بعض سموم تو ایسے ہین
کہ بمجرد سونگھنے کی مثل ہلاہل وغیرہ کے اور بعض بمجرد دیکھنے کے عمل کرتے ہین چنانچہ بعض سانپون کی
نسبت ایسا سناگیا ہے - اگر یہ کہو کہ تعریف سم مطلق مین افساد بدن لیا گیا ہے حالانکہ بعض جگہہ اوس سے
اصلاح ظہور مین آتی ہے - چنانچہ حکایت کی گئی ہے کہ کسی شخص کو لوگون نے افیون دی تھی اتفاقاً بعد
اوسکے سانپ نے اوسے کاٹا اور ہلاکت افیون سے فوراً نجات ہوئی - اور ایسا ہی قرشی نے نقل کیا ہے
کہ مجھے برسام تھا اسی اثنا مین اتفاقاً مجھے بچھو نے کاٹا فی الفور مجھے افاقہ ہوگیا - اور ایسا ہی کسی مبروص کو
بیش دیا گیا تھا اوسکے برص دور ہوگئے - پس تعریف سم مین نقص آتا ہے - جواب اسکا یہ ہے کہ افساد بدن
حد سم مین مشروط بشرائط ہے جیسے عدم اعتیاد اور عدم اصلاح اور مانند انکے پس بنا بر علیہ ہوسکتا ہے
کہ عدم تقدم استعمال مضادات کا بھی افساد بدن مین مشروط ہو - کیونکہ اگر پہلے کوئی امر مہلک کہ مضاد
کیفیت سم ہو ظاہر ہوا ہو اور عقب اوسکی سم کھایا گیا ہو تو ممکن ہے کہ سم مذکور بباعث تضاد کے اوس امر مہلک
کی اذیت کو رفع کرے - پس اصلاح بدن کی سم سے بالعرض ہوگی نہ بالذات اور کلام ہماری آثار ذاتیہ مین ہے
اور سم بالذات مفسد بدن ہے نہ مصلح کیونکہ اصلاح اوسکی بالعرض ہے فتامل فانہ دقیق - **فائدہ جلیلہ**
تاثیر موثرات ماکول اور مشروب کے بیان مین - واضح ہو کہ یہ ماکول اور مشروب کی پانچ طرح پر تقسیم ہے -
پس جو چیزین کھائی پی جاتی ہین تاثیر اوسکی بدن مین اقسام ذیل سے خارج نہوگی - ما لصورۃ یا بالمادۃ

مه ۱۱ بیوسته
مه ۲ عبارت سے ساقط ہے کیونکہ کلام ہمارے فقط انسان مین ہے نہ اوسکے غیر مین ۱۲ منہ
مه ۳ دفع کیا گیا
مه ۴ یعنی تھوڑا تھوڑا چیزون کی پرہیز
مه ۵ سرسام
مه ۶ ...
مه ۷ ...
مه ۸ ...

یا بالکیفیۃ۔ یا بصورۃ و مادہ۔ یا بصورۃ و کیفیۃ یا بکیفیۃ و مادہ۔ یا بمادہ و کیفیۃ و صورت۔ پس یہ سات قسم ہوئین کیونکہ جو چیزین بدن پر وارد ہوتی ہین اوسکے سیلے مادہ اور صورت اور کیفیت ہوتی ہے پس تاثیر اوسکی بدن مین ایک سی ہوگی پس تین قسم اول حاصل ہوتی یا دو سی پس تین قسم اور حاصل ہوتی یا تینون سی معًا ہوگی وہ ایک قسم ہے۔ جاننا چاہئے کہ تاثیر ماکول و مشروب کی اگر فقط کیفیت سی ہو اوسکو دوا ہی مطلق بولتے ہین اور نظیر اوسکی زنجبیل وغیرہ ہے۔ پس اگر تاثیر اوسکی بدن مین بسبب زیادتی مقدار و کھانے کثی بار کی ہو اوسکو دوا معتدل بولتے ہین اور اگر تاثیر اوسکی بدون التکرار و التکثیر ہو اوسکے دو حال ہین یا یہ کہ بدن مین تاثیر کرے اور آخر الامر خود بھی اوس سے متاثر ہو وہ دوا مطلق ہے یا آخر الامر بدن سے متاثر نہو وہ دوا سمی ہے اور بیان ہر ایک کا گذر چکا ہے اور اگر تاثیر فقط مادہ سے ہے اوسکو غذا مطلق کہتے ہین اور مثال اوسکی گوشت اور گیہون ہے اور اگر تاثیر فقط صورت نوعیہ سے ہو اوسکا نام ذوالخاصیۃ ہے اور اوسکی دو قسم ہین ایک وہ کہ موافق مزاج انسانی اور معدن حیوۃ ہے پس اگر وہ مفرد ہو اوسکو فادزہر بولتے ہین یعنی زہر کا مقابلہ کرتی ہے اور نظیر اوسکی فادزہر حیوانی اور معدنی ہے۔ اور اگر وہ مرکب ہو تو اوسکو تریاق سے موسوم کرتے ہین جیسے تریاق کبیر اور مانند اوسکے۔ دوسرا وہ کہ مضاد مزاج اور مفسد بدن ہے اوسکو سم مطلق بولتے ہین اور مثال اوسکی تمام اقسام سموم ہین مثلاً بیش وغیرہ۔ اور اگر تاثیر اوسکی مادہ اور کیفیت دونون سی معًا ہو اوسکو غذای دوائی اور دوا سے غذائی نام دہرتے ہین اور نظیر اوسکی کاہو وغیرہ ہے اور ان دونون مین فرق بیان ہو چکا ہے۔ اور اگر تاثیر بکیفیۃ اور صورت ہو اوسکو دوا سے ذوالخاصیۃ بولتے ہین اور مثال اوسکی کاسنی وغیرہ ہے کیونکہ وہ شدید البرودۃ ہے اور معہذا بصورت نوعیہ تفتیح سدہ کرتی ہے اور سردی سے تفتیح سدہ کی سوای خاصیت کی نہین ہو سکتی لانہ غیر مقتضی کیفیۃ اور یہی باعث ہے کہ کاسنی اعلال باردہ جگر مین نافع ہے ورنہ خلاف عقل ہے کہ دوری سرد امراض باردہ جگر کو نافع ہو۔ اور اگر تاثیر مادہ اور صورت سے ہو تو اوسکو غذا سے ذوی الخاصیۃ بولتے ہین اور مثال اوسکی لہسن ہے کیونکہ وہ باوجود تغذیہ بدن کے بالخاصیۃ سموم کی مقاومت کرتا ہے خصوصاً روغن مادہ گاو تو بہت ہی مفید ہے اسی لیے موسم وبا مین اسکی بہت استعمال کرنی حمیۃ ہوا سے محفوظ رکھتی ہے جیسا بحث وبا مین مذکور ہو چکا ہے۔ اور اگر تاثیر مادہ اور کیفیت اور صورت تینون سے معًا ہو اوسکو غذای دوائی ذوالخاصیت بولتے ہین مثال اوسکی سیب ہے کیونکہ وہ بدن کو غذا دیتا ہے اور تبرید بھی بخشتا ہے اور معہذا بالخاصیۃ مفرح قلب ہے۔ اس مقام پر دو اعتراض ہین اول یہ ہے کہ غذای مطلق جب بالفعل گرم ہوگی یا سرد بدن کو اپنی کیفیت سے گرم یا سرد کریگی پس اس سے لازم آتا ہے کہ اسکو غذا سے مطلق نہ کہین کیونکہ غذای مطلق کی تعریف مین لا یغیر البدن

(یعنی وہ بدن کو تغیر نہین دیتی) ماخوذ ہے اور غذائی دوائی بھی نہین کہہ سکتے کیونکہ اوسکی تعریف مین تاثیر اوسکی
آپ پر موقوف ہے کہ اول حرارت بدن سے خود متغیر ہو بعد ازان اوسمین تاثیر کرے کما مر ۔ پس چاہیے کہ ایسی غذا
نہ غذای مطلق ہو نہ غذای دوائی ہذا خلاف[له] پس تعریف غذا مطلق کی جامع[سه] نہوئی ۔ اور دوسرا اعتراض
یہ ہے کہ آگ بالبداہت مفسد بدن ہے اور خود ابدن سے متغیر نہین ہوتی پس چاہیے کہ سم مطلق کی
تعریف مین داخل ہو والحال علے خلافہ ۔ پس تعریف سم مطلق کی مانع نہووے ۔ جواب اسکا یہ ہی کہ جسقدر
باہت تاثیر موثرات کے بیان کیا گیا ہے اس نظر سے ہے کہ معدہ مین وارد ہو کر بالقوۃ اثر کرے
پس جو غذا بالفعل معدہ مین اثر کرتی ہے خارج از کلام ہے ۔ اور ایسا ہی موثرات غیر ماکولہ کی تاثیر بحث
ہذا مین داخل نہین اسکا اعتبار نکرنا چاہیے ۔ چونکہ ذکر ادویہ کا ہو رہا ہے اسلیے درجات ادویہ کو مختصر
طور پر بیان کرنا اس جگہہ مناسب سمجھا گیا ہے ۔ تحقیق نہ ہے کہ درجات ادویہ کی اعتبار کو اطبا نے چار
شرطون سے مشروط کیا ہے ۔ اول یہ کہ شخص ممتحن معتدل مزاج ہو ۔ دوم یہ کہ دوا اپنی نوع مین معتدل ہو
سوم یہ کہ دوا موضع قریب بالاعتدال سے ماخوذ ہوئی ہو ۔ چہارم یہ کہ دوا مستعمل علی حسب العادۃ ہو
پس درجہ ادویہ کے چار ہین ۔ درجہ اول یہ ہے کہ اشیا ماکولہ اور مشروبہ کی تاثیر اپنی کیفیت سے بدون تکرار کے
تکثر کے محسوس ہو ۔ مثلاً اونکی گرمی اور سردی ایسے طور پر ہو کہ انسان کو محسوس نہو سکی جیسے افسنتین
اور بابونہ اور شاہترہ وغیرہ کہ درجہ اول مین گرم ہین ۔ درجہ دوسرا یہ ہے کہ تاثیر اوسکی اول درجہ سے
قوی ہو یہانتک کہ اثر اوسکا محسوس ہو لیکن اس حد تک نہ پہونچے کہ بدون تکرار اور تکثر کے نقصان
ضرر ظاہر پیدا ہوا اور اونکو مجری طبعی سے خارج کردے جیسے زعفران اور مصطگی وغیرہ کہ درجہ دوم مین گرم ہین
درجہ تیسرا یہ ہے کہ تاثیر اوسکی ضرر بین کے موجب بالذات ہو لیکن اس حد تک نہ پہونچی کہ بدون تکرار اور تکثر
کے بدن کو فاسد اور خراب کرے جیسے حرمل اور افیون وغیرہ کہ درجہ سوم مین گرم ہین ۔ درجہ چوتھا یہ ہے
کہ اشیا ماکول اور مشروب کا اس حد تک پہونچے کہ بدن کو فاسد یا خراب کرے اور یہ خاصہ ادویہ سمیہ کا ہی جیسے
فرفیون اور لہسن اور پیاز وغیرہ کہ درجہ چہارم مین گرم ہین ۔ علی ہذا القیاس ادویہ باردہ اور رطبہ اور یابسہ
بھی ۔ اور اگر دوا معتدل کو درجہ اول مین قرار دیا جاوے تو درجہ ادویہ کے پانچ ہونگے کذا قیل ۔
فائدہ ہر واحد درجات اربعہ مذکورہ سے عرض رکھتا ہے کہ طرفین اوسکی افراط اور تفریط مین اور
مابین اونکا وسط ہے ۔ پس علی ہذا ہر ایک درجہ مین تین مرتبہ لازم ہوگی اسلیے اکثر اوقات ایسا اتفاق
ہوتا ہے کہ دو دوا ایکہی درجہ مین ہوتی ہین اور شدت اونکا متساوی الوزن ہوتا ہے اور مصنف اتفاق
کثیر اونکے افعال مین پیدا ہوتی ہے اسکا باعث سوا اسکے اور کوئی نہین کہ ایک دوا مثلاً درجہ اول کی

له یہ باطل ہے ۱۲
سه کیونکہ بعض افراد غذا کے اوسکی تعریف سے خارج ہیں ۱۲

مرتبہ اول مین گرم ہے اور دوسری دوا مرتبہ دوم یا سوم مین اوسی درجہ کی گرم ہے۔ اور تحقیق مراتب ثلاثہ کا درجہ واحد مین اسطرح ہوسکتا ہے کہ جو دوا مثلاً درجہ اول مین گرم ہے اور فرض کیا شربت اوسکا یکدرم ہے پس اگر وہ شئے ڈیرہ درم یا دو درم کھائی جاوے اور اثر گرمی اوسکی کا محسوس ہو تو پس جاننا چاہیے کہ آخر مرتبہ درجہ اول مین گرم ہے۔ اور جب دو درم سے اثر اوسکا محسوس نہو بلکہ تین درم کھانے سے اثر اوسکا محسوس ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مرتبہ اوسط مین گرم ہے اور جب سوای کھانے چار درم یا زیادہ کے اثر اوسکا محسوس نہو تو مرتبہ اول مین گرم ہے۔ دوسری درجون کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے ۔ نکتہ درجات کے تعین مین اطبا کا اختلاف ہے۔ بعضون کا یہ مذہب ہے کہ فقط امر اعتباری ہے جو شئے مثلاً درجہ اول مین گرم ہے اور شربت معین رکھتی ہے جب وہی شئے زیادہ مقدار معین سے کھائی جاوے یہان تک کہ اثر اوسکا محسوس ہو تو درجہ دوم مین گرم ہوگی۔ اور ایسا ہی جو دوا مثلا درجہ دوم مین گرم ہے اور شربت اوسکا مقرر ہے جب مقدار معین بھی کھائی جاوے یہان تک کہ اثر اوسکا محسوس نہو تو درجہ اول مین گرم ہوگی۔ وعلی ہذا القیاس ہر ایک دوا مین کمی اور زیادتی مقدار معین سے ایک درجہ سے دوسرے درجہ کیطرف انتقال ہو جائیگا۔ کما قال القرشی فی شرح القانون کل ما ہو فی درجۃ فانہ اذا کرر او کثر امکن ان ینتقل من درجۃ الی الدرجۃ التی فوقہا ومتی تناقصت کمیتہ انعکس الامر وانحدر الی الدرجۃ التی تحتہا۔ اور شیخ نے شفا مین لکھا ہے کمیۃ لشئی اذا زوادت ازدوات کیفیتہ وتبیین ذلک من حدید محمی فی النار القلیلۃ وفی النار الکثیرۃ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ نفس ادویہ کے لیے من حیث الذات درجات مقرر نہین بلکہ من حیث القلۃ والکثرۃ ہو ویہ کو لاحق ہوتی ہین اور بعض دیگر اطبا کا یہ قول ہے کہ تعین درجات کی باعتبار ذات او ویہ کے ہے اور زیادتی مقدار و تکرار دوا کو اپنی درجہ مخصوصہ سے خارج نہین کرتا۔ اور مولانا سدیدگاذرونی نے شرح کلیات مین تعنیفاً او تصریحاً کہا ہے کہ یہ گمان سزاوار نہین کہ دوا بسبب تکرار اور تکثیر مقدار کی ایک درجہ سے دوسری درجہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک دوا من حیث الذات کسی نہ کسی درجہ سے موصوف ہوگی اور تکثیر اور تقلیل مقدار سے درجہ معینہ سے باہر نہین آتی۔ اگرچہ تکثیر سے تاثیر زیادہ اور تقلیل سے تاثیر کم ہو جاتی ہے کیونکہ زیادتی اور کمی تاثیر کی بسبب اختلاف نسبت کے (کہ درمیان اجزای حار اور بارد کے ہے) نہین ہوتی۔ تاکہ دوا درجہ مخصوصہ سے باہر نکلے بلکہ نسبت اجزا سے حار اور بارد کی (اگرچہ کمی اور زیادتی کیجاے) جیسی تہا ویسی ہی رہتی ہے۔ اور باعث اختلاف تاثیر کا قلت اور کثرت مقدار ہے

لا غیر ۔ پس جو دوا کہ مثلاً درجہ اول مین گرم ہے فرض کرو کہ اوسمین دو جزو حار ہین اور ایک جزو بارد اور ظاہر ہے
کہ نسبت مابین واحد اور اثنین کے ضعف کی ہے یعنی جزو حار دو چند جزو بارد کے ہے اور نسبت مذکورہ بالغرور
اوسکے تمام اجزا مین ساری ہے لیکن اوسکے ظہور کے لیے (کہ حدوث کیفیت محسوسہ ہی) ایک قدر اوسمین کا کھایا
جانا ضرور ہے ۔ اگرچہ اوسکے ضمن مین اوس کے ایک اغراض مقررہ حاصل ہون ۔ پس جب یہ دوا زیادہ مقدار سے کھائی جاوے
اسمین کچھ شک نہین کہ تاثیر اوسکی بھی بہ نسبت سابقہ سے مترقی ہوگی لیکن اس کثرت سے جو نسبت کہ درمیان
اجزای حارہ اور باردہ کے تھی بالکل نہ بدلیگی ۔ پس دو چندگی مقدار گویا ایسی ہی جیسے دو دوائین متحد الدرجہ
والکیفیۃ اپنی شربت کا ہے سے کھائی جاوین ۔ اور یہ بات پر ظاہر ہے کہ ان دونون مین سے جب ایک دوا کی کیفیت
کی محدث ہوگی دوسری بھی اوسیکی محدث ہوگی اور بعد اجتماع کیفیتین متماثلین کے ایک کیفیت زائدہ دوائے
مفرد سے ظاہر ہوگی ۔ پس خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ تکثیر مقدار کی شربت معینہ سے باوصف زیادتی تاثیر کے دوا کو اوسکے
درجہ معینہ سے خارج نہین کرتی ۔ فافہمہ لانہ غامض وہذا خلاصۃ ما ذکرہ الاملی فی شرح القانون ۔ بعض
جگہہ اقوال اطبا کے مختلف ہوتے ہین چنانچہ ایک چیز کو بعضے گرم لکھتے ہین اور اوسی چیز کو بعضے دیگر سرد
لکھتے ہین ۔ پس اختلاف کی کئی باعث ہین ہر ایک کی توجیہ علحدہ ہے ۔ ایسی جگہہ طریق معقول یہ ہے
کہ امر مختلف فیہ مین تجربہ زمان حال مین کما حقہ کر کے ایک قول کو ترجیح دیوین کیونکہ غرض ہر چیز سے ظہور
اوسکے اثر کا ہے مثلاً جس چیز کو ہم معتدل ٹھراوین زمانہ حال مین گرم پاوینگے ۔ اوسکی حرارت پر ضرور حکم
کرینگے اور قول مخالف کا اعتبار نکرینگے بشرطیکہ تجربہ لائق الحکم ہو ۔ اور درجات کی متعلق اور بہت سی
باتین قابل الذکر ہین مگر باعث تطویل سمجھکر فروگذاشت کیجاتی ہین **فصل پنجم** غذا کے اقسام اور اغذیۂ فصول
اربعہ وغیرہ تدابیر متعلقہ غذا کے بیان مین ۔ تحقیق یہ ہے کہ غذائے مطلق تین قسم پر ہے لطیف ۔
کثیف ۔ معتدل ۔ غذای لطیف وہ ہے کہ جس سے خون صاف اور عمدہ پیدا ہو ایسی غذا کا خاصہ ہے
کہ قوت مغیرہ سے بسہولت منفعل ہو کر جوہر عضو کیطرف بسہولت مستحیل ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو غذا
ایسی ہوگی تحلیل اور تفارق اوسکا بدن سے بسہولت ہوگا ۔ اور غذای کثیف وہ ہے جس سے خون
غلیظ پیدا ہو اوسکا خاصہ یہ ہے کہ قوت مغیرہ بدن سے بسہولت منفعل نہین ہوتی ۔ اور تشابہ اوسکا
جوہر عضو سے اور انفصال اوسکا بھی بسہولت نہین ہوتا ۔ اور غذاے معتدل وہ ہے کہ دونون قسم
مذکورہ کے مابین واقع ہو ۔ وجہ انحصار کی ظاہر ہے کہ تمام اغذیہ عناصر اربعہ سے مرکب ہوتی ہین
بعض اغذیہ مین ایک یا دو عنصر لطیف باقی عناصر پر غالب ہوتے ہین اور بعض غذا اون مین
ایک یا دو عنصر کثیف باقی عناصر پر غالب پائے جاتے ہین ۔ پس جو غذا قسم اول سے ہی وہ لطیف ہے

اور جو قبیل ثانی سے ہے وہ کثیف ہے اور جو انکے درمیان ہے وہ معتدل ہے - پس ہر ایک انمین سے تین قسم پر ہے کثیر الغذاء - قلیل الغذاء - معتدل الغذاء - کثیر الغذاء وہ ہے جس سے خون زیادہ اور فضلہ کم پیدا ہو اور قلیل الغذاء وہ ہے جس سے خون کم اور فضلہ زیادہ ظاہر ہو - اور مابین انکے معتدل الغذاء ہے - پس جب تین قسم اول کو تین قسم ثانی مین ضرب دیا تو حاصل ضرب نو قسم حاصل ہوئے اور ہر ایک انمین سے دو قسم پر ہے حسن الکیموس - ردی الکیموس - حسن الکیموس وہ ہے جس سے خون صالح پیدا ہو - اور ردی الکیموس وہ ہے جس سے خون ردی اور فاسد متولد ہو - پس جب نو قسم اول کو دو قسم ثانی مین ضرب دیا تو حاصل ضرب اونکا اٹھارہ قسم حاصل ہوئی - جسکا نقشہ ذیل مین درج ہے اور امثلہ اونکے بھی مرقوم ہوتی ہین

جدول یہ ہے

	نمبرشمار	اسامی اقسام ہیردہ	امثلہ اقسام
اقسام لطیف	۱	لطیف کثیر الغذاء حسن الکیموس	بیضہ نیم برشت کی زردی - ماء اللحم کہ گوسفند یک سالہ کے گوشت سے مرتب ہوا ہو - شراب ریحانی
	۲	لطیف کثیر الغذاء ردی الکیموس	شش یعنی پھیپھڑا - گوشت کبوتر کے بچون کا
	۳	لطیف متوسط الغذاء حسن الکیموس	انگور علی قول البعض - گیہون کی روٹی
	۴	لطیف متوسط الغذاء ردی الکیموس	انجیر خشک - روٹی خراب پکی ہوئی
	۵	لطیف قلیل الغذاء حسن الکیموس	کاہو - انار شیرین - سیب شیرین
	۶	لطیف قلیل الغذاء ردی الکیموس	رائی - اکثر ترکاریٔن تیز مزہ
اقسام معتدل	۷	معتدل کثیر الغذاء حسن الکیموس	گوشت بھیڑ یک سالہ کا - او رنان پاکیزہ
	۸	معتدل کثیر الغذاء ردی الکیموس	گوشت بھیڑ کا جو ایک سال سے زائد ہو - گرم اور کرنب
	۹	معتدل متوسط الغذاء حسن الکیموس	گوشت گوسفند مادہ کا
	۱۰	معتدل متوسط الغذاء ردی الکیموس	ماہی خشک - گوشت بز
	۱۱	معتدل قلیل الغذاء حسن الکیموس	شلغم - چارمغز وغیرہ
	۱۲	معتدل قلیل الغذاء ردی الکیموس	زردک یعنی گاجر - اور مثل اوسکے
اقسام غلیظ	۱۳	کثیف کثیر الغذاء حسن الکیموس	بیضہ مرغ جسکو زیادہ جوش دیا گیا ہو کہ وہ حد نیم برشت سے تجاوز کیا ہو - گوشت بچھڑے یک سالہ کا

	نمبر شمار	اقسام ہژدہ گانہ اسامی	امثلہ اقسام
موسم گرما	۱۴	کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس	ہاتھی کا گوشت - بطخ کا گوشت گھوڑے کا گوشت
	۱۵	کثیف متوسط الغذا حسن الکیموس	بادی حیوانون کے گوشت بھیڑون کا
	۱۶	کثیف متوسط الغذا ردی الکیموس	گوشت شکارون کا جیسے ہرن اور نیل گاو اور خرگوش کا
	۱۷	کثیف قلیل الغذا حسن الکیموس	پنیر ہی جو کہ درمیان تازہ اور کہنہ کے ہو
	۱۸	کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس	گوشت خشک اور بینگن سیاہ تخم دار

اب کھانے کی تدبیرین جسقدر قابل ذکر ہین مذکور ہوتی ہین - واضح رہے کہ حفظ صحت کیواسطے موسم گرما مین چاہیے کہ غذا سرد بالفعل اول روز یا آخر روز کھاوین آور کھانے پینے کیلیے وہی چیزین اختیار کرین جنکے مزاج سرد تر ہون اور دافع صفرا اور لطیف تر ہون کیونکہ مزاج موسم ہذا کی گرم و خشک ہے اور اغذیہ گرم خشک سے پرہیز کرین آور موسم گرما مین غذا کم کھانی مناسب ہے کہ اس موسم مین بسبب گرمی کے سرد پانی بہت پیا جاتا ہے - اور کثرت آب مضعف[1] ہضم ہے - اور اس موسم مین پان کے ساتھ تماکو نکھاوین اور اگر عادت ہو تو کم کرین اور پان مین چونہ موتیون کا عرق گلاب اور کیوڑہ مین حل کر کے کھاوین - نان خمیری گندم پاکیزہ کی جو شیرہ انار ترش یا شیرین یا لیمو مین تر کی گئی ہو نوشجان فرماوین - اور ترکاری سرد مثل کدو اور ککڑی اور ساگ پالک اور خرفہ اور کاہو کے تسکین حرارت کے لیے استعمال کرین اور عمدہ ترین مبردات کا آب شیرین اور سرد ہے اور خشکہ برنج ہمراہ مربہ سیب تناول کرین - اور عمدہ لباس اس موسم مین پارچہ کتان ہے کیونکہ وہ سرد تر ہے - اور موسم سرما مین کھانا گرم بالفعل پہر دن چڑہے کے بعد تناول کرین نان پاکیزہ گندم اور ترکاری مثل پودینہ اور ادرک اور میتھی وغیرہ کھاوین - آور اغذیہ قلیلۃ الغذا سے پرہیز کرین بلکہ اغذیہ قلیلہ غلیظہ جنمین غذائیت زیادہ ہو مثل ہریسہ اور زردی بیضہ نیم برشت کر کھاوین کیونکہ ہضم اس موسم مین قوی ہوتا ہے - اور گوشت پرند جانورون کا مانند تیتر اور بٹیر اور مرغ وغیرہ اور چارپایون مین سے گوشت گوسفند یکسالہ نوش جان فرماوین - آور شیرینی اور مغزیات اور حلوا تر خوب کھاوین - اور عطر دارچینی اور لونگ اور مشک پان مین سردی کیوقت کھاوین اور مغز بادام اور گری تازہ اور پستہ اور جایفل اور جاوتری وغیرہ صبح و شام استعمال کرین - غرض وہ چیزین کھانے پینے لاوین جنکے مزاج گرم خشک ہون کیونکہ مزاج موسم سرما کا سرد تر ہے - چونکہ اس موسم مین ہضم قوی ہوتا

[1] سستی کرنیوالا

لہذا اسمین غذا زیادہ کھانے کا کچھہ مضائقہ نہین اور[۱] تشتہا کے لیے یہ فصل تمام فصلون سے عمدہ تر ہے
شمار کیا گیا ہے۔ اور لباس گرم پشمین اور پوستین سے اپنے آپ کو ڈھانپین اور مکان محفوظ جسمین سردی نہ لگے
اختیار کرین تاکہ امراض موسم ہذا سے مامون[۲] اور مصئون رہین اور محبوب[۳] مرغوب سے دل کو محظوظ
کرین بقول صائب بیت درموسم زمستان صائب دو چیز باید ؛ یار و بآفتابے یا آفتاب روی[۴]
اور موسم ربیع مین جسکی فصل سے بہار تعبیر کرتے ہین غذا ہیت گرم سے پرہیز کرین اور کھانا تھوڑا
کھاوین اور ماکول مشروب کے لیے اون چیزونکو اختیار کرین جو کہ گرمی اور سردی مین معتدل ہون
اور شراب[۵] ممزوج بالماء بہت نوش فرماوین اور اوسکے اوائل مین سکنجاب اور مشروبات[۶] خفیفہ سے
لباس بھی نہ بس۔ اور موسم خریف جسکی موسم خزان سے تعبیر کرتے ہین غذا ہلکی اور سبک جو کہ حرارت
اور رطوبت کیطرف مائل ہو کھانی چاہیے اور پانی سرد نہ پینا چاہیے۔ اور جو میوہ جات اس موسم مین پیدا
ہوتی ہین اونکو بہت نکھاوین انتباہ واضح ہو کہ جسقدر بابت مراعات[۷] حسب الفصول کے بیان کیا گیا ہے
اوس تقدیر پر ہے کہ فصول اپنی طبیعت پر ہون اور اون بلاد کے لحاظ سے ہے جنمین فصول لاربعہ متمیز[۸]
الآثار ہون اور اگر ایسا نہو تو قواعد مذکورہ بحسب الفصول ساقط عن الاعتبار ہین اور رعایت حرارت اور
برودت وقت مستحضرہ کی کرنی مناسب ہے اور اوسکے مناسب تصرف کرنا چاہیے گو کیسا ہی فصل ہو۔
چونکہ اغذیہ فصول اربعہ کے بابت لکھا گیا ہے اب چند تدبیرین غذا کی بلالحاظ موسم ذکر کیجاتی ہین چاہیے
کہ انسان اپنی حفظ صحت کے لیے اونکو ملحوظ خاطر رکھے۔ مخفی نرہے کہ فی الحقیقۃ تندرستی کا مدار کھانے
پینے کے اعتدال پر ہے چاہیے کہ آدمی ہر وقت اور ہر آن مین اوسکو فراموش نکرے۔ پس مناسب ہے
کہ جبتک خوب بھوکھہ پیاس نہ لگے تب تک کھانا پینا نہ کرین کیونکہ بھوکھہ پر اگر ادنے سے ادنی طعام کھایا جاوے
تو عمدہ اور لذیذتر معلوم ہوتا ہے۔ اور شکم سیری پر اگر عمدہ سے عمدہ غذا کھائی جاوے تو بیمزہ معلوم دیتی ہے
بقول سعدی رح ؎ گر گلشکر خوری بہ تکلف زیان کند ؛ و زنان خشک دیر خوری گلشکر بود ؛ ۔ اور
جب قدرے بھوکھہ باقی رہے تب کھانے سے ہاتھہ اوٹھاوین اور بقیہ بھوکھہ کا تھوڑی دیر کے بعد
خود ہی باطل ہو جائیگا۔ کیونکہ جب آدمی کھانا کھا چکتا ہے تب کھانا پیٹ مین جاکر پھولتا ہے اور اگر
تھوڑا کھایا ہو تو پیٹ بھر جاتا ہے اور جو اول ہی سے پیٹ بھرا ہو تو پھول کر درد اور تخمہ وغیرہ پیدا
ہوتا ہے۔ اور اگر اتفاقاً کسی دن کھانے مین زیادتی ہو جاوے تو دوسرے دن قصداً فاقہ کرین۔ بہرصورت
پیٹ بھر کر کھانا اچھا نہین کم کھانا نہایت ہی عمدہ چیز ہے بقول سعدی رح ؎ اندرون از طعام خالی دار
تا درو نور معرفت بینی[۹] ؛ تہی از حکمتے بعلت آن ؛ کہ پری از طعام تا بینی ؛ اور جب کھانیکا ارادہ کرین

[۱] خواہش ۱۲
[۲] محفوظ ۱۲
[۳] معشوق ۱۲
[۴] بیخ
[۵] پانی ملی ہوئی ۱۲
[۶] سنترہ وغیرہ ۱۲
[۷] رعایت ۱۲
[۸] الگ الگ ۱۲
[۹] یعنی چاروں فصلون کے آثار اور حالات الگ الگ ہون ۱۲ اللہ حقیقت میں سلامتی ۱۲

تو کھانا ایسے بلند مکان مین چنین کہ منھہ سے بہت نزدیک ہو تاکہ لقمہ بہت جلدی منھہ مین پہونچ جاوے جیسا اقوام یورپ مین مروج ہے ۔ اور جس چیز کو دل چاہتا ہو بلا تامل کھالیوین اور کسی چیز سے ہرگز پرہیز نکرین کیونکہ حالت صحت مین پرہیز کرنا ایسا مذموم ہے جیسا حالت مرض مین پرہیز نکرنا قبیح ہے بقول شخصے الحمیۃ رأس کل داء ۔ ہان جو چیزین صریح الفساد ہون البتہ ایسی چیزون سے پرہیز کرنا شرط عقل ہے ۔ اور ہمیشہ ایک کھانا نہ کھاوین بلکہ اغذیہ مختلفہ عمدہ اور لذیذ کھاتے رہین ہان اگر ایکہی طعام کو مختلف الطعوم کر کے استعمال کرین تو کچھہ مضائقہ نہین ۔ گویا یہ طعام اطعمہ مختلفہ کا حکم رکھتا ہے اور بھوکھہ لگے پر کھانا کھانے سے دیر نکرین کہ بدن تحلیل ہوکر دبلا ہو جاتا ہے بلکہ ایسے وقت مین جسقدر طعام میسر ہو اور جیسا ویسا حاصل ہو کھالین بقول شاعر ؎ چندان بخور کہ ز دہانت بر آید ؛ نے چندانکہ از ضعف جانت بر آید ؛ حکیم کہتے ہین کہ ایک روز ایک وقت اور دوسرے روز دو وقت کھانا کھاوین ۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر عادت ایک وقت کھانے کی ہو تو ایک ہی وقت کھاوین اگر دو وقت کی عادت ہو تو دو وقت کھاوین ۔ غرضکہ کھانا پینا خلاف عادت نکرین کیونکہ ترک عادت سے بہت نقصان ہوتا ہے جیسا فصل آئندہ مین آتا ہے ۔ اگر کوئی شخص ترک عادت کیا چاہے تو مناسب ہے کہ دفعۃً نچھوڑے بلکہ بالتدریج ترک کرے ۔ اور آدمی کو چاہیے کہ ایک دفعہ کا کھانا کئی دفعہ کر کے نہ کھاوے کہ بدہضمی لاتا ہے اور اسکو تداخل کہتے ہین ؎ ولیس علی النفوس اشد تعبا ؛ من ادخال الطعام علی الطعام ؛ لازم ہے کہ جسقدر طعام کھانا ہو ایک ہی دفعہ تناول کرین اور جلدی جلدی کھانا نہ کھاوین بلکہ لقمہ کو اول منھہ مین چباوین کہ ایک دانہ تک منھہ مین ثابت نرہے تب نگلین اور جلدی جلدی کھانا کھاکر کام دانتون کا آنتون سے نلین ۔ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ جو آدمی دو گھڑی سے کم مین کھانا کھاتا ہے وہ اپنے معدہ اور شکم کو رنج مین ڈالتا ہے اور اسقدر بھی دیر کھانے مین نکرین کہ اول نوالہ ہضم ہو جاوے تب دوسرا اوٹھاوین ۔ غرض نہ جلدی کرین نہ دیر کرین بلکہ انکا بین بین ملحوظ رکھین اور جسکا ہاضمہ درست نہو وہ کئی چیزین ایک دفعہ نہ کھاوے کہ طبیعت ہضم مین حیران ہوتی ہے ۔ اور جن اشخاص کے معدہ ضعیف ہون اور نیز جو شخص آرام اور نشست بہت کرین اونکو گوشت اور غذاے غلیظ کم کہانا چاہیے ۔ اونکو مناسب ہے کہ ایک جگہہ بیٹھنے کی عادت نکرین کہ اس سے قوۃ ہاضمہ ضعیف ہو جاتی ہے بلکہ لازم ہے کہ حرکت سواری اسپ یا فیل یا پیادہ روی یا ورزش یا کسی اور قسم کی ریاضت صبح و شام کرتے رہین کہ اس حکمت سے غذا بخوبی ہضم ہو جاتی ہے کیونکہ مدار صحت افعال جسمانی اور روحانی کا ہضم پر ہے حکماء کا قول ہے کہ ہضم طعام کے لیے سونا نہایت عمدہ علاج ہے چنانچہ تشریح اسکی باب سوم مین

لکھی جاینگی لیکن کھانے کے بعد سونے سے اول کچھ رفتار خفیفہ بھی کرین اسکو اصطلاح اطبا مین چہل قدمی لکھتے ہین تاکہ غذا فم معدہ سے فرو ہو کر قعر معدہ مین چلی جاوے - لان الحرکۃ الخفیفۃ تقرر الطعام فی المعدۃ خصوصاً لمن اراد النوم علیہ - اور اعراض نفسانیہ اور حرکات بدنیہ متعبہ ہاضمہ طعام کو مانع ہوتی ہین اس سے اجتناب کرین - اور اگر دوا کی حاجت ہو تو وہ دوا جسمین غذائیت ہو کھاوین چنانچہ فصل آیندہ مین بیان اوسکا آتا ہے اور جبتک ایک دوا سے کام چلے دو یا زیادہ نہ ملاوین - اور دوا کے خوگر نہون کہ دوا بدن کو تحلیل کرتی ہے اور مزاج مین تھوڑا سا خلل ہونے سے ارادہ دوا کا نکرین بلکہ طبیعت پر چھوڑین کیونکہ طبیعت خود بھی مربی بدن ہے - بہت آدمیونکو دیکھا ہے کہ دوا کھاکر اچھی طبیعت کو خراب کر دیتے ہین اور سبب کو دریافت نہین کرتے مثلاً گرانی معدہ کیواسطہ کوئی اسہال دیتا ہے کوئی قے کروا تا ہے کوئی معدہ پر طلا اور ضماد لگاتا ہے کوئی ہاضمہ کا چورن دلاتا ہے کوئی اور ٹوٹکہ ہو سلا چلاتا ہے میرے نزدیک اگرچہ یہ تدبیرین بالجملہ مفید ہین مگر اس باب مین فاقہ سے بہتر کوئی علاج نہین - ہان اگر فاقہ سے افاقہ ہو تو اوسکے بعد جو نسی تدبیر مناسب وقت ہو اوسکو عمل مین لاوین اور اگر فاقہ کے متحمل نہو سکین تو تھوڑی سی غذا لطیف مناسب مزاج کھاوین - غرضکہ فاقہ کشی اور کم خوری گرانی معدہ کے لئے عمدہ سے عمدہ علاج ہے - علاوہ بران فاقہ کش اور کم خور آدمی کو وقت نیافت غذا کے ضعف اور تکلیف رونما نہین ہوتی دو خراسانی درویشون کا حال اکثر صاحبون کے گوش زد ہوا ہوگا - کہ دونون باہم ملکر سفر کرتے تھے ایک ان مین ضعیف الجسم اور لاغر تھا اور دوسرا قوی الجسم اور موٹا تازہ تھا ضعیف الجسم بعد دو شب کے افطار کرتا اور قوی الجسم ہر روز تین دفعہ کھایا کرتا تھا - اتفاقاً کسی شہر مین بتہمت جاسوسی گرفتار ہو گئے حاکم نے دونون کو قید کیا اور دروازہ چن دیا تاکہ وہ قید مین ہی مرجاوین - الغرض دو ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ وے مجرم نتھے حاکم نے رہائی کا حکم دیدیا دروازہ کھولے تو کیا دیکھتے ہین کہ قوی مردہ اور ضعیف زندہ ہے - یہ حالت دیکھکر لوگ حیران ہوئے ایک حکیم وہان موجود تھا اوسنے کہا یہ تعجب نہین اگر اسکا عکس ہوتا تو البتہ موقع تعجب تھا - کیونکہ قوی الجسم بسیار خوار تھا طاقت فاقہ کشی کی نہ لاسکا اور مر گیا دوسرا فاقہ کشی کا خوگر تھا اوسنے صبر کیا اور سلامت رہا ؎ چو کم خوردن طبیعت شد کسی را ۞ چو تنگی پیش آید سہل گیرد ۞ وگر تن پرورست اندر فراخی ۞ چو تنگی بیند از سختی بمیرد - اور کثرت ترشی سے ہمیشہ پرہیز کرین کیونکہ دماغ کو ضعیف کرتی ہے اور بسبب ضعف دماغ کے بال جلدی سفید ہو جاتے ہین اور آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے - اور کتنی ایک امراض نزلہ اور زکام وغیرہ ترشی سے پیدا ہوتے ہین - اور شیرینی بہت کھانے سے معدہ سست اور ضعیف ہو جاتا ہے اور

۴ قید ۱۲
۵ آرام ۱۲
۶ دبلا ۱۲
۷ برخلاف ۱۲
۸ بہت ۱۲

بہوکھہ کم ہوجاتی ہے - اور نمک زیادہ کھانے سے بدن خشک اور لاغر ہوجاتا ہے - بیمزہ اور کسیلا کہانے سے معدہ سست اور بلغم او کیف پیدا ہوتی ہے - ایسی چیزون سے پرہیز کرنی مناسب ہی فائدہ غلہ کے احوال مین - بہترین غلہ آدمی کیواسطے گندم ہے کہ غذائیت زیادہ رکھتی ہے اور گرمی اور سردی مین معتدل ہے بعد اسکے چاول غذائیت مین بہترین جسقدر خوشبودار اور باریک اور بعد پکانے کے دراز ہوان و زیادہ ثابت رہین اوسیقدر عمدہ اور خوب ہونگے مزاج انکا گرمی اور سردی مین معتدل ہے مگر دوسرے درجہ مین خشک ہین - چونکہ چاول عمدہ یونان وعرب مین نتھے اسلیے حکماء قدیم نے ذکر انکا کما حقہ نہین کیا - اور بعض ہندی حکیمون اور متاخرین یونانیون کے نزدیک چاول سرد ہین مگر بالخاصیۃ گرم مزاج مین گرمی و سوء مزاج مین سردی پیدا کرتے ہین پس استعمال اونکو سواے اعتدال مزاج کی ہرگز نکرنی چاہیے لیکن اہل ہندوغیرہ کہ اونکے معتاد ہون اور اونکے غیر سے متنفر - تو اونکو مرض مین دینے سے ممانعت نہین بشرطیکہ اونکی اصلاح کیجاے اور طریق اونکی اصلاح کا گو مروج عام ہی مگر یہان بھی لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تقلیل رطوبت مین کوشش کرین اور عمدہ حیلہ اس باب مین یہ ہے کہ چاولون کو بہت پانی مین جوش دین - جب نیم پخت ہوجاوین پانی کو اوس سے دور کرین پس پکا دین جیسا ہمارے ملک مین مروج ہے - اور حکماء ہند کے نزدیک مریضون کو کوئی غذا بہتر چاولون سے نہین - والحق ما قلناہ من شرط الاعتیاد والاجازۃ بعد الاصلاح وتقلیل الرطوبۃ - اور چاول سرخ رنگ اور موٹا غذائیت مین کم اور قبض زیادہ کرتا ہے - سبوس گندم کی پانی مین پکانے سے ایسی چاولون کی اصلاح ہوتی ہی اور بعد ان دونونکے مونگ ہین مزاج اونکے سرد و خشکی مائل اور زود ہضم ہے اور چندان نفاخ بھی نہین یعنی اسمین مثل خیار اور ماش کے ریح نہین ہوتی - اسی لیے حکماء اکثر بیماریون مین اسکو تجویز کرتے ہین - بعد اوسکے چنا مزاج اوسکا گرم ہی سبز اوسکا جسکو ہندی مین جہولیہ بولتے ہین تر ہے اور خشک اوسکا خشک ہے - اسمین غذائیت بہت اور مقوی باہ ہے لیکن ریح پیدا کرتا ہے - اوسکی بعد جو ہے کہ سرد خشک اور قلیل الغذا اور نفاخ اور قابض ہے - ماش کا مزاج سرد تر اور دیر ہضم ہے مصلح اوسکا سونٹھہ اور ہینگ ہے البتہ غذائیت زیادہ رکھتا ہی اور چندان قابض بھی نہین دودہ اور منی پیدا کرتا ہے - مسور کا مزاج خشک مائل بسردی ہے ارہر کا مزاج گرم وخشک ہی اور بعضونکے نزدیک قریب مسور کی ہی لیکن نفخ اور ریح اوس سے زیادہ کرتا ہے اور یہ دونو خلط ردی پیدا کرتے ہین - باجرہ کا مزاج سرد خشک ہے قابض اور قلیل الغذا مولد خون ہی اسی نے منہہ مین دانہ پیدا کرتا ہے اور خشکی اور پیاس زیادہ لاتا ہے لہذا اہل ہند اور عوام الناس اسکو گرم جانتے ہین - مصلح اوسکا دودہ ہے - جوار کہ سفید اور موٹی ہو نفخ کم کرتی ہے اور غذائیت مین

گیہون ۱۲

یعنی جیسا ذکر کرنا چاہیے ویسا نہین کیا ۱۲

بہت بگر قابض ہے موٹھہ کو اہل ہند گرم خشک جانتے ہین وہ بھی قلیل الغذا اور نفاخ ہین۔ لوبیا کا مزاج گرم ہے اور نفاخ اور سوداخون اور دیرہضم ہے آور مٹر نفاخ اور خلط فاسد پیدا کرتا ہے اور باعث اسہال ہے۔ غلہ کے اور بہت اقسام تھے لیکن چونکہ یہی کثیر الوقوع تھے صرف انہین پر کفایت کی گئی

اغتیاہ گندم کے بیان مین۔ بہترین روٹیون سے روٹی گیہون کی ہے کہ عمدہ گیہون سے جو کہ شیلم وغیرہ سے صاف کیے گئے ہون تیار کرین۔ اور خمیری روٹی فطیری سے بہتر اور سریع الہضم ہے مگر فطیری سے کچھ ریح زیادہ پیدا کرتی ہے۔ اور نان فطیری خمیری سے اور نان میدہ کی بہت غذائیت کرتی ہے مگر ثقیل ہے۔ نان خشکار جسمین بھوسی زیادہ ہو سریع الانحدار ہے اور سدہ کا باعث نہین ہوتی گرم روٹی کھانا معدہ کی رطوبت کو خشک کرتا ہے اور سرد روٹی معدہ کو تر کرتی ہے اور جو گرمی اور سردی مین معتدل ہو اسکا کھانا افضل ہے۔ لیکن موسم سرما مین گرم کھانا اور موسم گرما مین سرد کھانا حافظ صحت اور معتدل گنا گیا ہے جیسا بیان ہو چکا ہے۔ سوکھی روٹی معدہ کی رطوبت کو خشک کرتی ہے اور دیرہضم ہے۔ پس اغذیہ مذکورہ سے مفید کو لازم جانین۔ اور مضر سے اجتناب کرین

فصل ششم۔ مسائل مختلفہ غذا کے بیان مین جو کہ بحث ماکول سے متعلق ہین انکو چند قواعد مین بیان کیا جاتا ہے **قاعدہ اول** غذاے لذیذ اور رعایت عادت کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ غذا لذیذ اگر جید الجوہر اور محمود الصناعۃ ہو تو ایسی غذا تقویت بدن کے لیے نہایت عمدہ تدبیر ہے اسکو غنیمت شمار کرنا چاہیے بشرطیکہ اندازہ سے زیادہ نہ کھائی جاوے کیونکہ زیادتی طعام کی فتور صحت کے واسطے سخت آفت ہے کہ موجب تخمہ اور ہیضہ اور دیگر امراض کا ہوتی ہے۔ اور اگر غذا جید الجوہر نہو مگر لذیذ ہو وہ بھی بہ نسبت غذا جید الجوہر غیر لذیذ کے بہتر ہے اسی لیے شیخ نے کہا ہے قریب غذاء مالوف فیہ مضرۃ ما ہو اوفق من الفاضل الغیر المالوف۔ کیونکہ جب طبیعت بسبب لذت الفت اور رغبت تمام کے اوسپر متوجہ ہوتی ہے تو معدہ بھی بشوق تمام اوسپر شامل ہوتا ہے پس ہضم بخوبی ہوتا ہے اور ضرر قلیل غذا کا اصلاح سے بدل جاتا ہے ایسی غذا سے نصیب کامل اعضاء کو بلا مضرت پہونچتا ہے۔ الغرض غذای شدید الضرر غیر لذیذ سے اگرچہ جید الجوہر ہی ہو پرہیز لازم ہے اور قلیل الضرر لذیذ کو کھانے کا کچھ مضائقہ نہین کہ بنا بر لذت کے حکم غذای صالح کا لیتی ہے آور معلوم رہے کہ ہر شخص اور مزاج کے لیے غذاے موافق اور مشاکل مقرر ہے اور رعایت اوسکی لازم ہے پس جس شخص کو بعض اطعمہ جید الجوہر سے ضرر ہوتا ہو اوسکی ترک واجب ہے اور دوسری غذاؤن جید الجوہر مشغول ہونا لازم کیونکہ احوال طبیعت کے مختلف ہوتی ہین اور متابعت اوسکی امور غیر منافی مین غیر ضروری ہے

اور چونکہ عادت کو اس امر مین دخل تمام ہے کہ العادۃ طبیعۃ ثانیۃ ۔ اسلیے رعایت اوسکی بہت ضرور ہے
مثلاً جس شخص کو شب و روز مین دو دفعہ کھانیکی عادت ہو اوسکو ایک دفعہ کھانا موجب ضعف قوت
ہے ایسے شخص کا اگر ہاضمہ ضعیف ہو جاسے تو اوسکو مناسب ہی کہ غذا مین کمی کرے لیکن اپنی
عادت سے (کہ دو دفعہ کھاتا ہے) منھہ نہ پھیرے ۔ اور ایسا ہی جس شخص کو عادت ایک وقت
کھانیکی ہو اوسکو دو وقت کھانا نچاہیے کہ ضعف اور کسل اور سستی وغیرہ لاتا ہے اور کبھی ایک
آفات اوسپر مترتب ہوتے ہین مگر جب عادت ثانی مستقر ہو جاوے تب یہ عوارض مترتب نہین
ہوتے جیسا فصل پنجم مین بیان ہو چکا ہے **قاعدہ دوم** اس بیان مین کہ اغذیہ مختلفہ ایک
کھانے مین جمع کرنیکا کیا حکم ہے ۔ آیا جائز ہے یا ممنوع ۔ تحقیق یہ ہے کہ اختلاف دو قسم پر ہے ۔ ایک یہ
کہ اختلاف طعم یا کسی اور کیفیت مین ہو باوصفیکہ ہضم مین متحد ہون خواہ دونون سریع الہضم ہون
یا بطی الہضم ۔ پس اجتماع ایسے مختلف طعامون کا جائز بلکہ مطلوب ہی کیونکہ جو غذا شور یا تیز
ہے مصلح غذاے چرب کا ہوتی ہے اور بالعکس ہے ۔ اور ایسا ہی جو غذا ترش ہی مصلح
غذاے شیرین کا ہوتی ہے اور اسکا برخلاف بھی ہوتا ہے ۔ دوم یہ کہ اختلاف ہضم مین ہو چنانچہ
ایک غذا سریع الہضم ہو اور دوسری بطی الہضم ۔ جیسا گوشت گاو کو گوشت مرغ اور دیگر طیور خفیفہ
سے ایک کھانے مین جمع کرین ایسے مختلفین کو ایک کھانے مین جمع کرنا غیر مجوز ہے ۔ اور غذاے
شدید الغلظ کو لطیف سے جمع کرنا بھی یہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مخالفت قلیلہ ہو تو غلیظ (غیر شدید الغلظ)
کو اول اور لطیف کو اوسکے بعد متصلاً کھاوین تو کچھ مضائقہ نہین کیونکہ ہضم قعر معدہ مین قوی تر ہی
اسلیے غلیظ جلدی منہضم ہو جائیگا پس غلیظ اور لطیف معاً ہضم ہو جاینگے وہو المطلوب ۔ اور اگر
غذاے شدید الغلظ کو اول نوش کرین اور بعد اوسکے متصلاً غذاے لطیف کھاوین تو نہایت برا ہے
کیونکہ غذاے لطیف جلدی ہضم ہو جائیگی اور غلیظ ابھی تک غیر منہضم ہوگی پس کیلوس غذاے لطیف
بسبب حیلولہ کیلوس غذاے غلیظ کے جگر مین نافذ ہوگا اور غلیظ اوسکا بھی بباعث عدم امتیاز
کی طرف امعا کی کیرنگا اور ہر دو خراب ہو جاینگے اور بسبب توقف طویل کے غذاے ثانی کو بھی خراب
کریگا ۔ اور ایسا ہی اگر اول غذاے لطیف کھاوین اور بعد اوسکے غلیظ کو تناول کرین یا ہر دو باہم
نوشجان فرماوین تب بھی ہضم فاسد ہو جائیگا کیونکہ بعض اجزاے ماکول مین ہضم پیشتر اور بعض
مین متاخر ہوگا حالانکہ امر مستحسن یہ ہے کہ اتمام ہضم کا سائر اجزاے ماکول مین برسبیل تساوی اور تشابہ
ہو تاکہ طبیعت بعد کمال ہضم معدی کے صفوت کیلوس کو طرف جگر کے دفع کرے لیکن اگر غذاے غلیظ تر

کو اول کھاوین اور وہ جب قعر معدہ مین پہونچ جاوے اور نیم پخت ہو جاوی تب غذای لطیف نوش کرین چنانچہ
تمامی ہضم مین دونون متحد ہوین تو اسمین ضرر کثیر متصور نہین - کذا قال شارح الاسباب آور قول
فصل بابت اس مسئلہ کی یا عدہ پنجم مین ابھی آتا ہے اور اگر یہ کہو کہ طعام مین تداخل منہی عنہ ہے -
وہذا ہو التداخل نکیف لایکون فیہ ضرر کثیر و قد قال الشاعر و لیس علی النفوس اشد تعبًا - من ادخال
الطعام علی الطعام - تو جواب اسکا یہ ہے کہ تداخل مذموم تر وہ ہے کہ ہضم تام ایک غذا کا پیشتر ہو
اور دوسرے کا بعد ازان ہو - اور اوسکی صورت یہ ہے کہ اول ایک غذا کھاوین اور بعد عرصہ کہ جب وہ
نیم پخت ہو جاوی دوسری غذا اوسی جنس کی یا اوس سی غلیظ تر نوش کرین پس ہضم تام غذاے
اول کا ہضم تام غذای ثانی سے متقدم ہوگا - تقدما معتدا بہ اور یہ معنی بسبب تحیر طبیعت کی موجب
فساد ہونگے - بخلاف تداخل مذکور کے کہ بعد نیم پخت ہونے غذاے غلیظ کے غذای لطیف نوش کرین
اسلیے کہ جب غذای غلیظ ہضم ہوگی لطیف بھی ہمراہ اوسکے ہضم ہو جائیگی اور بموجب اتحاد فی الہضم
کے طبیعت بھی حیران ہنوگی - ہان اگر غذاے اول پیٹ بھر کھائی جاوے اور بعد اوسکی غذاے
لطیف زیادہ حاجت سے کھاوین تو یہ باعث تحیر طبیعت ہے لکنہ خارج عن المبحث - معلوم
کرنا چاہیے کہ بعض چیزین ایسی ہین کہ اہل تجربہ نے حکماے ہند وغیرہ سے اونکو جمع کرنا موجب ضرر
تصور کیا ہے اور اسجگہہ جو مسائل متفق علیہ اطبا ہین وہی ذکر کیے جاتے ہین - اور صحبت قویہ اونہی
تجربہ حکما ہے اگرچہ بعض مسائل مقوی بدلیل عقلی بھی ہو سکتے ہین - واضح ہو کہ مولی کو ہمراہ جغرات
اور پنیر کے ہرگز جمع نکرنا چاہیے - آور ایسا ہی غذای حصرمیہ کو ساتھہ اسفیداج کے - آور ایسا ہی دودھ
کو ساتھہ ترشیون کے جمع نکرنا چاہیے کیونکہ ترشی سے دودھ جمجاتا ہے - کما ہو مشہود فی الخارج -
اور دودھ کا معدہ مین منجمد ہونا محدث فساد سمی ہے - مگر قرشی نے لکھا ہے کہ سزاوار یون ہی کہ ممانعت
اجتماع حموضات کی دودھ تازہ کے ساتھہ ہو کیونکہ دہی کو بسا اوقات لوگون نے حموضات سی جمع کیا ہی
اور ضرر معتدبہ اوس سی ظاہر نہین ہوا - اور ایسا ہی دودھ کو مچھلی کے ساتھہ جمع نفرماوین کیونکہ محدث
امراض مزمنہ مثل جذام اور برص اور قولنج وغیرہ ہوتا ہے - آور ایسا ہی دہی کو گوشت طیور سے
جمع نکرین مگر قرشی نے لکھا ہے کہ اگر دہی کو گوشت مذکور کے ساتھہ پکاوین تو قلیل المضرۃ ہوگا -
اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جن چیزون مین جمع کرنا ممنوع ہے اونسے ضرر ہونا اس بات پر موقوف
ہے کہ ہر ایک کو بانفرادہ کھایا جاوے اور معدہ مین جاکر باہم مختلط ہوون لیکن اگر خارج مین اونکو ملا کے
پکاوین یا اونکو خارج مین اسطور سے آمیزش کرین کہ ایک ذات ہو جاوین تو اغلب یہ ہے کہ ضرر

کم ظاہر ہوگا کہ پھر بھی پرہیز لازم ہے جرئت نکرین۔ اور ایسا ہی ستو کو چاولون پر نکھاوین کیونکہ یہ نفخ اور قولنج کا باعث ہے۔ اور نیز چاولون کو سرکہ سے جمع نکرین۔ اور جو کچھ سرکہ سے تیار کرین جیسے اچار وغیرہ اوسکو بھی چاولون سے جمع نکرین لیکن چاول کو ساتھہ گوشت اور روغن گاو کے پکاوین جسکو پلاو کہتے ہین اس حکم سے خارج ہین لان الدسومۃ یصلح الحموضۃ۔ اسیلئے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع سرکہ کو پلاو کے ساتھہ کھاتے ہین اور کچھہ ضرر نہین پاتے مگر پھر بھی احتراز اولی ہے۔ اور ایسا ہی انگور کو کلہ پاچہ پر تناول نکرین اسیلئے کہ اس سے درد معدہ وغیرہ آفات پیدا ہوتی ہین۔ اور ایسا ہی انار کو ہریسہ پر نکھاوین اور اگر اول ستو کھائی جاوین اور بعد اوسکے چاول۔ یا اول انار کھاوین اور بعد اوسکی ہریسہ یا اول انگور تناول کرین اور بعدہ کلہ پاچہ تناول کرین تو کچھہ خوف نہین کما نص علیہ الحکیم محمد سدید فی شرح الموجز۔ اور ایسا ہی کبوتر ہمراہ پیاز اور لہسن اور خردل کے ایک وقت نکھاوین۔ اور گوشت نمک سود ہمراہ سرکہ اور شیر کے نہ پکاوین۔ اور شہد اور خربوزہ ایک وقت مین استعمال نکرین۔ اور لہسن اور پیاز بھی ایک جگہہ جمع نکرین اور فندق اور بادام کھانے مین اکٹھا نہ کرین۔ اور دودہ اور شراب کو جمع کرنے سے نقرس پیدا ہوتا ہے اور پیاز زیادہ کھانا کلف اور درد سر لاتا ہے۔ فائدہ جلیلہ ترکیب ایک چیز کی دوسری چیز سے دو حال سے خالی نہین ایک یہ کہ ہر دو مماثل ہون جیسے ترکیب اغذیہ غلیظہ کے ساتھہ غلیظہ کی اور لزجہ کے ساتھہ لزجہ کی اور لطیفہ کے ساتھہ لطیفہ کی اور مانند اسکی۔ دوم یہ کہ ہر دو مختلف ہون خواہ اختلاف من جہۃ التضاد ہو جیسے تالیف اغذیہ لطیفہ کی کر ساتھہ غلیظہ کی خواہ من جہۃ غیر التضاد ہو جیسے تالیف اغذیہ غلیظہ کی لزجہ سے لان بینہما مخالفۃ غیر مضادۃ۔ الغرض تحریر سابق سے معلوم ہوا کہ تالیف اور ترکیب مختلفات اور متضادات کی منہی عنہ ہے لاختلاف ہضمہا کما مر۔ اور فساد اسکا بہت ہے۔ اسی لیے بعض قدماء اطبا غایت احتیاط سے نان کو گوشت سے بھی جمع نکرتے تھے اور چیزون کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ ایک وقت روٹی اور دوسری وقت گوشت کھاتے تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ تالیف مماثلات کا کیا حکم ہے وہ یہ ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ تالیف غذا کی دو لطیف سے ہے یا دو غلیظ سے پس اگر دو لطیف سے ہے تو ہرگز کچھہ مضائقہ نہین چنانچہ گوشت طیور خفیفہ کا ایک جگہہ کھایا جاتا ہے۔ اور تالیف مماثلات کی اگر دو اغذیہ غلیظہ یا لزجہ سے ہو تو نہ کھانا چاہیے کیونکہ غذای غلیظ اور لزج فی حد ذاتہ صاف طبعون مین خلل پیدا کرتی ہے

پس جب دو غلیظ یا دو لزج باہم جمع ہونگے توکسقدر مقابلہ پیدا ہونگے ہان اگر دو غذائیون کو باہم املیا استزاج دین کہ حکم طعام واحد کا حاصل کرین تو اس صورت مین ممکن ہے کہ ضرر اغذیہ مختلفہ غلیظ کا زیادہ ضرر ایک غلیظ سے نہو مگر پھر بھی احتراز مناسب ہے۔ معلوم کرنا چاہئیے کہ منجملہ اغذیہ ممتنعۃ الاجتماع اغذیہ مذکورہ ذیل ہین اول بعض اغذیہ کہ حرارت مین متماثل ہون جیسے کبوتر کو لہسن سے جمع کرنا۔ دوم بعض اغذیہ کہ برودت مین متشابہ ہون مثل خیار کے ساتھ غذا سے مضیرہ اور دوغبا کے۔ سوم بعض اغذیہ جو لزوجت مین مشاکل ہون جیسے پنیر تازہ کو ساتھ مچھلی کے۔ چہارم بعض اغذیہ جو کہ سرعت فساد مین متماثل ہون جیسے دودہ کو ساتھ خربوزہ کے۔ الحاصل جو غذا حالت انفراد مین فاسد الجوہر ہوا وسکو اوسکے مثل سے جمع کرنا لامحالہ مزید فساد ہوگا۔ اور اجتماع غلیظ کا ساتھ غلیظ کے اور لزج کا ساتھ لزج کے بھی اسی قبیل سے ہے۔ غرض یہ کہ متماثلین فی اللطافۃ کو جمع کرنا کچھ مضائقہ نہین اور باقی تمام ضرر سے خالی نہین کسی مین ضرر کم اور کسی مین زیادہ ہے **قاعدہ** سوم غذای مطلق کے وصف اور مدح کے بیان مین۔ اور نیز اخلاط تو ابل اور اغذیہ فاضلہ کے بیان مین۔ جو اشخاص حفظ صحت کے طالب ہون اونکو لازم اور ضرور ہے کہ سوا سے غذا سے مطلق کے اور کچھہ نہ کھاوین۔ اور غذای دوائی کیطرف ہرگز میل نکرین مگر بطور علاج اور تقدم بالحفظ کے مجوز ہے۔ اور تعریف غذای مطلق اور غذا سے دوای کے بیان مین ہو چکے ہے۔ ہان ملانا گرم مصالح کا غذا مین اصلاح طعام کے لیے کچھ مضائقہ نہین بشرطیکہ قلیل المقدار ہون۔ اور غرض مصالحات ملانے سے یہ ہے کہ غذا سے لذیذ اور مزہ دار ہو جاے پس اگر سوا سے ملانے مصالحات کے لذیذ ہو جاسے تو اونکی کچھ حاجت نہین۔ چونکہ الت ذاذ اور مزہ حسب مزاج ہر ایک شخص کے متفاوت ہوتا ہے حکم غذای ہر ایک کا اوسکی مزاج پر موقوف ہے۔ بہترین اغذیہ مطلقہ کا گوشت اور نان ہے جو شخص معتدل مزاج اور معتاد اوسکا ہو ورنہ جو شخص چانول کا معتاد ہو اوسکے لیے چاول ہی غذا عمدہ اور بہتر ہے۔ اور گوشتون مین سے عمدہ گوشت بکرہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہی لیکن مناسب ہے کہ بکرہ یک سالہ ہو کیونکہ جو بہت چھوٹا ہوگا بلغم پیدا کریگا۔ اور گوشت گوسالہ اور بزغالہ کا بکرہ یک سالہ سے بہتر ہے کیونکہ وہ معتدل ہین۔ مرغی کا مزاج گرم تر اور قلیل الرطوبت ہے بہتر مرغی وہ ہے جسنے انڈے نہ دیئے ہون اور عمدہ مرغہ وہ ہے جسنے بانگ نہ دی ہو۔ اور بچہ مرغ یعنی چوجہ بغایت لطیف ہی اور تقویت بدن پر کم مدد کرتے ہین بغیر اصحاب سکون کے اور کسی کے

موافق نہین اور مرغی ست معتدل ہین لیکن مرغی مین غذائیت زیادہ ہے۔ اور شیخ نے لکہا ہے کہ انڈے وہ ج
خشک اور رہالیس ہین اور بوجہ آب مطلق ہین۔ اور بہترین مرغ یاکی ہوتی وہ ہے جسکو شکم نیز غالبہ
یا بکرہ مین بریان کیا گیا ہو کہ اسطرح رطوبت اوسکی محفوظ رہتی ہے۔ اور شوربہ نہایت عمدہ غذا ہے
اگر اوسمین پیاز ڈالا جاوے تو ریح اوس سے دور ہوتی ہے اور قوت باہ کے لیے مفید ہے اور اگر پیاز
سے خالی ہو تو ریح پیدا کرتا ہے اسیواسطے پیاز کا گوشت مین ڈالنا لازم گنا گیا ہے جیسا متعارف
ہے۔ اور شوربہ اوس گوشت سی مراد ہے کہ بہت پانی مین نمک ڈالکر پکایا جاوے اور بعد پکانے کی
جب پانی معتدل المقدار باقی رہے اوسکو تناول کرین جیسا معروف ہے۔ جاننا چاہیے کہ مضرت
نان غیر منہضم کی زیادہ ہے اور مضرت گوشت غیر منہضم کی اوس سی کمتر ہے اور مضرت چاول غیر منہضم
کی بین بین ہے قاعدہ چہارم غذای دوای کے بیان مین۔ اور نیز اس بیان مین کہ ہر صحیح المزاج
کو اوسمین شئی پرہیز لازم ہے اور بھی اوس سوال کا جواب جسمین فضیلت غذای دوائی کی غذاے
مطلق پر معلوم ہوتی ہے۔ اور بیان اسکا کہ تداخل بضرورت جائز ہے۔ پوشیدہ نرہے کہ
جو کچھہ جنس بقول یا اقسام فواکہ سے ہے وہ غذاے دوای ہے ایسی چیزون کا استعمال کرنا صحیح
معتدل کو مستحسن نہین مگر بسبیل تقدم بالحفظ جیسا اوپر گذر چکا ہے ہان ہن لوگون کی مزاج
جادہ اعتدال سے منحرف ہوا او نکو لیے استعمال غذا یہ دوای ہے کی ذکہ اونکے مزاج کی مخالف
ہوم مناسب ہی اسی لیے ایسی چیزون کا کہانا مروج ہوا ہے لوقوروجود المنحرفین وعدم
تضرہم بہا بشرط استعمال المتضاد۔ اور میوہ جات سے انگور پختہ اور انجیر پختہ شابہ تر ہے۔
چون کہ انمین غذائیت زیادہ ہے اسلیے اونسی حصول ضرر کمتر متوقع ہے۔ اور ایسا ہی خرما جو
جن شہرون مین کہانا اونکا مروج ہے قریب بغذای حقیقی ہے اور سوا انکے اور کوئی میوہ اسکے
مرتبہ کو نہین پہونچتا۔ اور کوئی میوہ جات ایسے ہین کہ موجب عفونت خون اور ردی الاستحالہ
ہین چنانچہ اسی قسم سے شفتالو اور زرد آلو ہین سوال یہ بات ثابت اور متحقق ہے کہ گوشت
عمدہ ترین اغذیہ ہے اور نیز یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ تمام گوشت گرم ہین اور بدن
کو بھی گرم کرتے ہین پس جسقدر اغذیہ دوائیہ ذی حرارت ہین مضرت ہوگی اوسیقدر اونمین
بھی پائی جائیگی سوال یہ امر بھی معلوم اور متیقن ہے کہ اغذیہ دوائیہ معتدل مزاج اور
مصلح حال مزاج ہین اور معہذا بعض اونمین سے لذیذ تر اور مزہ دار ہوتی ہین۔ اور
بیان ہوا ہے کہ جو لذیذ تر ہو نافع اور مرغوب تر ہوتا ہے یہ تمام امور اسی کی مقتضی ہین

۔۔۔ سے دوائی غذاے مطلق سے بہتر ہے اور ہرگز ضرر نہین کریگی جواب اول کا یہ ہے
کہ گوشت اگرچہ گرم ہے لیکن گرمی اوسکی نہایت کم ہے پس معتدل مزاج مین ایسا اثر کریگا
جو اعتدال سے خارج ہے ۔ علاوہ بران یہ بھی ظاہر ہے کہ جبتک گوشت ماکول ہضم
ہوکر جزو بدن ہوگا اس عرصہ مین گوشت بدن کا بھی کسیقدر کم ہوجایگا ۔ اور جسقدر
گوشت بدن سے کمتر ہوجائیگا اوسی قدر حرارت اور رطوبت بھی کم ہوجائیگی ۔ اور رطوبت
مستحصلہ گوشت ماکول سے اوسکا جبر نقصان کریگی اور حرارت زائدہ نکریگی جواب ثانی
کا یہ ہے چونکہ اسجگہہ کلام معتدل مزاجون مین ہورہا ہے اسلیے تمسک افضلیت غذاے
دوائی پر تعدیل کی لحاظ سے مستحسن نہین کیونکہ تعدیل اوسکی غیر معتدل مزاجون مین
ہوتی ہے وہ بھی بشرط تضاد مشروط ہے کما مر انفا لیکن معتدل مزاجون مین تعدیل کا
گویا ذکر ہے بی اعتدالی کا موجب ہے اور معہذا حصول تعدیل اغذیہ حقیقیہ مین امتزاج بعض
مصلحات سے بھی ہوسکتا ہے چنانچہ مشہود ہے کہ غذای رتانیہ محروری مزاج مین اور مزیہ
مبرودی مزاجون مین باوصف تغذیہ تام کے تعدیل بھی کرتی ہے پس فضیلت کا باعث
تعدیل نہین ہوسکتی اور ایسا ہی لذت بھی باعث فضیلت غذائی دوائی کا نہین ہوسکتی
کیونکہ غذای حقیقی بھی باختلاط مصلحات سے لذیذ ہوسکتی ہے جیسا متعارف ہی اور
بالفرض اگر غذای دوائی لذیذتر ہوگی پھر بھی غذای حقیقی سے بہتر ہوگی کیونکہ جو فضیلت
غذاے حقیقی سے مطلوب ہے وہ غذای دوائی مین نہین آور وہ یہ ہے کہ اکثر اجزا اوسکی
بدل ما یتحلل ہوجاوین اور یہ معنی غذاے حقیقی کے غیر مین نہین پائی جاتی ۔ کیونکہ دوائی حقیقی
اور غذاے دوائی مین اس فضیلت مین بہت فرق ہے اسلیے کہ غذای دوائی قلیل التغذیہ
ہے اور ظاہر ہے کہ ذی لذت ہونا اوسکا تمام مضار کو رفع نہین کرسکتا ۔ غایت اوسکی
یہ ہے کہ بسبب استلذاذ طبع کے مضار مین قلت واقع ہوگی وہو امر آخر معہذا امزجہ
معتدلہ صحیحہ مین محدث کیفیت زائدہ ہی جوکہ اعتدال سے مزاج کو خارج کرتی ہے اسی لیے
اطبا نے لکھا ہے کہ زمان صحت مین معتدلون کو پرہیز اوس سے لازم ہے ۔ اور اگر اوسکے
کھانے مین خطا ہوتی ہو تو جلدی اوسکا تدارک کرنا چاہیے اور اوسکو قے اور اسہال و دیگر
تدابیر سے نکالنا چاہیے یا اوسکی اصلاح استعمال اغذیہ مناسبہ سے کرین اگرچہ بسبیل
تداخل ہو چنانچہ تشریح اسکی قاعدہ نہم مین آتی ہے کیونکہ ہر حیث تداخل ممنوع ہی اور مذموم

مگر جبکہ اوسکی مباشرت مین کسی ضرر قوی سے امن ہو تو اوس صورت مین تداخل مجوز ہے۔
لان الضرورت تبیح المحظورات[1] قاعدہ پنجم ترتیب غذا مین ملحوظ کرنا چاہیے کہ حافظ صحت پر
واجب ہے کہ غذا مین ترتیب مرعی[2] رکھے۔ مخفی نرہے کہ بعض اطبا تقدیم لطیف کی غلیظ پر واجب
جانتے ہین اور بعض اسکا عکس ضروری مانتے ہین اور ہر ایک کی دلیل علیحدہ ہے۔ فرقہ اول کی
دلیل یہ ہے کہ اگر غلیظ اول کھائین تو لطیف بسبب عدم نفوذ کے فاسد ہو جاویگی اور غلیظ کو بھی
فاسد کریگی اسیلیے تقدیم لطیف کی غلیظ پر واجب ہے اور فرقہ ثانی کی حجت یہ ہے کہ ہاضمہ قعر معدہ[3] مین
بہ نسبت فوق[4] معدہ کے زیادہ ہے پس جب غلیظ کو اول کھائینگے تاثیر ہاضمہ قوی کی غلیظ مین ہوگی اور
فعل ہاضمہ ضعیف کا لطیف مین ہوگا اور ہر دو یعنی غذاے لطیف اور غلیظ ہضم مین متشابہ
ہونگے وہذا ہو المقصود[5]۔ اسیلیے تقدیم غلیظ کی لطیف پر واجب ہے اور قرشی نے محاکمہ بین القولین[6]
کر دیا ہے تاکہ اختلاف دور ہو اور وہ یہ ہے کہ اگر غلیظ اور لطیف مین صرف اسقدر تفاوت ہو کہ قعر
معدہ غذاے غلیظ کے ہضم مین کافی ہو سکتا ہے اور ہضم غذاے لطیف کا جو فوق معدہ مین ہے
ہضم غذاے غلیظ سے (جو کہ قعر معدہ مین ہے) متساوی اور متشابہ ہو سکتا ہے پس لا محالہ تقدیم غلیظ
کی لطیف پر ضروری ہے اور اگر اونکے درمیان تفاوت اور فرق بہت ہے کہ قعر معدہ ہضم غذاے
غلیظ کے لیے تدارک نہین کر سکتا تو اس صورت مین تقدیم لطیف کی غلیظ پر واجب ہے اور یا تاخیر لطیف کی اسقدر
لازم ہے کہ غلیظ معدہ مین نیم پخت ہو جاوے پس اس حالت مین اگر لطیف کو بعد غلیظ کے کھاوین
تو دونون باہم ملکر متشابہ فی الہضم ہو جاینگی۔ اور بعض اطبا وجہ تطبیق اور توفیق بین القولین یہ
لکھتے ہین کہ حکم تقدیم ہر واحد کا بھوکھ پر موقوف ہے۔ کیا معنی اگر بھوکھ بدرجۂ اعتدال ہو
اور حد افراط تک نہ پہونچے تو واجب ہے کہ غذاے لطیف کو غلیظ پر مقدم رکھین۔ مگر اگر تفاوت
غذاے لطیف اور غلیظ مین بقدر تفاوت ہاضمہ اعلی اور اسفل معدہ کے ہو تو اس صورت مین
تقدیم غلیظ کی مستحسن ہے۔ اور اگر بھوکھ بدرجۂ غایت اور افراط ہو اور معدہ غذا سے خالی ہو
اور بسبب بھوکھ کے انصباب صفرا کا فم معدہ پر ہو تو ایسی صورت مین غذاے غلیظ کو لطیف پر
مقدم کرین۔ دلائل ہر ایک کی اپنی جگہہ پر مذکور ہین بخوف طوالت اسجگہہ نہین ذکر کیے گیے
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ صرف نان خشک کھانا معدہ کو خراب کرتا ہے اور رطوبت اوسکی خشک
اور قوت کو ساقط اور رنگ چہرہ کا فاسد کرتا ہے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ حکما متقدمین ایک وقت
نان صرف کھاتے تھے اوس سے یہ مراد ہے کہ دو دن گوشت کی کسی شی یعنی مناسب کو استعمال کرتے تھے

[1] کیونکہ ضرورتین ممنوعات کو مباح کرتی ہین ۱۲
[2] رعایت ۱۲
[3] سفلی ۱۲
[4] اعلی ۱۲
[5] اور وہی مقصود ہے ۱۲
[6] فیصلہ دونون قولون مین ۱۲
[7] یعنی ... ۱۲
[8] ... ۱۲

نہ یہ کہ صرف نان خشک کھاتے تھے کما نص علیہ القرشی فی شرح القانون - اور یہ واضح ہو کہ غذاے
رقیق لغزندہ سریع الہضم کو غذاے سخت عسر الہضم کے ساتھ جمع کرنا ہرگز روا نہین تقدیم و تاخیر
اسمین سودمند نہین کیونکہ جب طعام لغزندہ معدہ سے امعاء مین جلدی پہونچ جائیگا تو غذاء
باقی بھی اوسکے ساتھ ہی ملزق ہو جائیگی خواہ تقدیم ہو خواہ تاخیر - مگر یہ امتناع اسپر موقوف ہے
کہ فاصلہ دونون غذاؤن مین بہت نہو کیونکہ اگر فاصلہ زیادہ ہوگا تو پھر کچھ ضرر نہین - اور یہ بھی
مخفی نرہے کہ اگر دو غذای متفق الہضم جنمین سے ایک شیرین ہو ایک جگہہ کھانے کا اتفاق ہو جاوے
تو غذای شیرین کو مقدم کرنا ضرور ہے کیونکہ اعضا چونکہ خود شیرین ہین لہذا غذاے شیرین کو جلدی
جذب کرینگی - اور اگر اسکا عکس کیا جاوے تو ضرور ہے کہ ہمراہ غذاے شیرین کے بعض اجزاے
غیر شیرین غیر منہضم کے بھی متحد ہو جاوین - اور یہ امر باعث فساد عظیم ہو - اگر یہ کہین کہ اسمین
کچھہ شک نہین کہ اجزاے غذاے حلو بھی جب غیر منہضم جگر مین جائینگی تو موجب فساد ہضم ہونگے
کما قال الشیخ الغذاء الحلو تنشرہ الطبیعۃ قبل النضج والہضم فیفسد الدم - پس غذای شیرین کے
تقدیم مین کیا فائدہ متصور ہے - اور نفوذ اجزای غیر منہضم غذاے شیرین کا فساد اور فساد
مین مشابہ اور مساوی نفوذ اجزاے غیر منہضم غذاے شیرین کے ہوگا - تو جواب اسکا یہ ہے کہ
بلاشک کثرت حلویات کی سدہ لانی ہے اور خون کو فاسد کرتی ہے اسی واسطے اطبا کہتے ہین کہ
جو لوگ حلویات زیادہ کھاتے ہین وہ جلدی جلدی فصد کے محتاج ہوتے ہین لیکن چونکہ شیرین
غذائین محبوب اور مرغوب طبع ہین ضرر اونکا زیادہ نہین ہوتا - بخلاف اغذیہ غیر شیرین کے
اگرچہ بطفیل غذاے شیرین کے منجذب ہون - لیکن چونکہ نا منہضم اور غیر مرغوب طبع ہین
ضرر کثیر کا باعث ہونگی پس تاخیر اونکی ضرور ہے اور تقدیم غذاے شیرین کی بیفائدہ نہوگی
قاعدہ ششم - اون غذاؤن کے بیان مین جو سدہ کا موجب ہوتی ہین - جاننا چاہیے کہ موجبات
سدہ بہت ہین لیکن اس جگہہ صرف وہ اسباب بیان کئے جاتے ہین جنکا ارتکاب کثیر الوقوع ہے
مخفی نرہے کہ اگرچہ کثرت حلویات کی بالذات مسدد ہے لیکن اوسکے تعقیب مین سدہ کا زیادہ
خوف ہے لما مر فی القاعدۃ الخامسۃ آنفاً - اور قید کثرت کی اسلیے کی گئی کہ قدرے شیرینی
بعد طعام کے کھانی باعث جودت اور عمدگی الانہضام ہے - کیونکہ معدہ برغبت تمام اوسپر مشتمل
ہوتا ہے اسلیے شربت قندی بعد طعام پینا تجویز کیا گیا ہے - اور ایسا ہی بعد طعام کے شراب بھی
باعث سدہ ہے کیونکہ وہ بالطبع سریع النفوذ ہے اسلیے قبل ہضم طعام سے اول ہی جگر تک نفوذ

کر جاتینگے اور معدہ مین ست قدر سے اجزای غذای شراب سی مختلط ہوکر اوسکے ہمراہ جاتینگے پس اجزاے غذائی بباعث خامی کے مورث سدہ ہونگے لیکن مسدد فی الحقیقۃ غذا ہے غیر معین ہے شیرینی کو بالعرض مسدد کہا گیا ہے اور سرعت نفوذ شراب اور سرعت نفوذ حلاوت مین یہ فرق ہے کہ نفوذ اول کا بالذات ہے اور نفوذ ثانی کا بالعرض۔ وہو خذ ہے الا عضا۔ **قاعدہ ہفتم** اس بیان مین کہ تناول بعض اغذیہ کا بعض حالات کے بعد منع ہے۔ پوشیدہ نرہے کہ جب کوئی ریاضت متعب کیجاوے یا غضب مفرط عارض ہو یا کوئی غذا اور رود انہایت مستحن معدہ کو تکلیف دی جاوے پس ایسے شخص کو اغذیہ سریع الفساد مثل ماہی وغیرہ کے نہ کھانی چاہیے کہ فاسد ہوکر اخلاط کو بھی فاسد کرتی ہین۔ اسیلیے اطبا لکھتے ہین کہ خربوزہ کو مابین دو طعامون کے کھانا چاہیے کیونکہ اگر سخت بھوکھ کی حالت مین اوسکو کھایا جاوے تو بسبب سریع الفساد ہونیکے قوت حرارت معدہ ست جلدی فاسد ہوجائیگا۔ اور ایسا ہی اگر مفرط الحرارۃ ہو اوسکو بھی کھانا ایسے غذاؤن کا نہ چاہیے۔ یہی باعث ہے کہ بعض امزجہ حارہ مین اغذیہ غلیظہ جلدی ہضم ہو جاتی ہے اور اغذیہ لطیفہ فاسد ہو جاتی ہین جیسا عنقریب آتا ہے پس طبیب پر لازم اور واجب ہے کہ ہمیشہ متامل حال اور مزاج معدہ کا رہے اور ہر ایک شخص کی تدبیر موافق اوسکی عادت کے کرے اور اس جگہہ تجربہ کو قیاس پر مقدم رکھے کیونکہ بعض ابدان اور امزجہ کے لیے خواص مقرر ہین کہ عقل کو اوسمین دخل نہین کما لا یخفی علی الماہرین۔

قاعدہ ہشتم امزجہ اور احوال کے اختلافات اور مطابق اوسکے تدبیر کرنیکے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہین جنکے لیے تناول قابضات کی اول طعام کے حاجت ہوتی ہے اور یہ وہ لوگ ہین جنکے معدہ سست ہون اور غذا اوسمین ٹھہر کر ہضم کے اول ہی جلدی باہر نکلجاتی ہے۔ اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہین جنکو کھانا قابضات کا بعد طعام کے ضروری ہوتا ہے اور ایسے آدمی تین قسم کے ہوتے ہین۔ ایک وہ ہین جو بعد کھانے طعام کے قے کرتے ہین کیونکہ تناول قابضات کا بعد غذا کے قے کو بند کرتا ہے۔ دوسرے وہ ہین کہ غذا انکی معدہ مین دیر تک رہتی ہے اونکو کھانا قابضات کا بعد غذا کے بسبب گھوٹنے معدہ کے انحدار پر تحریک کرتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ ہین جنکے معدہ مین طعام متبخر ہوتا ہے اونکو کھانا قابضات کا بعد غذا کے اتصاعد بخار کو بند کرتا ہے اسیلیے دوار اور صرع اور سدر مین کھلانا کشنیز خشک کا بعد غذا کے لازم جانا گیا ہے تا اتصاعد ابخرہ کو مانع ہو۔ اسی واسطے قرشی نے لکھا ہے کہ جس شخص کا فم معدہ ضعیف ہو اور ہم چاہین کہ اوسکو اشربہ مقویہ سے تقویت دین تو چاہیے کہ اوسکو اول غذا دین اور

دواؤن

اور بعد اوسکے اشربہ مقویہ پلاوین تاکہ ملاقات فم معدہ کی اشربہ مقویہ سے دیر تک رہے - ہان
اگر تقویت تمام معدہ کی منظور ہو تو اشربہ مقویہ قبل اغذیہ اور بعد اغذیہ کے دیوین - اور ایسا ہی
جس جگہہ تعدیل معدہ کی درکار ہو تو افضل ہے کہ اشربہ معدلہ قبل اور بعد غذا کے پلاوین -
اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہین کہ غذائی لطیف سریع الہضم اونکے معدہ مین فاسد ہو جاتی ہے اور
غلیظ ہضم ہو جاتی ہے - اور یہ وہ لوگ ہین جنکے معدہ زیادہ گرم ہین اور اغذیہ لطیف کو بسبب
حرارت قویہ کے فاسد کرتی ہین اور بعضون کا مزاج انکے برعکس ہوتا ہے قاعدہ نہم اغذیہ مناسبہ
ہر مزاج کے بیان مین - واضح ہو کہ سوداوی مزاج کو اغذیہ کثیر الرطوبتہ اور قلیل الحرارۃ درکار ہین
بشرطیکہ سودائی طبعی ہو اور اگر سودائی احتراقی ہو تو تدبیر بہت کرنی چاہیے اسصورت مین اغذیہ دوائیہ کفایت نہین کرتی
جیسا عنقریب بیان کیا جائیگا اور صفراوی مزاجون کو اغذیہ سرد و تر مناسب تر ہین - اور جسکو دربیان
خون گرم پیدا ہو اوسکو اغذیہ سرد اور قلیل الرطوبتہ کھانی چاہیے - اور جسمین خون بلغمی ہو اوسکو اغذیہ
قلیل الغذا اور ذی سخونت اور تلطیف کھانی چاہیے انتباہ جسقدر حسب المزاج کی تدبیرین لکھی
گئی ہین کہ حفظ مزاج فقط اغذیہ دوائیہ سے کیا جاوے یہ سب اوس مزاج سے مخصوص ہین
جسمین اخلاط مذکورہ غالب ہون لیکن فاسد نہون - پس جس جگہہ سوء مزاج ساذج بے غلبہ خلط
ہو یا سوء مزاج خلطی ہو لیکن وہ خلط فاسد بھی ہو تو اسصورت مین تدبیر اوسکی ادویہ صرف سے
کرنی چاہیے اور اس جگہہ صرف اغذیہ دوائیہ کفایت نہین کرتی لقوۃ السبب ہمیشہ قاعدہ دہم
تدارک مضرت اغذیہ دوائیہ کے بیان مین - مخفی نہ ہے کہ جب اغذیہ دوائیہ بسبیل خطا کھائی جاوین
تو احسن تدبیر یہ ہے کہ اوسکو قے یا اسہال سے دفع کرین - اور اگر انمین کوئی میسر نہو سکے تو ضرور ہے
کہ اوسکی اصلاح مین کوشش کرین اور اصلاح اونکی تین قسم پر ہے - ایک یہ کہ غذائے ماکولہ کے
ہضم کیطرف متوجہ ہون تاکہ جلدی منہضم ہو جاوے اور طبیعت پر تعب اور تکلیف نہ لاوے
اور یہ بات معلوم ہے کہ اغذیہ دوائیہ عسر الہضم ہوتی ہین اور تحلیل اونکی طبع پر دشوار ہے -
دوسرا یہ کہ فضلہ غذائے مذکور کی نضج پر اعانت کرین کیونکہ معلوم ہے کہ ان اغذیہ سے فضول
بہت رہتے ہین اور طبیعت اونکی نضج پر اگر قادر نہو گی تو کئی ایک امراض پیدا ہونگے - اور
چونکہ فضول کثیر المقدار ہونگے شاید ہے کہ طبیعت اونکی نضج مین عاجز ہو جاوے پس اعانت
طبیعت کے نضج فضول کے لیے واجب ہے - تیسرا یہ ہے کہ منع تولد سوء مزاج مین جو کہ اغذیہ
دوائیہ سے حادث ہوتی ہین سعی کرین - اور اوسکی تدبیر یہ ہے کہ غذا ماکولہ کو ہضم سے اول

اشیاء مضاد اوسکے ہون استعمال کرین تا سبب اختلاط کے کیفیت زائدہ ظاہر نہو اور تداخل اگرچہ منھی عنہ ہے لاکن اس جگھہ بنا بر ضرورت جائز رکھا گیا ہے۔ نظرًا الی الغرض العمدۃ۔ پس جب ماکول مثلاً بارد ہو مثل خیار اور کدو کے تو تعدیل اوسکی لہسن اور پیاز وغیرہ سے کرین۔ اور اگر ماکول گرم ہو تو تعدیل اوسکی خرفہ اور خیار سے لازم جانین اور اگر ماکول مسدد ہو تو مفتحات کی استعمال کرین اور بعد اوسکے فاقہ کرین۔ الغرض تدارک اغذیہ دوائیہ کا اغذیہ دوائیہ مضاد سے کرنا چاہیئے اور ادویہ صرفہ سے نہونا چاہیئے۔ اور اگر استعمال اغذیہ مذکورہ ماکولہ سے خوف ضعف ہو تو اغذیہ دوائیہ سے تدارک کرے کہ ادویہ اور اشربہ مقویہ حسب مزاج بھی دیوین صرف اغذیہ دوائیہ پر کفایت نکرین مثلاً اگر اغذیہ گرم کھائی ہون تو سکنجبین عسلی یا بزاری بہتر ہے اور اغذیہ باردہ مین ماء العسل اور شربت عسل اور کمونی نافع ہے۔ اور اغذیہ غلیظہ مین گرم مزاج کو سکنجبین قوی البزور اور سرد مزاج کو خلافلی اور فلودنجی بہتر ہے **قاعدہ یازدہم** تدارک فساد غذا کے بیان مین۔ خواہ کسی قسم کی غذا ہو یعنی خواہ غذائے مطلق ہو خواہ غذائی دوائی۔ جاننا چاہیئے کہ جب کھانے مین زیادتی کیجا ہے اور خوف امتلا ہو۔ یا غذا ماکولہ بسبب حرکت عنیفہ کے کہ بعد کھانے غذا کی واقع ہو متعفن اور متغیر ہو۔ یا بباعث بہت پانی پینے کے غذا معدہ مین مشوش ہو تو ایسی صورت مین واجب ہے کہ فورًا قے فرماوین کیونکہ کوئی تدبیر اخراج غذائے فاسد مین قے سے بہتر نہین۔ اور اگر قے کا وقت نرہا ہو یعنی غذا معدہ سے فرو ہو کر امعاء مین پہونچ گئی ہو۔ یا کسی اور مانع کے باعث قے کرنا متعذر ہو تو اسہال سے اخراج کرین پس اگر اسہال کیواسطے گرم پانی تھوڑا تھوڑا پینا کفایت کرے فہو المراد اوسیکو استعمال کرین اور خواب اختیار کرین جبتک دل چاہے سوتے رہین کیونکہ دیر تک سو رہنا اس جگھہ سود مند ہے۔ اور اگر آب گرم کفایت نکرے یا میسر نہوسکے تو دیکھین کہ طبیعت خود بخود دفع کرتی ہے یا نہین اگر خود بخود موافق مطلب کی دفع کرے فبہا ورنہ کسی چیز مناسب سے امداد کرین مثلاً محروری مزاج کو اطریفل اور گلنجبین وغیرہ تنہا یا ادویہ مناسبہ سے مخلوط کر کے مثل پودینہ مرلی کے دیوین۔ اور مبرودی مزاج کو جوارش کمونی اور تمری اور شہریاران وغیرہ کھلاوین۔ اور عمدہ ترین اشیاء اس موقع مین صبر سقوطری ہے کہ بقدر تین نخود کے بعد طعام کے کھاوین۔ اور اگرچہ صبر سقوطری نصف درم اور کمتدر نصف درم اور بورہ یعنے پاپڑی لون ایک دانگ باہم ملا کر حسب حاجت دیوین تو بہتر عمل کرتا ہے۔ اور نہایت عمدہ اسباب مین یہ ہے کہ قدری افتیمون شراب کی ساتھ

دیوین۔ اور جب کوئی تدبیر انسے میسر نہو سکے تو ضرور ہے کہ خواب طویل کا حکم فرماوین اور ایک شب و روز غذا نہ کھاوین اور جب قدرے تخفیف ہو تو حمام مین غسل کرین۔ اور تکمید شکم اور غذائے عمدہ لازم جانین۔ اور اگر باوصف سب تدبیرون کے ثقل اور تمدد شکم اور کسل باقی رہے تب معلوم کرنا چاہیے کہ مادہ داخل عروق ہے کیونکہ غذائے کثیر بالفرض اگرچہ معدہ مین ہضم ہو جاوے مگر عروق مین خام رہتی ہے اور اسمین تمدد پیدا کرتی ہے اور سستی اور اکڑنا اور جمائی کا موجب ہوتی ہے۔ اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نہایت تمدد سے عروق پھٹ جاتی ہین۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ ہضم عروق بہ نسبت ہضم معدہ کے ضعیف ہوتا ہے پس جبتک غذا معدہ مین کما حقہ ہضم نہو جاوے تب تک عروق مین بخوبی ہضم نہین ہوتی۔ الغرض جب آثار امتلاء عروق دریافت ہووین تو مسہلات قوی کہ مخرج مادہ داخلہ عروق ہون دینی چاہیے **انتباہ** جب سن شباب گذر چکے اور قوی مین ضعف نمودار ہو تو واجب ہے کہ غذا عادت سے کمتر کرین تا فضول اوسکے زائد ہو کر موجب احداث کثافت کا نہون **قاعدۂ دوازدہم** اس بیان مین کہ طعام پکانا کس برتن مین بہتر ہے اور کس مین ممنوع ہے۔ اور نیز دیگر امور متعلقہ کے بیان مین۔ معلوم کرنا چاہیے کہ جو برتن جید الجوہر ہو طعام پکانا اوسمین بہتر ہے۔ اور وہ برتن سونے اور چاندی کا ہے۔ اور بعد اوسکے برتن لوہے کا ہی خصوصاً جسکے غسل مین مبالغہ کیا گیا ہو اور زنگار اوسمین نہ لگا ہو اور اوسکو قلعی کروانا مانع زنگار ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ ایسی غذاؤن کا ہمیشہ استعمال مین لانا جو کہ طلائی برتنون مین تیار کیجاوین مقوی دل اور رافع توحش اور مزیل ضعف ہے۔ اور ایسا ہی جو کھانا کہ آہنی برتنون مین پکایا جاوے مقوی شانہ اور اعضائے تناسل ہے اور موجب نعوظ کثیر ہے بخلاف برتن مسی کے کہ طعام پکانا اوسمین اچھا نہین خصوصاً اگر دیر تک اوسمین پکایا جاوے اور طعام کثیر الدہنیۃ اور افراط ماہیت یا ذی حموضت ہو۔ اور ایسا ہی روغن اور طعام چرب کہ دیر تک اوسمین رہا ہو نکھانا چاہیے لتغیر طعمہ وحدوث کیفیۃ ردیۃ منہ۔ اگرچہ قلعی کروانے سے ضرر بالکل دفع نہین ہوتا لیکن بے قلعی سے بمراتب قلیل المضرۃ ہے اسی لیے تجدید قلعی کو بہت تاکید کرتے ہین۔ اور استعمال ظروف قلعی ناکردہ سے بہت منع کرتے ہین یہان تک کہ اکثر اطبانے زعم کیا ہے کہ ایسے برتنون مین ہمیشہ کھانا محدث جذام ہے العیاذ باللہ۔ اور میری راے مین یہ حکم مخصوص برتن مسی بے قلعی سے ہوگا۔ اور برتن کانسے کا برتن نحاسی کا حکم رکھتا ہے۔ اور ظروف خاکی مین طعام پکانا جائز ہے بشرطیکہ زیادہ ایکبار سے نہ پکاوین۔ اور ظروف سنگین وغیرہ مین کہ نرم ہووین زیادہ سبب بار

نہ پکاوین کیونکہ اجسام ظروف مذکورہ کے متخلخل ہوتے ہین اور قدری اجزای طعام مطبوخ سی انکی مسام مین بند ہوکر متعفن ہو جاتے ہین پس جب دوسری مرتبہ اوسمین کھانا پکایا جاوے اجزای متعفنہ غذاے سابق کے طعام ثانی مین مختلط ہوکر اوسکو بھی فاسد او متعفن کرتی ہین - اور اطبا کا قول ہے لیس شئ یحدث الحمیات العفنۃ کما یحدث ہذا - وکذا یحدث الجرب القبیحۃ وانواعًا من الامراض لکل انسان بحسب غلظ الاخلاط ورقتہا وبحسب ما یلزمہ من الدعۃ ومن التصرف والریاضۃ - الغرض برتن سفالین مین مکرر کر پکانے سے پرہیز کرین لما مر **انتباہ** جب طعام پکاکر برتنون مین کھانے کے لیے ڈالا جاوے تو اوسکو سرپوش غربالی (چلنی) سے ڈھانپنا چاہیے تا ابخرۂ دودی بند نہووین کیونکہ احتباس ابخرہ مذکورہ کا طعام مین موجب احداث سمیت ہے - خصوصًا اگر مچھلی ہو یا اور مشویات ہون - اور اثنای طبخ مین بھی سرپوش غربالی ہونا چاہیے تا ابخرہ نکلتے رہین اور جن برتنون مین کھانا کھایا جاوی چینی اور آبگینہ سب سی بہتر ہے اور شرع مین بھی مرخص ہے بخلاف برتن سونے اور چاندی کے کہ شرعًا کھانا اونمین ممنوع ہے - **فصل ہفتم** ہضوم اربعہ کے بیان مین - چونکہ یہ مضمون بھی بحث اکل اور شرب سے تعلق رکھتا ہے کیا معنی کہ اکثر فوائد ماکولات مشروبات کی ہضم پر ہی منحصر ہین لہذا اترک اوسکو نہ مناسب سمجھکر مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے - مخفی نرہے کہ جو چیز بدن مین رکھنی ضرور ہے اور جسکا بدن سے نکالنا لابدی ہے حکیم مطلق نے ہر ایک کے لیے مدخل اور مقام اور مخرج اور رہبر مقرر کیا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب غذا بعد مضغ دہان کے ابنی مجری سے گذر کر معدہ مین پہونچتی ہے جزو بدن ہونے تک چار جگہہ نضج پاتی ہے جسکو اطبا کے اصطلاح مین ہضوم اربعہ بولتے ہین - ہر ایک جگہہ خلاصہ اور فضلہ غذا سے جدا ہوکر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کو رگون کی راستہ جاتا ہے خلاصہ تو بدن مین پیوست ہوتا ہے اور فضلہ بدن کے مخارج مقررہ سی باہر نکلتا ہے -

اول ہضم معدہ مین ہوتا ہے اوسکو ہضم معدے بولتے ہین اور اوسکی خلاصہ کو کیلوس کہتے ہین اور ابتدای ہضم ہذا کیوقت مضغ لقمہ سے جبتک کہ غذا معدہ مین رہتی ہے ہوتا ہے معدہ کی شکل اور صورت اسطور پر بیان کی گئی ہے کہ معدہ جسکو ہندی مین اوجھری کہتے ہین ایک عضو شکل تھیلہ مانند کدوے دراز ہے - ایک منھہ اوسکا حلق کے جانب ہے اوسکو فم معدہ کہتے ہین اور دوسرا منھہ اوسکا ناف کیطرف ہے اوسکو قعر معدہ بولتے ہین - پس جو چیز منھہ کی راستہ شکم مین وارد ہوتی ہے وہ اول معدہ مین ٹھہر کر جوش کھاتی ہے اور بسبب حرارت غریزیہ اور مکشیہ معدہ کے (جو کہ دل اور جگر اور اوردہ اور شرائین وغیرہ سے ہے) اور بباعث انیرش

پانی کی باہم ملکر بانند آب کشنک کے غلیظ ہوتی ہے لیکن اس ہضم مین صورت نوعیہ طعام کی
تغیر نہین ہوتی یعنی غذا باوصف تغیر ظاہری کے اپنی شان اور شکل پر باقی رہتی ہے
اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ جب کبھی کیا وس قے سے باہر آتا ہے تو جو کچھ کھایا تھا طعم اور مزہ اوسکا
قے سے پھر آتا ہے اور ہیئت اور صورت اوسکی بھی باقی رہتی ہے بعد تمام اور اختتام ہضم
اول کے لطیف اوسکا عروق ماساریقا سے جگر کو جاتا ہے اور کثیف اوسکا آنتون کی راستہ
براز ہوکر نکلتا ہے جسکو ہندی مین گوہ کہتے ہین۔ اور یہ فضلہ ہضم اول کا ہے۔ اوسکی
صحت کی علامت چھٹی باب مین بیان کیجائیگی۔ دوسرا ہضم جگر مین ہوتا ہے اسی لیے
اوسکو ہضم کبدی اور جگری کہتے ہین اور جگر ایک عضو لحمی ہے جسکو ہندی مین کلیجہ کہتے ہین
یہ دائین پہلو مین ہوتا ہے اور خلاصہ ہضم اول کا جو معدہ مین ہوا ہے باریک رگون کے
راستہ اوسمین جاتا ہے۔ اور وہان جاکر جوش کھاکر پکتا ہے اور صورت نوعیہ طعام کی
بصورت اخلاط بدل جاتی ہے اوسکی خلاصہ کو کیموس اور رطوبت اولیہ کہتے ہین پس
اوسوقت اوسمین چار تفریق پیدا ہوتی ہین۔ سو وہ چارون اخلاط ہین۔ ایک صفرا کہ
جھاگ اور پھین کے مانند ہوتا ہے وہ سب سے اوپر ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم خشک ہے
اور مکان اوسکا اوعیہ صفرا یعنی مرارہ ہے۔ دوسرا خون جو درمیان مین ہے کہ نہایت خوب
پکتا ہے مزاج اوسکا گرم تر اور مکان اوسکا دل ہے اور یہی عمدہ ترین اخلاط ہے۔ تیسرے
سودا کہ بطور درد اور تلچھٹ کے سب سے نیچے بیٹھتا ہے مزاج اوسکا سرد خشک اور مکان
اوسکا طحال ہے۔ چوتھا بلغم جو بخوبی نہین پکتا مزاج اوسکا سرد تر اور مکان اوسکے لیے کوئی
خاص مقرر نہین۔ اور قیام بدن کا انہین چار اخلاط سے ہے اصل تو خون ہے اور باقی
تین خلط بطور مصالح کے ہین۔ اور ہر ایک انمین سے طبعی اور غیر طبعی ہوتا ہے۔ طبعی ہر واحد
سے وہ ہے کہ جگر مین پیدا اور نافع بدن ہو۔ اور غیر طبعی وہ جو اسکے برخلاف ہو۔ اگر طبعی بھی
درجہ اعتدال سے زیادہ ہو تو اوسکو بھی غیر طبعی کہا جائیگا۔ اور غیر طبعی اخلاط سے محدث
مرض ہوتا ہے۔ خون طبعی وہ ہے کہ سرخ رنگ اور شیرین بے بو معتدل القوام ہو۔ اور فائدہ
اوسکا تغذیہ بدن (تنہا یا اخلاط سے ملکر) اور تولید روح ہے۔ پس اگر تمام یا کوئی ایک اوسکا
نسی متغیر ہو جاوے تو وہ خون غیر طبعی ہے۔ اور خون عروق مین اور اخلاط سے ملکر ایک ذات
نہین ہوتا بلکہ ہر ایک خلط علحدہ علیحدہ بدن مین موجود ہوتی ہے۔ اس لیے ہر ایک خلط اپنی ادویہ مخصوصہ

سے مستفرغ ہوتی ہے اور ایک کے فساد سے دوسرے کا فساد نہین ہوتا ورنہ ایک کی استفراغ سے دوسرے کا استفراغ ہوجاتا اور ایک کے فساد سے دوسرے کا فساد لازم آتا۔ وہل ہذا الا دقہ عظیمۃ کما لا یخفی فائدہ معلم اول یعنی ارسطو نے کہا ہے کہ ہر ایک شے کا خون منجمد ہوتا ہے مگر خون اونٹ اور خرگوش کا نہین ہوتا۔ اور ہر حیوان عظیم الجثہ خون اوسکا غلیظ ہے اور ہر حیوان خون اور دماغ اور دل اور حجاب رکھتا ہے اور بعض آدمیون کا خون رقیق اور پتلا ہوتا ہے یہان تک کہ عرق سے باہر آتا ہے اور کبھی قوام خون کا غلیظ ہوتا ہے یہان تک کہ منجمد ہوجاتا ہے جیسا مجذوم مین العیاذ باللہ۔ صفراء طبعی وہ ہے کہ سرخ زردی مائل اور خفیف اور تیز مزہ ہو۔ اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ خون کو لطیف کرتا ہے یا بسبب لطافت کے مسالک مضیقہ مین گذر یاوے اور خون سے ملکر بعض اعضاء کے غذا مثل ریہ کے ہووے۔ اور مرارہ سے امعاء کیطرف جاکر انسان کو پاخانہ کے لیے خبردار کرتا ہے۔ اور صفراء غیر طبعی پانچ قسم پر ہے۔ مرہ صفراء۔ صفراء محی صفراء محترقہ۔ صفراء کراثی۔ صفراء زنگاری۔ مرۃ صفراء وہ ہے جسمین رطوبت قلیلہ ملی۔ صفراء محی وہ ہے جسمین رطوبت غلیظہ آمیز ہو۔ صفراء محترقہ وہ ہے کہ صفراء طبعی سوداء قلیل غیر طبعی یعنی محترق سے مختلط ہوجاوے اور رنگ اوسکا بسبب ملنے صفراء کے سوداء سے مائل سیاہی ہوتا ہے صفراء کراثی وہ ہے کہ بعض اجزاء صفراء طبعی کے فی نفسہ جلکر اجزاء غیر محترقہ مین ملجامین اور رنگ اسکا مانند پاتی گندنی کے ہوتا ہے اور مزاج اوسکا مشابہ سموم حادہ کے ہوتا ہے اور پیدائش اوسکی معدہ مین ہوتی ہے۔ صفراء زنگاری وہ ہے کہ بالکل جلجاوے اور رنگت اوسکی مانند زنگار کے ہوتی ہے مزاج اوسکا بھی قریب زہر کے ہے اور پیدائش اوسکی بھی معدہ مین ہوتی ہے۔ یہ قسم تمام انواعون سے گرمتر ہے۔ اور احتراق خلط کا اوس سے مراد ہے کہ اجزا رقیق اور لطیف تحلیل ہوجاوین۔ اور صرف اجزاء کثیفہ باقی رہجاوین۔ فی الحقیقۃ یہ قسم داخل صفراء کراثی ہے لیکن قدری تفاوت ہے وہ یہ ہے کہ اسمین احتراق زیادہ ہوتا ہے اسلیے رنگ زنگاری مائل بسفیدی ہوجاتا ہے۔ بلغم طبعی وہ ہے کہ مزہ اوسکا شیرینی مائل معتدل القوام ہو اور صلاحیت خون ہوجانیکی رکھتی ہو۔ اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ وقت فقدان غذا کی خون بنکر بسهولت بدل مایتحلل ہوجاوے اور مفاصل کو تر رکھے اور بعض اعضاؤن کے غذا مین مانند دماغ اور نخاع کے داخل ہو۔ اور غیر طبعی مزہ کے جہت سے پانچ قسم پر ہے۔ مالح حامض۔ عفص۔ تفہ حلو۔ بلغم مالح یعنی شور وہ ہے کہ صفراء محترقہ ملنے سے نمکین ہوجاوے اوسکو بلغم صفراوی

بھی کہتے ہین اور مزاج اوسکا صفراء کے مزاج سے قریب ہے۔ حامض وہ ہے کہ حرارت ضعیفہ کے
عمل کرنے سے ترش ہو جاوے اور طبیعت اوسکی یبوست اور برودت پر مائل ہے۔ عفص وہ ہے
کہ بسبب ملنے سوداء کے مزہ اوسکا کسیلا ہو جاوے وہ بھی مائل برودت اور یبوست ہے۔ اور یہ تمام
اصناف سے کثیف تر ہے۔ تفہ وہ ہے کہ آمیزش اجزای مائیہ سے پھیکا ہو جاوے اور یہ تمام
اقسام سے خام اور سرد ہے۔ پانچم حلو وہ ہے کہ بسبب آمیزش قدری خون کے مزہ اوسکا شیرین
ہو جاوی۔ اور بلغم قوام کی راہ سے بھی پانچ قسم پر ہے مائی اور زجاجی اور جصی اور مخاطی اور خام۔
اگر بلغم رقیق ہو اوسے مائی کہتے ہین اور اگر غلیظ ہو اوسکو جصی بولتے ہین اور یہ سب اقسام سے غلیظ تر
ہے۔ اور اگر مختلف القوام ہو مثلاً بعضے اجزای اوسکے رقیق اور بعض غلیظ ہون اوسکو مخاطی سے
موسوم کرتے ہین اگر اختلاف اجزاء محسوس ہو ورنہ خام اوسکا نام دہرتے ہین۔ اور زجاجی وہ ہے
کہ لزوجت اور ثقل اور ملاطت مین مثل آبگینہ پگھلے ہوئی کے ہو لیکن اوسمین رطوبت ہوتی ہے۔
سوداء طبعی وہ ہے کہ خون کی تلچھٹ سیاہ رنگ مائل بہ ترشی ہو۔ اور فائدہ اوسکا یہ ہے کہ خون کو
غلیظ کرتا ہے تاکہ عضو متغذی کے جزو ہو اور اعضاء سخت کی غذا مین مثل استخوان کے داخل ہو
اور طحال سے فم معدہ پر گرکر آدمی کو بھوکھ پر خبردار کرے۔ غیر طبعی سوداء ہر خلط کے جلجانے سے حاصل
ہوتا ہے یہانتک کہ اگر سوداء خود بھی محترق ہو جاوے وہ بھی سوداء غیر طبعی ہے اور ہر ایک خلط کی
قوام غلیظ ہو جانیکو احتراق بولتے ہین کما مر **فائدہ** افضل اور بہترین سب اخلاط کا خون ہے اسلیے
بدن کو حسن اور جمال دیتا ہے اور محبوب طبیعت ہے کیونکہ مناسب مزاج روح اور حیات ہے اسیواسطے
جب مسہل دیتے ہین طبیعت حتی المقدور خون کو نہین چھوڑتی اور دیگر اخلاط کو علی حسب مراتب
نکالتی ہے۔ اور خون کے بعد فضیلت بلغم کو ہے کیونکہ وہ بالقوت خون ہے۔ اور بلغم کی بعد فضیلت
صفراء کو ہے کیونکہ حرارت مین خون سے موافقت رکھتا ہے۔ اور صفراء کے بعد سوداء ہے اگرچہ
اس لحاظ سے کہ ضد خون کی ہے کچھ فضیلت نہین رکھتا لیکن چونکہ محتاج الیہ قوام بدن ہے۔ اور
ارکان مین سے ایک رکن ہے فضیلت سے خالی نہین ہو سکتا کیونکہ وجوہات فضل کے مختلف ہین
فائدہ جب یہ چارون اخلاط جگر مین پیدا ہوتے ہین تب خلاصہ اور لطیف اونکا اوردہ کے
رستہ جو تمام بدن مین ملی ہوئی ہین ساری بدن مین جاری ہوتا ہے جیسا ندی کا پانی درختون
مین جاری ہوتا ہے۔ اور فضلہ اوسکا گردہ اور مثانہ سے ہو کر براہ احلیل باہر نکلتا ہے جسکو
پیشاب کہتے ہین۔ اور اگرچہ پیشاب کا فضلہ ہضم ثانی یعنی کبدی کا ہے اور تھوڑا اوسی فضلہ ہضم ثالث

یعنی عروق کا ہے اور وجہ اسکی بحث استفراغ مین مع علامات صحت بیان کی جائیگی **فائدہ**
جب غذا جگر مین بخوبی پک جاتی ہے تب اوسمین تین قوت پیدا ہوتی ہین۔ ایک قوت حیوانی کہ
مکان اوسکا دل ہے۔ دوسری قوت نفسانی کہ مکان اوسکا دماغ ہے تیسری قوت طبعی کہ
مکان اوسکا جگر ہے۔ اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ ایک حصہ اوس غذا کا جسنے جگر مین جوش
کھایا تھا دل کیطرف جاتا ہے اور وہان بائین خانہ دل مین جوش کھاکر نضج پاتا ہی پس لطیف
بخار بنتا ہے اوسکو روح حیوانی کہتے ہین جس سے زندگانی حاصل ہوتی ہے اور یہی روح حامل
قوت حیوانی ہے۔ اور وہ ابخرہ عروق جہندہ[۱] سے ہوکر خون کے ہمراہ تمام جسم مین منتشر
ہوتی ہین اور اسی سے انبساط اور انقباض دل اور رگون کا اور تفریح[۲] روح اور تخریج[۳] ابخرہ
دخانیہ[۴] کی ہوتی ہے۔ اور حرکت خوف اور غضب کی بھی اسی سے متعلق ہے اور یہی روح
اعضاء کو قبول قوت نفسانی کی لیے تیار کرتی ہے بشرط ارتفاع[۵] موانع اور حصول[۶] شرائط
کے۔ اور مبدء حرکت دل اور شرائین کا بھی یہی ہے۔ اور یہی بخارات لطیفہ جب دماغ مین
موصول ہوتے ہین وہان جاکر روح نفسانی ہوجاتے ہین۔ پس یہ روح وہان سے بذریعہ
اعصاب پشت تمام بدن مین تمام قوت حس اور حرکت دیتا ہے اور آنکھون مین فائدہ بینائی
اور کانون مین فائدہ شنوائی اور زبان مین فائدہ ادراک[۷] مزہ اور ناک مین فائدہ ادراک بو دیتا ہے
اور یہی روح حامل قوت نفسانی ہے۔ اور یہ قوت روح اور اعضاء مین حادث نہین ہوتی مگر
بعد اسکے کہ قوت حیوانی اوسمین ظاہر ہوتی ہے بخلاف قوت طبعی کے کہ وہ تمام پر مقدم ہے
اور حیوان سے مختص نہین بلکہ نباتات مین بھی موجود ہے کما لا یخفی[۸]۔ اور وہی بخارات جگر
مین پہونچکر بواسطہ اور وہ کے فائدہ تغذیہ کا تمام بدن مین اور فائدہ نمو یعنی بالیدگی[۹]
کا طول عرض عمق مین دیتی ہے اوسکو روح طبعی کہتے ہین۔ اور یہی روح حامل قوت طبعی ہے
اور اعضاء رئیسہ[۱۰] کہ مدار حیات انسانی اونپر ختم ہے ارواح ثلاثہ مذکورہ کے مقام ہین۔
اور وہ دو قسم پر ہین ایک وہ کہ جسب بقا سے شخص ہین۔ دوم وہ کہ حسب بقا سے نوع ہین۔
اول کی تین قسم ہین ایک قلب کہ مبدء قوت حیات ہے اسی واسطے جب دل کو کوئی صدمہ
سخت ظاہری یا باطنی پہونچتا ہے تو آدمی فورًا مرجاتا ہے اور اوسکی خادم شرائین ہین
جنسے قوت حیوانیہ تمام اعضاء کو پہونچتی ہے۔ دوسرا دماغ کہ مبدء قوت نفسانی اور
باعث حس اور حرکت ہے اسی باعث سے جب دماغ مختل ہوتا ہے تو حس اور حرکت باقی

[۱] شرائین ۱۲
[۲] راحت و آرام ۱۲
[۳] نکالنا ۱۲
[۴] بخار دخانی ۱۲
[۵] مانع کا دور ہونا ۱۲
[۶] شرطون کا حاصل ہونا ۱۲
[۷] دریافت ۱۲
[۸] جیسا پوشیدہ نہین ہے ۱۲
[۹] بڑھنا ۱۲
[۱۰] یعنی دل اور دماغ اور جگر ۱۲

اور دماغ

اور معدوم ہو جاتی ہے جیسے حالت صرع اور سکتہ مین باوجودیکہ انسان زندہ ہوتا ہے اور
اوسکی خادم اعصاب ہین جنسے قوت نفسانی تمام بدن مین واصل ہوتی ہے - تیسرا جگر کہ مبدء
قوت طبعی اور باعث تغذیہ اور موجب نمو ہے علی ما قالہ الشیخ وجالینوس بسبب اسکے
حسب خلل مزاج جگر کے ایک امراض کید ہی پیدا ہوتے ہین اور آدمی دبلا پتلا ہو جاتا ہی
اور خادم اوسکی اوردہ ہین جنسے غذا تمام اعضا کو پہونچتی ہے آور ثانی کی چار قسم ہین تین
اعضاے مذکورہ حسب بقاے شخص آور چوتھا خصیتین کہ محل نضج منی ہے ولہذا انقطع النسل
بقطعہما آور خادم اوسکا مجری منی اور رحم ہے - پس مجری مردون مین تو احلیل ہے اور نیز وہ
عروق کہ مابین احلیل اور خصیتین کی ہین اور عورتون مین وہ عروق ہین جنمین سے منی عورت کی
دفع ہوکر رحم مین پہونچتی ہے اور بیان اسکا مقدمہ مین بھی گذر چکا ہے - آور روح طبعی
جو جگر مین ہے اوسمین دو قوتین ہین ایک مخدومہ دوسری خادمہ - مخدومہ دو قسم پر ہے
ایک وہ ہے کہ غذا مین بقاے شخص کے لیے تصرف کرتی ہے - دوسری وہ کہ غذا مین
بقاے نوع کے لیے متصرف ہوتی ہے - اول کی دو قسم ہین غاذیہ اور نامیہ - غاذیہ وہ ہے کہ
بعد عمل قوۃ ہاضمہ کے غذا کو شابہ عضو کرتی ہے آور نامیہ وہ ہے کہ بعد عمل غاذیہ کے طول
اور عرض اور عمق جسم مین تناسب طبعی پر زیادتی کرتی ہے - اور فعل اس قوت کا بعد نمو کے
(کہ قریب تیس سال کے ہے) ختم ہوتا ہے - آور دوسری قوت بھی دو قسم پر ہے مولدہ اور
مصورہ - مولدہ کی دو قسم ہین ایک وہ کہ مرد اور عورت مین اخلاط محمودہ سے جوہر منی کو جدا
کرتی ہے اور یہ قوت انثیین مرد اور عورت سے رحم تک مفارقت نہین کرتی - اوسکو مفصلہ
کہتے ہین - دوسری وہ قوت ہے کہ اجزاے منی کو رحم مین استعداد صورت عضو مخصوص کی
تیار کرتی ہے اور یہ قوت انثیین سے منی کے ہمراہ رحم مین جاتی ہے اوسکو مغیرۂ اولی کہتے ہین
- آور قوت غاذیہ خادم قوت نامیہ کی ہے اور یہ دونون باہم ملکر قوت مولدہ کی خادم ہین -
اور مصورہ ایک قوت رحم مین ہے جس سے تخطیط اور تشکیل اعضا کی صادر ہوتی ہے -
یعنی یہ قوت باذن خالقہا ہر جزو منی کو صورت اوس عضو کی کہ مقتضاے نوع صاحب منی
کا ہے پہناتی ہے - پس اگر منی دو نوع سے مختلط ہو حیوان متولدہ دونون نوعون سے مشابہت
رکھتا ہے مانند خچر کے کہ حمار اور فرس سے مشابہت رکھتی ہے اور اوسکا نام مغیرۂ ثانیہ ہے
اور قوت خادمہ جو قوت غاذیہ کی خادم ہے چار قسم پر ہے - جاذبہ ماسکہ ہاضمہ دافعہ

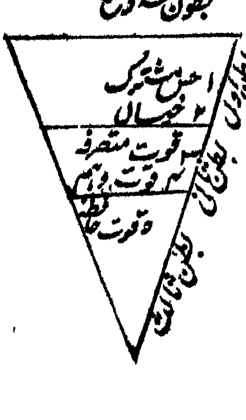
[illegible]
[illegible] سے نسل
[illegible]
[illegible]
[illegible] ساعتہ
اوزن اوسکی [illegible]
[illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲
[illegible] ۱۲

ہر ایک کی معنی تشریح عنقریب مذکور ہوتے ہین کیونکہ ہر چند غاذیہ تغذیہ عضو مین کافی ہے کیا معنی جب فعل غاذیہ کا تمام ہوتا ہے غذا عضو تک پہونچ جاتی ہے لیکن تمامی فعل غاذیہ کے انچاروں قوتون کے استخدام پر موقوف ہے۔ بعضی اطبا کا یہ قول ہے کہ قوی اربعہ مذکورہ بالذات ایک قوت ہین لیکن بالاعتبار مختلف ہین لیکن اکثر اطبا کی راے یہی ہے کہ قوی مذکورہ بالذات مختلف ہین۔ اور وجہ احتیاج غاذیہ کی ہر ایک کیطرف مطولات مین مذکور ہے۔ اور روح نفسانی جو دماغ مین مستقر ہے اوسمین دو قوتین ہین ایک محرکہ دوسری مدرکہ۔ محرکہ دو قسم پر ہے ایک باعث حرکت ہے اوسکو شوقیہ اور نزوعیہ کہتے ہین دوسری فاعل حرکت ہے اوسکو فاعلیہ بولتے ہین۔ پس شوقیہ بھی دو قسم پر ہے شہوانی اور غضبی۔ شہوانی وہ ہے کہ اشیاے نافعہ کیطرف باعث حرکت ہو۔ اور غضبی وہ ہے کہ دفع ضرر کیلیے موجب حرکت ہو خواہ ضرر واقعی ہو خواہ ضرر ظنی۔ اور قوت فاعلہ وہ قوت ہے کہ عصب مین نفوذ کرتی ہے پس بسبب اوسکے عضلہ متشنج ہوتا ہے اور وتر کھنچا جاتا ہے اسلیے عضو منقبض ہوتا ہے یا عضلہ مسترخی اور سست ہوجاتا ہے اور وتر دراز ہوجاتا ہے اسلیے عضو منبسط اور فراخ ہوتا ہے۔ اور مدرکہ دو قسم پر ہے مدرکہ ظاہر اور مدرکہ باطن اور ہر ایک پانچ قسم پر ہے جنکو قواے خمسہ ظاہری اور باطنی کہتے ہین۔ قواے خمسہ ظاہری یہ ہین۔ قوت باصرہ۔ قوت سامعہ۔ قوت شامہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت لامسہ۔ قواے مذکورہ قواے باطنی کے لیے بمنزلہ جاسوس اور مخبر ہین۔ اور دماغ سے خارج ہین جیسے قوی باطنی دماغ مین داخل ہین۔ انکا مختصر بیان یہ ہے کہ مکان قوۃ باصرہ کا تقاطع صلیبی ہے کہ میان عصبتین مجوفتین کے (کہ مقدم دماغ سے عصبتین زائدتین کے اوپر جمل ہوکر دو آنکھ کو آتی ہین) واقع ہے اسیکو مجمع النور اور محل النور بولتے ہین اور یہ قوت باذن خالقہا ادراک الوان اور اشکال کرتی ہے۔ اور قوۃ سامعہ کا مکان اوس عصب مین ہے جوکہ اندرون صماخ کے مفروش ہے اور یہ قوت ادراک اصوات کرتی ہے۔ اور قوت شامہ کا مکان عصبتین زائدتین مین ہے جوکہ سر پستان سے مشابہت رکھتی ہین اور عصبتین مجوفتین کی نیچے مقدم دماغ سے خیشوم مین اوگی ہین۔ اور یہ قوت ادراک بدبو اور خوشبو کرتی ہے۔ اور مکان قوت ذائقہ کا وہ عصب ہے جوکہ جرم زبان مین مفروش ہے اور یہ قوت بسبب رطوبت لعاب منہ کی ادراک طعم اور مزہ کا کرتی ہے۔ اور قوت لامسہ کا مکان تمام پوست اور اکثر گوشت بدن مین ہے اور یہ قوت ادراک ملموسات مثل حرارت اور برودت اور رطوبت

طلب غذا … کردن … جمع … اور یہ ایک جسم … عضلات … اور اعصاب … [illegible]

اور یبوست وغیرہ کرتی ہے - اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ مدرکہ ظاہرہ آٹھ ہین کیونکہ قوۃ لامسہ کی چار قسم ہین
ایک وہ کہ حرارت اور برودت مین امتیاز کرتی ہے - دوم وہ کہ رطوبت اور یبوست مین تفصیل کرتی ہے
- سوم وہ کہ سخت اور نرم مین تمیز کرتی ہے - چہارم وہ کہ صاف اور کھدری مین فیصلہ کرتی ہے
اور تحقیق کیفیت ابصار اور شم وغیرہ کی چونکہ اس رسالہ کی منصب سے بڑھکر تھی لہذا متروک ہوئی
مطولات مین مطالعہ کرلین - اور قوائے خمسہ باطنی یہ ہین حس مشترکہ - قوت خیال - قوت متصرفہ
- قوت وہم - قوت حافظہ - حس مشترک کا یہ کام ہے کہ جو صور جزئیہ حواس ظاہرہ سے مدرک ہوتی ہین
اوسمین منقش ہوجاتے ہین - مدرک حواس ظاہرہ کو صور اور مدرک حواس باطنہ کو معانی کہتے ہین -
اور قوت خیال کا یہ کام ہے کہ جو صور محسوسہ حس مشترک مین منقش ہوتے ہین وہ خیال مین آکر جمع
ہوتی ہین چنانچہ یہ قوت خزانہ پہلی قوت کا ہے - قوۃ متصرفہ کا یہ کام ہے کہ صور محسوسہ مخزونیہ خیال
اور معانی جزئیہ مخزونیہ حافظہ مین ترکیب اور تفصیل سے تصرف کرتی ہے - اور اوسکی چھ قسم ہین
اول یہ ہے کہ بعض صور کو بعض صور سے ترکیب دیتی ہے مثلا ایسا آدمی خیال کیا جاوے کہ دو سر رکھتا ہے
- دوم یہ کہ بعض معانی کو بعض معانی سے ترکیب دیتی ہے جیسے یہ کہ صداقت جزئیہ کو عداوت جزئیہ
سے خیال کرے - سوم یہ کہ بعض معانی کو بعض صور سے ترکیب کرے جیسی صداقت جزئیہ زید کی خیال
کیجاوے - چہارم یہ کہ بعض صور کو بعض سے جدا کرے - چنانچہ آدمی کو بے سر خیال کیا جاوے - پنجم یہ
کہ بعض معانی کو بعض صور سے علحدہ کرے چنانچہ یہ خیال کرے کہ صداقت جزئیہ زید سے مسلوب ہو
- ششم یہ کہ بعض معانی کو بعض معانی سے علحدہ کرے جیسے یہ خیال کرے کہ صداقت جزئیہ
عداوت جزئیہ سے مسلوب ہے اور اوسکو باعتبار اسکے کہ معانی کلیہ مین نفس ناطقہ کی خادم ہے
مفکرہ بولتے ہین اور بلحاظ اسکے کہ صور اور معانی جزئیہ مین وہم کی خادم ہے متخیلہ کہتے ہین -
قوت وہم کا یہ کام ہے کہ معانی جزئیہ کو جو کہ صور جزئیہ سے قائم ہین دریافت کرتی ہے جیسے دوستی
اور دشمنی اور نفع اور نقصان اور موافقت اور مخالفت وغیرہ - قوت حافظہ کا یہ کام ہے کہ معانی
مدرکہ بالوہم کو حفاظت کرتی ہے اور خزانہ وہم کا ہے اور ہر ایک چیز کو یاد رکھتی ہے - اور نسبت حافظہ
کے وہم سے ویسی ہے جیسی نسبت خیال کی حس مشترک سے ہے - بعض اطبا اسکو ذاکرہ بولتے ہین
ان پانچون قوتون کے لیے دماغ مین جگہ مقرر ہے چنانچہ اطبا نے دماغ مین تین خانہ مقرر کیے ہین
- خانہ اول جو پیشانی کیطرف ہے بہ نسبت دوسرے خانہ کے کشادہ اور وسیع ہے اور ایسا ہی
دوسرا بہ نسبت تیسرے کے فراخ ہے اور تیسرا سب سے چھوٹا ہے - اور ہر ایک کے دو دو حصہ ہین الا خانہ ثالث

بطون ثلثہ دماغ



صرف ایکہی حصہ ہے اور عند البعض خانۂ ثالث کے بھی دو حصہ ہین اول خانہ مین قوۃ حس مشترک اور خیال رہتی ہے اور دوسری خانہ مین قوت متصرفہ اور قوت وہم رہتی ہے اور تیسری خانہ مین صرف قوت حافظہ رہتی ہے - اور دلائل اس بات کے کہ خانجات مذکورہ قوی موصوفہ کے لیے کیون مقرر ہین اپنی جگہہ پر مطولات مین مذکور ہین من شاء فلیطالع ثمہ - تیسرا ہضم رگون مین ہوتا ہے اوسکو ہضم عروقی کہتے ہین یعنی جو خلاصہ اور لطیف غذا کا جگر سے رگون مین آتا ہے اوسکو اون عروق مین جوش ملتا ہے جو کہ جگر سے نکلکر تمام بدن مین منتشر ہوتی ہین اور اس ہضم سے غذا لائق اور مستعد جزویت عضو کی ہوتی ہے اوسکو بلحاظ رطوبت ادلیہ کیموسیہ کے رطوبت ثانیہ کہتے ہین اسمین صورت خلطیہ متغیر نہین ہوتی - چوتھا ہضم اعضا مین ہوتا ہے اوسکو ہضم عضوی کہتے ہین اسمین صورت خلطیہ صورت عضویہ سے بدل جاتی ہے - اور وہ یہ ہے کہ خلاصہ اور لطیف تیسرے ہضم کا جب خاص خاص عضو مین موصول ہوتا ہے - پس وہان نضج پاکر ہر ہر عضو مین ملجاتا ہے اور اوسکی صورت قبول کرتا ہے - اور بعض اطبا ہضم رابع کے قایل نہین اور فضلا ان دونون ہضمون کا قدر سے بسبب تحلیل کے خارج ہوجاتا ہے اور باقی براہ مسامات بذریعہ پسینا اور میل بدن کے دفع ہوتا ہے - اور قدر سے فضلہ ہضم ثالث کا بول سے ملکر براہ احلیل نکلتا ہے - اور فضلہ ناک اور کان کا بھی اسی قبیل سے ہے آب دہن اور رام منخرہ اور بال اور ناخون بھی اسی سے شمار کئے گیے ہین - اور دودہ کہ پستان کے رستہ خارج ہوتا ہے اور حیض کہ رحم سے باہر آتا ہے بھی بدستور ہین - اور منی بھی رطوبت فاضلہ ہضم تیسری اور چوتھی کے ہے - اور خلاصہ غذا اور خون صالح سے متولد ہوتی ہے وقت کھانے غذا سے تین روز شب کے بعد تمام رگون اور اعضاؤن سے خصوصاً دماغ سے جدا ہوکر خصیہ کے رگون مین جمع ہوتی ہے اور رنگ سفید حاصل کرتی ہے جسطرح دودہ عورت کی چھاتیون مین سفید ہوجاتا ہے دراصل وہ بھی خون ہے - اور یہی منی بوجہت حاجت بطریق انزال قضیب سے براہ احلیل خارج ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ اگر احیانا جماع مین افراط کیا جاوے تو منی کے عوض خون آتا ہے **انتباہ** یہ بھی واضح ہو کہ ہر ایک حالت ہضوم اربعہ سے چار قوت سے تمام اور کامل ہوتی ہے اور وہ یہ ہین - جاذبہ - ماسکہ - ہاضمہ - دافعہ - اور خادم قوی اربعہ مذکورہ کے کیفیات اربعہ ہین یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست چنانچہ ہر ایک قوت حرارت کی تو بالذات محتاج ہے اور کیفیات ثلاثہ باقیکی احتیاج بالعرض ہے - پس جاذبہ جیسے حرارت سے متعلق ہے کیونکہ بدون حرارت کے جذب نہین ہوسکتا ویسی ہی یبوست سے بھی تعلق رکھتی ہے - اور ماسکہ برودت

اور یبوست سے مع الحرارت تعلق رکھتی ہے کیونکہ برودت اور یبوست سے پژمردگی حاصل ہوتی ہے
اور بسبب اسکی غذا رکجاتی ہے۔ اور قوہ ہاضمہ مین حرارت زیادہ اور رطوبت لازم ہے کہ غذا حرارت
اور رطوبت سے پختہ ہوتی ہے۔ اور قوی اربعہ سے کوئی قوت سوا اسکی رطوبت کی محتاج نہین ہوتی
اور قوت دافعہ کبھی برودت مع الحرارت سے حاصل ہوتی ہے کہ بسبب سکڑنے اور انجماد کے فضلہ دفع ہوتا ہے
اور گاہے بسبب یبوست مع الحرارۃ کے میسر ہوتی ہے

باب سوم خواب اور بیداری کے بیان مین۔ اور اس مین تین فصول مین

فصل اول وجہ ضرورت خواب اور بیداری وغیرہ امور کے بیان مین۔ مخفی نرہے کہ انسان ضعیف البنیان کو خواب اور بیداری بھی مثل اور اسباب ضروریہ کے حفظ صحت کے ضروریات سے ہے۔ اطبا رح وجہ ضرورت خواب اور بیداری کی یون تحریر کرتے ہین کہ حس اور حرکت ارادیہ کا پورا کرنا اور اسباب ضروریہ اور غیر ضروریہ دینوی اور اخروی کا انتظام کرنا بیداری پر موقوف ہے کیونکہ انسان سوائے بیداری کے کوئی کام نہین کرسکتا لہذا انسان کو بیداری ضروری ہوتی اور چونکہ دوام اور ہمیشگی بیداری کی باعث پریشانی افعال نفس اور موجب تحلیل روح اور موجب رنج و ہلاکت ہی اسلیے ضرور ہوا کہ انسان بعض اوقات شبا روزی مین خواب معتدبہ جسکا ذکر عنقریب آتا ہے لازم جانے تاکہ جمیع افعال ظاہری اور باطنی مجری طبع پہ جاری رہین اور ہضم بھی کامل ہوجاوے اور جسقدر اجزا سے روح کہ بباعث حرارت اور حرکت بیداری کے خارج ہوگئی ہین عوض اوسکی حالت خواب مین متولد ہووین اور بصورت نہ سونے کے انسان کی صحت مین خلل اور نقصان واقع ہوگا اور روح تحلیل اور فنا ہوجائیگی اور ہضم بھی کامل نہوگا۔ لہذا خواب بھی ضروریات سے ٹھہرا۔ **فائدہ** بیان مذکورہ بالا سے مترشح ہوتا ہے کہ آدمی کو احتیاج بیداری کی بالذات ہے کیونکہ اسباب کمال کے اوسی سے مرتبط ہین اور احتیاج خواب کی بالعرض ہے تاکہ جسقدر ملال حالت بیداری مین لاحق ہوا ہو خواب سے اوسکا تدارک کیا جاوے مگر چونکہ ہر ایک امر مین اعتدال محمود ہے اسلیے اسمین افراط اور تفریط ہو وہی موجب آفات ہوگا۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ اطبا بیداری کو حرکت سے اور خواب کو سکون سے تشبیہ دیتے ہین۔ وجہ تشبیہ بیداری کی حرکت سے یہ بیان کرتے ہین کہ جیسا حرکت بدن کو گرم اور خشک اور روح کو تحلیل اور کم کرتی ہی اور نیز روح کو ظاہر بدن کیطرف متوجہ کرتی ہے ویسا ہی بیداری بھی اشتعال روح اور حرارت غریزی سے بدن کو گرم کرتی ہے۔ اور بباعث کمی غذا کی بدن کو خشک اور تحلیل کرتی ہے اور اسمین روح خارج بدن کیطرف مائل ہوتی ہے۔ اور وجہ تشبیہ خواب کی سکون سے

یہ ہے کہ جیسا سکون روح اور بدن کو تر اور ماندگی اور تھکان کو دفع کرتی ہے اور ہضم غذا پر مدد دیتی ہے
اور نضیج مواد کا باعث ہے اور مواد بدنی کو تحریک نہین دیتی ویسا ہی خواب بدستور روح اور بدن کو ساکن
رکھتی ہے اور ماندگی اور تھکان کو دفع کرتی ہے اور ہضم غذا پر معین ہے اور بدن کو بشرط عدم افراط کے
تر کرتی ہے کیونکہ خواب مین بباعث کمی تحلیل کے بدن کو غذائیت بہت ملتی ہے اور نضیج مواد بخوبی کرتی ہے
اور مواد کو تحریک نہین کرتی۔ اسیواسطہ وقت فساد ہضم کے عمدہ ترین تدابیر سونا مقرر کیا گیا ہے چنانچہ
باب دوم مین بھی قدرے ازین بیان ہوا ہے **فصل دوم خواب کے فوائد اور اوسکی قواعد کے**
بیان مین۔ چونکہ بیان خواب کا بہ نسبت بیداری کے زیادہ ہے لہذا خواب کو اول بیان کیا جاتا ہے
پوشیدہ نرہے کہ خواب دو قسم پر ہے طبعی اور غیر طبعی۔ چونکہ ستہ ضروریہ سے (جسکا بیان اس جگہہ
مقصود اصلی ہے) فقط خواب طبعی ہے لہذا اوسی کا بیان اور تعریف لکھی جاتی ہے۔ اور غیر طبعی
چونکہ غیر ضروری ہے اور علاوہ بران ایک قسم کی مرض ہے جسکو عربی زبان مین سبات لکھتے ہین اور
محتاج بعلاج[1] ہے۔ اور قطع نظر ازین بیان اوسکا موجب طوالت مختصر ہے لہذا بیان نہین کیے گئے۔
اور خواب طبعی اگر باعتدال ہو تو محمود ہے نہین تو مذموم شمار کیے جاینگے مگر خواب غیر طبعی علی الاطلاق
مذموم ہے۔ اور حد اعتدال کی عنقریب اسی باب مین مذکور ہوگی۔ فانتظرو[2]۔ واضح ہو کہ اطبا
نے خواب طبعی کی یہ تعریف لکھی ہے کہ النوم الطبعی ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکاً طبعیاً۔
یعنی خواب طبعی وہ ہے کہ نفس ناطقہ حواس کے استعمال کو ترک طبعی کرے۔ اور طریق حصول خواب کا
اسطرح بیان کرتے ہین کہ رطوبات بخاریہ معتدلہ عروق سباتیہ کے ذریعہ سے دماغ مین جمع ہوتے ہین
پس بسبب رطوبات مذکورہ کے اعصاب دماغ کے جو حس اور حرکت کا باعث ہین سست اور بحس
ہو جاتے ہین اور مسالک[3] اعصاب کثیف اور روح نفسانی غلیظ ہو جاتا ہے اسیلیے روح نفسانی
اونمین نفوذ نہین کر سکتا۔ اور حواس ظاہری مین سکون اور آرام پیدا ہوتا ہے اور حس اور
حرکت جیسے حالت بیداری مین ہوتی ہے معدوم ہو جاتی ہے اسی حالت کو خواب سے تعبیر کرتے ہین
۔ مگر جسقدر حس اور حرکت حیوۃ[4] مین ضروری ہے البتہ اوسقدر باقی رہتی ہے مثل سانس اور
ظہور ہضم کے۔ جاننا چاہیے کہ سونا ظاہر بدن کو سرد اور باطن کو گرم کرتا ہے اور اگر زمانہ خواب
کا دراز ہو تو بدن کو سرد اور خشک کرتا ہے کیونکہ انسان اگرچہ کیسا ہی شکم سیر ہوکر سوے
لیکن خواب طویل مین جب غذا ہضم ہو جاویگی تو حرارت غریزی روح سے متعلق ہوکر اوسکو تحلیل
کریگی پس بدن مین خشکی ظاہر ہوگی۔ اور سب سے بہتر خواب معتدل المقدار غرق منفصل ہے

[1] یعنی علاج کا محتاج ہے
[2] یعنی بیان اوسکا انتظار کرو
[3] یعنی راستہ
[4] یعنی زندگی

خواب معتدل المقدار عند الاطبا وہ ہے کہ چھ ساعت سے کم ہو اور عند البعض پانچ ساعت سے کم ہو۔ اور دس ساعت سے زیادہ نہو۔ اور خواب غرق متصل وہ ہے جسمین آدمی زمانہ خواب مین بیہوش اور بیخبر سووے اور بسہولت بیدار نہو سکے اور تواتر اور توالی سے سویا رہے یعنی ایسا نہو کہ گاہے سووے اور گاہی بیدار ہووے کیونکہ ایسا سونا ردی اور ناقص شمار کیا گیا ہے جو فوائد سونی سے حاصل ہوتے ہین اوسپر مرتب نہین ہوتی اسی لیے خواب رات کے بہ نسبت خواب روز کے عمدہ اور محمود ہے کیونکہ اکثر وہ خواب تام اور غرق متصل ہوتی ہے اور خواب روز کے اکثر غرق متصل نہین ہوتی اگرچہ بعد ہضم غذا کے ہو۔ مگر خواب دراز کہ ساڑھے تین گھنٹہ سے زیادہ ہو حواس کو حیران اور بدن کو سست کرتا ہے۔ میرے خیال مین چھ گھنٹے کے عرصہ مین دو دفعہ جاگنا اور دس گھنٹے کے عرصے مین تین دفعہ بیدار ہونا مناسب ہے اور علی ہذا القیاس الغرض خواب معتدل المقدار غرق متصل عمدہ ترین تدابیر صحت بدن ہے اسیلئے کہ ایسے خواب خشکی بدن اور کوفت اور ماندگی کو دور کرتی ہے اور درد کہ حرکت اور حرارت سے عارض ہوی ہو فوراً دفع ہو جاتا ہے خصوصاً جو خواب کہ بعد فراغ کھانے پینے کے واقع ہوا ور وقت رات کے اتفاق پڑے رنگ بدن کو اچھا کرتا ہے اور فکر اور حواس کو درست کرتا ہے اور غذا کو ہضم کرکے تنقیہ فضلہ کا بخوبی کرتا ہے۔ اور عمدہ طریق اون اشخاص کے لیے جو خواہ ہضم طعام کے خواہش مند ہون یہ ہے کہ بعد فراغ کھانے پینے کے تھوڑی حرکت آہستہ کرکے ایک ساعت کے بعد خواب کرین اور جبتک غذا منہ معدہ سے فرو نہولے تب تک داہنی کروٹ لیٹین تاکہ غذا فم معدہ سے فرو ہو جاوے۔ اور فرو ہونا غذا کا فم معدہ سے خفت اور سبکی اعلا بطن سے دریافت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کروٹ مین سونا بالکل بیجا ہے کیونکہ اگر قبل انحدار غذا کی خواب کیجاوے تو غالب ہے کہ کیے امراض معدی مثل ریح اور قراقر وغیرہ کے ظاہر ہووین۔ پس اسی ہضم مین فتور ہوگا اور ابخرہ اور ریاح اوس سے پیدا ہوکر معدہ کی کشش کرینگے اور خواب مین بھی تشویش ظاہر ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ بیداری کے حالت مین اگر نفخ وغیرہ عارض ہونگے تو اونکا علاج کرنے اور دوسری حیلون سے دفع کر سکتے ہین مگر خواب کے حالت مین کوئی حیلہ پیش نہین جا سکتا۔ اور مدت داہنی کروٹ کے باعتبار اکثر اشخاص کی ایک ساعت مقرر کی گئی ہے صرف اسی قدر داہنی کروٹ لیٹنا انحدار غذا کی لیے کافی ہے۔ بعد ایک ساعت کے بائین کروٹ لیٹین اس کروٹ پر سونا محمود ہے کیونکہ اسمین جگر بتمامہ معدہ پر شامل ہوتا ہے اور اپنی حرارت سے اوسمین بھی حرارت پیدا کرتا ہے۔

اعلا = اوپر کی طرف ۱۲
بطن = شکم ۱۲
نفخ = پریشانی ۱۲
تشویش = پریشانی ۱۲

اسلیے ہضم معدی کامل ہوتا ہے لانّ حرارۃ الکبد تعین فیہ ۔ اور بائین کروٹ پر سونا اسوقت تک ہے
کہ ہضم معدی کامل ہوجاوے ۔ اگرچہ ہضم معدی ہر ایک شخص کا منضبط بالقواعد نہین کیونکہ
بموجب اختلاف مزاج ہر ایک شخص کے ہضم کا حال بھی مختلف ہوتا ہے لیکن تاہم امزجہ
معتدلہ سے جہان تک حکما نے باعتبار اکثر کے تجربہ کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اوسط مدت اکمال
ہضم معدی کی ساڑھے آٹھہ گھنٹہ ہے جسکے قریباً ڈھائی پہر ہوتے ہین ۔ فی الجملہ بعد ہضم معدی
کے پھر داہنی کروٹ لیٹین تاکہ خلاصہ غذا معدہ کا جگر مین بسہولت جاوے لاستیلاء المعدۃ
علے الکبد حینئذ ۔ اور چاہیے کہ شروع خواب مین بعد دفع فضلات طبعیہ وغیرہ حوائج نفسیہ کے ہو
مثلاً اگر حاجت پیشاب یا پاخانہ کی ہو تو اوسکی دفع کرنیکے بعد خواب کرین ۔ اور علیٰ ہذا القیاس
اگر خواہش آب نوشی کی ہو یا اور کوئی حاجت کذائیہ جسمانی یا نفسانی ہو تو اوس سے بھی دل کو
اطمینان دیکر سووین تاکہ خواب مین فترت واقع ہو اور خیالات پراگندہ اوسمین ظاہر نہون ۔
اور یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ خواب خلو معدہ پر ہرگز نہونے پاوے کہ اس سے بدن مین سردی
پیدا ہوتی ہے کیونکہ بیان ہو چکا ہے کہ خواب مین حرارت باطن کو متوجہ ہوتی ہے ۔ پس جب معدہ
طعام سے خالی ہوگا تو حرارت بدن سے متعلق ہوکر اوسکو تحلیل کریگی اور کم ہونا روح کا باعث
سردی بدن کا ہے ۔ اور سوا اسکے بدن لاغر اور دبلا ہوجاتا ہے اور اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے
اور قوت گھٹتی ہے ۔ ہان اگر غذا لائق ہضم معدہ مین موجود ہوگی (اور خواب سے حرارت
باطن کو متوجہ ہوتی ہے) تو حرارت غذاے موجودہ سے متعلق ہوکر غذاے معدے کو ہضم کردیگی
اور پیٹ سونا یعنی شکم کو زمین مین رکھکر پشت باسمان سونا ہاضمہ پر اعانت کرتا ہے لیکن منھہ
زمین پر سجدہ کیطرح رکھکر خواب کرنا اچھا نہین کہ امراض چشم پیدا کرتا ہے لیکن پیٹ سونا اسطور سے
کہ منھہ زمین کیطرف نہو بلکہ داہنی یا بائین طرف مائل ہوجاوے بلکہ مفید ہے ۔ مناسب ہے کہ ایسی
خواب مین سر کو بلند بالین پر کرین اور منھہ اور دونون آنکھین داہنی بائین طرف نکالین ۔ اور
چت سونا یعنی خواب بر پشت رو بہ آسمان سونا سخت زیان رکھتا ہے اور موجب آفات کثیرہ ہے
مثلاً نزلہ اور زکام اور سل اور درد پشت اور فالج اور استرخا اور کابوس اور صرع اور سکتہ
پیدا کرتا ہے ہان ایسے خواب مین مردمان مرتاضین ضرر نہین پاتے کیونکہ ابدان اونکی بباعث
ریاضت شبا روزی کے رطوبت سے خالی ہوتے ہین ۔ بخلاف ہم لوگون کے کہ بسبب کثرت مواد کے
ایسے خواب ہمارے حق مین مضر ہے ۔ اور دن کو خواب شدید المنع ہے حتی الامکان اوس سے پرہیز

لازم ہے اسلیے کہ اوس سے کئی ایک امراض ظاہر ہوتے ہین مثلاً چہرہ کا رنگ خراب ہوجاتا ہے اور تلی بڑہجاتی ہے اور منہ مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور قوی نفسانی مثل حافظہ اور خیال وغیرہ کے سست ہوجاتے ہین اور اقسام تپ اور اورام دبیلہ اور رعشہ ظاہر ہوتے ہین اور ذہن کند اور امراض رطوبی زیادہ ہوجاتے ہین اور کمی بھوکھہ کی خواب روزکو لازم ہے اور موجب تبرید بدن اور تہیج روے اور ضعف اعضای عصبانی ہے۔ الغرض خواب روز کئی مضار کا باعث ہے بقول شخصے مصرع

گشتہ مردار آب شب خواب روز ہ پس اس سے پرہیز لازم ہے مگر واضح رہے کہ عوارض مذکورہ اگرچہ افراط خواب کو علی العموم لازم ہین خواہ دن مین واقع ہو خواہ رات کو۔ لیکن خواب روز مین بیشتر اور زیادہ صادر ہوتے ہین۔ اور جو شخص خواب روز کا معتاد ہوا اوسکو چاہیے کہ حتی الامکان آپ کو اوس سے باز رکہے کیونکہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہ پہونچائے لیکن اندیشہ عظیم ہے کہ کوئی آفت عرصہ طویل کے بعد عارض ہو جسکا تدارک مشکل بلکہ محال ہوجاوے۔ لیکن چاہئی کہ ایسی عادت کو بالتدریج ترک کیا جاوے کیونکہ امر عادی کو فوراً ترک کرنے سے تکلیف عائد حال ہوتی ہے لہذا حکما ایسے امور مین امر بالتدریج کرتے ہین تا لوگ تکلیف سے محفوظ رہین ہان اگر کسیکو رات جاگنے کا اتفاق ہوا ہو تو ایسے شخص کو دن کے سونے سے کچھ خوف نہین بلکہ ایسے خواب مفید اور باعث راحت ہے اور ماندگی اور تہکان شب کو منع کرتی ہے۔ اور ایسا ہی ایام گرما مین کہ دن دراز ہوتا ہے وسط روز مین بقدر ایک ساعت سونا اور آرام کرنا باعث رفع ماندگی اور موجب فرحت ہے اوسکو عربی زبان مین قیلولہ بولتے ہین۔ اسمین نیت اگر سنت نبوی ہو تو ثواب سے خالی نہین اور ترک سے بھی عتاب نہین ہوتا۔ اطبا کا قول ہے کہ دن کو اگر سونے کا اتفاق ہو سو تو دو گھنٹے سے زیادہ نہ سونا چاہیے۔ اور خواب صبح کا جسکا نام عیلولہ ہے وہ بھی ممنوع ہے خصوصاً اگر معدہ خالی ہو تو بہت ہی مضر ہے۔ اور سونا وقت چاشت کا جسکا نام فیلولہ ہے جو اس مین کدورت اور فتور پیدا کرتا ہے۔ اور ایسا ہے خواب بعد زوال آفتاب کو جسکا نام حیلولہ ہے لکونہ حایلاً بین النائم والصلوٰۃ محدث نسیان ہے۔ اور ایسا ہی خواب وقت غروب جسکا نام غیلولہ ہے باعث آفات کثیرہ او بعضی ہلاکت ہے۔ اگرچہ کتب فقہ مین اقسام خواب روز کے اور بھی لکھے گئے ہین لیکن طباً جسمین مضرت ثابت ہے اور اکثر جہال اوسپر رغبت کرتے ہین اس جگہہ صرف اوسی پر اکتفا کی گئی ہے۔ غرض ہر صورت مذکورہ صدر دن کو سونا اطبا نے منع کیا ہے مگر دونون صورتین مذکورہ بالا مستثنی ہین سوا اوسکے اور کوئی صورت نہین جسمین دن کو

خواب جائز ہو - اور یہ بھی بات قابل یادداشت ہے کہ خواب معتدل اگرچہ تمام افراد انسانی کو نافع اور
سودمند ہے لیکن مشائخ اور ضعیف شخصون کو زیادہ تر مفید ہے کیونکہ یہ حفظ رطوبت اصلیہ کرتی ہے
اور رطوبت معدوکہ کو واپس لاتی ہے - اور بدن کی حرارت غریزی کو قائم رکھتی ہے - اسلیے حکیم
جالینوس ہر رات ساگ کاہو خوشبودار کرکے کھاتے تھے اور فرماتے تھے - انی الان علی النوم
حریص ای انی الیوم شیخ فینبغی ترطیب النوم - یعنی مین چونکہ اب پیرمرد ہون اسلیے سونے پر زیادہ
حریص ہون اسیواسطے کاہو کا ساگ کہ خواب آور ہے ہر شب تناول کرتا ہون - اور شیخ بوعلی سینا
کہ اکابر حکما سے شمار کیے جاتے ہین اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ یہ تدبیر بہت عمدہ اور مفید ہے
اونکے لیے جو سونے پر زیادہ حریص اور قاصر النوم ہین - اور اگر بعد تناول کاہو خوشبودار اور
استعمال ہضم غذای ماکولہ کے حمام مین غسل کرین اور آب گرم سر پر بہت ڈالین تو یہ عمل
خواب پر بہت اعانت کرتا ہے - اور طریق خوشبودار کرنے کاہو کا یہ ہے کہ مصالحات گرم سے
مثل دارچینی اور زیرہ سیاہ اور فلفل گرد وغیرہ کے خوشبودار کرین - تاکہ اوسکی تبرید اور ریح کم
ہوجاوے اور خواب بمضرت اور تکلیف واقع ہو - اگرچہ اشیاے گرم خشک نیند کو مضر
ہین مگر چونکہ کاہو شدید التنویم ہے اسلیے وہ مصالحات گرم خشک ملانے سے اپنی خاصیت سے
باز نہین رہسکتا - علاوہ بران مقدار مصالحات بایسہ کا نسبت بغدا بہت ہی کم ہوتا ہے -
اگر کسی آدمی کو بسبب خشکی دماغ کے نیند کم آتی ہو تو سوای تدبیر مذکورۂ بالا کے حریرہ خشخاش
اور شیرہ مغز بادام اور تخم کاہو اور تخم کدوی شیرین اوسکی حق مین بہتر ہے آور خشخاش پیسکر تمام
بدن پر مالش کرنی بھی خواب آور ہے - اور علی ہذا القیاس روغن خشخاش سر پر ملنا خواب
کے لیے مفید ہے - اور آواز پانی کی اور آواز چکی کی کہ دور سے ہو بھی خواب کے لیے سودمند ہے
اور حکایات اور قصصات کو خواب کیوقت سننا اور کتاب کا پڑھنا بھی خواب آور ہے - سوا اسکی اور کئی
تدبیرین سونے کی ہین جو مطولات علیہ مین مذکور ہین - اور بعض چیزونکی بعد خواب کرنا ضرر دیتا ہے
مثلا اگر رائی اور دودھ کھاکر خواب کرین تو آنکھون مین تیرگی اور سیاہی ہوجاتی ہے اور حواس
مکدر ہوتے ہین - اور بعد غذای فاسد کو سونا پیچ اور خیال پریشان لاتا ہے - اور یکی نیند
جاگنے سے خفقان اور مرگی وغیرہ بہت امراض پیدا ہوتے ہین اسلیے ایسی حرکت سے عقلا
نے منع کیا ہے - اگر کسی خوابیدہ کو جگانا منظور ہو تو اوسکو آہستہ آہستہ بیدار کرین تاکہ آرام سے جاگے
کیونکہ دفعتا بیدار ہونا بھی اچھا نہین - جاننا چاہیے کہ اطبا نے دھوپ مین سونے سے ممانعت

له کامل ہونا ۱۲
ٰله یعنی نیند لانے مین مدد اور مفید ہوتا ہے ۱۲
۳له خشک مصالحے ۱۲
عه یعنی سیاہ مرچ بھنی ہوئی سیاہ
سیاہ مرچ

لگی ہے اس سے دماغ مین ثقل پیدا ہوتا ہے اور بموجب گرمی آفتاب کے ابخرہ دماغ کیطرف صعود کرتے ہین
لہذا اس خواب سے سر مین درد پیدا ہوتا ہے۔ اور چاندنی مین خواب کرنا خون زیادہ کرتا ہے
اور اکثر اوقات ناکسیر کو روان اور قوت باہ کو تحریک کرتا ہے۔ اسلئے اگر منی بباعث حرکت خون
کے (چونکہ اصل مادہ منی کا ہے) جوش مین آتی ہے اور ظاہر ہے کہ تحرک منی موجب زیادہ شہوت ہے
اور تحرک خون خواص نور قمری سے ہے اسی لیے تمام رطوبات وقت غلبہ نور قمر کے حرکت مین
آتے ہین۔ اور علی ہذا القیاس میوہ جات تر مثل خربوزہ اور خیارین وغیرہ سبزیات کے ایام غلبہ
نور مین زیادہ ہوجاتے ہین۔ اور بعض میوہ جات تو ایسے ہین کہ بسبب زیادتی رطوبات کی پھٹ
جاتے ہین کیونکہ پوست اونکا بسبب رطوبت کثیرہ کے گنجایش نہین رکھتا۔ اسی طرح خون بھی
بدن مین زیادہ ہوجاتا ہے۔ لہذا ایام غلبہ نور مین اطبا فصد کرانا ممنوع لکھتے ہین۔ اور ایسا
ہی آب چاہات اور انہار اور عیون کہ ذوات المدد الجذر ہین بسبب نور قمر کے زیادہ ہوجاتی ہین
اور دلائل اسکے علم ہیئت کے متعلق ہین اور اونکے سمجھنے سے عوام الناس عاری ہین اسلئے
مذکور نہین ہوئے۔ والاصل فی ذلک ان کل ما ذکر فی ہذا الباب بامر خالق الشمس والقمر ولا دخل
فیہ لعقل البشر آور خواب اسطرحپر کہ بعض اعضاء دہوپ مین اور بعض اعضاء سایہ مین ہو وین
اگرچہ شرعا ممنوع ہے لیکن قطع نظر ازان عرفًا اور طبًّا بھی روا نہین بعدم تشابہ حال النایم
آور معلوم کرنا چاہیے کہ خوابگاہ ہر ایک فصل مین حرارت اور برودت مین موافق مزاج ہر ایک
شخص کے ہو اور خس و خاشاک اور بدبوی وغیرہ سے بھی منزہ اور صاف ہو اور ہواے مکان
عطریات و عرقیات سے خوشبودار ہو اور حیوانات گزندہ اور غیر گزندہ سے جیسے سانپ اور بچھو اور
مکھی اور مچھر وغیرہ سے پاک ہو تاکہ خواب کیوقت انسان کے دل مین کسی نوع کا خلجان باقی نرہے
اور باآرام سووے۔ آور چراغ روشن بھی روبروے آنکھ کے نہو کیونکہ اُجالے مین ایک تو خواب
کم آتا ہے اور دوسری بدبوی دھوئین چراغ کی دماغ مین پہونچکر اوسکو خراب کرتی ہے۔ اور سونیکے
لیے چارپائی بلند پایہ مناسب ہے۔ آور بدستور جامہ خواب بھی ہر ایک فصل اور مزاج انسان کے
موافق ہونا چاہیے۔ چنانچہ موسم سرما مین سرد مزاج کے لیے جامہ خواب روئی اور حریر اور نمد وغیرہ
سے تیار کرنی چاہیے اور اوس موسم مین روئی بہت ڈالنی چاہیے تاکہ بدن کو گرمی اچھی پہونچے
اور سردی کو مدخل نہو۔ آور موسم گرما مین گرم مزاج کو پارچات سرد السی وغیرہ کے ہونی چاہیے
۔ مگر ہر ایک موسم مین فرش ایسا نرم چاہیے کہ صلابت خوابگاہ بدن کو بالکل محسوس نہو اسلئے کہ

فرش سخت پر خواب [illegible] اعصاب کو بہت نقصان رکھتا ہے اور گاہی تمدد اور تشنج اور فالج وغیرہ امراض تک [illegible] ہوتا ہے مثلاً اگر خواب زمین سرد پر واقع ہو علاوہ برآن فرش سخت پر خواب کرنے سے انسان دبلا اور لاغر ہو جاتا ہے یہان تک کہ جسیم آدمی کو دبلا کرنے کا یہ علاج ہے اور فرش نرم پر خواب کرنا بہت [illegible] ہے آدابا تو یہ ہے کہ کئی ایک امراض مذکورہ بالا سے آدمی محفوظ رہتا ہے علاوہ برآن بدن کو فربہ کرتا اور طبیعت کو فرحت اور راحت دیتا ہے۔ اور پھولون کو فرش پر سونا [illegible] بادشاہون اور راجاؤن کو نسبت سنا گیا ہے بشرطیکہ درازی زمان خواب مضعف قوت باہ ہے مثلاً الابا [illegible] فرش مضر سے احتراز لازم ہے۔ **فائدہ** اگرچہ خواب مین بنا بر سردی ظاہر بدن کے کہ خواص خواب سے ہے حاجت لحاف وغیرہ اوڑھنی کی ہوتی ہے الا باطن مین حرارت غالب ہوتی ہے بسوجہ الحرارۃ الیہ اور بیداری مین برعکس خواب کے حرارت خارج بدن مین ہوتی ہے لہذا بوجہ ان سردی محسوس نہین ہوتی یہی باعث ہے کہ موسم سرما مین جبتک انسان بیدار رہتا ہے تب تک چاہے تمام رات اکیلی چادر رہین اوڑھ رہا ہے تو ممکن ہے لیکن جب آدمی سوجاوے تو سوائے لحاف وغیرہ اوڑھنی کے سونا مشکل ہوجاتا ہے [illegible] اور خواب مین نسبت بیداری کے عرق [illegible] اسکے [illegible] باعث ہے۔ اور حکیم تمام [illegible] عرق خواب بہ نسبت بیداری کے عمدہ اور محمود ہے لا [illegible] وتوۃ قوا با۔ مگر جسکو بدون اسباب ظاہری کے (مثل گرمی ہوا اور کثرت پارچات ملبوس کے) عرق زیادہ آوے تو دریافت ہوتا ہے کہ بدن اوسکا مواد سے ممتلی ہے **فائدہ**۔ کبھی خواب اور بیداری سے سوء مزاج اور طبیعت پر استدلال کرسکتے ہین چنانچہ کثرت بیداری نشان گرمی اور خشکی دماغ ہے اور کثرت خواب نشان سردی اور تری طبیعت ہے اور اعتدال خواب اور بیداری مین علامت اعتدال مزاج کی کیفیات اربعہ مین ہے۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کبھی صورت واقعہ جو خواب مین دیکھے جاتے ہین اور اوسکو عوام الناس سپنہ بولتے ہین مزاج کے احوال پر استدلال کر سکتے ہین بشرطیکہ اور دلائل بھی اوسپر گواہی دین اور سبب ردیئت کا تغیر مزاج روح ہو خواہ ساذج خواہ مادی کیونکہ سپنہ دیکھنے کے لیے سوا اسکی اور کئی اسباب ہین۔ چنانچہ خواب مین کئی تو اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ نفس انسانی کو مبادی عالیہ سے اتصال حاصل ہوتا ہے اسلیئے اوسکو امور غائبیہ کلیہ خواب مین دکھائی جاتی ہین۔ اور گاہے اسطرح دیکھی جاتی ہین کہ حالت بیداری مین کوئی شئے خیال مین مرتسم اور منقش ہوجاتی ہے پس خواب مین وہی نظر

آتی ہے — اور علیٰ ہذا القیاس — پس ایسے خوابون سے مزاج کے احوال پر استدلال نہین کر سکتے اور بیان تفصیلی ہر ایک کا عنقریب چند سطور کے بعد آتا ہے — اور تحقیق اوسکی یہ ہے کہ جیسے یہ آیت دلالت کرتی ہے اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضیٰ علیہ الموت ویرسل الاخریٰ الی اجل مسمی الآیۃ — وہ یہ ہے کہ انسان کے لیے نفس اور روح ہے پس وقت خواب کے نفس خارج ہوتا ہے اور روح بدن مین باقی رہتی ہے جس سے آدمی زندہ معلوم ہوتا ہے — اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن آدم مین نفس اور روح ہی نفس سے تو عقل اور تمیز حاصل ہوتی ہے اور روح سے تنفس اور حرکت ہے — پس موت کیوقت دونون مرجاتے ہین اور نیند کیوقت نفس مرتا ہے اور روح باقی رہتی ہے — یعنی عقل اور تمیز باقی نہین رہتی لیکن تنفس اور حیات باقی رہتا ہے اور بعضی کا قول ہے کہ وقت خواب کے روح خارج ہوتی ہے اور شعاع اوسکی جسم مین باقی رہتی ہے پس جب آدمی خواب سے بیدار ہوتا ہے تب فوراً روح جسم کیطرف عود کرتی ہے — اور کہا گیا ہے کہ ارواح اموات اور احیاء کے خواب مین ملاقات کرتے ہین پس ایک دوسرے کو خدا کے حکم سے پہچانتے ہین پس جب ارواح احیاء کی واپس ہونا چاہتی ہین تب ارواح اموات کو خدا بند کرتا ہے اور ارواح احیاء کو فوراً اپنی اجسام کیطرف لوٹاتا ہے — اور حکماء اسلامیہ کا یہ مذہب ہے کہ نفس انسانیہ جوہر مشرق نورانی ہے جب بدن سے متعلق ہوتا ہے تو اوسکے تمام اعضاء مین ظاہراً و باطناً نور حاصل ہو جاتا ہے اور وہ حیات اور بیداری ہے لیکن وقت خواب کے نور باطن کو توجہ کرتا ہے اور ظاہر سے منقطع ہو جاتا ہے پس حس حیات کا باقی رہتا ہے اور عمل قوی بدنیہ کا باطن مین تنمیہ اور ہضم وغیرہ سے ثابت رہتا ہے اور جب وہ نور ظاہر اور باطن سے بالکلیہ منقطع ہو جاتا ہے اوسکا نام موت ہے کذا فی تفسیر النیشاپوری والمعالم والبیضاوی — والعلم عند اللہ سبحانہ — پس معلوم کرنا چاہیے کہ خواب مین کسی چیز کو دیکھنا کئی اقسام پر ہے پس جو خواب مین تغیر مزاج روح سے نہو نگی اوسسے مزاج کے حال پر استدلال نہین کر سکتے چنانچہ قسم اول اور ثانی مین اور جو خواب مین تغیر مزاج روح سے ہونگے اونسے مزاج کے حال پر استدلال کر سکتے ہین جیسا قسم ثالث مین — اول قسم رویای صادقہ ہین رویا کی معنی خواب اور صادقہ کے معنی راست — یعنی وہ خواب مین کہ راست ہین اور نفس ناطقہ کو مبدء فیاض کی عنایت سے عالم مجردات کی سیر سے حاصل ہوتے ہین — اور اونکے حصول کا سبب یہ لکھا گیا ہے کہ نفس انسان کو اپنی مبادی سے ایک علاقہ خاص ہے لیکن بباعث تعلقات جسمانی کے اوس سے محروم اور مہجور رہتا ہے اور ایسی نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ حاصل نہین کر سکتا — البتہ

عنایت الٰہی سے کہ جامع المتفرقین اوسکی صفات سی ایک صفت ہے کبھی کبھی بذریعہ ریاضت یا بریاضت آدمی کو ایک نوع کا تجرد عالم اسباب سی حاصل ہوتا ہے اور اپنی مبادی سے کہ عالم ارواح اور مثال اور عالم مجردات ہی ایک نوع کا ارتباط پیدا کرتا ہے خصوصًا حالت نوم مین کیونکہ نفس اوسوقت تمام تصرفات بدنیہ سے فارغ ہوتا ہے پس بسبب مناسبت تجرد کے مبادی عالیہ کیطرف توجہ کرتا ہی اور حالت بیداری مین بباعث مشاغل ظاہری اور تدبیر ون کی مبادی عالیہ کیطرف متوجہ نہین ہوسکتا - ہان اگر نفس قوی ہو مثل انبیا اور اولیا اور اتقیا اور صلحا وغیرہم کے - پس ایسے نفوس کو عوائق اور علائق ظاہری اتصال مبادی عالیہ سے مانع نہین ہوسکتے - اسلیے اونسے بیداری مین بھی وہ کام ہوسکتے ہین جو کہ حالت خواب مین کرسکتا ہے یعنی ملاقات مبادی عالیہ کی اوسی بیداری مین بھی حاصل ہوسکتی ہے - اور اگر نفس نہایت قوی ہو تو اوسے خوارق عادات یعنی معجزات مثل بارش اور زلزلہ اور شفاء مریض اور طوفان وغیرہ سرزد ہوتے ہین کما نقل عن الانبیاء والاتقیاء والصلحاء علیہم الصلوٰۃ والسلام - پس کتنی ایک امور کلیہ غائبہ ماضیہ اور آتیہ کہ عالم ارواح اور لوح محفوظ مین ثابت ہین اور اوس شخص سے کسی وجہ کا تناسب رکھتے ہین خواب مین دکھائی جاتے ہین - بعدہ اون اشیاء کو قوت متخیلہ انسانی فی الحال کسی صورت جزئیہ مناسبہ سی مصور کرتی ہے پس وہ صورت حس مشترک مین مشاہدہ ہوتی ہے - اور حس مشترک اپنی خزانہ کو کہ خیال ہے پہونچاتی ہی اور خیال حالت بیداری تک اوسکی محافظت کرتا ہے پس حالت بیداری مین یاد دلاتا ہے - اب اگر صورت واقعہ اور ذہنی صورت مین مناسبت اور ملایمت بخوبی ہو چنانچہ صورت متخیلہ اور معنی مدرکہ نفس مین سوای کلیہ اور جزئیہ کے کچھہ فرق نہو اوس خواب کو حاجت تعبیر نہین جسطرح خواب مین مشہود ہوا ہے ویسا ہی بعینہ ظہور پاتا ہے - چنانچہ آن حضرت صلعم نے خواب مین دیکھا کہ خود مع اصحابون رضہ کے سر منڈوا کر یا بال کٹوا کر مکہ معظمہ مین داخل ہوے بعدہ ویسا ہی ظہور مین آیا - ایسے سی کا اتفاق عالم ارواح مین بیشتر پڑتا ہے - اور اگر صورت اور ذہنی صورت مین پوری مناسبت نہو بلکہ کسی وجہ ہو تو البتہ محتاج تعبیر وغیرہ کے ہوتی ہے جیسے ایک بات کو اوسکی ضد پر خواب مین دیکھا جاوی چنانچہ آنحضرت صلعم سے حکایت کی ہے کہ آپکو خواب آئی کیا دیکھتے ہین کہ بہشت مین روشندان ہین پس حضرت نے سوال کیا کہ یہ روشندان کسکے لیے ہین حکم ہوا کہ ابی جہل کے لیے - آنحضرت نے فرمایا کہ ایسے کبھی نہین ہوسکتا کہ ابی جہل داخل جنت ہو - اور بعد اوسکی عکرمہ بیٹا اوسکا داخل اسلام ہوا آنحضرت صلعم نے اوس خواب کی اسی تعبیر کے کہ بسبب نسبت توالد اور تناسل کے اسطرح دکھلایا گیا تھا

جمع کی ہوا [illegible] کا ۱۲

مراد دنیا کیونکہ یہان کے کام اسباب سی وابستہ ہین ۱۲

عقول عشرہ

مراد ہی اور عقل [illegible] اور ملائکہ [illegible] ۱۲

اور جیسے خواب مین سانپ دیکھنے سے مال سے تعبیر کرتے ہین اس لحاظ سے کہ سانپ اور مال ہر دو دشمن انسان ہین - یا اس جہت سے کہ سانپ کو خزانہ سے محبت دائمی ہے - اور دودہ کی علم سے تعبیر کرتے ہین اس مناسبت سے کہ ہر دو مفید انسان ہین - مخفی نرہے کہ اکثر صورت اور ذی صورت مین مناسبت لوازم مین ہوتی ہے ایسی صورت مین صورت خیالیہ مرتبہ سے صورت عقلیہ کیطرف رجوع لیجاتی ہے اور حاجت تعبیر ہوتی ہے - جیسے آنحضرت نے خواب مین دیکھا کہ کتا ابلق حسین رض کے خون کو چاٹتا ہے پس شمر جو کہ قاتل حسین تھا مبروص تھا - اور ایسا ہی عائشہ رض نے خواب مین دیکھا کہ تین چاند اونکے حجرہ مین گرے ہین پس حضرت ابوبکر نے اوس خواب کی تعبیر کی اور فرمایا کہ مین اور سرور کائنات اور عمر رض مر جاینگے اور تیرے حجرہ مین مدفون ہونگے پس ایسا ہی ظہور پایا - اور روایت ہے کہ مان امام شافعی رح کی جب حاملہ تھی خواب مین کیا دیکھتی ہے کہ مشتری اونکی فرج سے نکلا ہے اور شہر مین ٹوٹ گیا ہے پس تمام شہرون مین ایک ایک قطعہ اوسکا علیحدہ ہوگیا پس تعبیر کی گئی کہ اوسکے شکم سے ایک عالم پیدا ہوگا اور علم اوسکا تمام بلاد اور امصار مین منتشر ہو جائیگا - اور علی ہذا القیاس حضرت صلعم نے ابوبکر رض کو فرمایا کہ مین اور تو ایک زینہ پر چڑہ رہے ہین پس مین تیرے آگے ڈہائی درجہ ہو گیا ہون حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ یا رسول اللہ مین بعد ڈہائی برس کے مر جاؤنگا آخر ایسا ہی واقع ہوا پس تمام خوابون مذکورہ مین لوازم مین مناسبت ہے چنانچہ تاویل اور تعبیر اوسکی بھی اسی لحاظ سے کی گئی ہے - ابن سیرین سے جو کہ تعبیر خوابون مین مشہور اور معروف ہین ایسی ایسی باتین بہت مشہور ہین اس مختصر مین تمامہ بیان نہین ہوسکتین - اس قسم کے خوابون کو رویا صادقہ بولتے ہین کیونکہ یہ کاذب اور جھوٹے نہین ہوسکتے - اور اونکے خواص مین سے یہ ہے کہ جب کسی کی پاس تعبیر کے لیے بیان کرتے ہین تو جیسا وہ شخص تعبیر کرتا ہے ویسا ہی ظہور مین آتا ہے خواہ تعبیر نیک لیجاوے خواہ بد - اسیواسطے عقلا نے کہا ہے کہ سب سے اول خواب کو کسی نادان شخص کے پاس بامید تعبیر نکہنے جاوے - ایسا نہو کہ وہ بسبب حماقت کے تعبیر برخلاف واقعہ کرے اور مقدمہ برعکس ہو - اور حدیث مین بھی سخت ممانعت اس سے وارد ہے اسلیے اصحاب رض اپنی خواب کو ہمیشہ حضرت صلعم کی خدمت مین عرض کرتے تھے آنحضرت کی زبان سے تعبیر اوسکی سنتے تھے - الغرض رویاے صادقہ کا لوحی شمار کیے جاتے ہین خصوصاً رویاے صلحا اور اتقیا اور انبیا علیہم السلام - دوسرا قسم رویاے تخیلی ہین وجہ یہ ہے کہ آدمی کو بیداری کی حالت مین کوئی صورت بذریعہ حس مشترک کے خیال مین آتی ہے پس اوسی صورت کو حس مشترک حالت خواب مین مشاہدہ کرتی ہے - یا یہ کہ کوئی معنی معانی متوہمہ سے حافظہ مین آتی ہین

پس قوت متخیلہ اوسکی کبھی صورتین مشہور کرکے حس مشترک پر ارتسام کرتی ہے - ایسے خوابون کا نام رویاے کاذبہ ہین اور اضغاث احلام بھی انہین کا نام ہے - انکا کچھ اعتبار نہین ایسے خواب مین صد ہا شب و روز مین آتی جاتی ہین - لیکن انپر کوئی ثمرہ مرتب نہین ہوتا اور نہ انکی تعبیر اور تاویل کی حاجت پڑتی ہے - اور اس قسم مین معانی مدرکہ نفس اور صورت منطبعہ فی الخیال مین بالکل مناسبت نہین ہوتی - اور خوابہین شاعرون اور شعراء کی بیشتر اسی قبیل سے ہین کیونکہ خیالات باطلہ اور انتقالات ردیہ کی انکو عادت پڑجاتی ہے اسی لیے اونپر اعتماد نہین کیا جاتا - تیسرا قسم وہ خوابہین ہین کہ بنا بتغیر مزاج روح کے سوء مزاج ساذج یا مادی سے عارض ہوا ہے واقع ہوتی ہین اور ایسے خوابہین قسم امراض سے شمار کیجاتی ہین اور معالجہ اطبا ہین اور انہین سے مزاج کے احوال پر استدلال کیا جاتی ہے پس جو خوابہین کہ سوء مزاج ساذج سے عارض ہوتی ہین دو طرح پر ہوتی ہین - ایک وہ ہین کہ سوء مزاج سے عارض ہوتی ہین اور سبب اونکے عروض کا یہ ہے کہ جب روح آدمی کا بسبب حرارت خارجی کے مشتعل ہوتا ہے تو قوت متخیلہ اوسکو مناسبت کی رعایت سے ایسی صورتون کو سے مصور کرتی ہے کہ انسان بیداری مین اونکو مشاہدہ کرتا ہے پس خواب مین آگ اور آفتاب اور بجلی اور مانند اسکے دیکھتا ہے - دوسرے یہ ہے کہ سوء مزاج بارد سے لاحق ہون - اور سبب اونکے عروض کا یہ ہے کہ جب روح بسبب سردی خارجی کی سرد ہوتا ہے اور برودت اوسمین غالب ہوتی ہے تو فی الحال قوت متخیلہ مناسبت کی رعایت سے ایسی صورتون سرد سے مصور کرتی ہے کہ بیداری مین ملاحظہ کیجاتی ہین پس عالم خواب مین برف اور یخ اور باد و باران ملاحظہ کرتا ہے - اور جو خوابہین کہ سوء مزاج مادی سے عارض ہون بموجب کیفیات اربعہ کے اوسکی چار قسم ہین - اول یہ کہ غلبہ صفرا سے خوابہین نمودار ہون - وجہ اونکی یہ ہے کہ روح حرارت صفرا سے مشتعل ہوگا اور بخارات زرد اوس سے جدا ہونگے اور قوت متخیلہ اونکو ایسی صورتون مین مصور کریگی جو اوسکے مناسب ہونگے اور حس مشترک پر ظاہر کرینگے - پس خواب مین اشیاء زرد رنگ اور چیزین گرم اور جانورونکے مانند آگ نار ظاہر ہوگا - دوم یہ ہے کہ غلبہ خون سے خوابہین ظاہر ہووین - پس خواب مین آندھی سرخ اور اشیاے گرم اور خونریزی وغیرہ امور مناسبہ ملاحظہ کیے جائینگی - سوم یہ کہ مواد بلغمی جسم مین زائد ہو پس اوسکے مناسب جو چیزین ہین وہی خواب مین مشاہدہ ہونگی مثلا پانی سرد اور سرما اور سردی اور مینہہ اور سفیدی وغیرہ اشیاء مناسبہ دہ بلغم کی دکھائی دینگی - چہارم یہ کہ مواد سوداوی سے بدن ممتلی ہو پس وہ چیزین کہ مناسب مادہ سوداوی ہین خواب مین مرئی ہونگی - مثلا سیاہی اور تیرگی اور خوف اور وحشت اور ہولناکی سا اور بلندی سے گرتی مین

[illegible] پانی اور سواسکے اور کئی امور مناسبہ مادہ سوداویکے خواب مین دیکھی جاوینگی۔ **انتباہ** دلالت خوابونکی نوع مادہ پر دو شرطون سے مشروط ہے۔ اول یہ کہ جو چیزین خواب مین دیکھی جاتی ہین بسبب کثرت مزاولت کے نہ دیکھی جاوین پس اگر بھاگتے جلانے والے خواب مین شعلہ اور نیزان معاینہ کیے تو یہ امور غلبہ حرارت صفراوی پر دال نہوینگے کیونکہ بباعث کثرت مزاولت کے اوسکو ایسی چیزین نظر آتی ہین۔ ایسا ہی ملاح اور دریا اور بادل اور برف وغیرہ ملاحظہ کرے تو غلبہ بلغم کے علامت نہونگے۔ اور دوم یہ کہ جو کچھ خواب مین دیکھتا جاتا ہے بسبب فقدان مبادی مشکلہ عالیہ کے ہو جیسا رویای صادقہ مین بیان ہوا ہے پس یہ خواب بھی غلبہ مواد پر بھی دال ہونگی بلکہ امر غیرہ

فصل سوم بیداری کے بیان مین۔ اب بیداری کے بابت بھی چند امور ضروری قلمبند کیے جاتے ہین واضح ہو کہ بیداری بھی مانند خواب کے دو قسم پر ہے طبعی اور غیر طبعی مگر چونکہ ستہ ضروریہ سے صرف بیداری طبعی ہے لہذا اوسکا بیان اور تعریف لکھی جاتی ہے۔ اور بیداری غیر طبعی چونکہ غیر ضروری ہے اور علاوہ بران ایک قسم کی مرض ہے جسکو عربی زبان مین سہر بولتے ہین جو کہ سبات کی ضد اور محتاج علاج ہے اور نیز بیان اوسکا موجب طوالت مختصر ہے اسلیے بیان نہین کیے گیے۔ اور بیداری طبعی کی یہ تعریف ہے کہ ہی حالۃ طبعیۃ فیہ الحیوان آلات الحس والحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا موثرۃ۔ یعنی بیداری طبعی وہ حالت طبعی ہے کہ جب روح نفسانی (بذریعہ اعصاب کے) آلات حس اور حرکت حیوان مین بشرط تاثیر نفوذ کرتا ہے تب حیوان اپنی آلات کو استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ بیداری ضد خواب ہے لہذا بیداری مین وہ امور ظاہر ہونگے جو کہ خواب کے برخلاف ہون۔ چنانچہ بیداری مین ظاہر بدن گرم اور باطن سرد ہوتا ہے۔ اور زیادہ جاگنے سے بدن مین خشکی اور کوفت اور ماندگی ہو جاتی ہے اور زردی عارض اور رنگ بدن خراب ہو جاتا ہے۔ اور فکر اور حواس مین خلل اور دماغ مین نقصان آ جاتا ہے اور امراض وسواس اور جنون پیدا ہوتے ہین اور رطوبت بدن کی خشک ہوتی ہے اور ہضم خراب ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی ظاہر ہوتی ہے اور بھوک باطل اور بدن دبلا اور پتلا ہو جاتا ہے۔ موجب زیادہ بیداری کا گرمی اور خشکی دماغ ہی ہے اسلیے اوسکی اصلاح کے لیے اشیای سرد و تر کی استعمال کرین جو کہ مطولات عملیہ مین مذکور ہین اور قدرے فصل دوم مین بیان ہوئی ہین اور بیداری معتدل باعث حفظ صحت ہے۔ الغرض تمام امور مین کیا خواب اور کیا بیداری اعتدال اور میانہ روی مفید ہے بقول شخصے خیر الامور اوسطہا

باب چہارم حرکت اور سکون بدنی کی بیان مین اور اسمین چند فصول ہین **فصل اول** وجہ اضطرار حرکت اور سکون اور اونکے معانی اور اقسام حرکت کے بیان مین۔ مخفی نہ ہے کہ حرکت اور سکون بدنی بھی ایک قسم ستہ ضروریہ سے ہے اسکے سوا بھی حیات انسانی بھی ممکن نہین۔ عام ہے کہ حرکت کل بدن کی

کل مکان سے ہو - یا حرکت اجزاے بدن کی اجزاے مکان سے ہو - جیسے قریباً بیان کیا جائیگا - وجہ ضرورت
حرکت کی یہ ہے کہ حرارت غریزی ہر وقت اور ہمیشہ اپنے کام مین مصروف رہتی ہے - یعنی جو چیز کہ وارد بدن
انسانی ہوتی ہے اوسکو تحلیل کرتی ہے - لیکن بسبب دوام فعل کے اوسکو کلال اور ماندگی لاحق حال
ہوتی ہے - پس اسی باعث سے تھوڑے تھوڑے فضلہ ہر ایک ہضم مین باقی رہتے ہین - اب اگر یہ فضلہ
کچھہ عرصہ تک جمع ہوتے رہین تو ضرور حرارت غریزی کو ڈھانپ کر سرد کر دینگے اور موجب آفات بلکہ ہلاک
ہونگے اسلیے ہمین ایسی حرارت کی احتیاج ہوئی جو کہ فضول کو تحلیل اور حرارت غریزی کو افروختہ کرے
اور اوسکی قوت اور ضعف اپنے اختیار مین ہووے الحرارۃ الحادثۃ من الحرکۃ فان الحرکۃ من شانہا التسخین
- اسلیے انسان کو حرکت ضرور ہوئی تاکہ اوسکے ذریعہ سے فضلہ زائدہ تحلیل ہوتا رہے اور حرارت غریزی
بھی روشن اور افروختہ رہے اور منطفی ہوکر دب نجاوے - اور حکیم ابن ابی صادق حرکت کی ضروری
ہونیمین یون تحریر فرماتے ہین کہ حیوان بالطبع متحرک مخلوق ہوا ہے جیسا انسان کو بالطبع ناطق پیدا
کیا گیا ہے کیونکہ حیوان کی تعریف مین تحرک بالارادہ لیا گیا ہے - پس جیسا انسان بالطبع اور بالذات
ناطق ہے ویسا ہی حیوان بالطبع اور بالذات متحرک ہے اور جو شخص جس چیز پر مخلوق ہوا ہے
اوسکا خالی رہنا اوس سے محال ہے - پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حیوان بالذات محتاج حرکت
کا ہے اسکے متحرک ہونیمین کسی اور دلیل کی حاجت نہین - اور وجہ ضرورت سکون کی یہ ہے کہ
انسان کو بسبب رنج اور تعب اور حرکت دائمی کے عجز اور کلال لاحق حال ہوتا ہے اسلیے راحت
بدن کے لیے محتاج سکون ہوتا ہے کیونکہ اگر ہمیشہ حرکت مین ہی رہے تو رطوبات بتمامہا تحلیل ہو جائیگی
بلکہ حرکت دائمی سے رطوبات متکون اور مخلوق بھی نہونگے اور اسی باعث سے حرارت بھی دور ہو جائیگی
کیونکہ رطوبت مادہ حرارت ہے - اور قادر علی الاطلاق نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر ایک اسباب ضروری
کے لیے محرک اور باعث مقرر کیا ہے - چنانچہ بھوکھہ کھانے پر اور پیاس پینے پر باعث ہوئی ہے اور ماندگی
اور پینک خواب پر اور انسان کا ماکول اور مشروب اور لباس مصنوعی ہونا حرکت پر موجب ہے -
اور علی ہذا القیاس اور بھی ہین - بالفرض اگر ہر ایک اسباب ضروری کے لیے محرک اور باعث طبعی
مقرر نہوتا تو امور ضروری مین بسبب غفلت کے فتور لاحق ہوکر مفضی الی الہلاک ہوتا جیسے مرض
مین اگر علاج مین غفلت کیجاے تو مرض موجب ہلاک ہوتی ہے مثلاً اگر بھوکھہ یا پیاس کھانے پینے پر
باعث اور محرک نہ ہوتی تو انسان کو کبھی حاجت کھانے پینے کی محسوس نہوتی اسلیے نہ تو انسان غذا
کھاتا اور نہ پانی پیتا اور بدن تو اسباب داخلی اور خارجی سے دائم التحلل ہے پس اس صورت مین

بدل ما یتحلل بدن مین کوئی چیز نہ پہونچتی اور آدمی ہلاک ہوجاتا کیونکہ سوای پہونچنے بدل ما یتحلل کے زندگانی محال ہے اور یہ بات اوس قابل ہے ظاہر ہوسکتی ہے - اور حرکت کی تعریف مین بہت اختلاف ہے - ارسطو نے اس باب مین کچھ کہا ہے اور افلاطون نے کچھ اور ہی لکھا ہے لیکن ہم اسجگہہ فقط وہ تعریف جو بعض قدماے معلمین علیہ نے لکھی ہے نقل کرتے ہین - اور وہ یہ ہے - الحرکۃ ہی خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج اولسیر اسیراً ولادفعۃ - یعنی حرکت اوس سے عبارت ہے کہ خروج مادہ کا قوت سے طرف فعل کی آہستگی سے ہو یا اندک اندک ہو - یا یکبارگی نہو - اور فائدہ تمام قیود مذکورہ کا یہ ہے کہ کون اور فساد حرکت کی حد مین داخل نہو اسلیے کہ خروج مادہ کا قوت سے طرف فعل کے اگر دفعۃً ہو کون کہلاتا ہے اور زوال اوسکا اگر دفعۃً ہو فساد بولا جاتا ہے - اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ حرکت ان دونون کا غیر ہے کیونکہ حرکت چاہے کسی قسم کی ہو اوسمین شرط ہے کہ متحرک اپنی صورت نوعیہ پر بعد تحرک کے رہے بخلاف کون اور فساد کے کہ تغیر صورت نوعیہ متحرک کا اوسکو لازم ہے - اور سکون کی یہ تعریف ہے کہ السکون ہو بقاء المادۃ علی القوہ او علی الفعل - یعنی سکون اوس سے عبارت ہے کہ بقاء مادہ کا قوت یا فعل پر ہو - اب معلوم کرنا چاہیے کہ حرکت مطلقا قطع نظر مسافت سے کہ وہ ایک قسم علیحدہ ہے اور اعیان مین موجود نہین ہے آٹھ قسم پر ہے - چار تو اوس سے مقولات اربعہ تعلق رکھتے ہین کیونکہ یہ چارون اقسام اونمین واقع ہوتے ہین اور چار دوسرے باعتبار ذات حرکت کی ہین اونمین کسی مقولہ کا مقولات عشرہ سے لحاظ نہین کیا گیا پس مجموعہ آٹھ قسم ہوے چنانچہ اونکو دو نوع پر بیان کیا گیا ہے نوع اول مین وہ اقسام لکھے جائینگے جو کہ مقولات اربعہ سے تعلق رکھتے ہین اور نوع ثانی مین اون اقسام کا بیان کیا جائیگا جو کہ باعتبار ذات حرکت کی ہین نوع اول مخفی نرہے چونکہ بیان مقولات کا علم حکمت سے تعلق رکھتا ہے اور وہان اونکو بخوبی بیان کیا گیا ہے اور یہ مختصر اوسکی بیان تفصیلی کا متحمل نہین ہوسکتا لہذا اسجگہہ صرف مقولہ کے معنی مع اسامی اقسام اور تعریف ہر ایک کی لکھا جاتا ہے جو لوگ زیادہ تشریح کے طالب ہون وہ کتب متداولہ حکمت سے مثل صدرا اور شمس بازغہ و حکمۃ العین اور شرح ہدایۃ الحکمت وغیرہ کتب علم حکمت سے مطالعہ کرلین - واضح ہو کہ موجود دو قسم پر منقسم ہے - ایک واجب الوجود دوم ممکن الوجود - پس واجب الوجود واجب بالذات ہے کہ وجود اوسکا باعتبار ذات کے ضروری ہو اور وہ حق سبحانہ وتعالی ہے کہ بسیط محض ہے یعنی نہ اوسمین اجزاے ذہنی پائی جاتے ہین مثل جنس اور فصل کے اور نہ اجزاے خارجی مثل ہیولے اور صورت کے اور ممکن الوجود وہ ہے جسکا وجود اور عدم دونون ضروری نہون اور وہ مخلوقات ہے - پس ممکن الوجود کے دو قسم ہین - ایک ممکن الوجود جوہر ہے اور وہ اوس ممکن سے عبارت ہے کہ قائم بالذات ہو یعنی محتاج بمحل نہو اور عرض اوسکے خلاف ہے

یعنی محتاج بمحل ہو اور قائم بالذات نہو۔ جوہر کے افراد پنج ہین۔ ایک جسم ہے اور یہ اوس سی مراد ہے کہ قابل ابعاد ثلاثہ ہو اور ابعاد ثلاثہ طول عرض عمق ہین۔ دوم ہیولے۔ سوم صورت۔ چہارم نفس ناطقہ۔ پنجم عقول جنکو لسان شرع مین ملک اور فرشتہ کہتے ہین۔ اور وہ حکما مشائین کے نزدیک دس عقول مین منحصر ہین۔ اور نزدیک حکماے اشراقین کے عقول بیحد و بیشمار ہین۔ قسم دوم ممکن الوجود عرض ہے اور تعداد مین نو ہین جنکی اسامی یہ ہین۔ کیف۔ کم۔ این۔ متی۔ اضافت۔ وضع۔ فعل۔ انفعال۔ ملک۔ کیف وہ عرض ہے کہ باعتبار اپنی ذات کے قسمت اور عدم قسمت کا مقتضی نہین ہوتا۔ اگرچہ بمتابعت اپنی محل کے قسمت اور لاقسمت قبول کرتا ہے چنانچہ سواد اور بیاض اور حرارت اور برودت وغیرہ اگر جسم کو عارض ہووین منقسم ہوتے ہین اور جب نقطہ کو عارض ہووین تو منقسم نہین ہوتے۔ اور یہ دو قسم پر ہے ایک کیفیت جسمانی جیسا سواد اور بیاض وغیرہ سے بیان کیا گیا ہے۔ دوم کیف نفسانی کہ نفس ناطقہ کو عارض ہوتی ہین جیسے علم اور جہل اور جود اور بخل وغیرہ کہ انکو نفسیہ۔ اور بیان انکا عنقریب باب پنجم مین آتا ہے کم وہ عرض ہے کہ فہم اوسکا غیر کے فہم پر موقوف نہو اور باعتبار اپنی ذات کے قابل قسمت ہو اور اوسکی دو قسم ہین۔ ایک کم منفصل ہے جسمین اجزاے متمائز الوجود بالفعل موجود ہوں جیسے اعداد کہ احاد سے مرکب ہین اور وہ احاد اوسمین علیحدہ علیحدہ موجود ہین۔ دوم کم متصل ہے کہ قابل قسمت ہو لیکن اجزاے متمائز الوجود اوسمین بالفعل موجود نہوں جیسے امتداد کسی چیز کا جو کئی گز دراز ہو پس یہ مسافت اگرچہ قابل تقسیم ہے لیکن اجزاے متمائز الوجود اوسمین بالفعل موجود نہین بلکہ بالقوہ موجود ہین تا پنے سے ظاہر ہو جاینگے۔ اور زمانہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ سوم این۔ اور تفصیل اوسکی ابھی آتی ہے یہ وہ ہیئت ہے کہ جسم کو بسبب حصول مکان کے حاصل ہوتی ہے۔ چہارم متی یہ وہ ہیئت ہے کہ جسم کو بسبب حصول زمان کے عارض ہوتی ہے۔ پنجم اضافت اس سے وہ نسبت مراد ہے کہ درمیان دو شے کے حاصل ہوتی ہے جیسے صفت الابوة اور بنوة کے کہ درمیان باپ اور بیٹے کے ثابت ہے۔ ششم وضع۔ یہ وہ ہیئت ہے کہ کسی چیز میں بنسبت امور داخلیہ اور خارجیہ کے حاصل ہو چنانچہ ہیئت قیام اور قعود کی اور اوسکا بیان بھی عنقریب آتا ہے ہفتم فعل اور وہ ایک ہیئت غیر قار ہے کہ فاعل مین بطور تجدد حاصل ہوتی ہے بسبب اسکی کہ فاعل منفعل مین تاثیر کرتا ہے جیسے ایک ہیئت ارہ کش مین وقت ارہ کشی کے حاصل ہوتی ہے ہشتم انفعال اور یہ بھی ہیئت غیر قار ہے کہ منفعل مین بطریق تجدد حاصل ہوتی ہے بسبب اسکے

کو فاعل اوسمین بطور مذکورہ اثر کرتا ہے جیسے ایک ہئیت کالے ہی مین وقت اترہ کشتی کی حاصل ہوتی ہے
تنعم ملک اور اوسکو بھی کہتے ہین وہ ایک ہئیت ہے کہ جسم مین بسبب احاطہ کرنے اون امور
خارجیہ کے حاصل ہوتی ہے کہ بباعث انتقال جسم کے منتقل ہو جاتے ہین خواہ امور تمام
اجزای جسم کو احاطہ کرین یا بعض اجزای اوسکے محصور کرین ۔ جیسے ایک ہئیت آدمی کو بہ ترتیب پہننے
یا جبہ یا تاج اوڑھنے سے یا پگڑی باندھنے سے حاصل ہوتی ہے ۔ اسجگہ وہ ہئیت کہ ہر ایک جامہ
ایک جوہر اور نوع عرض کا ہے قلم بند کئے جاتے ہین ۔ دانا آدمی انسے بعد تامل ہر ایک مقولہ کو دریافت
کر سکتا ہے **بیت** مردے دراز نیکو در شہر خویش امروز ٭ باخواستہ نشستہ از کردہ خویش فیروز
شعر بدورت بسی عاشق دل شکستہ ٭ سیاہ کردہ جامہ بکنج نشستہ ٭ یہ دس اقسام ممکن الوجود
کے عربی زبان مین اہل حکمت کی اصطلاح مین مقولات عشرہ کے نام سے مشہور ہین ۔ اور انہین
کو اجناس عالیہ کہتے ہین ۔ اور مقولہ کے معنی محمول ہے یقال لہ المقول ہو المحمول ۔ انکے اوپر کوئی جنس نہین
ہر ایک کے نیچے اجناس متوسط اور اجناس سافلہ ہین چنانچہ جنس عالی جوہر کے نیچے جسم مطلق اور جسم نامی
اجناس متوسطہ ہین اور حیوان جنس سافل ہے ۔ اور اجناس سافلہ کے نیچے انواع ہین جیسے جنس سافل
حیوان کے نیچے انسان اور فرس اور حمار وغیرہ انواع ہین اور انواع کے نیچے اصناف جیسے انسان
پنجابی اور انسان کشمیری اور اسپ تازی وغیرہ ۔ اور اصناف کے نیچے اشخاص ہین جیسے زید عمر
بکر وغیرہ ۔ اور علی ہذا القیاس تمام اجناس عرض عالیہ مین بدستور تمام اقسام مذکورہ صدر بشرطیکہ
ادنی تامل ہو سکتی ہین ۔ انمین سے نو آخرین مقولہ عالیہ اعراض ہین یعنی اعراض سافلہ پر محمول ہوتے ہین
اور ایک اولین مقولہ عالیہ جوہر ہے یعنی جواہر سافلہ پر محمول ہوتا ہے جیسا بیان ہوا ہے ۔ مقولہ عرض
مین سے صرف چار مقولات ذیل مین حرکت واقعہ ہوتی ہے یعنی این ۔ وضع ۔ کم ۔ کیف ۔ مین اور
سوای اور کسی مقولہ مین واقع نہین ہوتے ۔ اسکو حکماء نے اپنی جگہ مین براہین اور دلائل سے
ثابت کیا ہے ۔ اور حرکات اربعہ بھی انہین مقولات کے نام سے منسوب ہین ۔ چنانچہ اینی ۔ وضعی
کمی ۔ کیفی ۔ بولی جاتی ہین ۔ اور مراد وقوع حرکت سے مقولات اربعہ مین یہ ہے کہ موضوع ایک نوع
مقولہ معین سے طرف نوع ثانی مقولہ مذکور کے حرکت کرتا ہے جیسے بیاض سے طرف سواد کی متحرک
ہو ۔ یا ایک صنف سے دوسری صنف کیطرف متحرک ہو جیسے سواد ضعیف سے طرف سواد اسکے
متحرک ہو یا اسکا عکس واقع ہو ۔ یا ایک فرد سے دوسرے فرد کیطرف انتقال کرتا ہے جیسے ایک سواد
معین سے طرف سواد معین دوسرے کے حرکت کرے ۔ پس جب انتقال فردی متحقق ہوگا تو اوسکی

ضمن مین انتقال صنفی اور نوعی بھی متحقق ہوگا۔ لیکن اسقدر فرق ہے کہ انتقال فردی مقصود بالذات اور انتقال صنفی اور نوعی غیر مقصود بالذات ہے کما لا یخفی۔ اب بیان ہر ایک کو مختصر طور پہ لکھا جاتا ہے۔ پس حرکت اینی وہ حرکت ہے کہ متحرک ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرے خواہ انتقال حقیقی ہو خواہ مجازی۔ اور مثال دونونکی نقل کوزہ پر اب سے ظاہر ہے جب اوسکو ایک مکان سے اوٹھاکر دوسرے مکان مین رکھدین اسمین کوزہ کی ذات کو انتقال حقیقی حاصل ہے اور کوزہ کے پانی کو انتقال مجازی میسر ہے کیونکہ مکان حقیقی اوسکا سطح اندرونی کوزہ کے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسمین انتقال نہین ہوا لیکن بسبب انتقال کوزہ کے پانی کو بھی انتقال مجازی حاصل ہوا ہے۔ اور یہ بھی عام ہے کہ متحرک کو اپنے مکان سے انتقال تام حاصل ہو یا غیر تام۔ انتقال تام وہ ہے کہ متحرک اپنے موضع اول سے بتمامہ باہر آکر دوسرے موضع مین داخل ہووے اور غیر تام وہ ہے کہ اگرچہ متحرک مکان اول سے تجاوز کرے لیکن تاہم بعض اجزا اوسکے مکان اول مین باقی رہین۔ اور حرکت اینی کو حرکت مکانی بھی کہتے ہین لان الاین ہیئۃ حاصلۃ للشئ بسبب حصولہ فی المکان۔ ای بالنسبۃ الی مکانہ الحقیقی او المجازی۔ اور اوسکو نقلہ بھی کہتے ہین لان المنتقل من محل الی محل آخر لازم لہا حقیقۃ کان او مجازیا **فائدہ** مکان کے معنی عند الحکماء مختلف طور بیان کیے گئے ہین۔ مذہب حکیم ارسطو وغیرہ کا یہ ہے کہ المکان ہو السطح الباطن من الجسم الحاوی المماس للسطح الظاہر من الجسم المحوی۔ یعنی مراد مکان سے سطح اندرونی جسم حاوی کی ہے جو کہ مماس سطح ظاہری جسم محوی کی ہوتی ہے۔ اور بعضون کا یہ قول ہے وہو المشہور بین الناس المکان ما یستقر علیہ الجسم۔ یعنی مکان وہ ہے کہ کسی چیز کو نزول سے منع کرے اسلیے کہ عوام الناس زمین کو حیوان کا مکان بولتے ہین نہ مکان ہوا کا۔ لان الہواء لطیف لا یمنعہا الارض من النزول۔ مگر بموجب قول ارسطو کے زمین کو ہوا کا مکان بھی کہہ سکتے ہین لان مکانہا مؤلف عندہ من سطح ارضی وسطح ناری وسطح مائی۔ لیکن عند المتکلمین مکان ایک فراغ متوہم ہے کہ دخول ابعاد جسم کے قابل ہو۔ الغرض احوال امکنہ کے متفاوت واقع ہوئے ہین بعض مکان تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی سطح ہوتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ چند سطوح مختلف سے مرکب ہوتے ہین جیسا ابھی ہوا مین گذرا ہے زیادہ تشریح اسکی علم حکمت مین کی گئی ہے وہان دیکھ لین۔ حرکت وضعی وہ ہے حرکت کہ اجزاے متحرک کی بہ نسبت امور خارجیہ حاویہ یا محویہ کی متبدل ہوجاوین اور خود متحرک مکان سے خارج نہون۔ اسکی دو قسم ہین اول یہ کہ تبدل اجزای متحرک کا بہ نسبت غیر کے ہو

اور مثال اوسکی حرکت جسم مستدیر کی اپنی مرکز پر ہے جیسے حرکت اشیا اور چرخہ اور فلک کی۔ اور یہ
قسم وضعی خالص ہے جسمین شائبہ نقیت کا بالکل نہین۔ دوم یہ کہ تبدل اجزای شئے بہ نسبت نفس
شئے کے ہو مثال اوسکی حرکت قیام کے قاعد کے لیے اور حرکت قعود کی قائم کے لیے ہے ان حرکات
مین ظاہر ہے کہ اجزاے متحرک مین اوسکی ذات کی قیاس سے تبدل ہوتا ہے اور اسجگہ فقط یہی مقصود ہے
اس سے کچھ بحث نہین کہ تبدل اجزاے متحرک مین نسبت بخارج ہو یا نہو۔ البتہ قسم حرکت وضعی کا
حرکت اینی سے بھی مفروق ہو سکتا ہے کیونکہ اگر معنی مکان کے سطح اندرونی جسم حادی کو لیے جاوین
تو تبدل اجزای شئے نسبت بذات خود بدون تجاوز مکان اول کے ہو نہین سکتا کیونکہ انسان کے
لیے حالت قعود مین ایک مکان ہو سکتا ہے اور حالت قیام مین دوسرا۔ اور یہی معنے حرکت
اینی کے ہین۔ ہان اگر مکان کے معنی ما یستقر علیہ الجسم جو عوام الناس مین مشہور ہین لیے جاوین
تو حرکت اینی قسم ثانی مین بھی نہین پائی جاتی۔ اور یہ ظاہر ہے کیونکہ حرکت مذکورہ مین جسم
اپنی مستقر سے تجاوز نہین کرتا۔ حرکت کمی وہ ہے کہ ساتھ مقدار کے متعلق ہو کیونکہ کم کے
معنی مقدار کے ہین۔ اور یہ بھی دو قسم پر ہے اول وہ ہے کہ باعتبار ازدیاد حجم کے ہو دوسرے
وہ کہ باعتبار انتقاص حجم کے ہو۔ قسم اول کی پھر دو قسم ہین اول یہ کہ زیادتی حجم کے باعتبار
حصول مادہ کے ہو۔ دوسرے یہ کہ ازدیاد حجم ملحوق کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے ہو۔
جو زیادتی حصول مادہ سے ہے اوسکی کئی ایک اقسام ہین۔ اول یہ کہ اگر مادہ جسم مین حاصل
ہو کر بدن سے متشابہ ہو کر وزن مین زیادہ ہو جاوے اوسکو نمو اور سمن کہتے ہین۔ اور اگر
مادہ بعد حصول کے متشابہ جسم کے نہو لیکن وزن مین زیادہ ہو جاوے اوسکو ورم کہتے ہین۔
اور اگر مادہ حاصلہ مشابہ بدن کے ہو اور وزن زیادہ نہو اوسکی دو قسم ہین ایسی زیادتی کو ذی حیات
مین تہبج کہتے ہین اور غیر ذی حیات مین جو قابل تداخل عنصر ہوا کے ہون تخلخل بولتے ہین
اور مثال اوسکی پھولنا روئی اور اسفنج کا اوسکی گھوٹنے کے بعد ہے۔ اوسکو تخلخل غیر حقیقی کہتی ہین
اور تہبج اور نفخہ مین کئی طرح پر فرق کیا گیا ہے اول یہ کہ ریح اگر جوہر عضو مین داخل ہو اوسکو
تہبج کہتے ہین اور نہین تو نفخہ بولتے ہین اگر ریح ساکن ہو۔ اور دوم یہ کہ تہبج حس لامسہ مین نرم
معلوم ہوتا ہے اور نفخہ مین قدرے صلابت محسوس ہوتی ہے۔ سوم یہ کہ تہبج دبانی سے
فرو ہو جاتا ہے اور نفخہ فرو نہین ہوتا۔ اور جو زیادتی بسبب لحوق کسی کیفیت کی کیفیات اربعہ
سے ہو اوسکو تخلخل حقیقی بولتے ہین۔ اور تخلخل حقیقی وہ ہے جسمین موجب تخلخل کا کوئی

جسم غریب ہو فقط کوئی کیفیت ہی اوسکا موجب ہو اور مثال اوسکی پگھلنا یخ کا ہے کیونکہ جو پانی یخ کے پگھلنے سے حاصل ہوتا ہے بالضرور حجم اوسکا یخ سے زائد ہوگا اور وزن اوسکا وزن یخ سے مساوی ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ علت پگھلنے کی سوائے کیفیت حرارت کے امر دوسرا نہین بلکہ باعتبار انبساط اور انقباض انتشار اجزا کے نفس یخ کا ہے متخلخل ہوا ہے کوئی دوسرا جسم غریب مثل عنصر ہوا کے اوسمین داخل نہین ہوا۔ اور جو حرکت کمی باعتبار تنقاص حجم یا وصف بقاے تمام اجزا متحرک کے ہو۔ اور اوسکی بھی دو قسم ہین۔ اول یہ کہ بنابر تماسک اجزای شئے متحرک کے ہو جیسا پانی کوزہ مین رکھا ہوا منجمد ہو۔ یا ہوا کہ بالقسر منبسط اور منتشر ہوئی ہو اپنے اقوام اصلی کیطرف راجع ہو۔ چنانچہ یہ بات شیشہ مین مشہود کہ جب کوئی شخص منھہ اپنا شیشہ کے منھہ پر رکھکر اوسکی ہوا کو چوس لیوے اور بعد چوسنے کی منھہ شیشہ کا انگشت سے بند کرکے پانی پر اولٹا کرے۔ پس بمجرد اوٹھانے انگلی کے پانی اوسمین داخل ہوجائیگا۔ اسکا اور کوئی سبب نہین مگر نقصان حجم ہوا کا کہ بسبب زوال تماسک قوام اصلی کیطرف رجوع ہوکر کثیف ہوئی ہے اور بہ باعث امتناع خلا کے پانی اوسمین داخل ہوا ہے دیکھو عند الامتصاص ہوا کا منبسط ہوا اور بعدہ کثیف ہوکر پانی داخل ہونا اثبات حصول تخلخل اور تکاثف کے لیے ہوا مین عمدہ اور کافی دلیل ہے۔ دوسرا وہ انتقاص ہے کہ بسبب خروج جسم غریب کے (مثل عنصر ہوا کے) جو کہ علت تخلخل جسم ہوا تھا حاصل ہو۔ مثل روئی اور اسفنج کے جبکہ ہاتھہ مین اوسکو گھونٹین تو حجم اوسکا بہ نسبت سابق چھوٹا ہوجائیگا تحزوج لہ او

نہ وعوده الی الحالۃ الاولے۔ الغرض تناقص جسم باوصف بقاے تمام اجزای بدن کے جسطرح سے ہو تکاثف نام کیا جاتا ہے لیکن جو تناقص بتماسک اجزا متحرک ہو اوسکو تکاثف حقیقی کہتے ہین اور جو تناقص بخروج جسم غریب ہو اوسکو تکاثف غیر حقیقی بولتے ہین۔ الحاصل چنانچہ تخلخل دو قسم ہوتا ہے ویسا ہی تکاثف دو قسم پر ہوتا ہے۔ حرکت کیفی وہ حرکت ہے کہ کسی کیفیت مین کیفیات سے واقع ہو جیسے کوئی شئے اول گرم تھی بالتدریج سرد ہوگئی ہے یا اسکا عکس ہوگیا۔ یا ایک شئے مثلا سفید تھی بعدہ بالتدریج سیاہ ہوگئی اس حرکت کو استحالہ بھی کہتے ہین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ حرکت کیفی تمام کیفیات مین واقع نہین ہوتی بلکہ یہ حرکت اون کیفیات سے مخصوص ہے جو کہ شدت اور ضعف کے قابل ہون جیسے کیفیات اربعہ کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست ہین اور امثال اسکے جو کیفیات متعلق بالوان ہین۔ مثل سیاہی اور سفیدی وغیرہ کے جو کہ شدت اور ضعف کے قابل ہین۔ پس زوجیت اور فردیت اور اولیت اور آخریت اور امثال اوسکے ہین جو کہ شدت اور ضعف کے قابل نہین حرکت کیفی واقع نہوگی **نوع دوم** مخفی نرہے کہ حرکت باعتبار ذات کے بھی چار قسم پر ہے عرضی۔ قسری۔ ارادی۔ طبعی۔ انمین سے

تین اخیرہ کو ذاتی اور اول کو عرضی بولتے ہین اور تحقق انکا سوائے حرکت اینی کے اور کسی مین نہین ہوسکتا چنانچہ احوال ہر ایک کا مختصر طور پر لکھا جاتا ہے۔ پس حرکت عرضی وہ حرکت ہے کہ حرکت کسی چیز کی دوسرے جسم کی حرکت کے تابع ہو جیسے حرکت کشتی نشین کی کشتی کی حرکت کے تابع ہوتی ہے اسلیے کہ حرکت کشتی کی بالذات ہے اور ما فیہا کی بالعرض ہے۔ اور ویساہی حرکت پانی کوزہ کی کہ وہ بھی تابع حرکت کوزہ کی ہے۔ حرکت قسری یعنی جبری وہ ہے کہ حرکت جسم کی دوسرے جسم کے تابع نہو لیکن کسی اور محرک کی تحریک سے حرکت کرے اور محرک اوسکا متحرک کے غیر مین موجود ہو۔ نظیر اوسکی پتھر ہے جو آسمان کیطرف پھینکا جاوے کیونکہ پتھر کذائی کی حرکت وقت تعوق کے تابع حرکت جسم دوسرے کی نہین اور معہذا محرک اوسکا پھینکنے والا ہے اور وہ پتھر کا غیر ہے۔ حرکت ارادی وہ حرکت ہے کہ جسم دوسرے کے تابع نہو اور باوجود اوسکے محرک اوسکا متحرک کی نفس مین موجود ہو۔ اوسکی شان سے یہ ہے کہ کسی قدر کسی قوت شعور سے مقترن ہوتی اور مثال اوسکی حرکت حیوان کی ہے یمیناً و شمالاً یعنی داہین اور بائین۔ حرکت طبعی وہ حرکت ہے کہ حرکت جسم کی تابع دوسرے کے نہو لیکن شعور سے کبھی مقترن نہین ہوتی اور مثال اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر سے نیچے کو آتا ہے کیونکہ حرکت اوسکی جسم دوسرے کے تابع نہین اور محرک اوسکا (یعنی طبیعت) اوسکے نفس مین موجود ہے اور یہ حرکت مقترن بشعور نہین ہوتی۔ اور ان ہر سہ اخیرہ کو ذاتی کہتے ہین کیونکہ حصول حرکت کا متحرک کے ذات مین متحقق ہے۔ جاننا چاہیے کہ پھر حرکت تقسیم ثانی سے قطع نظر تقسیم اول سے چھہ قسم ہے۔ شدید ضعیف۔ کثیر قلیل سریع۔ بطی۔ اسلیے جائز ہے کہ اقسام تقسیم ہذا کے اقسام تقسیم اول سے جمع ہووین مثلاً حرکت اینی جائز ہے کہ سریع بطی یا شدید ضعیف وغیرہ ہون یعنی اقسام تقسیمین کے باہم متقابل نہین حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور حرکت قوی وہ ہے کہ معاوق کو دفع کرے۔ اور اوس سے منفعل نہو اور حرکت ضعیف اوسکی ضد ہے۔ کثیر کے معنی بہت اور قلیل کی معنی تھوڑا۔ اور یہ دونون باہم اضداد ہین حرکت سریع وہ ہے کہ تھوڑے زمانہ مین قطع مسافت کرے خواہ بقوت ہو خواہ بضعف۔ اور بطی اوسکی ضد ہے پس فعل قوی کا مثل ضعیف کے نہوگا اور فعل کثیر کا مانند قلیل کے نہوگا اور فعل سریع کا مانند فعل بطی کے نہوگا۔ اسلیے شدید اور ضعیف جمع نہونگے۔ اور قلیل اور کثیر بھی یکجا نہین ہوتے۔ اور سریع اور بطی بھی باہم اکٹھے نہین ہوسکتے اسکے سوا اور ترکیبین متصور ہوسکتی ہین۔ اور مابین ہر تینون کے درجہ وسط جسکو معتدل کہتے ہین لازم ہے۔ پس یہ تینون مع المعتدلات کے نو قسم ہوئی جب ان نو قسمون کو اپسمین ترکیب دیکے

تراکیب ممکن الحصول حاصل کرین۔ تو ستائیس قسم ہوتی ہین جسکی تفصیل جدول ذیل مین مندرج ہے

جدول یہ ہی

شدید کثیر سریع	شدید کثیر بطی	شدید قلیل سریع	شدید قلیل بطی
شدید کثیر معتدل در سرعت و بطوء	شدید قلیل معتدل در سرعت و بطوء	شدید بطی معتدل در کثرت و قلت	شدید سریع معتدل در کثرت و قلت
شدید معتدل در کثرت و قلت و بطوء و سرعت	ضعیف قلیل بطی	ضعیف قلیل سریع	ضعیف کثیر سریع
ضعیف کثیر بطی	ضعیف سریع معتدل در قلت و کثرت	ضعیف کثیر معتدل در سرعت و بطوء	ضعیف قلیل معتدل در سرعت و بطوء
ضعیف بطی معتدل در کثرت و قلت	ضعیف معتدل در قلت و کثرت بطوء و سرعت	کثیر سریع معتدل در شدت و ضعف	کثیر معتدل در شدت و ضعف و سرعت و بطوء
قلیل بطی معتدل در شدت و ضعف	قلیل معتدل در شدت و ضعف و سرعت و بطوء	سریع معتدل در شدت و ضعف و کثرت و قلت	سریع قلیل معتدل در شدت و ضعف
بطی معتدل در کثرت و قلت و ضعف و شدت	بطی کثیر معتدل در شدت و ضعف	معتدل در ہر ضد یعنی در شدت و ضعف و کثرت و قلت و سرعت و بطوء	

مخفی نرہے کہ حرکت معتدلہ جسم کو بالذات گرم اور فضلات کو تحلیل کرتی ہے اور اسی لئے ہاضمہ اور معین ہے یعنی طعام کو قعر معدہ سے قعر معدہ مین پہونچاتی ہے اور بہت حرکت بخلاف اسکی جسم کو سرد کرتی ہے۔ اس باعث سے کہ اوس سے رطوبت غریزی تحلیل ہوجاتی ہے اور اوسکی تحلیل سے حرارت غریزی بھی تحلیل ہوجاتی ہے لیکن تبرید اوسکی عند الاطبا بالعرض ہے۔ بالذات نہین مگر بعض حرکات سے تسخین بہ نسبت تحلیل کے قوی تر ہے۔ اور بعض حرکات مین تحلیل بہ نسبت تسخین سے زیادہ ہے چنانچہ حرکت سریع قوی قلیل تسخین اوسکے تحلیل سے زیادہ تر ہے اور حرکت بطی ضعیف تحلیل اوسکی بہ نسبت تسخین کے بیشتر ہے۔ اور زیادتی سکون کی مثل زیادتی حرکت کی سردی بدن کو پیدا کرتی ہے۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ افراط سکون کا احتباس

رطوبت کو واجب کرتا ہے پس اس سے بندش حرارت غریزی کی لازم آتی ہے اور یہ مستلزم برودت بدن کا
ہے۔ اور سکون بھی ہضم طعام پر یاری اور مدد کرتی ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہین کہ قوت ہاضمہ معدے کے
جرم مین ہے پس جب غذا وارد معدہ ہوگی تو سب سے اول اثر قوت ہاضمہ کا اوس غذا مین ہوگا جو
ملاصق اور قریب جرم معدہ کے ہے اوسکے بعد اجزا سے مجاورہ مین اثر ہضم واصل ہوگا یہان تک بالتدریج
اثر ہضم کا تمام غذا مین واصل ہوگا۔ پس وقت ہضم کے اگر سکون ہوگی تو تاثیر ہضم کی بسبیل مساوات
اپنے کام کو تمام کریگی اور اگر اوس وقت حرکت کا اتفاق ہوگا تو غذا معدہ مین مختلط مشوش ہوگی اور
ہضم مین فتور ہوگا۔ کیونکہ اس حالت مین اجزا سے غذا مین تغیر اور تبدیل واقع ہوگی اور ملاقات
اجزا سے غذا معدہ مین پایدار نہ ہیگی اسیلیے ہضم مین قصور اور فتور ہوگا۔ لیکن حرکت خفیفہ کہ باعث
تحریک غذا ہو عدم افساد ہضم مین مشابہ سکون ہے۔ اور حرکت معتدل تناول غذا سے
اول مقوی ہضم ہے کیونکہ ایسی حرکت ہاضمہ کو گرم کرتی ہے اور حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے
اور تحلیل فضول کی اوسکو لازم ہے۔ اور سرد مزاج والے کو جسکے بدن مین فضلہ کمتر ہو اور فربہ اندام
ہو اوسکو حرکت قوی سریع دیر تک لازم ہے تاکہ تحلیل اور تسخین ہر دو حاصل ہون۔ اور گرم مزاج
والے بدن مین کہ مواد بھرا ہوا ہو حرکت آہستہ دیر تک لازم ہے تاکہ گرمی بافراط حاصل نہو۔ اور
معتدل مزاج کو حرکت معتدل لازم ہے۔ **فصل دوم جماع کے بیان مین**۔ پوشیدہ نرہے کہ حرکت
جماع بھی منجملہ حرکات بدنیہ سے ہے اور اوسکو حرکت نفسانی بباعث فرح اور لذت کے بھی لازم ہے
اور استفراغ رطوبات بسبب خروج منی کے اور تحلیل رطوبات اور استفراغ ... روح کا بھی
لازم ہے۔ یہ حرکت بدن کو خشک اور حرارت غریزی کو کم اور اعضا کو سرد کرتی ہے۔ باعث اوسکا
یہ ہے کہ جماع سے اکثر رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد (جنکا ذکر ابھی آتا ہے) مستفرغ ہوتی ہین اور
چونکہ ہمراہ منی کی جوہر روح کا بسبب لذت کے نکلتا ہے اسلیے حرارت غریزی مین بھی نقصان ہوتا ہے
اسیواسطے جو شخص لذت جماع کی بیشتر اوٹھاتا ہے کثرت جماع سے اوسکو ضعف زیادہ ہوجاتا ہے
چنانچہ بعض آدمی بعد انزال کے بسبب ضعف کی بیہوش ہوجاتے ہین۔ پس جب روح مین نقصان
ہوگا بالضرور سردی غالب ہوگی۔ الغرض جماع مضرترین اشیا ہے خصوصاً اگر مقرون بامتلا
ہو لیکن اگر بحسب تقاضای طبیعت وقت معتدل مین محبوب مرغوب الطبع سے جماع کیا جاوے
اور اوسمین رنج اور تعب نمودار نہو تو موجب تقویت روح اور انتعاش حرارت غریزی کا ہے
اور تسخین معتدل بدن مین کرتا ہے اور فرحت بجدید پیدا کرتا ہے اور غم اور وسواس کو دور اور

امراض سوداوی کو دفع کرتا ہے اور باوصف کثرت استفراغ کی ضعف کم لاتا ہے خصوصًا جوان آدمیونکو
کہ دموی مزاج ہون اکثر امراض سے امان دیتا ہے - ایسا جماع بشرط حصول ضروریات سے ہے
مضرات سے نہین - مضر وہی ہے جسمین تعب اور رنج کثیر اور انزال بالذت شدید واقع ہو - فائدہ
چونکہ مسئلہ منی حرکت جماع سے متعلق ہے اسلیے اوسکو بھی ذکر کیا جاتا ہے تعمیمًا وتتمیمًا للفائدہ - مگر منی
چونکہ رطوبات بدن سے ایک رطوبت ہے لہذا اول رطوبات کو بیان کرتا ہون تاکہ یہ مسئلہ بخوبی واضح
ہوجاوے - جاننا چاہیئے کہ رطوبات بدن کے دو قسم ہین ایک رطوبات اولی اور دوسری ثانوی
رطوبات اولی اخلاط محمودہ ہین - اور رطوبات ثانوی پھر دو قسم ہین ایک فضول دوم غیر فضول -
رطوبات فضولی اخلاط مذمومہ ہین - اور غیر فضولی چار قسم پر ہین - اول وہ رطوبت ہے کہ اطراف
عروق شعریہ مین (جو کہ اعضاء صلبیہ کے مجاور اور ملاقی ہین) محتبس ہے اور مزاج اوسکی مزاج غلطی کی قریب ہے
اور اعضاء سے ملاقی نہین - دوم وہ رطوبت ہے جو کہ اعضاء صلبیہ پر شبنم کے مانند پڑی ہوئی ہے اوسکو
رطوبت طلیہ کہتے ہین - اور یہ رطوبات مستعد غذائیت کی رکھتے ہین جب بدن غذا کو مفقود کرتا ہے
اور نیز جب بدن کو بسبب حرکت وغیرہ کے یبوست لاحق ہوتی ہے تو اوس سے بدن تر ہوتا ہے -
یہ رطوبت اعضا کو ملاقی ہوتی ہے لیکن اونمین نافذ نہین ہوتی - سوم رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد
ہے یعنی وہ رطوبت جو عنقریب منعقد ہوکر اعضاء سے مشابہ ہونیوالی ہے اور منی محبوث عنہ بھی
اسی قسم سے حاصل ہوتی ہے اور یہ رطوبت اعضاء مین نافذ ہوتی ہے لیکن اسکی لیے قوام عضوی
حاصل نہین ہوتا اسلیے اوسکو رطوبت بولتے ہین - چہارم وہ رطوبت ہے کہ اعضاء اصلیہ مین ابتداء
خلقت سے مداخل ہوتی ہے اور اتصال اعضاء کے حافظ ہے اوسکو رطوبت اصلیہ بولتے ہین -
اب واضح ہو کہ منی فضلہ ہضم چہارم کا ہے - اور عند البعض فضلہ ہضم سوم اور چہارم کا ہے
بہر تقدیر جب غذا عروق سے مترشح ہوکر اعضاء پر بانٹی جاتی ہے تب منی متکون ہوتی ہے اور
یہ منجملہ رطوبات غریزیہ قریبۃ العہد بالانعقاد ہے اور اعضاء صلبیہ اس سے غذا حاصل کرتی ہین
اور اسکو فضلہ کہنا ان معنون سے نہین کہ وہ صلاحیت غذا کی نہین رکھتی اور مثل اور فضلات
کے واجب الدفع ہے کما توہمہ الفاضل الاقسرائی بلکہ اس لحاظ سے ہے کہ جو کچھ ہضم چہارم سے
دکہ اعضاء مین واقع ہوتا ہے لطیف قابل التغذیہ افزون اور زیادہ رہتا ہے طبیعت
اوسکو بقاء نوع کے لیے صرف کرتی ہے - اور طریق حصول منی کا مطابق قول بقراط کی اسطرح ہے
کہ اصل اوسکا دماغ سے نازل ہوتا ہے - پس اون دو رگون سے کہ خلف الاذنین مین واقع ہین

اور نخاع تک پہونچ گئی ہین اور نخاع سے کلیتین تک اور کلیتین سے انثیین تک موصول ہوتی ہے خصیتین مین پہونچتا ہے اور ہر عضو رئیس اور غیر رئیس سے ان دونوں رگون مین شعبے داخل ہوتے ہیں ہر ایک عضو سے بذریعہ شاخون کے دو رگون مذکورہ مین واصل ہوتی ہے اور ساتھ خمیرہ [illegible] دماغ کے ملجاتی ہے اور مجموع انثیین مین واصل ہوتا ہے [illegible] خصیتین مین داخل ہوتی ہے پس لیاقت اور استعداد [illegible] بیضہ مین دخول کرتی ہے رہان نضج پاکر اور رنگ محل سے متاثر ہوکر [illegible] پیپانون مین داخل ہوکر سفید سخت ہوجاتا ہے ۔ جاننا چاہیے کہ منی [illegible] سرخ رنگ خون کے مانند ہوتی ہے لاکن سفیدی مائل ۔ جب اوس رگ مین آتی ہے جو کہ درمیان گردہ اور انثیین کے واقع ہے بہ نسبت سابق زیادہ سفید ہوجاتی ہے لیکن پھر بھی سرخی غالب ہوتی ہے غرض جبتک خاص خصیتین مین نہ آوے سفید محض نہین ہوتی اسی لیے وقت ضعف خصیتین کی منی سرخ ہوتی ہے ۔ اور دلیل اس امر کی کہ اصل اور خمیرہ منی کا دماغ سے نازل ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر ہر دو رگ پس گوش قطع کی جاتین تو مادہ تولد اور تناسل منقطوع ہوجاتا ہے کما مر ۔ اور دلیل اس امر کی کہ منی ہر ایک عضو سے مترشح ہوتی ہے یہ ہے کہ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ منی کے قدر سے استفراغ سے اسقدر ضعف ہوتا ہے کہ خون کے بہت استفراغ سے اوسقدر ضعف حاصل نہین ہوتا ہے ۔ اور نیز جو عضو باپ سے ضعیف ہوتا ہے غالبًا اوسکے فرزند مین وہی عضو ضعیف ہوتا ہے ۔ اور بعض حکماء کا یہ قول ہے کہ منی تمام اعضاء سے مترشح ہوکر بذریعہ عروق کی جگر مین جمع ہوتی ہے ۔ انکی نزدیک اصل اور خمیرہ منی کا کسی عضو مین معین نہین ہوتا پس بتوسط عروق منشعبہ مجوفہ کے گردون مین جاتی ہے اور اسجگہہ مائیت سے صاف ہوکر قوام حاصل کرتی ہے ۔ بعدہ اوس مجری مین داخل ہوتی ہے جو کہ مابین کلیہ اور خصیہ کے واقع ہے اور اسمین بل اور پیچ بہت ہین اوس جگہہ نضج ناقص پاکر خصیتین مین جاتی ہے اوسجگہہ نضج کامل پاتی ہے ۔ مخفی نرہے کہ اطبا تمامہ متفق ہین کہ منی نر اور مادہ ہر دو مین ہے ۔ اور دلیل وجود منی کے مادہ مین وجود انثیین کا ہے ورنہ خلقت اونکی عبث ہوگی لان فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ۔ اور حکمت اونکی خلقت مین بجز نضج منی کے ظاہر نہین ۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ مادہ کی منی رقیق تر اور خون حیض سے مشابہ تر ہوتی ہے ۔ علاوہ بران مدعی مذکورہ پر قرآن مجید بھی ناطق ہے ۔ کما قال اللہ تعالے فلینظر الانسان مم خلق ۔ خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب ۔ مفسرین کا اتفاق ہے

کہ مراد صلب سے پشت مرد ہے اور ترائب سے سینہ زن ہے - اور قول حکما بھی اس آیت سے منافاۃ نہین رکھتا لامکان خروج منیۃ کثیراً عن الصلب ومنیۃ کثیراً عن الترائب - واضح ہو کہ خصیتین مردون اور عورتون دونون مین ہین - نہایۃ الامر یہ ہے کہ خصیہ عورتون کے خرد اور عریض ہین اور فرج کی اندر پوشیدہ ہین مردون کی طرح ظاہر نہین - چنانچہ تشریح رحم مین توضیح اسکی ہو چکی ہے - اب چند فوائد اور مضار جماع کے اور طریقہ جماع عند تحبل کا لکھا جاتا ہے - معلوم کرنا چاہیے کہ جماع سے اصل مین دو غرضین مطلوب ہین - ایک غرض حفظ صحت بدن اور دفع فضلہ منی کا ہے - پس اگر جماع بقدر حاجت حسب اصلاح مزاج اور حصول شرائط جماع اتفاق پڑے تو باعث امن آمان بدن ہوتا ہے اور بہت فائدہ بخشتا ہے - اور اگر جماع مین افراط کیا اور شرائط اوسکے عمل مین نہ لائے تو بیشتر خلل پیدا ہوتا ہے - حکما کہتے ہین کہ ایک جماع سے دوسری جماع تک فاصلہ ایک سال کا شرط ہے اور جالینوس نے فاصلہ چھ مہینے کا لکھا ہے اور شیخ بوعلی سینا نے فرمایا ہے کہ جبتک قوت قائم رہے اور ضعف ظاہر نہو جماع کا کچھ مضائقہ نہین - غرضکہ بہتر وہ ہے کہ اس کام مین زیادہ مصروف نہ ہو اور متواتر جماع نکرے اور اپنی قوت کا لحاظ رکھے - اور تحقیق اوسکی یہ ہے کہ جب بدون بوس و کنار اور سواے خیال اور تصور بسیار کے شہوت جماع پر رغبت دل بدرجہ غایت پائی جاوے اوسوقت کا جماع موجب صحت بدن ہوگا ورنہ مضر ہے - اسجگہ ایکبات قابل غور ہے کہ اس معاملہ مین ہر انسان کا احوال یکسان نہین ہوتا بعض تو ایسے ہوتے ہین کہ سات دن رات مین صرف ایکبار جماع کر سکتے ہین اور بعض لوگ ایسے ہین کہ ایک رات مین سات دفعہ صحبت کر سکتے ہین - پس اس امر کے لیے قاعدہ کلیہ بیان نہین ہو سکتا بلکہ اندازہ اوقات ہر شخص کا باعتبار قوت اور ضعف مزاج اور اختلاف آب وہوا اور تاثیر ولایت کے جاننا چاہیے - لیکن جہانتک عقلا نے مناسب سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ تندرست معتدل مزاج آدمی کے لیے وہ جماع جسمین انزال ہو فاصلہ تین روز سے کم نہونا چاہیے تاکہ ضعف کا موجب نہو کیونکہ پانچ درم منی کے استفراغ سے اسقدر ضعف ہوتا ہے کہ سو درم خون کے استفراغ سے بھی نہین ہوتا پس اسکی استفراغ سے جہانتک ہو سکے احتراز کرین - اور بہتر وقت جماع کا بطور قاعدہ عام وہ ہے کہ وقت اعتدال بدن کے حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست مین واقع ہو اور غذا معدہ مین سے گذری ہو اور ہضم اول اور ثانی تمام ہو چکا ہو - اور بوعلی بن سینا اور دوسرے محققین کا یہ قول ہے کہ قول مذکورہ پر التفات نکرین کیونکہ وقت مذکورہ پر پیچھے

غالب ہوتی ہے اور معدہ طعام سے خالی ہوتا ہے اور خلو معدہ مین جماع کرنا بہ نسبت امتلاء معدہ کے
مضر تر ہے۔ پس بہترین وقت جماع کا مختار قول پر وہ ہے کہ غذا معدہ مین ہضم ہوئی ہو لیکن تمامہ معدہ سے
نگذری ہو جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شکم نہ سیر ہو نہ خالی۔ اور چونکہ حال ہضم ہر ایک شخص کا ایک طرح پر
نہین لہذا جماع کے باب مین حکم کلی کہ تمام افراد انسانی کو شامل ہو سکے نہین کر سکتے۔ لیکن تاہم بحکم
اکثر جسقدر ہو سکی لکہنا مناسب ہے۔ بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بالکل متروک کرنا اچھا نہین اور قاعدہ
مشہورہ للاکثر حکم الکل بھی بیان ہی کا ممد اور معاون ہے اور وہ یہ ہے کہ طعام کھا نیکے بعد جبتک
تین گھنٹے جو قریبًا ایک پہر ہوتا ہے نگذر جاوین تب تک جماع مین ہرگز شروع نکرین۔ اور رات کو اگر
جماع کا اتفاق ہووے تو بعد نصف شب کے بہت خوب ہے۔ بدصورت اور مریضہ عورت سی جماع
کرنا مناسب نہین خصوصًا عورت حائضہ سے جماع کرنے مین امراض بد پیدا ہوتے ہین اور جو عورت
چالیس برس سی تجاوز کر گئی ہو اوس سے جماع بھی کرنا بدستور ممنوع ہے خصوصًا جوان آدمی کے
حق مین بالکل مضر ہے۔ اور ایسا ہی نابالغہ صغیرہ سے اور نیز اوس عورت سی کہ جماع سی بعید ا
ہو احتراز واجب ہے کیونکہ یہ تمام بالخاصیۃ مضعف باہ ہین۔ اور حالت بدہضمی و بیخوابی
اور ماندگی اور غم اور غصہ مفرط اور حالت مستی اور خمار مین اور بعد استفراغ اور ریاضت
کے اور نیز جب بدن بغایت سرد یا نہایت گرم ہو جماع کرنا منع ہے۔ اور جسکی مزاج سرد
خشک یا سرد تر یا دل یا معدہ یا دماغ یا چشم وغیرہ اعضاء بدن ضعیف ہووین اوسکو جماع
کم کرنا چاہیے کیونکہ ایسے لوگ مضرات جماع سے جلدی متاثر ہوتے ہین۔ اور جسکے مزاج گرم تر
ہو وہ بکام جماع مین قوی اور لائق تر ہے۔ اور ضرر کمتر پاتا ہے۔ اور ایسا ہی صاحب مزاج گرم
و خشک اس باب مین قوی ہوتا ہے لیکن اوسکو جماع سے آثار خشکی ظاہر ہوتے ہین اور بدن لاغر
اور آنکھین اندر گھس جاتی ہین۔ اور صاحب مزاج سرد تر اور سرد خشک دونون اس باب
مین ضعیف ہوتے ہین اور ضرر جماع سے جلدی متاثر ہوتے ہین۔ اور بعد جماع کے آب سرد
اور شربت سرد پینا ناجائز ہے اور نیز آب سرد سے غسل کرنا ممنوع ہے۔ اور اپنے آپ کو ہوا
سرد سے محفوظ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس سے بیماری رعشہ اور استرخا اور استسقا اور جلودہر
اور جھولا وغیرہ پیدا ہوتے ہین۔ اور افراط جماع سے وجع مفاصل پیدا ہوتا ہے آنکھ کی
بینائی کم ہوتی ہے اور بحالت شکم سیری جماع کرنے سے وجع المفاصل اور نقرس اور درد امعاء الثقیل اور ورم
خصیہ پیدا ہوتے ہین اور خالی پیٹ جماع کرنے سے ضعف چشم اور لاغری بدن پیدا ہوتی ہے

اور خفقان اور یرقان اور سل اور دق پیدا ہوتے ہین ۔ اور باکرہ یعنی کنواری عورت سی جو حد
بلوغ اور امتیاز تک پہونچ گئی ہو گاہ گاہ جماع کرنا بہت قوت بخشتا ہے اور شہوت کو قائم اور مستحکم
اکسیر رکھتا ہے کما لایخفی علی اہل التجربۃ ۔ لیکن کثرت استعمال ہو اکر کی ضعف باہ کا موجب ہی ۔
اور لڑکون سے لواطت کرنا بھی استفراغ کی جہت سے فرق قلیل رکھتا ہے بہ نسبت اسکی کہ عورتون سے
جماع کیا جاوے مگر اس جہت سے کہ حرکات متعبہ اسمین ہوتے ہین اوس سے زیادہ تر مضر ہے ۔
اگرچہ فعل شریعت محمدیہ مین ممنوع ہے طبابت کی رو سے بھی مضر ہے ۔ اور تجربہ سے یہ بات
دریافت ہو چکی ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے لواطت کرتا ہے خصوصا حالت حمل مین فرزند اوسکا
علت ابنہ مین جسکو بعض مشائخ بھی کہتے ہین مبتلا ہوتا ہے اللہم احفظنا من الافعال الشنیعۃ ۔
مخفی نرہے کہ جیسے افراط جماع ممنوع ہے ویسی ہی ترک جماع بھی معیوب ہے اسلئے اگر فضلہ منی بدن
مین زیادہ ہو اور ایک عرصہ دراز تک اوسکو دفع نکیا جاوے تو اس سے بڑا افساد ہوتا ہے اور
کئی ایک امراض مثل دوار اور تیرگی آنکھ اور ثقل بدن اور اورام خصیہ اور حالب کے پیدا ہوتے ہین
یہی سبب ہے کہ جو جوان آدمی گرم مزاج مجرد رہتے ہین مرض جنون اور فساد خون مین مبتلا ہوتے ہین
پس جب جماع کیا جاتا ہے تو امراض مذکورہ سے فورًا نجات پاتے ہین کیونکہ جماع منجملہ استفراغات
سے ایک استفراغ طبعی ہے ۔ اور باوصف خوشی اور رغبت اور لذت اور پسند خاطر کے موجب اولاد
اور نسل کا ہے کہ مقصد اصلی جماع کا اسیکو کہسکتے ہین چنانچہ دوسری غرض مین بیان کیا جائیگا ۔
علاوہ بران اگر مدت دراز تک ترک جماع کیجاوے تو نفس اور طبیعت کو بسبب عدم صرف کی تولید
منی کا اہتمام نہین رہتا کیونکہ تولید منی کی ایسے وقت مین امور عبثہ سے شمار کیجائیگی جیسا یہ امر
عورت فاطمہ (جو اپنی بچہ کا دودہ چھوڑاتی ہے) مین ظاہر ہے کہ باوصف کثرت دودہ کی بالتدریج
سوکھہ جاتا ہے ۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ طبیعت بسبب عدم خرچ دودہ کے اوسکا اہتمام نہین کرتی
کیونکہ طبیعت ایسے وقت مین دودہ پیدا کرنیکو امور عبثہ سے سمجھتی ہے ۔ اور ایسا ہی زن بچہ مردہ
مین بھی کہ چند روز مین دودہ اوسکا بعد وفات بچہ کے سوکھہ جاتا ہے اگرچہ اول تھوڑے روز
بسبب کثرت دودہ کے تکلیف ہوتی ہے ۔ سوا اسکی ترک جماع سے قوہ خصیتین اور تمام آلات
تناسل کے نہایت ضعیف ہو جائینگے کیونکہ ہر ایک عضو ریاضت اور تکرار عمل سے قوی ہو جاتا ہے
کما سیجی فی بیان الریاضۃ ۔ پس ترک جماع سے آلات مذکورہ معطل ہو جائینگے اور وقت ضرورت
کے ہرج عظیم واقع ہوگا فائدہ کئی ایک امور جماع کے لیے معین اور مددگار ہین از انجملہ

دیکھنا مجامعت انسانون کا اور نظر کرنا جماع حیوانات کیطرف ہے - اور پڑھنا اون کتابون کا جو کہ باہ مین تصنیف ہوئی ہین - اور نیز وہ کتابین جنمین مضامین عشقیہ شوقیہ ہون وعلی ہذا القیاس اور کتابون مین اسباب انعاظ بتفصیل لکھی ہین انشاءاللہ فلیرجع الیہا - اور استمنا بالید جسکو عوام مشت زنی کہتی ہین بالخاصیہ موجب غم اور ضعف انتشار اور شہوت ہی اور بادون فرج مین وطی کرنا بھی (جیسے ران اور ناک اور کان اور سینہ اور ناف اور دہان) مین یہی حکم رکھتا ہی - اور بہائم سے جماع کرنا بھی ویسا ہی ہے بلکہ اوس سے وہی تر کیونکہ اوس نامردی و علت ابنہ پیدا ہوتی ہی - اور علاوہ بران استمنا بالید شرعاً بھی ممنوع اور حرام ہے جیسا فتاوی دمختار مین واقع ہے اور جو کہ اباحت اس فعل کی فتاوی قاضی خان مین مذکور ہی وہ وقت ضرورت اور خوف صدور زنا پر مبنی ہے لانہ اذا غلظ منہ حرمتہ مطلقاً اور روایت ابن عباس کی بھی اسکو تائید کرتی ہے جب اونکو اس مسئلہ سی استفسار کیا گیا تو فرمایا ہو خیر من الزنا و نکاح الامتہ خیر منہ ذکرہ الہدی - سوا اسکی اور منافع اور مضار جماع کی بہت ہین لیکن اسجگہ بباعث طوالت کے نظر انداز کی گئی ہین - غرض دوسری جماع سی وہ ہی کہ بقای نسل اور تسلسل اولاد جاری ہی اور نفعت اس جماع کا وہ ہی جسمین یہ مدعا حاصل ہو پس اسمین شرط یہ ہی کہ جماع بکمال خواہش اور نہایت استادگی کی قوت واقع ہو بشرطیکہ یہ امر بے تکلف اور بدون تصور زن حسینہ اور بغیر دیکھی شکل مفعولہ اور بدون لحاظ اسباب ممانعت کی صرف غلبہ شہوت اور کثرت منی اور شدت خواہش سے ہو - کیونکہ حکمانے لکھا ہے کہ قطرۂ منی آب حیوان ہی کہ اوس سے انسان پیدا ہوتا ہی اوس صورت بے بہا کو بیوقت اور بیجا جدا نکرنا چاہیے - اور اگر کسی شخص کو حالت جماع مین پشت مین سردی ظاہر ہو یا وقت شروع جماع کے بدن مین لرزہ بدون اسباب ظاہری کے ہو مثل شوکت اور دبدبہ مفعولہ یا خوف اور ڈر غیر کا وغیرہ - بالذات دماغی سے اوسکو کسی نوع کا رنج اور تکلیف عائد ہو یا اندامون سے بوی بد آتی ہو تو یہ تمام علامات اجتماع اخلاط فاسدہ کی ہین ایسی صورت مین احتراز وطی اور جماع سے کرین اور بدن کا تنقیہ لازم جانین - اور اگر قوت باہ کم ہو تو وہ ادویہ اور اغذیہ استعمال کرین جنسے قوت باہ حاصل ہوتی ہے اور ضعف دور ہوتا ہی - لکھا ہی کہ بعد جماع کی جو شخص چند لقمہ چرب اور شیرین تناول کرے ضرر ضعف جماع سے محفوظ رہتا ہے - اور ہمیشہ دودھ پینا بدستور حافظ قوت باہ ہی - اور حکیم ارزانی لکھتا ہی کہ تھوڑے نخود پانی مین تر کرکے صبح اونکو مقشر کرکے حسب برداشت ہاضمہ کی دو تین تولہ کھاوے اور پانی اوسکا قدری شہد یا نبات ملا کر نوش کرنا باہ یا نوشین کو اعادہ کرتا ہی اور حافظ اور معاون قوت پیرمردون کا ہی اور نہایت ہی مفید ہی - غرض کہ ادویہ مفردہ سے کوئی دوا اوسکے مرتبہ کو نہین پہونچتی - اور یہ دوا مجرب ہے - سوا اسکے اس قسم کی بہت سی تراکیب اور معاجین وغیرہ عملیات اور قرابادینون مین مذکور ہین وہان سے مطالعہ کرین - یہ مختصر اوسکا متحمل نہین ہو سکتا -

فصل سوم ریاضت کے بیان مین چونکہ ریاضت

بھی ایک قسم کی حرکت ہے یعنی حرکت قویہ کو ریاضت کہتے ہین اور مانند حرکت کے یہ بھی ضروریات سے
ہے لہذا چند مسائل ضروری ریاضت کے مع منافع اور مضار کے یہان پر لکھے جاتے ہین۔ مخفی نرہے
کہ ریاضت عندالاطبا ایک حرکت ارادیہ ہے جسمین انسان تنفس عظیم اور متواتر کیطرف محتاج ہوتا ہے
لیکن یہ تعریف اوس ریاضت سے مخصوص ہے کہ عام ہوا اور مسام بدن مین اثر اوسکا سرایت
کرنے والا اس قوم کی کتابون مین جونسی حرکت بدن کے لیے مفید ہوا ارادی ہو یا عرضی یدنی ہو
یا نفسی اوسکو ریاضت بولتے ہین خواہ تنفس عظیم تک نوبت پہونچے خواہ نہ پہونچے — اور اوسکی
ضرورت کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ جنس اغذیہ سے کھایا جاتا ہے بلاشک وہ تمامہ جزو بدن نہین ہوتا —
بلکہ ہر ایک ہضم مین قدرے فضلہ اوس سے باقی رہتا ہے اور ظاہر ہے اگر بقایا ہضوم اربعہ مستفرغ
یا متحلل نہوا اور ویسا ہی کا ویسا ایک عرصہ طویل تک بدن مین مجتمع رہے تو اوس سے بہت فساد
رونما ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ فضلہ متعفن ہو جاوے تو امراض عفونت کا باعث ہوتا ہے مثل تپ
وغیرہ کے۔ اور اگر فضلہ کثیر ہوگا تو علل امتلا سے ظاہر ہونگے۔ اور اگر قوی الکیفیت ہوگا تو سوء
مزاج مادی مفرد یا مرکب نمودار ہونگے۔ اور اگر عضو پر گریگا تو ورم اور بثور نکلین گے۔ اور بخرہ
اوسکی جوہر روح کو فاسد کرینگے پس بباعث امور مذکورہ بالا کے احتیاج کسی ایسے امر کی کہ مانع
اجتماع فضول ہو واجب ہوئی — اور وہ ریاضت ہے کیونکہ طبیعت اگرچہ باذن خالق ہمیشہ
دفع فضلات کے درپے ہے۔ لیکن بمدد اور اعانت ریاضت کے کفایت نہین کرتی۔ اگر یہ کہو
کہ تنقیہ بدن کا مسہلات اور مقیات سے کرین تاکہ فضول بقایا ہضوم اربعہ کے اونکے ذریعہ سے
دفع ہو جاوین اور ریاضت کی حاجت نہو تو اوسکا جواب یہ ہے کہ تنقیہ مسہلات اور مقیات سے
لامحالہ موہن قوی اور مضعف اعضا رئیسہ ہے خصوصاً اگر کئی دفعہ تھوڑے عرصہ کے بعد کیا جاوے
اسلیے کہ ادویہ قویہ جو مواد کو اقاصی اعضا سے جذب کرتے ہین اور اونکو مستفرغ کرتے ہین غالباً
سمیت سے خالی نہین ہوتے۔ اور بعضا اخلاط صالح کو کہ نافع بدن ہے خلط فاسد کے ساتھ جذب
کرتے ہین اسیواسطے بقراط نے کہا ہے الدواء ینفی و یبلی۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مواد
غیر مقصودہ بھی دوا سے باہر آتے ہین مثلاً اگر ادویہ مسہل صفرا دیجاوین تو مواد بلغمی بھی خارج
ہوتا ہے اور بالعکس ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ دوا دینے مین کسی نوع کی خطا سرزد ہو اسلیے
شر زیادہ ہو۔ اسلیے افلاطون نے کہا ہے۔ شرب الدواء کسہم یرمی فی الظلمۃ فربما یخطی و یصیب
پس جب کیفیت عمل طبیعت اور تاثیر دوا کی بخوبی واضح ہوگئی۔ اسلیے یقیناً ثابت ہوا کہ مانع اجتماع

فضلہ کا ریاضت سے بہتر اور کوئی نہین کیونکہ وہ بلا ایذا محلل فضول اور حسب المدعی معین طبیعت ہے
اسی لیے شیخ نے ریاضت کے بابت لکھا ہے الموافق لاستعمالہا علی جہت اعتدالہا فی وقتہا بہ غناء
عن کل علاج اور اوسی نے کہا ہے کہ تارک ریاضت کو اکثر اوقات دق پیدا ہوتی ہے مگر قرشی رح
نے لکھا ہے کہ مراد اسجگہہ دق سے دق ضعف اور نحافت ہے کما ذکر فی دق المشایخ۔ اور بعض اطبائے
مثل قرشی وغیرہ کے لکھا ہے کہ شراب اور حمام بھی قائم مقام ریاضت کے ہوسکتی ہین مگر عند التحقیق
یہ بات کچھہ معقول نہین معلوم ہوتی کیونکہ شراب تو بنا بر ترطیب کے اعضاء کو سست کرتی ہے
اور حمام ظاہر کو گرم اور باطن کو سرد کرتا ہے۔ پس کوئی انمین ریاضت کی برابری نہین کرسکتا
اور مطلق ریاضت کے فوائد بہت ہین از انجملہ چند بیان بھی مذکور ہوتے ہین۔ واضح ہو کہ ریاضت
تمام امراض مادیہ اور اکثر امراض مزاجیہ کو دفع کرتی ہے اور تولد فضلات کو منع اور بدن کو
قابل غذا اور حرارت غریزی کو روشن اور افروختہ کرتی ہے۔ اور اعضاء کو سخت اور
اوتار اور رباطات اور اعصاب کو قوی کرتی ہے۔ اور فضلہ بقایا ہضوم اربعہ کو تحلیل اور مسام کو
فراخ اور بدن کو سبک اور خفیف کرتی ہے اور علاوہ بران نشاط آور ہے۔ مگر یہ منافع ریاضت
کے جو مذکور ہوتے ہین حصول انکا اس بات سے مشروط ہے کہ ریاضت معتدلہ اپنی اوقات
مین کیجاوے اور باقی تدبیرین ستہ ضروریہ کی بھی موافق اور باصواب ہون۔ ورنہ ظاہر ہے
کہ جب ایک طرف سے اصلاح کیجاویگی تو دوسری طرف سے فساد ہوگا پھر نفع ریاضت کا کچھہ
حاصل نہین ہوگا کما لا یخفی۔ اور ریاضت دو قسم پر ہے ایک ریاضت عامہ جسکو ریاضت
کلیہ بھی کہتے ہین دوسری ریاضت خاصہ جسکو ریاضت جزئیہ بھی کہتے ہین۔ ریاضت عامہ
وہ ہے جسکا اثر تمام بدن مین یکسان ہو اور سب اعضاء بدن کے متحرک ہون یہ ریاضت
کیمیائے بدن ہے اعضاء کی ہیئت کو درست کرتی ہے اور موجب قوت مزاج اور حافظ صحت
بدن ہے۔ اور یہ دو قسم پر ہے بعض ریاضتین سخت ہوتی ہین اور بعض نرم۔ سخت ریاضتین
وہ ہین کہ قوی مزاجون کی درکار ہین جیسے کشتی لڑنا اور دوڑنا اور گھوڑا دوڑانا اور پیرنا اور تیر
چلانا اور کمان سخت کو کھینچنا اور گیند پھینکنا اور نیزہ بازی اور تیغ بازی اور آہنگری اور
آب کشی وغیرہ امور کذائی۔ اور نرم ریاضتین وہ ہین جو کہ ناتوان اور ضعیف مزاجون کے لیے
مناسب ہون جیسے سواری اسپ بہ آہستگی اور سواری کشتی اور آہستہ پیادہ روی۔
چونکہ آہستہ چلنے مین اثر حرکت کا تمام بدن مین یکسان پہونچتا ہے بخلاف مشی سریع کے کہ

اوسکا اعضاء مخصوصہ سے مختص ہے جیسے قریباً آتا ہے اسلیے اول کو ریاضت عامہ سے گنتے ہین اور ثانی کو ریاضت خاصہ سے شمار کرتے ہین۔ اور ریاضت خاصہ وہ ہے کہ اثر اوسکا ایک عضو سے مخصوص ہو یا یہ کہ اگرچہ نفس اثر کا تمام بدن کو عام ہو لیکن بشدت ظہور اوسکا بعض اعضاء سے مخصوص ہو۔ چنانچہ دھر کمانا کشتی اور تیر اندازی اور گیند بلا وغیرہ۔ اگرچہ ریاضت تمام بدن کی ہے۔ لیکن گردن اور ہاتھ اور سینہ اور بازو کو بہت قوت دیتی ہے اور نیچے کے بدن کو کمر تک قوی کرتی ہے رگون کو ایسی ریاضتون سے بہت فائدہ ہوتے ہین۔ اور ایسی ہے مشی سریع اگرچہ اثر ریاضت کا اوس سے بھی تمام بدن مین پہونچتا ہے لیکن ہر دو چوتڑون اور ہر دو زانو اور ہر دو پنڈلیون اور ہر دو قدم ون کو فضول سے پاک کرتی ہے اسی لیے اوسکو ریاضت خاصہ سے شمار کیا گیا ہے۔ از انجملہ پڑھنا بلند آواز سے سر کو فضول سے پاک کرتا ہے اور قبول غذا کے لیے آمادہ کرتا ہے۔ اور قرأت خفی ریاضت معتد بہ مین داخل نہین ہے۔ از انجملہ اوٹھانا پتھر بھاری کا بطور ریاضت کے ہے **فائدہ** انواع ریاضت بہت ہین بعضے اونسے عام ہین اور بعضے خاص۔ اور بعض ریاضت بدن ہین اور بعض ریاضت نفس اور بعض ریاضت بدن اور نفس دونون کے ہین کیونکہ جسمین سوای حرکت بدن کے اور نہوگا وہ صرف ریاضت بدن ہے اور جسمین سواے ریاضت نفس کے اور نہوگا وہ صرف ریاضت نفس ہے اور جسمین ریاضت بدن اور نفس ہر دو کی ہوگی وہ دونون سے مرکب ہے۔ ریاضت عامہ اور خاصہ اور ریاضت بدن کی امثلہ گذر چکی ہین اور باقی کو آگے بیان کیا جائیگا۔ جاننا چاہیے کہ جس عضو کی ریاضت کثرت سے کیجائیگی وہی عضو بسبب تلطیف مواد اور تحلیل فضول اور توسیع مجاری اور تفتیح مسام وغیرہ کی قوی ہو جاتا خصوصاً ریاضت معتادہ کی نوع پر تو بہت ہی قوی ہوتا ہے یعنی جو شخص کسی ریاضت خاص مین کوشش کرتا ہے جیسے بوجھ اوٹھانا یا کشتی لڑنا یا دوڑ مین پیشدستی کرنا یا باہم پنجہ ڈالنا یا باہم پیٹی پکڑنا۔ وغیرہ پس وہ اسی نوع ریاضت مین قوی ہو جاتا ہے اور اوسکے قوی نفس مزاولت اوس نوع پر قوی ہو جاتے ہین۔ بلکہ میرے خیال مین یہ بات اعضاء پر ہی موقوف نہین بلکہ حال ہر ایک قوت بدنی اور نفسانی کا بھی یہی ہے۔ چنانچہ جس شخص کو حفظ کرنیکی زیادہ عادت ہو اوسکی قوت حافظہ قوی ہو جاتی ہے۔ اور ایسا ہی جو شخص فکر اور خیال کی کثرت کرتا ہے اوسکی قوت متخیلہ اور متفکرہ قوی ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص کثرت جماع کی کرتا ہے اوسکی قوت مولدہ منی تولید منی مین زیادہ مصروف ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس مرضعہ کے لیے مولدہ شیر تولید شیر مین زیادہ سعی کرتی ہے۔ اسی لیے تارک الجماع مین منی خشک اور فاطمہ مین دودھ کم ہو جاتا ہے۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ قواے باطنہ کو تکرار فعل

اور انفعال سے ملکہ قویہ راسخہ پیدا ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ جب بنا بر اہتمام شدید کے طبیعت
اوسطرف متوجہ ہوتی ہے اور روح مع حرارت غریزی کے اوسکی متابعت سے اوسی طرف مائل
ہوتی ہے پس بالضرور اوس قوت مین باذن خدا تعالیٰ ملکہ راسخہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک عضو کے لیے
ریاضت علیحدہ ہے جو عضو سے مخصوص ہے چنانچہ سننا نغمہ ہاے لطیف اور لذیذ کا ریاضت قوت
سامعہ کی ہے۔ اور آواز خفیف سننا بھی ریاضت سامعہ کی ہے اور گاہی آواز بلند بھی بدستور
ریاضت اوسکی ہے۔ اور کبھی کبھی خطوط باریک کو پڑھنا ریاضت قوت باصرہ کی ہے۔ لیکن اکثر باریک
خطوط پڑھنے سے ضعف بصر لاحق ہوتا ہے۔ اور دیکھنا اشیاء جمیلہ کا بھی ریاضت قوت باصرہ
اور نافع بصارت ہے۔ اور گریہ معتدلہ بھی بصارت کے لیے سودمند ہے۔ اور پڑھنا ریاضت
سینہ کی ہی مگر چاہیے کہ بالتدریج قراءت خفیہ سے قراءت جہریہ کیطرف ترقی کیجاے۔ اور ایسا ہی
بلند بولنا بھی سینہ کی ریاضت ہے اور اسی ریاضت مونہہ اور لہاۃ اور زبان اور گردن کے
ہوتی ہے اور رنگ چہرہ کا عمدہ اور سینہ کو مواد سے صاف کرتا ہے اور نفس کو بند کرنا بھی
سینہ کی ریاضت ہے اور فی الجملہ تمام بدن کی بھی۔ اور آواز دراز کرنا ریاضت گلو ہے لاکن
فی اعظام الصوت زمانا طویلا جدا مخاطرۃ۔ اور سواری اسپ کی اگر باعتدال ہو تو تحلیل
اوسکی بہ نسبت تسخین کے زیادہ ہے۔ اور لاغرون کے لیے بسبب تحلیل شفا ہے امراض کو سبب
ہے۔ اونکے لیے جو سواری کے معتاد ہون۔ اور ایسا ہی جھولا کرنا آہستہ آہستہ بھی لاغر
بدنون کے لیے مفید ہے اور ریاضت خفیفہ ہے۔ اور ہنڈولے اور مہد مین جھولنا بھی اسی قسم
کا مفید ہے۔ اور جیسا ترجح بالزورق لاغرون کے لیے سودمند ہے ویسا ہی اوس شخص کو مفید ہے
جو تہاب مین مرض رکھتا ہے علاوہ بران خواب آور اور محلل ریاح اور نافع بقیہ امراض سیہ ہے
مثل غفلت اور نسیان کے۔ اور محرک شہوات اور منبہہ حرارت غریزی ہے۔ اور تخت پر جھولنا
اونکے لیے بہت مفید گنا جاتا ہے جنکو حمیات مرکبہ اور بلغمیہ اور شطر الغب ہو۔ اور ماسوا اسکے
صاحب نقرس اور صاحب استسقا اور امراض کلیہ کو مفید ہے فان الترجح یہیج المواد الی الاقلاع
پس اگر ترجح ہو نرمی ہو تو مواد رقیقہ کی بیخ کنی کرتا ہے اور اگر قوی ہو تو مواد غلیظہ کو دفع کرتا
ہے۔ اور منجملہ ریاضات خفیفہ قوی الاثر سے کشتی کی سواری ہے اسلیے کہ وہ محرک اخلاط اور بیخ کن
امراض مزمنہ ہے مثل جذام اور استسقا کے اور مقوی معدہ اور ہضم ہے۔ مگر سواری کشتی کی
مستسقی کو کما حقہ اس شرط سے مفید ہے کہ سیر دریا سے شور ہو کیونکہ بخار اوسکا مجفف رطوبات ہے

- جاننا چاہیے کہ سواری کشتی کو استیصال مواد غلیظہ مستقرہ اور متشبثہ مین اثر تمام ہے کیونکہ اوسمین ریاضت نفس ہے بنابر خوف اور فزع اور ہوا کہ لازم سیر دریا ہے - اور اوسمین کچھ شک نہین کہ آثار حرکت نفسانی کے بدن مین بہ نسبت آثار حرکت جسمانی کے زیادہ ہین اور حصول قے اور غثیان کشتی مین دلیل انقلاع مادہ کی ہے - اسیواسطے اطبا لکھتے ہین کہ قے کے بند کرنے مین مبادرت نہ کرنی چاہیے خروج مادہ ردیہ کو کہ بے ضرورت مانع ہونا قوی الضرر ہے - مگر یہ بھی ملحوظ رہے کہ سواری کشتی کی اگر ایسے طریق پر ہو کہ اوسمین خوف اور فزع نہو یا زمان سیر کا معتد بہ نہو یا اوس سے فرحت منظور رہے تو ایسی سواری مین قلع مواد ردیہ کا نہین ہوتا - کما لا یخفی علی الماہر اور سواری کشتی کے مثال ریاضت نفس کی ہے - اور باہم گھوڑا دوڑانا اور کشتی لڑنا اور گیند اور چوگان سے بازی کرنا ریاضت بدن اور نفس دونون کی ہے کیونکہ انمین غالب ہونے سے توفرحت آتی ہے اور مغلوب ہونے سے غضب عارض ہوتا ہے - اور جس ریاضت کا انجام اور مآل شدت اور تکلیف سے ہو تو مناسب ہے کہ شروع اوسمین بالتدریج ہو تاکہ اوسمین کوئی تکلیف عاید نہو - اور وقت ریاضت متعبہ اور شدیدہ کا جس سے تنفس عظیم تک نوبت پہونچے وہ مقرر کیا گیا ہے کہ بدن فضول خلطیہ اور بول و براز وغیرہ سے خالی ہو اور نواحی احشا اور عروق مین کیموسات خامہ نہون تاکہ حرکت اور ریاضت سے انصباب اونکا بعض اعضا کیطرف نہو - اور غذا بھی منہضم ہو گئی ہو کیونکہ ریاضت مذکورہ سے اعضا گرم ہو جاتے ہین اور جذب غذا بہ نسبت عدم ریاضت کے بیشتر کرتے ہین اسلیے غذا اگرچہ غیر منہضم ہو تو بھی منجذب ہو کر امعا اور ماساریقا مین سدہ کا باعث ہو جاتی ہے - اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اگرچہ ریاضت وقت امتلاء معدہ اور امعا کی منہی ہے لاکن حالت سخت بھوکھ اور خلو مطلق مین ممنوع تر ہے - اسی لیے شیخ بو علی سینا نے کہا ہے - ان ارتاض ممتلیا خیر من ان یرتاض خاویا - اور بقراط نے لکھا ہے متی کان بالانسان جوع فلا ینبغی ان یتعب - اور ایسا ہی بعد جماع کے بھی ریاضت ناروا ہے - پس بہترین اور شایستہ وقت ریاضت کا وہ ہے کہ تمامی ہضم معدہ سے منتقل ہو بلکہ اگر ریاضت شدید کا ارادہ ہو تو مناسب ہے کہ وقت شروع ریاضت کے قدری غذا معدہ مین باقی ہو تاکہ اخیر ریاضت تک خلو قوی اور بھوکھ سخت واقع نہو اور قوت زائل نہو فائدہ جیسا کہ ریاضت مین تناسب حال مرتاض کا شرط ہے ویسا ہی اعتدال وقت کا فصل اور موسم کے لحاظ سے بھی مشروط ہے - چونکہ یہ دونون امر شرح طلب ہین اسلیے اونکو مختصر طور پر بیان کرنا مناسب ہے - پوشیدہ نرہے

کہ تناسب حال مرتاض کے یہ معنی ہین کہ شخص ریاضت کنندہ اون صفتون سے موصوف ہو جو کہ ریاضت کے مناسب ہون شلاً شخص مرتاض کا مزاج گرم تر یا سرد و تر ہو یعنی تر ہونا مزاج کا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ اگر مزاج اوسکا خشکی مائل ہوگا تو ایسے آدمی کو ریاضت متعبہ سے احتراز لازم ہے خصوصاً اگر حرارت مع الیبوست ہو تو ایسی صورت مین پرہیز واجبات سے ہے اسیواسطے شیخ نے اپنی کتاب مین لکھا ہے۔ وربما اوقعت الریاضۃ حار المزاج یابستہ فی امراض فاذا ترکہا صح۔ اور ایسا ہی ہر ایک فصل مین وقت معتدل مین ریاضت شروع کرنی چاہیے۔ مثلاً زمان ربیع مین قریب نصف النہار کے بہتر ہے اور زمان صیف یعنی گرما مین اول روز مناسب ہے لئلا یکون الریاضۃ فی حر شدید۔ اور زمان شتا یعنی سرما مین اگر کوئی مانع نہو تو آخر دن مین ریاضت محمود ہے۔ اور اگر عدم فرصت یا کوئی اور مانع ہو تو اول روز یا رات کو مکان کو گرم باعتدال کرین اور ریاضت مین مصروف ہووین۔ اگرچہ نصف النہار موسم سرما مین ریاضت کی لیے مناسب گنا جاتا ہے لیکن چونکہ وقت اکثر غذا کھانے کا ہے اسیلیے اوسکو وقت ریاضت مقرر نہین کیا گیا اور آخر روز اوسکے لیے معین ہوا ہے۔ اور منجملہ شرائط ستہ کے تعریف کرنا یعنی رعایت مقدار ریاضت ہے اسکے لیے تین چیزین ملحوظ رکھنی چاہین۔ اول اونمین رنگ بدن ہے کیونکہ جبتک رنگ بدن اچھا ہوگا اور بسبب ریاضت کے سرخ ہوتا جائیگا تب تک وقت ریاضت ہے۔ دوم اونمین سے حرکات ہین کیونکہ جب حرکات بدن خوشی اور سبکی سے ہونگی وہان تک وقت ریاضت ہے۔ تیسرا حال اعضا کا انتفاخ اور پھولنے کی جہت سے ہے اسلیے جبتک پھولنا بدن کا زیادتی مین ہوگا تب تک ریاضت کرنی مناسب ہے۔ مگر جب حالات مذکورہ مین نقصان ظاہر ہوا اور بعد ریاضت کثیرہ کے عرق افراط سے آوے تو ترک ریاضت واجبات سے ہے کیونکہ مجفف رطوبات اور مضعف قوۃ ہے مگر جو عرق کہ شروع ریاضت مین ہو اوس سے ترک ریاضت نکرنی چاہیے لانہ مفید لا یوجب قطع الریاضت۔ اسیواسطے قرشی نے لکھا ہے کہ حدوث عرق کا ریاضت سے دو قسم پر ہے۔ ایک وہ ہے کہ رطوبات فضلیہ جو کہ جلد کے قریب ہین حرارت ریاضت سے پگھلکر جاری ہون اور ابھی گذرا ہے کہ ایسا عرق ابتداے ریاضت مین ہوتا ہے موجب قطع ریاضت کا نہین ہوتا۔ دوسرا قسم وہ ہے کہ باطن بدن کا بواسطہ حرارت قویہ کے گرم ہو جاتا ہے اور رطوبات ضروریہ عضویہ سے بخار نکلتے ہین پس جب وہی بخار جلد تک پہونچتی ہین عرق سے مستحیل ہوکر جاری ہوتے ہین ایسا عرق ترک ریاضت کا موجب ہوتا ہے۔ اس عرق کا

نشاء جس سے ترک ریاضت واجب ہے یہ لکھتے ہین کہ بعد سیلان عرق ابتدائی کے اور پیچھے تعب اور ریاضت
کثیر کے واقع ہوتا ہے اور ظہور ماندگی اور تھکان اوسکو لازم ہے ایسے وقت مین مرتاض کو لازم
اور ضرور ہے کہ ریاضت سے پرہیز کرے تاکہ رطوبات ضروریہ عضویہ تحلیل ہو جاوین اور بدن کو
خشکی اور دبلاپہ عارض ہو ۔ اسی لیئے اطبا نے احتیاطاً حکم کیا ہے کہ بعد ریاضت کے بدن کو روغن
سے مالش کرین تاکہ اعضا نرم ہو جاوین اور بسبب ترطیب روغن کے جفاف اور خشکی حاصلہ کا
تدارک کیا جاوے ۔ اور ماسوا اسکی اگر کوئی مادہ قلیلہ جلد کے آس پاس باقی رہا ہوگا تو بسبب
دلک کے تحلیل ہو جائیگا ۔ بیان دلک کے بیان مین آتا ہے **فائدہ** عضو واحد کی ریاضت
کے بیان مین ۔ جب کوئی عضو واحد زیادہ اور ضعیف ہو اور معذار ریاضت بھی اوس عضو کی
ضروری ہو تو ایسے عضو کے ریاضت مین لازم اور مناسب ہے کہ ریاضت ایسے ڈھنگ سے
کیجاوے کہ تکلیف اوسکو نہ پہونچے اور بتابعت حرکت اعضای دیگر کے نفع ریاضت کا
عضو واحد تک بھی پہونچ جاوے ۔ مثلاً جو شخص کہ پاون مین مرض دوالی رکھتا ہو اوسکو مناسب
ہے کہ ریاضت ایسے طور پر کرے کہ پاؤن مین زیادہ جنبش نہو ۔ علی ہذا القیاس ہر عضو واحد
کی ریاضت مرتاض پر واجب ہے ۔ اور جاننا چاہیے کہ ریاضت ابدان ضعیفہ کی ضعیف اور
ابدان قویہ کی قوی ہو جاتی ہے کیونکہ حصول منافع ریاضت اسی پر موقوف ہے اور چونکہ عادت
کو ہر ایک امر مین دخل تمام ہے اسلیے افراط عرق اور شدت ریاضت بھی موافق اوسکے مختلف الاحوال
ہوگی ۔ دیکھو جو ریاضت کشتی لڑنے والے کرتے ہین اور باوجود کثرت عرق کے ایذا انہین پاتے
بلکہ ون بدن قوی تر اور موٹے تازے ہوتے جاتے ہین اوسکا اور کوئی سبب نہین مگر چونکہ عادت
اونکی یہی ہو گئی ہے اسلیے اونکے حق مین یہ ریاضت مفرط شمار نہین کیجاتی اور اونکے حق مین افراط
عرق بدستور موجب انقطاع ریاضت نہین ہو سکتا ہان اگر اپنی عادت مقررہ سے دفعتہ کسی قدر
تجاوز کرین تو البتہ خالی ضرر سے نہین ہوگا **تتمہ بحث ریاضت دلک کی بیان مین**
چونکہ قبل اور بعد ریاضت کی دلک لازم ہے اسلیے احکام دلک کے علحدہ لکھے جاتے ہین ۔
جاننا چاہیئے کہ دلک عربی لفظ ہے ترجمہ اوسکا فارسی زبان مین مالیدن اور مالش اور ہندی
مین ملنا ہے ۔ اور دلک بھی ایک قسم کی ریاضت ہے کیونکہ یہ بھی مثل ریاضت مذکورہ کے
فضول کی تحلیل اور رطوبات کی ترقیق اور اعصاب اور اوتار کو سخت اور حرارت لطیفہ کو برانگیختہ
کرتی ہے ۔ اسکی دو قسم ہین دلک متقدم اور متاخر جیسا انکا نام مختلف ہے ویسا ہی انکے احکام

مختلف ہین - جو دلک کہ قبل از ریاضت کیجاتی ہے اوسکا نام دلک الاستعداد ہے کیونکہ وہ اعضا کو
حرکت اور ریاضت کے لیے مستعد کرتی ہے - اسمین مناسب ہے کہ ابتدا نرمی سے کرین یہانتک
کہ حالت دلک اور عدم دلک مین امتیاز نہو اور جب وقت ریاضت کا قریب آجاوے تب شدت
اور زور سے مالش کرین اوسکے بعد ریاضت کیطرف میل کرین - اور جو دلک بعد ریاضت
کرتے ہین اوسکا نام دلک الاسترداد اور دلک المسکن ہے یعنی رطوبت زائلہ کو واپس لاتی ہے
اور یبوست کو دور کرتی ہے - اور یہ مالش مفید راحت اور مانع تحلل رطوبات ہے - علاوہ
بران روح اور خون کو اعضا کیطرف جذب کرتی ہے اور ان مواد کو جو کہ عضلات اور قریب جلد
مین باقی رہکر تحلیل نہین ہوئے اونہین تحلیل کرتی ہے - اور مقصود اس دلک سے دو چیزین ہین
ایک یہ کہ رطوبات کو تحلل سے مانع ہوتی ہے - دوسرا یہ کہ تحلیل اون فضول کی کرتی ہے جو کہ عضلات
مین باقی رہے ہین - پس جس جگہہ غرض پہلی مقصود ہو چاہیے کہ مالش ایسے روغنون سے کرین جو
مرطب بدن اور مسدد مسام ہون - اور اگر تحلیل فضول باقیہ مقصود ہو تو صرف مالش ہاتھون
سے ہی کافی ہے - اور اگر روغنون سے مالش کرنی ہو تو ایسے روغنون سے کرین جو مفتح مسام اور
محلل فضول ہون - روغنون کے نسخے عملیات مین دیکھہ لین - اور اس ریاضت مین خواہ حبس
رطوبات مقصود ہو خواہ تحلیل فضول مطلوب - اعتدال اور رفق ضروری ہے کیونکہ ریاضت کے بعد
بدن ضعیف اور کم زور ہو جاتا ہے اور حالت ضعف مین مالش بالاعتدال ہونی چاہیے - اور مناسب ہے
کہ دلک کو شدت اور صلابت پر نہ ختم کیا جاوے کیونکہ اوس سے اعضا صلب اور خشک ہو جاتی ہین اور
اطفال مین یہ عمل مانع نمو ہوتا ہے اور بالغون مین ضرر اوسکا بہ نسبت اطفال کے کمتر ہے - اور لازم
ہے کہ یہ مالش ایدی کثیرہ سے ہو - مگر اس لفظ سے کثرت مراد نہین کما ہو ظاہر بلکہ مراد یہ ہے کہ ہاتھہ
کو بدن پر ایکہی طرز اور وضع پر نہ پھیرین بلکہ اوضاع مختلفہ اور جہات متنوعہ پر ہونا چاہیے تا بنابر اختلاف
مواقع اور جہات مختلفہ کے اثر دلک کا تمام اجزا بدن مین داخل ہو - فائدہ مخفی نرہے کہ ماسوا ے
اقسام مذکورہ بالا کے نئی تقسیم سے دلک دو قسم پر منقسم ہے - ایک بحسب الکیفیۃ - دوم بحسب الکمیۃ
اول کی چھہ قسم ہین - املس خشن - معتدل - صلب لین معتدل - اور دوسری کی تین قسم
ہین کثیر - قلیل - معتدل - پس قسم اول مین جب تین کو تین مین ضرب دین - تو نو قسم حاصل ہوتی ہین
جنکی اسامی درج ذیل ہین - املس صلب - املس لین - املس معتدل - خشن صلب خشن لین
خشن معتدل - معتدل صلب - معتدل لین معتدل معتدل - پس جب نو قسم اول کو تین قسم

ثانی مین ضرب دینگے تو ستائیس قسم حاصل ہونگے - اور حکیم جیلانی کا قول ہے کہ حکیم مجوسی نے خشن عنیف اور لطور اور معتدل کو بھی اعتبار کیا ہے - پس جب ستائیس کو تین مین ضرب دیا جاوے تو اُکاسی قسم حاصل ہوتی ہین - فاحفظ فانہ ینفعک فی مقام شتی - اس جگہہ تمام اقسام کو بیان کرنا موجب تطویل ہے اسلیے بعض اقسام اول اور تمام اقسام ثانی کی مع معانی و فوائد و اضرار کے بطور تمثیل مشتے نمونہ از خروارے لکھے جاتے ہین - پس دلک صلب وہ ہے کہ بدن کو سخت مالش کیجاوے اسکا فائدہ یہ ہے کہ عضو کو استوار اور مضبوط کرتی ہے کیونکہ اس سے رطوبات مسترخی بدن تحلیل ہوجاتے ہین - اور دلک لین وہ ہے کہ بدن کی نرم مالش کیجاوے - اس مالش سے بدن سست ہوجاتا ہے اور سطح ظاہر بدن کی متخلخل اور مسامات ضعیف ہوجاتے ہین اور رطوبات بھی سائل ہوتے ہین اور تحلیل کچھہ نہین ہوتے - اور دلک کثیر وہ ہے کہ مالش بدن کی عرصہ دراز تک کیجاوے اس سے بدن لاغر اور دبلا پتلا ہوجاتا ہے کیونکہ درازی مالش کی موجب تحلیل ہے اور ظاہر ہے کہ تحلیل موجب دبلاپے اور ہزال - اور دلک قلیل وہ ہے کہ مالش بدن کی تھوڑا عرصہ کیجاوے اس سے بدن فربہ ہوجاتا ہے کیونکہ اسمین تحلیل کم ہوتی ہے - اور دلک معتدل قلیل اور کثیر مین وہ ہے کہ مالش زمان اوسط تک کیجاوے اس سے بھی بدن فربہ ہوجاتا ہے اسلیے کہ خون معتدل المقدار کو جذب کرتی ہے - اور اس سے تحلیل واقعہ نہین ہوتی - دلک خشن وہ ہے کہ مالش بدن کی پارچہ سخت اور درشت سے کیجاوے مثل کمل اور ٹاٹ کے ایسی مالش خون کو جذب کرتی ہے - پس اگر معتدل المقدار ہو خون منجذبہ عضو مین بند رہتا ہے - اور اگر عرصہ دراز تک مالش کیجاوے تو خون مذکور تحلیل ہوجاتا ہے - اسی لیے مالش قضیب مین وقت استعمال معظمات کے لحاظ امر مذکورہ کا لازم اور ضرورت ہے تا جذب خون بلا تحلیل حاصل ہو - اور خشن کے معنی کھردرا ہے - دلک املس وہ ہے کہ مالش کف نرم اور پارچہ نرم سے کیجاوے اس سے خون بند رہتا ہے - املس کے معنی صاف ہین فائدہ - اگرچہ فی الحقیقۃ دلک ایک قسم کی ریاضت ہے کیونکہ تحلیل فضول اور ترقیق رطوبات وغیرہ منافع جیسے ریاضت پر مرتب ہوتی ہین ویسی ہی دلک سے بھی حاصل ہوتی ہین چنانچہ ابھی بیان ہوا ہے لیکن معہذا اوسکے فوائد مخصوصہ سوا فوائد مذکورہ کے گئے ہین کہ غیر مین نہین پائی جاتی - اور منافع مذکورہ کئی اقسام پر ہین - اول یہ کہ جو مادہ کسی عضو مین محتبس اور منتشب ہو اور بنا بر غلظت اور لزوجت یا کسی اور باعث سے خروج مادہ مذکورہ کا عضو سے کماینبغی نہو سکے تو ایسی صورت مین مالش بہت مفید ہوتی ہے اور خروج مادہ مذکورہ کا باسانی ہوسکتا ہے خصوصاً اگر

روغنجات محللہ سے مالش کیجاوے ۔ دوم یہ کہ جب کوئی عضو اصل پیدائش مین اپنی مقدار طبعی سے چھوٹا ہو یا کسی عارضہ سے لاغری اور دبلا پن اوسمین لاحق ہوا ہو اور ہم چاہین کہ عضو موصوف کو مقدار اصلی پر لاوین یا عضو لاغر کو فربہ کرین تو اوسکے لیئے کوئی علاج سوائے دلک کی بہتر نہین کیونکہ بزرگی اور موٹاپہ کسی عضو کا بجز نفوذ غذا کی اوسمین ہو نہین سکتا اور نفوذ غذا اسکے لیے سوای تشویہ حرارت کے اور کوئی صورت نہین کیونکہ انفعال تغذیہ کے سوای تشویہ حرارت اور توسیع مجاری کی تمام نہین ہوتے اور یہ کام سوائے دلک کے حاصل نہین ہوتے کیونکہ حرکت اور ریاضت بلا دلک چاہو عام ہو جا ہے خاص محصل غرض مقصود کی نہین ہو سکتے کیونکہ حرکت مین اعضاے مجاورہ بھی شریک ہوتے ہین ۔ بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اوسکا عضو مدلوک سے تجاوز نہین کرتا ۔ اور اطبا سلف اور خلف اسپر متفق القول ہین کہ جو عضو اصل پیدائش مین صغیر ہو اور ہم چاہین کہ اوسکو بزرگ کرین ۔ یا ایک عضو لاغر ہو اور ہم چاہین کہ اوسکو فربہ کرین تو چاہیے کہ اول اوسکو کسی موٹے کپڑے سے سخت مالش کرین کہ سرخ ہو اور آب گرم اوسپر نطول کرین پس زفت رومی اوسپر طلا کرین چند روز مین بزرگ اور فربہ ہو جاتا ہے مگر اصل یہ ہے کہ بزرگی عضو کی لڑکپن مین ہو سکتی ہے ۔ اور فربہی ہر وقت اور ہر سن مین حاصل ہو سکتی ہے اور بعد انتفاخ اور سرخی ملنے کے ہاتھ اس تدبیر سے باز رکھین تا کہ جسقدر مادہ عضو کیطرف منجذب ہوا ہے تحلیل نہو جاوے ۔ قال جالینوس عالج نخاسی غلاما ناقص الالیہ بہذا العلاج یوما ویوما لا فسمنت الیتہ ونمت فی زمان یسیر ۔ سوم یہ کہ گاہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بعض اعضاء مین سردی سے مادہ منجمد ہو جاتا ہے ۔ یا مادہ ریحی اوسپر غالب ہو جاتا ہے اور وہ ہاتھ سے مادہ منجمدہ یا ریح مستقرہ نکل نہین سکتی مگر اگر مالش کثیر کیجاوے تو البتہ وہ مادہ عضو سے مستخرج ہو جاتا ہے ۔ چہارم یہ کہ گاہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہم موضع عالی سے اسفل کیطرف جذب مادہ کی محتاج ہوتے ہین اور محل مجذوب الیہ پر سینگی وغیرہ لگانا متعسر ہوتا ہے پس ایسے موقع پر سوائے دلک کے اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی ۔ مخفی نرہے کہ اگرچہ غمز اور کبس جسکو فارسی زبان مین بخش اعضاء اور ہندی زبان مین ہاتھ پاؤن دبانا بولتے ہین اگرچہ فی الحقیقۃ غیر دلک ہین ۔ لیکن اکثر امور مین منافع اوسکی قریب بمنافع دلک ہین کیونکہ دلک اور کبس اور غمز اور ربط تمام اس امر مین مساوی الاقدام ہین کہ ابتدا اونکی اصل عضو سے کرین اور خارج بدن اور اطراف کیطرف اتر تے چلے جاوین تا انجا بدن پر صعود کرین

باب پنجم حرکت اور سکون نفسانی کے بیان مین ۔ اور اسمین تین فصول ہین فصل اول

عوارض نفسانی کی تعریف اور وجہ ضبط اور کے بیان مین - مخفی نرہے کہ حرکت اور سکون نفسانی بھی ستہ ضروریہ مین سے ایک قسم ہے اسکے سوا بھی حیات انسانی ممکن نہین - انکو اعراض نفسانی اور احداث نفسانی اور حرکات نفسانی بھی کہتے ہین - اغراض نفسانی وہ کیفیات ہین کہ نفس کو بسبب متابعت انفعالات کے عارض ہوتے ہین کیونکہ اوسکے بعض قویٰ مین مرتسم ہوتا ہے کہ یہ چیز اوسکی ملائم اور منافع ہے اور یہ اوسکو منافی اور مضر ہے اسلیے نفس ملائم اور مناسب کا طالب اور منافی اور مضر سے گریزان ہوتا ہے - لیکن یہ بھی واضح رہے کہ فی الحقیقۃ حرکت کا نفس پر اطلاق کرنا تجوز اور مجاز ہے لان النفس لا حرکۃ لہا ولا سکون - اور یہ بات عند الحکماء ہے کہ وجود نفس کے تو قائل ہین لیکن اوسکی حرکت اور سکون کے قائل نہین - اور اطباء وجود نفس کے تو قائل ہین اور بعض اوسکی حرکات کے قائل ہین علامہ نفیس نے اونکی مراد کو ظاہر کیا ہے - حیث قال المراد بحرکۃ النفس حرکۃ قواہا اور آملی اور جیلانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے پس مراد حرکت نفس سے اوسکی قوی کی حرکت ہے - اور قوی بھی بنفسہا متحرک نہین بلکہ بواسطہ ارواح کے (کہ حامل قوی ہین اور ذکر اونکا باب دوم مین ہوچکا ہے) حرکت کرتے ہین - الغرض حرکت ارواح کی حقیقی شمار کیجاتی ہے اور حرکت نفس اور قوی کی مجازی سمجھی جاتی ہے - اور نفس بنفسہا تحریک ارواح کے لیے کبھی توجہ نہین کرتا مگر جب روح کے ساتھ کوئی ایسی چیز ہو کہ روح کو کھینچکر روان کرے البتہ اوسوقت روح بھی اوسکی امداد سے روان ہوتی ہے - اور اخلاط مین سے جو چیز اوسکے کام آتی ہے وہ خون رقیق اور صاف ہے - یہی سبب ہے کہ جسطرف روح حرکت کرتی ہے خون بھی متحرک ہوتا ہے - سرخی چہرہ کی حالت غضب اور خوشی مین اور زردی اوسکی وقت فزع اور خجالت مین مؤید اور ممد قول مذکورہ کی ہے - اور وجہ ضرورت حرکت نفسانی کی یہ ہے کہ امور معیشت مین جو تحصیل ضروریات بدنی مین لابدی ہین امور نفسانی کیطرف احتیاج کیجاتی ہے اسلیے کہ تحصیل ضروریات بدن کی اونسے وابستہ ہے اور حرکات بدنیہ پر وہی باعث ہین - اور نیز جب یہ امر ثابت ہوچکا ہے کہ حرکات بدنی منجملہ ضروریات ہین جیسا بیان ہوچکا ہے اور وجود حرکات بدنی کا عوارض نفسانی پر موقوف ہے جنکو حرکت روح کی مثل شہوت اور غضب کے لازم ہے - پس امور نفسانی بھی ضروری ہونگی لکونہا موقوفاً علیہا وجود الضروری - اور وجہ ضرورت سکون نفسانی کی یہ ہے کہ روح جوہر لطیف حار المزاج سہل التحلل ہے - پس اگر ہمیشہ متحرک ہی رہے تو بالضرور تحلیل ہوجائیگی - اسلیے سکون نفسانی بھی ضروریات سے ہوا تاکہ روح جسقدر حرکت سے خرچ ہوئی ہے حالت سکون مین جمع ہوجاوے اور پھر حرکت سے تحلیل ہوجاوے - البتہ احتیاج

انکی بہ نسبت دیگر اسباب ضروری کے کم ہے کذا ذکرہ الفاضل الاقسرائی فی شرحہ للموجز۔ **فصل دوم**
اعراض نفسانی کے اقسام اور اونکی معانی کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ اعراض نفسانی جنمین حرکت
روح کی ظاہر ہوتی ہے بموجب قول مسیحی کے چھ قسم پر ہین اور اونکے اسامی یہ ہین۔ غضب۔ فرح۔
فزع۔ غم۔ ہم۔ خجل۔ مگر صاحب بحر الجواہر کا قول ہے کہ اعراض نفسانی صرف چھ ہی مین منحصر نہین
کیونکہ حزن بھی اونمین سے ہے حالانکہ اقسام مذکورہ مین داخل نہین۔ فتامل۔ اول ہر ایک کی معنی
لغوی اور اصطلاحی لکھے جاتے ہین بعد ازان باقی امور متعلقہ قلم بند کئے جاینگے۔ واضح ہو کہ غضب
کے لغوی معنی غصہ اور خشم ہے اور اصطلاح مین ایک حالت نفسانی ہے کہ اوسکی مصاحبت سے
روح خارج کو حرکت کرتی ہے تاکہ موذی سے انتقام لے۔ اور غضب مفرط مین حرکت روح کی خارج
کو دفعۃ ہوگی۔ اور فرح کے معنی لغوی خوشی اور راحت کے ہین۔ اور اصطلاح مین فرح وہ کیفیت
نفسانی ہے کہ اوسکی متابعت سے روح اور حرارت غریزی خارج کو حرکت کرتی ہے تاکہ اپنی
ملذ اور محبوب کو ملجاوے۔ پس فرح مہلک مین حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک مین تدریجی
اور فزع کے لغوی معنی خوف اور ڈرنا ہے اور اصطلاح مین وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوسکی
مصاحبت مین روح داخل بدن کو حرکت کرتی ہے اور باعث اس حرکت کا خوف موذی
ہے۔ خواہ موذی واقعی ہو خواہ تخییلی۔ پس فزع مہلک مین حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک
مین تدریجی۔ اور غم کے معنی لغوی اندوہ ہے اوسکو حزن بھی کہتے ہین۔ اور اصطلاح
مین غم وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوسکی مصاحبت مین روح موذی واقعی اور نفس الامری
کی خوف سے داخل بدن کو حرکت کرتی ہے پس غم مہلک مین حرکت دفعی ہوگی اور غیر مہلک مین
تدریجی۔ ہم کے معنی لغت مین بھی اندوہ کے ہین لیکن اصطلاحاً ہم اور غم مین فرق ہے
اصطلاحاً ہم وہ کیفیت نفسانی ہے کہ اوسکی متابعت سے روح اور حرارت غریزی خارج اور داخل
کو حرکت کرتی ہین۔ باعث اوسکا یہ ہے کہ نفس کو کوئی ایسا امر حادث ہوتا ہے کہ خیر اوس سے
متوقع ہوتی ہے اور شر کی بھی انتظار کیجاتی ہے گویا کیفیت ہم رجا اور خوف سے مرکب ہوتی ہے
ان دونون سے جونسا امر فکر پر غلبہ کرتا ہے نفس اوسیکے طرف مائل ہوتا ہے۔ پس اگر جہت توقع
خیر کے غالب ہو تو روح خارج کیطرف میل کرتی ہے۔ اور اگر شر کی جہت غالب ہووے تو
روح داخل کو حرکت کرتی ہے اسی سبب ہم کو جہاد الفکر بولتے ہین اور کبھی ہم باعث غفلت اور
حزن ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ہم اور غم مین فرق بیان ہوا ہے لیکن اوس سے بھی زیادہ واضح کرتا ہون

تاکہ کچھ خفا اور شک باقی نرہے ۔ واضح ہو کہ جب کوئی چیز ضروری ہاتھ سے جاتی رہے یا کوئی چیز حاصل نہو سکی یا اسی قسم کا اور کوئی کام ظہور مین آوے اور مکافات ۱ یعنی عوض اوسکا ممکن نہو تو ایسی باتون سے جو کیفیت نفس مین عارض ہوتی ہے اوسکو غم سے تعبیر کرتی ہین ۔ اور جب کسی کام کے لیے اہتمام کیا جاوے اور حصول و عدم حصول اوسکا یقینی نہو یا کوئی چیز ہائل اور مولم ہو کہ وقوع اوسکا یقینی نہو ایسی امور سے جو حالت لاحق ہوگی اوسی کو ہم بولتی ہین ۔ الغرض مطلوب صاحب غم دو امرون سے خالی نہین ہوگا یا فوت ہوا ہوگا اور معہذا ممکن الحصول نہوگا یا وصف وجود مطلوب کے پہونچنا اوس تک مقدور سے خارج ہوگا ۔ بخلاف مطلوب ہم کے کہ وہ ممکن الحصول ہوتا ہے خواہ بدشواری حاصل ہو ۔ تخجل کی معنی لغت مین شرم اور حیا کرنیکے ہین ۔ اور اطباکے اصطلاح مین ایسی کیفیت ہے کہ اوسکی متابعت سے روح اور حرارت غریزی بالتدریج داخل بدن کو حرکت کرتی ہین پس بخارج بالتدریج مائل ہوتی ہین ۔ اب جاننا چاہیئے کہ جمیع عوارض نفسانی کو حرکت روح کی داخل یا خارج کو لازم ہے خواہ بالاستصحاب ہو خواہ بالاستیناع دفعۃ اور تدریجا ۔ فان جمیع العوارض النفسانیۃ یتبعہا یصحبہا حرکات الروح اما الی داخل او الی خارج اما دفعۃ او قلیلاً قلیلاً ۔ اور بیان اسکا قدر سے ہو چکا ہے اور برخی عنقریب اسی فصل مین آتا ہے ۔ اور باعث حرکت نفسی کا یہ ہے کہ نفس بالضرور ملائم یا منافر سے یا ایسی چیز سے جسمین دونون جمع ہون منفعل اور متاثر ہوتا ہے ۔ پس یہ چیز جس سے نفس منفعل ہوا ہے اگر ملائم اور موافق ہو مثل شئے مفرح کے تو نفس اوسکی طلب مین متحرک ہوتا ہے تاکہ اوس سے متحد ہو جاوے کیونکہ تقاضاے نہایت محبت کا وصل محبوب ہے ۔ اور اگر وہ چیز منافر اور مضر ہے اور معہذا نفس کو مقاومت اوسکی ممکن ہو مثل شئے مغضب کے ۔ تب بھی نفس اوسکی طرف متحرک ہوتا ہے تاکہ اوس سے مقاومت کرے اسلیے کہ نہایت مقاومت اقبال اور ایصال سے ہے ۔ اور اگر مقاومت مقدور نہو مثل شئے مفزع کے پس اوس سے خلاف جہت کو بھاگتا ہے تاکہ اوس سے خلاصی پاکر متاذی نہو ۔ اور اگر وہ چیز اوسی قبیل سے ہے کہ ملائمیت اور منافرت اوسمین جمع ہون مثل شئے مخجل کے تو نفس کبھی قلیلاً قلیلاً باطن کو متوجہ ہوتا ہے اور پھر جلدی خارج کو حرکت کرتا ہے ۔ کیونکہ عقل اور تخجیل منہ کی تحقیر کرتی ہے اور نفس کو اوسپر شجاعت دیتی ہے پس گویا تخجل مرکب فرح اور فزع سے ہے ۔ پس ملائم اور منافر اگر قوی ہین تو حرکت نفسی دفعی ہوگی ۔ اور اگر ضعیف ہون تو حرکت تدریجی چنانچہ امور نفسیہ مین بیان ہوا ہے ۔ الغرض حرکت نفسی کو حرکت روح کی لازم ہے اور ایسا ہی اوسکے سکون کو سکون روح لازم ۔ اور مراد روح سے اسجگہ روح قلبی ہے کیونکہ وقت حدوث عوارض نفسانی کے روح حیوانی

ك دردناك ۱۲
ك بس تحقیق تمام عوارض نفسیہ کو یہ حرکت روح کی تابع اور مصاحب ہوتی ہے بطرف داخل یا بطرف خارج یا دفعۃً یا تھوڑی تھوڑی ۱۲ منہ

متحرک ہوتا ہی اسی باعث سی حرکات نفسانی کو قوت حیوانی سے منسوب کرتے ہین کما مرت الاشارۃ الیہ۔ اگرچہ مبدء حرکات مذکورہ کا قوت نفسانی سے ہے۔ انتباہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ عوارض نفسانی چہ قسم پر ہین اور اسامی اونکی بھی مذکور ہوئی ہین۔ پس بعض تو اونمین سی ایسے ہین جنسے حرارت غریزی اور روح خارج بدن کو حرکت کرتی ہین یہ حرکت دو قسم پر ہے یا تو دفعۃً ہوگی یا تدریجاً۔ جسمین حرکت دفعۃً ہوگی وہ غضب شدید اور مفرط ہے۔ اور جسمین حرکت تدریجاً ہوگی وہ فرح اور لذت غیر مفرط ہے۔ غضب اور غصہ سے بدن گرم ہو جاتا ہے جسکے غالب ہونے سے تپ اور صفرا غالب ہوتے ہین ہان جنکا مزاج سرد ہو اونکو غصہ سے بہت فائدہ ہوتے ہین۔ اور لذت سے دل اور دماغ کو قوت ہوتی ہے اور خون بدن کا زیادہ اور بدن فربہ اور تازہ ہو جاتا ہی امراض سوداوی دور ہوتے ہین دل کو قوت تمام حاصل ہوتی ہے مگر زیادہ خوشی سے آدمی کا بے مرجاتا ہے اور بعض اونمین سے ایسے ہین جنسے حرکت روح کی داخل بدن مین حاصل ہوتی ہے وہ بھی دو قسم پر ہے یا دفعۃً ہوگی یا تدریجاً ہوگی۔ فزع اور خوف شدید سے حرکت روح کی داخل بدن کو دفعۃً ہوگی اور غم اور الم غیر مفرط سے حرکت روح کی داخل بدن کو تدریجاً ہوگی۔ غم اور الم سے بدن دبلا اور دل ضعیف ہو جاتا ہے خصوصاً جنکا مزاج سرد ہو اونکو غم اور الم سے بہت ہی نقصان ہوتا ہے اور جنکا مزاج گرم ہو اونکو کثرت غم سے تپ دق بھی ہو جاتی ہے۔ بہت غم سے دماغ ناطاقت ہو جاتا ہے اور خون جلجاتا ہے امراض سوداوی پیدا ہوتے ہین۔ قوت گھٹتی ہے بھوک جاتی رہتی ہے ہرچند کتنے ہی اسباب عیش و نشاط موجود ہون لیکن حالت غم اور الم مین بدن کو ایسی چیزون سے کچھ فائدہ نہین ہوتا ہے اور فزع اور خوف بھی موجب آفات کثیرہ ہے اس سے بڑے ضرر اور امراض پیدا ہوتے ہین خدا اوسسے محفوظ رکھے۔ اور بعض اونمین سے ایسے ہین جنسے حرارت غریزی اور روح کبھی داخل بدن کو حرکت کرتی ہین۔ اور کبھی خارج بدن کو متحرک ہوتی ہین مثل خجالت اور ندامت کے کہ فزع اور فرح پر مشتمل ہے۔ علی ہذا القیاس غضب مع الخوف کہ اسمین بھی حرکت روح کی مختلف ہوتی ہے۔ اور ایسا ہی ہم کہ رجا اور خوف پر متضمن ہے۔ پس اگر توجہ روح کا خارج کو ہوگا تو ظاہر بدن گرم اور باطن سرد ہوگا اور اگر توجہ روح کا باطن کو ہوگا تو باطن گرم اور ظاہر سرد ہوگا چنانچہ فائدہ آئندہ مین بیان کیا جائیگا۔ فائدہ مخفی نرہے کہ اعراض نفسانی مذکورہ مین بموجب بیان صدر کے حرکت روح کی یا بطرف خارج یا بطرف داخل ہوگی اور اوسکو حرکت خون بھی (کہ موجب حرارت بدن ہے) لازم ہے۔ پس جسطرف روح متحرک ہوگی اوسکی متابعت سے خون بھی اوسی جہت کو روانہ ہوگا۔

اور بذریعہ خون کے حرارت غریزی بھی اوسی طرف میل کریگی اور اوسکی طرف مخالف مین برودت اور سردی ظاہر ہوگی۔ کما صرح بہ صاحب الموجز حیث قال۔ ویلزم ذلک سخونۃ ما تحرک الیہ وبرودۃ ما تحرکت عنہ لنقصان الدم والحار الغریزی عنہ۔ اور افراط حرکت روح کی خواہ بطرف داخل ہو خواہ بطرف خارج (جیسے فرح مفرط اور غضب مفرط ہین) قاتل اور مہلک ہے لیکن فرح مفرط مین بہ نسبت غضب مفرط کے موت اکثر ہے۔ قال العلامۃ کثیر من الناس قد ماتوا من الفرح المفرط ولم یسمع بموت انسان من الغضب المفرط۔ اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جیسا افراط حرکت نفسی کا مضر ہے ویسا ہی افراط سکون نفسانی کا بھی موجب ضرر ہے کیونکہ افراط سکون سے بدن مین سردی اور ذہن مین بلادت پیدا ہوتی ہے کیونکہ موجب سخونت بدن اور ذکاء ذہن کا حرکت اور حرارت بدن اور لطافت روح ہے اور یہ امور حالت سکون مین مفقود ہین کما لا یخفی اسی لیے صاحب خون غلیظ کا شدید البلادۃ ہوتا ہے اور صاحب خون رقیق اور صاف کا ذکی ہوتا ہے۔ الحاصل بموجب قاعدہ مستمرہ خیر الامور اوساطہا کے حرکت اور سکون نفسانی مین بھی اعتدال ضروری ہے

فصل سوم تصورات نفسانیہ مین جو کہ عوارض نفسانی مذکورہ کے ماسوا ہین۔ جاننا چاہیے کہ محققین حکماء اور اطباء نے اتفاق کیا ہے کہ بدن انسانی سوائے کیفیات ستہ مذکورہ کے ہیئات نفسانیہ سے بھی منفعل اور متاثر ہوتا ہے۔ اگرچہ انمین بھی حرکت روح کی لازم ہے لیکن ظاہر نہین ہوتے بخلاف عوارض ستہ مذکورہ کے کہ اوسمین حرکت روح کی ظاہر ہوتی ہے کما ذکر۔ اور نظیر اوسکی ہیئات موثرہ تصورات نفسانیہ وہمیہ کی ہے کہ آثار امور طبعیہ کی دکھلاتی ہے چنانچہ فلاسفہ نے امکان خوارق عادات اور معجزات کا اسی پر بنا کیا ہے اور کہتے ہین کہ تصورات وہمیہ کبھی باعث حدوث حادثہ کا ہوتے ہین اگرچہ ناواقف لوگ اسکے منکر ہین لیکن دانا اور ماہر اسکے قائل ہین کیونکہ وے لوگ جب اس بات سے واقف ہوتے ہین اور اپنے وجدان صحیح کیطرف توجہ کرتے ہین تو ایسے امور کو مستحیل سے نہین پاتے بلکہ ممکنات قلیلۃ الوجود سے شمار کرتے ہین فان لکل من النفس والبدن تاثیرا فی الآخر علی تفصیل مذکور فی العلوم الاصلیۃ۔ اسی واسطے شیخ نے قانون مین لکھا ہے واما الذین لہم غوص فی المعرفۃ فلا ینکرونہا انکار ما لا یجوز وجودہ بل انکار ما لا یکثر وجودہ۔ اور قرشی رح نے اس باب مین کئی ایک تمثیلین اور نظیرین اپنے واقعات اور غیر کے مشاہدات کی بیان کی ہین چنانچہ ہم بھی از انجملہ تھوڑا سا بیان کرتے ہین تاکہ مخالفین منکرین پر حجت ہو۔ مخفی نرہے کہ یہ بات تجربہ مین ثابت اور متحقق ہو چکی ہے کہ وقت مجامعت کے خصوصاً وقت انزال کی جیسی شکل حسین

یا قبیح متصور کیجاوے اکثر جو فرزند اوس منی سے متکون اور مخلوق ہوتا ہے وہ صورت اور رنگ مین مشابہ
شکل مخیلہ عند الانزال کے ہوتا ہے ۔ مگر یہ مشابہت فقط حسن اور قبح مین ہوگی نہ نوعیت مین کیونکہ تصور
اور تخیل نفسی تغیر اور تبدیل نوع مین تصرف نہین کرتا کما بین فی موضعہ ۔ اور عقلاً بھی یہ امر ظاہر ہے
چنانچہ علامہ رح نے امام فخر الدین رازی کے باپ سے حکایت کی ہے کہ اوسنے صورت حسنہ کو عند الجماع
خیال مین رکھا پس امام فخر الدین رازی اوسکے یہان پیدا ہوئے اور وہ اپنے وقت کے اکثر آدمیون
سے حسین تھے ۔ اور ایسا ہی منقول ہے کہ کسی عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا کہ اپنے والدین سے
بالکل صورت شکل سے مشابہ اور مانند نتھا بلکہ کسی انسان جمیل الشکل اور مہیب بہادر سے مناسبت
رکھتا تھا ۔ پس وقوع اس حادثہ سے قاضی نے بسبب زنا کے عورت پر رجم کا حکم دیا ۔ اور یہ
ماجرا کسی حکیم صاحب تدبیر کے گوش زد ہوا اوسنے کہا کہ شاید قریب محل جماع کے وقت حمل کے کوئی
آدمی اوس صورت کا ہوگا ۔ لوگون نے جب تلاش کی تب جیسا حکیم صاحب نے فرمایا تھا ویسا ہی
ظہور مین آیا ۔ اور شفا مین معلم اول سے منقول ہے کہ ایک عورت کے دو بچہ پیدا ہوتے ایک اوسکے
خاوند کے مشابہ تھا اور دوسرا اوسکے عاشق کے ہم شکل تھا ۔ اور ایسا ہی جب کوئی شئے ترش یا نمکین
کھائی جاوے تو دیکھنے والے کے منھہ مین پانی بھر جاتا ہے اور دانت اوسکے بھی کند ہو جاتے ہین
۔ اور ایسا ہی جس کسی کو مرض رمد ہو اور دوسرا آدمی صحیح المزاج اوسمین بہت دیکھے تو اوسکی آنکھ
مین بھی رمد ہو جاتی ہے ۔ اور علی ہذا القیاس جسکے مزاج مین خون کا غلبہ ہو اور میلان خون کا
سر کیطرف ہو تو اشیاء سرخ دیکھنے سے خون کا غلبہ ہوتا ہے اسی لیے اطبا نے مرعوفین کو اشیاء
سرخ دیکھنے سے ممانعت کی ہے ۔ اور درد ہونا کسی عضو مین جو کہ دوسرے شخص مین درد کرتا ہے
جب اوس سے خوف کیا جاوے اسی قبیل سے ہے ۔ چنانچہ فاضل جیلانی نے کہا ہے کہ اکثر اوقات
انسان رقیق القلب رحم دل مثلاً جب کسی حیوان کو دیکھتا ہے کہ اوسکو چابک وغیرہ سے مثلاً
پیٹھہ پر مار رہے ہین اور وہ اوس سے خوف کرتا ہے اور حیوان پر رحم لاتا ہے ۔ پس آدمی لذتی
اپنی پیٹھہ پر اثر درد کا برابر دریافت پاکہ اوسکی پیٹھہ پر نشان ضرب کا بھی ظاہر ہو جاتا ہے
جیسا شبلی سے منقول ہے کہ اونکے روبرو کسی شخص نے حیوان کو چھڑی سے مارا پس بسبب رحم دلی
کے نشان ضرب کا اوسکے بدن مین پایا گیا ۔ اور تبدیل مزاج کا بسبب تصور مخوفات اور مفرحات
کی بھی اسی باب سے ہے چنانچہ قرشی رح نے ایک جماعت دموی مزاج سے حکایت کی ہے
کہ اونپر حالت سفر مین ڈاکہ پڑا پس اونمین سے بعضے مقتول ہوگئے اور بعضے قید اور جسقدر

باقی رہی تھے بسبب خوف کے اونکی مزاج دموی سے سوداوی ہوگئے ہین - آور جب فرح اور سرور
بہت ہو تو بدان مین خون زائد ہو جاتا ہے اور حرارت اور رطوبت مین مزاج معتدل ہوجاتا ہے اور
جب غضب زیادہ ہوتا ہے تو مزاج مین حرارت مفرط پیدا ہوتی ہے اور کثرت صفرا کا موجب
ہوتا ہے آور جب غم زیادہ ہو تو مزاج خشک ہو جاتا ہے اور موجب برودت کثیرہ بلکہ سودا کا
ہوتا ہے - آور جب خوف زیادہ ہو جاوے تو رطوبات بہت ہو جاتی ہین - وعلیہ قیاس حال
سائر الاعراض وتاثیراتہا - آور علاج محمد بن ذکریا رازی کا امیر خراسان کو بھی اسی قبیل سے ہے وہ
یہ ہے کہ امیر خراسان کو بعد استفراغات کثیرہ کے مرض زمانہ لاحق ہوئی پس حکما وقت نے کئی ایک
علاج کیے مگر کوئی مفید نہ پڑا حکیم موصوف نے حکمت علمیہ سے یہ علاج کیا کہ جب امیر صاحب حمام
مین تھے اور اونکے پاس کوئی آدمی نہتا شمشیر برہنہ لیکر داخل حمام ہوا تاکہ اوسکو قتل کرے
پس امیر صاحب خوف سے گریزان ہوکر حمام کی دیوارون پر چڑھنے لگے اور اسی حیلہ سے مرض متعسر العلاج
سے نجات پائی - آور ایسا ہی علاج حکیم جبریئل بن بختیشوع کا کنیزک ہارون رشید کے لیے مشہور ہے
کہ دونون ہاتھ کنیزک کے کشادہ رہ گئے تھے یہان تک کہ اوسکے جمع کرنے پر قادر نہ تھی - پس
حکیم موصوف کو بعد معالجات عدیدہ کے طلب کیا گیا حکیم صاحب نے اوسکو ہارون رشید
کی حضور مین کئی آدمیون مین بولایا اور حکم دیا کہ آسمان کیطرف نظر کرے - حکیم نے بخبر اوسکا ازار
کھولنا چاہا بمجرد ہاتھ لگنے کے بسبب حیا کے کہ فرقہ عورتون کو لازم ہے دونون ہاتھون کو شرمگاہ پر
رکھدیا - اس حکمت عملی سے مرض اوسکا دفعۃً زائل ہو گیا - ایسا ہی ایک شخص مرض زمانہ
مین کئی برسون سے مبتلا تھا اتفاقاً اوسکو سانپ نے کاٹنے کا قصد کیا اور مریض اوسکے
خوف سے دوڑا اور دفعۃً مرض مذکورہ سے صحت یاب ہوا - اور وہ مثال جسمین کسی نوع کا
شک اور ریب نہوا اور تغیر عظیم مزاج مین دفعۃً ظاہر حال عشاق ہے کہ ظلم اور جفا سے
معشوق سے درجہ سقوط تک پہونچ گئے ہون اور نوبت بہلاکت ہو گئی ہو - پس جب اونکو ناگہان
دیدار محبوب حاصل ہو دفعۃً اصلی حالت پر عود کرتی ہین اور فوراً اونکے مزاج مین استقامت
نمودار ہو جاتی ہے - آور اکثر عاشق ناگہانی حضور معشوق سے بسبب کثرت خوشی کی ہلاک
ہو جاتی ہین وشاہدنا من ہذا الباب امورا انزعج النفس من الاذعان بہا - آور ایسا ہی
زہاد اور عباد بسبب کثرت خوشی کے مرجاتے ہین - آور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ بدن کو نفس
سے کبھی ایسی تاثیر حاصل ہوتی ہے کہ تابع مزاج اور خلط کے نہین ہوتے چنانچہ بعض آدمی

اس قسم کے ہین کہ جب جلال خدا مین تامل اور تفکر کرتے ہین تو اونکے بدن مین قشعریرہ[1] اور لرزہ
سا ہوجاتا ہے ۔ اور قریشی وغیرہ علماء سے منقول ہے کہ بعض زہاد اور عباد اکثر اوقات غلبہ
خوشی اور طرب مین آکر اپنی آپ کو تنور گرم مین ڈالدیتے ہین مگر اونکو بسبب غلبہ خوشی کی حرارت
آگ کی بالکل تاثیر نہین کرتی یہان تک کہ تنور بالکل سرد ہوجاتا ہے اور وہ ویسے کی ویسے ہی
زندہ رہجاتے ہین ۔ الغرض جسقدر نفس قوی ہوگا تاثیر اوسکی بدن مین بھی اوسی قدر قوی
ہوگی چنانچہ بعض نفوس قویہ طاہرہ[2] کو اسقدر قوت حاصل ہوتی ہے کہ اجسام عالم سفلی مین
کسی قدر تصرف کرسکتے ہین پس جیسا نفس سے بدن منفعل[3] ہوتا ہے ویسے ہی اجسام سفلی بھی
اوس سے متاثر ہوسکتے ہین چنانچہ اونکی دعا اور توجہ کی تاثیر سے مار البحر[4] تحجر ہوجاتا ہے اور ہوا
پانی سے بدل جاتی ہے ۔ اور کبھی نفس خبیثہ کو بسبب تاثیر نفس کے ایسی قوت حاصل ہوتی ہے
۔ اور اصابۃ بالعین یعنی چشم بد بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ نفس دیکھنے والا کا چونکہ حسد مین قوی
ہوگا اسلیے وہ اپنی قوت حاسدہ سے شئے مرئی[5] مین اثر کریگا ۔ اور کئی امور عجیبہ[6] مضرہ بالابدان[7] ظاہر ہوگئے
۔ وہذا امر مشاہد مرارًا ۔ اور اسی قبیل سے ہے جو شخص کہ تصور صحت یا مرض کرے یہان تک کہ یہ
تصور اوسکے مزاج پر غالب اور مستکمل[8] ہوجاوے پس موافق اوسکی صحت یا مرض حقیقی[9] منھہ دکھلاتا ہے
۔ کیونکہ جب تاثیر نفس کی بدن مین مراتب مذکورہ صدر تک پہونچ گئی تو ایسے امور (یعنی صحت و مرض)
کے ظاہر ہونے سے کونسا مانع ہوسکتا ہے اور اس قسم کی واردائین بہت دیکھی اور سنی گئی ہین
چنانچہ قصہ اطفال مکتب اور ملا[10] کا جو کہ مولانا روم رحمۃ اللہ نے اپنی مثنوی مین قلمبند کیا ہی اس باب مین
مشہور اور معروف ہے کہ حکایت ایک معلم مکتب لڑکون کو تعلیم کرتا اور اونکی حاضر باشی مین
سعی بجالاتا تھا ۔ ایک دفعہ لڑکے ہر روزہ حاضری مدرسہ[11] سے تنگ ہوکر باہم مشورہ کنان ہوے
کہ بھائیون کوئی ایسی تجویز نکالو جس سے چندروزہ مدرسہ سے رہائی ملے اس استاد کو نہ کبھی بیماری
آتی ہے اور نہ کہین جاتا ہے ہمیشہ تندرست اور حاضر مکتب ہی رہتا ہے ۔ اونمین سے جو ایک لڑکا
دانا اور ہوشیار تھا یون لب کشا ہوا کہ مین تمکو اس باب مین ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہون جس سے
اوستاد فورًا بیمار ہوجائیگا اور ہمین چندروزہ رہائی ملجاے گی ۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک لڑکا
مکتب مین جاکر بعد بجاآوری تسلیمات[12] کے یہ عرض کرے کہ جناب کا مزاج آج بخیریت ہی کہ چہرہ مبارک
کچھہ زرد سا معلوم ہوتا ہے خدا جانے ہوا زدگی کا باعث ہے یا بخار سے زرد ہوا ہی ۔ اسمین
البتہ کسی قدر اوسی خیال پیدا ہوجائیگا ۔ دوسرا اور تیسرا لڑکا علی ہذا القیاس سب اسیطرح کرینگے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ملے کامل ۱۲
۵ اصلی ۱۲
ملے شاگرد ۱۲
نله استاد ۱۲
لله استاد ۱۲
۱۲ کیفیت ۱۲
۱۳ صلاح ۱۲
۱۴ شاگردانند ۱۲
۱۵ ظاہر ۱۲

اور افسوس ظاہر کرین امید کامل ہے کہ گمان اوسکا یقین سے بدل جائیگا کیونکہ خیال سے عاقل بھی دیوانہ ہوجاتا ہے۔ سب نے اوسکی اس نیک رای پہ آفرین اور شاباش کی۔ اور تمام نے متفق ہوکر کہا کہ تو ہم سے ایک بڑا دانا اور ہوشیار لڑکا ہے بہتر ہے کہ اس کارخیر کو ذمہ لیکر تو ہی شروع کرے آخر اوسنے سب کو سوگند اور قسم دی کہ کوئی اس راز نہفتہ کو ظاہر نکرے۔ علی الصباح سب طلبہ مکتب کے دروازے کے نزدیک اس امید پر جمع ہوئے اور وہ دانا لڑکا مجوز اس تدبیر کا آکر ابتدا کرے۔ غرض کہ وہ لڑکا آیا اور مکتب مین داخل ہوا اور آداب شاگردانہ بجالاکر دوزانو بیٹھکر حال پرسان ہوا کہ مزاج عالی کا کیا حال ہے آج چہرہ جناب کا کچھ زرد سا معلوم ہوتا ہے۔ استاد نے جواب دیا کہ بھائی مین تو ہر طرح راضی اور خوش ہون مجھکو کسی نوع کی تکلیف نہین تو جاکر اپنا سبق یاد کر۔ استاد نے اگرچہ مریض ہونیکی نفی کی لیکن اوسکے اس بیان سے کسیقدر غبار غم کا اوسکے دریای دل مین طغیان لایا تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دوسرا طالب علم آیا اور آتے ہی مثل اول کے زبان پر لایا اس سے گمان استاد کا فی الجملہ زیادہ ہوا۔ ایسا ہی سب نے متفق ہوکر پے ہم اور متواتر وہی کہا جو اول نے کہا تھا اوس سے گمان اوسکا بہ نسبت سابق زیادہ ہوتا گیا یہان تک کہ آخر اوسکو یقین ہوگیا کہ مین فی الواقع سخت مریض ہون کیا میرے شاگرد سب کے سب جھوٹے ہین ایسا کبھی نہین ہوسکتا ایک نہ سہی دو سہی۔ اور دل مین کہا کہ میری عورت کو مجھسے محبت کامل نہین کیونکہ میرا یہ حال اور اوسنے مجھے اطلاع تک نہین کی اور نہ کچھ حال پوچھا ہے اپنے حسن کے غرور مین مست ہے اور میری کچھ پرواہ نہین رکھتی اوس سے تو ہزار درجہ میرے طالب علم ہی اچھے اور خیرخواہ ہین فوراً غصہ مین آکر گھر کو روانہ ہوا اور دروازہ زور سے کھولا لڑکے بھی اوسکے پیچھے جاتے تھے۔ عورت نے کہا میان خیر ہے آپ بہت جلدی تشریف لائے ہو خدا آپ کو سلامت رکھے میان نے جواب دیا کہ شاید تو اندھی ہے تجھے کچھ نظر نہین آتا میرے چہرہ کا حال دیکھ کہ کیسا ہوگیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے دل مین مجھسے کچھ نفاق اور بغض ہے ورنہ مین بخار کر بدحال پڑا ہون اور تو کہتی ہے کہ خیر ہے کیا مین اپنے حال سے ناواقف ہون تجھسے تو میرے لڑکے ہی زیادہ تر خیرخواہ ہین سچ ہے کہ عورتون کی دوستی پر کیا بھروسا ہے بیت بود ہیوفائی سرشت زنان ٭ میاموز کردار زشت زنان ٭ آخر میان نے کہا کہ اگر تو اندھی اور بہری ہوگئی ہے تو تیرا اسمین کیا قصور مین تو اپنے حال مین لاچار ہون۔ عورت نے کہا میان خفہ مست ہو جیسے مین آئینہ لاتی ہون آپ اوس سے اپنے چہرہ کا حال ملاحظہ فرماوین کہ

بالکل خیر و عافیت ہے صرف آپکا وہم اور وسواس ہے میان نے خفہ ہوکر کہاکہ اسقدر چالاکی
کیون کرتی ہے اور مجھے باتون مین بہلاتی ہے مین تو جانتا ہون کہ تجکو مجھے قدیم سے بغض اور عناد
ہے۔ غرضکہ میان اور بی بی کے درمیان اس امر مین بہت گفتگو ہوئی آخر میان بسبب غلبہ
مرض موہومہ کے بستر بچھواکر بیمارون کی طرح پڑ گئے اور کہاکہ سر میرا گران ہوگیا ہے اور مرض
غلبہ کرتا جاتا ہے۔ آخر اسی وہم اور وسواس مین بیماری کے خوف سے آہ و نالہ کرنا مثل
حقیقی بیمارون کے شروع کیا اور مرض وہم مین سخت مبتلا ہوئی۔ غرضکہ بچون کا یہ افسون استاد پر
کارگر ہوگیا اور استاد نے اپنے آپکو حقیقی بیمار تصور کرکے بچون کو چند روزہ رخصت دیدی اور
اونکا مقصد دلی حاصل ہوا۔ اور قرشی نے اسی باب مین ایک اپنی حکایت بیان کی ہے کہ مجھے
درمیان سن صبا کے استسقا طبلی لاحق ہوا اور تمام اطبا میری زندگی سے مایوس ہوگئے۔
اور مین نے بھی اپنے دل مین سمجھ لیاکہ یہ مرض علاج پذیر نہین اب مین ضرور مرجاؤنگا اسلیے سب
علاج معالجہ چھوڑ کر زہاد اور عباد کے خدمت مین حاضر ہونا شروع کیا وہ حضرات جمع ہوکر میرے
پاس قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور اشعار اور ابیات کو نغمات لذیذہ سے ادا کرتے تھے۔
اس سے مرض مذکورہ مین مجھی کچھ خفت معلوم ہوئی اور اطبا پر میرا ظن فاسد ہوا اور مین نے
پرہیز تمام چھوڑ دئے اطعمہ اور میوجات وغیرہ سے جو کچھ ملتا کسیکو نچھوڑتا تھا پس مین ان
سے اول ہی مجھے شفا ہوگئی۔ اور منقول ہے کہ اوسکے طبیب ہونے پر بھی حادثہ باعث
ہوا تھا ورنہ اس سے پہلے اوسے طب کا مطلق شوق نتہا کیونکہ اطبا پر ظن اوسکا فاسد
ہوا تھا۔ اور اسی قبیل سے ہے کہ مکان تنگ پر چلنے سے وہ آدمی گرجاتا ہے جسکو خیال
مین گرنا متصور ہو ورنہ معمارین کو جو رشن ہوا مین بادھڑک اوسپر چلتے ہین کچھ
خوف اور اندیشہ نہین چنانچہ بازیگرون اور نٹون مین یہ امر مشہود ہے۔ باعث اوسکا فقط یہی ہے
کہ بسبب مشق ہر روزہ کے گرنا اونکے ذہن مین متصور نہین بخلاف فریق اول کے۔ الغرض تاثیر
امور نفسی کی جو سوا امور مذکورہ بالا کے ہین یقیناً ثابت اور متحقق ہے اور تصورات اور توہمات
کو احداث حوادث مختلفہ مین دخل تمام ہے۔ غایۃ الامر یہ ہے کہ حسب تقاضاے مقام اور مقتضاے
محل کے صدور آثار کا درجون مین متفاوت ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر بلکہ اظہر ہے اسمین کسی نوع
کا خفا نہین۔ اور نیز واضح ہو کہ جیسا بدن نفس سے منفعل ہوتا ہے ویسا ہی نفس بھی بدن سے
منفعل ہوتا ہے فان لکل من النفس والبدن تاثیر فی الآخر۔ اسلیے کہ جو مزاج اور خلط بدن پر

غالب ہوتی ہے اوس سے اخلاق مناسبہ نفس مین پیدا ہوجاتے ہین مثلاً جب بوجہ کسی سبب کے خلط سوداوی بدن پر غالب ہوتی ہے تو نفس مین خوف اور توحش اور فکر فاسد وغیرہ امور پیدا ہوتے ہین - اور جب خون رقیق اور صاف بدن مین زیادہ ہوجاتا ہے تو خوشی اور فرحت اور طول امل وغیرہ ظاہر ہوتے ہین - اور جب حرارت مزاج یا صفرا غالب ہوتا ہے تو نفس شجاعت اور دلیری اور حدت کی طرف مائل ہوجاتا ہے اور جب رطوبت یا بلغم بدن پر غالب ہوتی ہے تو نامردی و سکون وغیرہ امور مناسبہ نفس مین سرزد ہوتی ہین

باب ششم احتباس اور استفراغ کے بیان مین

- پوشیدہ نرہے کہ چھٹا قسم ستہ ضروریہ کا احتباس اور استفراغ ہے - یعنی مواد صالح کو بدن مین روکنا اور مواد ردیہ کو بدن نکالنا - کیونکہ جیسا بعض چیزون کا بدن سے نکالنا ضروری ہے ویسا ہی بعض چیزون کا بدن مین رکھنا بھی لازم ہے اور اسمین دو فصلین ہین

فصل اول وجہ ضرورت احتباس اور استفراغ مین

- وجہ ضرورت استفراغ کی یہ ہے کہ بقاے بدن سواے غذا کے محال ہے اور یہ ظاہر ہے محتاج بدلیل نہین اور وجود ایسی غذا کا کہ تمامہ جوہر عضو سے مستحیل ہوجاوے بھی ناممکن - کیونکہ ہر ہضم مین کچھہ نہ کچھہ فضلہ باقی رہجاتا ہے - چنانچہ فضلہ ہضم اول کا براز اور فضلہ ہضم ثانی کا بول اور فضلہ ہضم ثالث اور رابع کا عرق اور میل اور منی وغیرہ ہے - پس یہ فضلہ اگر بدن اور روح مین باقی رہے اور اپنے وقت مقررہ پر مخرج معین سے خارج نہو تو یا ضرور بدن مین فاسد ہوجائیگا اور غذاے جدید کہ اوس سے ملیگی وہ بھی بسبب فساد غذاے اول کے فاسد ہوجائیگی اور آدمی اوس سے ہلاک ہوجائیگا - پس جبتک کہ استفراغ نہو اور کوئی صورت خلاصی کی نہین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ استفراغ کی حفظ صحت کے لیے از بس ضرورت ہے - اور وجہ اضطرار احتباس کی یہ ہے کہ بدن مین ہمیشہ تحلیل ہوتی رہتی ہے - اسلیے جسم عوض ما یتحلل کا ہر وقت محتاج رہتا ہے چونکہ استعمال غذا کا ہر وقت اور ہر آن مین غیر ممکن ہے اسلیے ضرور ہوا کہ کسی قدر غذا اعضا کے پاس بطور ذخیرہ کے رہے تاکہ جبتک غذاے جدید وارد بدن نہو تب تک غذا ذخیرہ شدہ عوض ما یتحلل ہوتی رہے - پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ احتباس مثل استفراغ کے منجملہ ضروریات ہے - اسلیے حکیم علی الاطلاق نے استفراغ اور احتباس کے لیے کئی اسباب خلقت انسانی مین ودیعت رکھی ہین اور اونکے حصول کے لیے قوی مختلفہ جنکا ذکر عنقریب آتا ہے مقرر کیے ہین - چنانچہ ہر ایک قوت اپنے اپنے کام مین شب و روز مشغول ہے جب کسی قوت مین کسی نوع کا قصور سرزد ہوتا ہے تو خارج بدن سے واسطے احتباس یا استفراغ کے قوی کی اعانت کیجاتی ہے تاکہ

ے۱ یعنی پیدا ہوتی ہین ۱۲
ے۲ بہادری ۱۲
ے۳ تیزی ۱۲
ے۴ جمع مادہ ۱۲
ے۵ حرکت ۱۲
ے۶ تو ۱۲
ے۷ بدل ۱۲
ے۸ خداوند تعالی ۱۲
ے۹ نہایت ۱۲

وہ اپنے کار مفوضہ مین مصروف رہے ۔ اور معطل نہو ۔ اسی لیے اطبا نے لکھا ہے کہ اعانت اور امداد طبیعت کی واجب ہے پس حالت قبض مین ضرور ہے کہ چرب شوربون کثیر السلق اور بقولات ملینہ (مثل پالک اور شلغم وغیرہ کے) اور دیگر اشیاے مزلقہ سے طبیعت کو مجیب کرین ۔ اور اغذیہ اور ادویہ قابضہ سے اجتناب کرین کیونکہ قبض ہونے سے ماسوا اسکے کہ بھوکھ کم ہوتی ہے اور کئی مضار سرزد ہوتے ہین ۔ اور نیز تلیجات مسہلہ اور حقنہ جات ملینہ سے طبیعت کی تلمین کرین ۔ اور حقنہ روغن کا مشائخون کے لیے نافع ہے کیونکہ روغن سے تلیین اور تسخین اور ترطیب امعا ہوتی ہے ۔ اور اگر طبیعت دو وقت سے زیادہ مجیب ہوا اور فضلہ بھی نرم ہو تو قابضات کی استعمال کرین مثل غذاے سماقیہ اور حصرمیہ اور تفاحیہ اور زرشکیہ کی اور اغذیہ اور ادویہ ملینہ سے احتراز کرین ۔ چونکہ بیان احتباس اور استفراغ کا بیان قوی اربعہ پر (جوکہ خدا تعالے نے ہر ایک عضو مین خادم قوت غاذیہ کی مقرر کی ہین) موقوف ہے جنکا ذکر باب دوم مین بھی کیا گیا ہے لہذا اول مقدمہ کے طور پر بیان قوی اربعہ کا کیا جاتا ہے ۔ **مقدمہ** واضح ہو کہ حکیم مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر ایک عضو مین چار قوتین موضوع کی ہین جنپر ہضوم اربعہ اور احتباس اور استفراغ وغیرہ امور نافع بدن انسانی منحصر ہین ۔ ایک انمین سے قوت جاذبہ ہے جوکہ دوسرے عضو سے غذا کو اپنی طرف کھینچکر لاتی ہے ۔ دوسری قوت ماسکہ ہے جوکہ غذا یا شے مجذوبہ کو اپنی عضو مین مدت معین تک ٹھہراتی ہے ۔ تیسری قوت ہاضمہ ہے جوکہ غذا مجذوبہ ممسوکہ کو ہضم کرتی ہے ۔ چوتھی قوت دافعہ ہے جوکہ دوسری عضو یا خارج بدن کیطرف فضلہ کو دفع کرتی ہے ۔ قوی اربعہ کی تشریح کے لیے بیان ایک تمثیل لکھی جاتی ہے مثلاً مثانہ ایک عضو ہے جسکو ہندی مین پھوکنا بولتے ہین اور مکان اسکا درمیان عانہ اور دبر کے ہی یہ عضو اوعیہ بول ہے اسمین گردون سے حالبین اور برابخ کے رستہ بول آکر جمع ہوتا ہے ۔ اسمین بموجب قاعدہ مستمرہ ہر عضو کی چار قوتین موضوع ہین ایک قوت جاذبہ جوکہ غذا اس عضو کے عروق سے کھینچکر لاتی ہے ۔ دوسری قوت ماسکہ ہے جوکہ بول مدفوعہ اور غذای مجذوبہ کو مدت معین تک اوسمین ٹھہراتی ہے اور بول کو باعث ماسکہ کے باہر نہین جانے دیتی ۔ تیسری قوت ہاضمہ ہے جو غذای مجذوبہ عضو نیہ کو ہضم کرتی ہے ۔ چوتھی قوت دافعہ ہے جوکہ بول کو بروقت ارادہ مخرج معین کی طرف براہ احلیل دفع کرتی ہے ۔ علی ہذا القیاس ہر عضو مین چار قوت موضوع ہین ۔ اور باذن خالقہا ہر ایک اپنے اپنے کام مین

معروف ہے۔ بعد تمہید ہذا کے اب موجبات استفراغ اور احتباس کے لکھے جاتے ہین۔ چنانچہ اول
احتباس کے اسباب بیان کیے جاتے ہین۔ مخفی نرہے چونکہ اسباب احتباس کے بہت ہین اور سب کو
بیان کرنا موجب طوالت[1] اور ملالت[2] ہے لہذا بعض کو چھوڑ کر بعض بیان کیے جاتے ہین۔ پس کبھی
احتباس بسبب شدت قوت ماسکہ کے ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب قوت ماسکہ قوی ہوگی تو فضلہ
نہین چھوڑیگی۔ اور کبھی ضعف قوت ہاضمہ کے لیے احتباس سرزد ہوتا ہے۔ باعث اوسکا یہ ہو کہ قوت
ضعف ہاضمہ کی غذا سے دیر سے ہضم ہوگی اور عرصہ دراز تک شکم مین محتبس رہیگی کیونکہ استفراغ
ہضم پر موقوف ہے جبتک ہضم بخوبی نہین ہوگا استفراغ بھی نہین ہوگا۔ بشرطیکہ قوت دافعہ
فضلہ کو دفع نکرے ورنہ سوای ہضم کے بھی بسبب دفع قوت دافعہ کے فضلہ خارج ہوجائیگا۔ اور
کبھی بباعث ضعف قوت دافعہ کے احتباس ہوگا اسلیے کہ جب قوت دافعہ مین ضعف ہوگا
تو فضلہ شکم مین بند رہیگا اور قوت دافعہ بسبب ضعف کی فضلہ کو دفع نکرسکے گی۔ اور کبھی احتباس
بموجب تنگی راستہ خروج فضلہ کے ہوگا۔ اسصورت مین اگرچہ فضلہ رقیق کا استفراغ ہوجائیگا
لیکن فضلہ غلیظ بند رہیگا۔ اور کبھی باعث احتباس کا سدہ مجاری اور غلاظت ماوہ مندفعہ کے
ہوتا ہے اسلیے فضلہ خواہ رقیق ہو خواہ غلیظ نکل نہین سکتا۔ اور کبھی موجب اوسکا کثرت مادہ مندفعہ
کے ہوتی ہے اور معلوم ہے کہ جب مادہ زیادہ ہوگا قوت دافعہ اوسکی اخراج پر قادر نہین ہوگی۔
اور کبھی باعث احتباس کا لزوجت مادہ کی ہوتی ہے پس ظاہر ہے کہ مادہ لزج اعضا سے چمٹ
جاویگا اور بسہولت اوسکو نہین چھوڑیگا اور جلدی مندفع نہین ہوگا۔ اور کبھی باعث احتباس کا
عدم احساس حاجت براز ہوگا یعنی آدمی کو معلوم نہین ہوگا کہ مجکو حاجت براز ہوتی ہے۔ باعث
اوسکا یہ ہے کہ مابین مرارہ (جو اوعیہ صفرا ہے) اور امعا کے (جو محل براز ہے) سدہ ہوجاتا ہے
پس اس باعث سے صفرا کہ موجب استفراغ فضلہ ہے امعا پر نہین گریگا اور آدمی دفع براز سے
خبردار نہوگا۔ اور قولنج یرقانی پیدا ہوگا۔ اور کبھی موجب احتباس کا توجہ طبیعت کا دوسری جہت
کو ہوگا جو کہ غیر جہت دفع فضلہ کے ہے جیسا حالت بحرانی مین بول و براز کا ہے بند ہوجاتا ہے کیونکہ
توجہ طبیعت کا دوسری طرف ہوتا ہے یعنی مادہ سے قے اور نزاف اور عرق وغیرہ سے دفع ہوجاتا ہے
چنانچہ بیان اجمالی ہر ایک کا دوسری فصل مین عنقریب آتا ہے۔ اور استفراغ چونکہ احتباس کی
ضد ہے لہذا اسباب استفراغ کے مخالف موجبات احتباس کی ہونگے چنانچہ موجب استفراغ
کی بھی مثل موجبات احتباس کے مختلف ہین۔ یہ بات چونکہ شرح طلب ہے لہذا استفراغ کے

[1] درازی ۱۲
[2] رنج ۱۲
غیر مشہور ۱۲
مشہور ۱۲
بند ۱۲
نکالنے ۱۲
یعنی وہ قولنج جس کے سبب سے درمیان معا اور مرارہ کے قولنج یرقانی

اسباب بھی تشریحاً لکھے جاتے ہین - مخفی نرہے کہ کبھی استفراغ کے لیے ضعف قوت ماسکہ کا باعث ہوتا ہے
کیونکہ جب قوت ماسکہ مین ضعف ہوگا فضلہ بند نہ کر سکے گا - اور کبھی شدت قوت ہاضمہ اور دافعہ کے لیے
ہوتا ہے - باعث اسکا یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب ہضم قوی ہوگا تو فضلہ جلدی منہضم ہوکر مستفرغ ہو جائیگا
- مگر یہ استفراغ بشرط عدم ضعف قوت دافعہ کے وقوع مین آتا ہے ورنہ درصورت ضعف دافعہ
کے فضلہ باوصف تجویدِ ہضم کے بند اور محتبس رہیگا - اور ایسا ہی جب دافعہ قوی ہوگا تو فضلہ
بسہولت دفع ہو جائیگا - اور کبھی باعث استفراغ کا عدم سدہ مجاری خروج فضلہ کا ہوتا ہے
اسیلیے فضلہ رقیقہ اور غلیظہ بسہولت نکل جائیگا - اور کبھی موجب اوسکا رقت مادہ مستفرغہ کے
ہوتی ہے اسلیے مادہ بسبب رقت قوام کے جلدی خارج ہو جائیگا - اور کبھی باعث اوسکا عدم
لزوجت مادہ مستفرغہ کی ہے کیونکہ فضلہ بسبب عدم لزوجت کے خلل اعضا مین متشبث اور متمکن
نہوگا - اور کبھی باعث اوسکا وجود حس حاجت براز ہے - باعث عدم سدہ کے درمیان مرارہ
اور امعا کے - کیونکہ جب صفرا اپنے اوعیہ سے گر کر امعا کو لذع کریگا فوراً حاجت براز کی آدمی
کو محسوس ہو جائیگی اور فضلہ دفع ہو جائیگا - اور کبھی موجب اوسکا توجہ طبیعت کا جہت
دفع فضلہ کے ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب توجہ طبیعت کا طرف دفع فضلہ کے ہوگا اور غیر جہت سے طبیعت
راغب ہوگی تو فضلہ کو ضرور جلدی نکالدیگی اور احتباس نہین ہوگا - اور استفراغ مفرط
بدن کو سرد اور خشک کرتا ہے کیونکہ خروج رطوبت کا افراط سے موجب تجفیف جوہر اعضا کا ہے
اور چونکہ مادہ حرارت (یعنی رطوبت) مستفرغ ہو جائیگا اسیلیے برودت بھی غالب ہو جائیگی
ہان اگر استفراغ مفرط نہو اور معتدل مادہ مستفرغہ بلغم ہو تو استفراغ مفرط موجب تسخین ہوگا اور
باعث تبرید - اور ایسا ہی اگر مادہ مستفرغہ سودا ہو تو موجب ترطیب بالعرض ہوگا کیونکہ انعدام
ایک ضد سے دوسری ضد غالب ہوگی مثلاً سودا جب کم ہو جائیگا خون غالب ہو جائیگا پس
قلت سودا سے غیر مفرط مرطب بدن ہے مجفف نہین ہو سکتی - اور نیز استفراغ مفرط موجب
ضعف دل ہوتا ہے - اور کبھی استفراغ مفرط سے امراض آلیہ مثل سدہ اور تشنج اور [illegible]
عارض ہوتے ہین کیونکہ عروق کو یبوست مفرط حاصل ہوتی ہے - اور ایسا ہے احتباس مفرط
باعث سدون اور عفونت اور تولد حمیات اور ثقل بدن اور کسل اور سقوط خواہش طعام ہوتا ہے
اور نیز احتباس مفرط سے استسقاء اور تشنج رطب وغیرہ امراض کذائیہ عارض ہوتی ہین اور اس سے
حرارت غریزی نیند ہوکر ناریہ کیطرف مستحیل ہو جاتی ہے - اور گاہے بسبب انطفاء حرارت غریزی کے

[illegible]

سوء مزاج بالکل بدن پر غالب ہوتی ہے - اور کبھی احتباس مفرط سے بدن پر رطوبت غالب ہوتی ہے
- اور کبھی سبب تجدید مواد یا حدت مادہ کے تفرق اتصال عارض ہوتا ہے اور بدہضمی بھی اس سے ظاہر
ہوتی ہے - اور اورام اور بثور کا بھی موجب بنجاتا ہے - اور اعتدال دونون مین کہ ہر ایک اپنے وقت
حاجت مین واقع ہو طبعاً یا اختیاراً موجب حفظ صحت بدن ہے **فصل دوم اقسام استفراغ کے بیان مین**
اور اسمین کئی انواع ہین - چونکہ اس فصل مین اقسام استفراغ کے تشریح کیجاینگے - اسلیے اول بطور
تمہید کے چند امور معتبرہ فی الاستفراغ جو کہ علماء متقدمین نے لکھے ہین اور استفراغ مین انکو ملحوظ
رکھنا ازبس ضروری ہے بیان کیے جاتے ہین **تمہید** - مخفی نرہے کہ شروط مذکورہ ذیل کو ہر ایک
استفراغ مین ملحوظ خاطر کرنا ضروری ہے اگر ایک بھی مفقود ہوگا تو استفراغ ممنوع ہوگا - امر اول
امتلاء بدن مواد موذیہ سے ہے خواہ بحسب الکمیت ہو خواہ بحسب الکیفیتہ - پس خلاء بدن مواد موذیہ
سے مانع استفراغ ہے تاکہ مواد صالحہ بدن سے خارج نہووین - امر دوم قوت جمیع قوی کی ہے
یعنی حیوانی - نفسانی - طبیعی - پس ضعف قوی مذکورہ کا مانع استفراغ ہے - مگر بعض اوقات مین
خوف ترک استفراغات کا بہ نسبت ضعف قوت کے زائد ہوتا ہے لہذا اس صورت مین استفراغ
ضروری ہے بعدہ تقویت معدہ کی مقویات مناسبہ اغذیہ اور ادویہ سے کرنی چاہیے - امر سوم
لحاظ مزاج ہے پس افراط حرارت اور یبوست اور افراط برودت اور قلت خون مانع استفراغ ہے
- امر چہارم لحاظ سحنہ ہے پس افراط لاغری اور تخلخل کا - اور ایسا ہی افراط موٹاپہ کا مانع
استفراغ ہے - امر پنجم اعراض لازمہ ہین پس حدت اور اسہال معدہ کی اور ایسا ہی قرحہ معاء
کا مانع استفراغ ہے - امر ششم سن سال مستفرغ ہے پس سن شیخوخت یعنی پیری اور سن طفولیت
مین استفراغ ممنوع ہے - امر ہفتم وقت ہے - پس ایام نہایت سرد اور نہایت گرم مین استفراغ
نچاہیے - امر ہشتم - بلد اور مکان ہے پس نہایت سرد اور نہایت گرم شہرون مین استفراغ
ناجائز ہے - امر نہم - پیشہ اور صناعت مستفرغ ہے پس جسکا پیشہ شدید التحلیل اور کثیر التعب
ہو اوسکو استفراغ ممنوع ہے جیسے مزدور حمام اور پانڈی اور گاری کش وغیرہ - امر دہم
لحاظ عادت ہے پس جسکو عادت استفراغ کی نہو اوسکو دوا قوی نہ دینی چاہیے - اور جاننا چاہیے
کہ علاوہ امور مذکورہ بالا کے ہر ایک استفراغ مین پانچ امور مقصود ہوتے ہین - امر اول یہ کہ بدن
سے وہ خلط نکالی جاوے جو کہ کیفیت یا کمیت سے اوسکو ایذا دیتی ہے یعنی حتی الوسع خلط غیر موذی کو
بدن سے نہ نکالا جاوے - امر دوم یہ کہ اخراج مواد موذیہ کا مدت اوسقدر ہو جسقدر بدن برداشت کر سکے اور

اور ضعف اور غشی اوسمین طاری نہو۔ لیکن طبیب اس امر مین چست اور چالاک ہونا چاہیے ایسا نہو کہ کثرت استفراغ سے ڈر کر استفراغ کو بند کردے بلکہ جبتک استفراغ خلط ردیہ اور مادہ موذیہ کا ہوتا ہے اور مریض بھی برداشت اور تحمل کرسکتا ہے وہان تک افراط سے ہرگز خوف نکرے۔ امر سوم یہ کہ استفراغ اوس جہت سے ہونا چاہیے جس طرف مادہ کی میل ہو پس مادہ غثیان کا قے سے نکالا جاوے اور مادہ مغص اور پیچش کا اسہال سے دفعہ کیا جاوے وعلی ہذا القیاس۔ امر چہارم یہ ہے کہ مادہ مستفرغہ مخرج طبیعی سے نکالا جاوے چنانچہ اگر مادہ محدب کبد مین ہو تو اوسکو اعضاء بول سے خارج کرنا چاہیے اور اگر مقعر کبد مین ہو تو اوسکو امعا سے نکالنا مناسب ہے پس اگر اسکا خلاف کیا جاوے تو امر طبیعی کے مخالف ہوگا اور طبیعت اور دوائین باہم معارضہ دافع ہوگا۔ اور نیز مناسب ہی کہ جس عضو کی طرف مادہ کو منتقل کیا جاوے اخس اور ارذل ہو مثلاً اگر نزلہ ہو تو اوسکی مادہ کو ناک کیطرف انتقال کرکے استفراغ کرنا مناسب ہے۔ یہ نہین چاہیے کہ مواد نزلہ کو شش کیطرف مائل کیا جاوے تاکہ نفث اور تہوک سے استفراغ ہو کیونکہ اسمین شش کو خطر عظیم ہے۔ اور ضرور ہے کہ عضو منقول الیہ عضو ماؤف کا مشارک قریب ہو تاکہ خروج مادہ کا سہل طور پر کیا جاوے (مثلاً مادہ امعا کا مثانہ سے نہ خارج کیا جاوے) جیسے باسلیق دائین ہاتھ کی امراض کبد کے لیے پس مادہ کبد کا قیفال کے راستہ نہ نکالنا چاہیے۔ اور نیز اس امر کا لحاظ ضروری ہے کہ عضو منقول الیہ مادہ منتقلہ پر صابر اور متحمل ہو اسی لیے مادہ نزلہ کو ریہ کیطرف انتقال نہ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ حادہ نزلہ سے ریہ مین قرح ہو جاوے۔ امر پنجم یہ ہے کہ استفراغ بعد النضج ہو۔ پس نضج امراض مزمنہ طویلہ مین تو واجب ہے اور امراض حادہ مین مستحب ہے ضروری نہین ہان اگر مادہ خبیثہ خروج پر مستعد ہو اور یہہ خوف ہے کہ اعضاء شریفہ اور رئیسہ پر گر کر اونکو فاسد کریگا تو اوسوقت مواد غیر نضیجہ کو استفراغ کرین۔ اسلیے کہ ضرر استفراغ مواد غیر نضیجہ کا بہ نسبت ضرر ترک استفراغ کے کمتر ہے۔ اور کبھی مادہ موذیہ کو عضو شریف سے عضو خسیس کیطرف منتقل کرتے ہین اگرچہ عضو مجذوب الیہ سے مادہ موذیہ کا استفراغ نہ کیا جاوے لحصول الغرض المطلوب۔ جیسے محاجم بلا شرط اور ایلام ہی مادہ کو فوق سے اسفل کیطرف جذب کرتے ہین یا دائین سے بائین کو یا آگے سے پیچھے کو اور اسکا عکس ہے۔ اور جذب مادہ کا کبھی خلاف جہت بعیدہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی خلاف جہت قریبہ کے جانب۔ مثلاً جسکے نتھنے سے خون کثرت سے جاری ہو پس باسلیق سے خون اوسکا جاری کرنا جذب خلاف جہت قریبہ مین ہے۔ اور ہر دو بازو بدن سے خون نکالنا خلاف جہت بعیدہ کیطرف جذب ہے کذا فی مختصر الکلیات اور جذب مادہ مین

انتقال مادہ کا کیا گیا ہی ۱۲

سے مواد نضیج نایافتہ ۱۲

سے یعنی وہ عضو جسکی طرف مادہ جذب کیا گیا ہو ۱۲

سلہ یعنی حصول غرض مطلوب کے واسطے ۱۲

یہ شرط ہی کہ عضو مجذوب عنہ اور مجذوب الیہ دو جہتون (طول اور عرض) مین بعید نہو وین بلکہ ایک جہت
مین بعید ہو وین خواہ طول مین خواہ عرض مین۔ پس جب مادہ ورم دست راست مین ہو تو اوسکو
بائین پاؤن کیطرف نہ جذب کرین کیونکہ اسمین مخالفت دو جہتون مین ہے یعنی فوق سے طرف اسفل کے
اور داہنی سے طرف بائین کے۔ بلکہ اس صورت مین یا تو جذب مادہ کا بائین ہاتھ کیطرف کیا جاوے
یا داہنی پاؤن کے جانب۔ لیکن ثانی اولی ہے۔ اور لائق ہے کہ جذب مادہ کا حالت امتلا مین نکیا جاوے
۔ اور مناسب ہی کہ اول جذب مادہ سے عضو مجذوب عنہ کی درد کی تسکین کیجاوے اسلیے کہ درد جاذب
مواد ہے۔ ورنہ تیرا جذب اور اوسکا جذب باہم متعارض ہونگے۔ اور ایسا ہی ضرور ہے کہ جس حالت مین
عضو مجذوب عنہ پر مواد گر رہا ہو تب بھی جذب نکیا جاوے اسلیے کہ جذب مادہ سے اور مواد آتا جائیگا
۔ اور جب فصد اور اسہال دونون ایک وقت مین واجب ہون۔ اور اخلاط بدن مین نسبت طبعی پر
موجود ہون (نسبت طبعی اخلاط کا ذکر ابھی آتا ہے) پس چاہیے کہ اس صورت مین اول فصد کرین
پس اگر فصد کے بعد کوئی خلط غالب ہو جاے تو اسکا استفراغ کرین۔ اور اگر اخلاط نسبت طبعی پر واقع
نہین پس دیکھنا چاہیے کہ کون سی خلط غالب ہے اگر خون غالب ہے تو بھی اول فصد کرین اور اگر خون
غالب نہو بلکہ کوئی اور خلط اخلاط باقیہ سے غالب ہو تو بقدر ضرورت اول اوسکا استفراغ کرین بعد
اوسکی فصد لین۔ مگر مناسب ہی کہ فصد اور استفراغ مین چند روز کی مہلت ہو تاکہ ضعف عارض نہو۔
اور نسبت طبعی اخلاط مین اختلاف ہے۔ جو اس بات کے قائل ہین کہ تغذیہ اعضا مین خون مع دیگر اخلاط
کے کام آتا ہے اونکا یہ قول ہے کہ خون بدن مین تمام اخلاط کی نسبت زیادہ ہے اوس سے کم سودا بعدہ
بلغم بعدہ صفرا۔ لیکن انہون نے نسبت ثلث یا ربع وغیرہ کے اخلاط مین بیان نہین کیے۔ لیکن
فاضل علامہ نے اونکے مذہب کی مطابق نسبت بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ خون تمام اخلاط کا نصف
ہے اور سودا ثلث اور بلغم ربع اور صفرا خمس ہے کیونکہ اعضا متغذیہ بالدم اکثر ہین اور بعدہ اعضا
متغذیہ بالسودا بعدہ اعضا متغذیہ بالبلغم بعدہ اعضا متغذیہ بالصفرا۔ مگر علامہ نے اپنی دعوی پہ
کوئی دلیل بیان نہین کی۔ اور اطبا نے اس قاعدہ کو کئی وجہ سے مخدوش کیا ہے۔ از انجملہ ایک یہ ہے
کہ کسور ثلث اور ربع اور خمس باہم جمع ہو کر نصف سے زیادہ ہو جاتے ہین اور یہ ظاہر ہے۔
اور دوسری یہ کہ اعضا متغذیہ بالبلغم اگرچہ کم ہین لیکن ذخیرہ اوسکا بدن مین رہتا ہے تاکہ
وقت فقدان غذا کے بدن کے لیے غذا ہو جاوے بنا بر علیہ لائق ہے کہ مقدار بلغم کا سودا سے
زیادہ ہو۔ اور ایسا ہی عضو متغذی بالصفرا اگرچہ صرف ریہ ہے لیکن صفرا بہ نسبت سودا کی منافعہ

مین خرچ ہوتا ہی اسلیے لازم ہوا کہ مقدار صفرا کا بہ نسبت سودا کے اکثر ہو ۔ اور جو لوگ صرف خون ہی سے
تغذیہ اعضا کا مانتے ہین (ومنہم المسیحی) اونکا یہ مذہب ہی کہ خون بلغم سے بدن مین چھ حصہ زیادہ ہے
اور بلغم خون کا چھٹا حصہ ہے ۔ اور بلغم بھی صفرا سے چھ حصہ زیادہ ہے اور صفرا بلغم کا چھٹا حصہ ہی
۔ اور صفرا سودا سے ایک ربع زائد ہے اور سودا بہ نسبت صفرا کے ایک ربع کمتر ہے ۔
انکے نزدیک سودا سب اخلاط سے کمتر ہے بخلاف قول اول کے کہ اونکے نزدیک سودا درجہ دوم ہی ہے
اور صفرا سب سے کمتر ہے ۔ یہ لوگ حمیات کی زمان نوبت اور فترہ سے اخلاط مین یہ نسبت نکالتے ہین ۔
اور بعض فریق ثانی مین سے صرف زمان نوبت حمیات سے نسبت مابین اخلاط تصور کرتے ہین پس کہتے ہین کہ
خون تمام اخلاط سے بدن مین زائد ہے اور بلغم خون سے ایک ربع کم ہے یعنی بہ نسبت خون کی اوسکی
تین ربع ہین ۔ اور سودا ثلث خون کا ہے اور صفرا ربع خون کا عندالاطبا یہ حساب بھی کئی وجہ
سے مخدوش ہے ۔ منجملہ اوسکے ایک یہ ہے کہ بالفرض اگر نسبت مذکورہ صحیح ہو تو ابدان محمومین مین موجود
ہوسکتی ہی والکلام فی اخلاط الاصحاء بل الابدان المعتدلۃ واین ہذا من ذالک ۔ والتفصیل فی شرح القانون
۔ بالجملہ کسی نے کچھ لکھا ہے کسی نے کچھ کہا ہے کوئی مفید یقین نہین ہوسکتا ۔ اسلیے کہ ہر ایک مذہب پر اعتراض
کئے گئے ہین ۔ والعلم عند اللہ سبحانہ ۔ بالجملہ جب مقدار اخلاط کا زیادہ ہو اور اخلاط نسبت طبعی پر محفوظ ہون
اور وہ یہ ہے کہ خون سب سے زیادہ اور بلغم اوس سے کم اور صفرا اوس سے کم اور سودا سب سے کم ہو تو اول
فصد لینا چاہیے ۔ بعد فراغ امور تمہیدیہ کے انواع استفراغ کے بیان کئے جاتے ہین ۔ **نوع اول**
جماع کے بیان مین ۔ چونکہ ذکر اسکا باب چہارم مین گذر گیا ہے لہذا اسکا اعادہ نہین کیا گیا **نوع دوم**
بول کے بیان مین ۔ اور اسکو تفسرہ بھی کہتے ہین ۔ جاننا چاہیے کہ بول فضلات ہضم کبدی اور عروقی
مین سے ایک فضلہ ہے کہ احلیل اور فرج سے خارج ہوتا ہے اور اسمین دو چیزین ہین جنکے ذریعہ سے اطبا
احوال بدن پر استدلال کرسکتے ہین ۔ مائیتہ ۔ اور رسوب ۔ اور ہر ایک اونمین سے ہضم کا فضلہ ہے
چنانچہ مائیتہ فضلہ ہضم کبدی کا ہے اور رسوب فضلہ ہضم عروقی کا ۔ اور تشریح اوسکی یہ ہے کہ جب غذا
بواسطہ آب معدہ مین ہضم ہوتی ہے ۔ پس رقیق جسکو کیلوس کہتے ہین عروق ماساریقا کے ذریعہ سے
(جو کہ رگ باب کی شاخین مقعر کبد مین ہین) کبد مین جاتا ہے وہان آکر کیلوس خون ہوجاتا ہے
اور اکثر صفرا اور سودا کا جو کہ خون کے ساتھ متولد ہوا تھا اسجگہ خون سے متمیز ہوتا ہے لیکن
پانی ترقیق خون کے لیے اوسکے ہمراہ رہتا ہے ۔ پھر وہان سے اصول رگ اجوف مین (جنکو عروق شعریہ
کہتے ہین) جو کہ محدب کبد مین ہین نافذ ہوتا ہے ۔ پس اسوقت خون مائیتہ کثیرہ سے مستغنی ہو کر اکثر مائی سے

علحدہ ہوجاتا ہے اور پانی کبد سے کلیتین کو اور وہان سے مثانہ کو جاتا ہے لیکن قدرے مائیت خون مین باقی رہتی ہے جو کہ ساتھ خون کے اعضا مین جاتی ہی یہان تک کہ خون اعضا مین ملتا ہے ۔ پس قدرے پانی بذریعہ عرق براہ مسام تحلیل ہوجاتا ہے ۔ اور باقی برجع القہقری کرتا ہے یعنی پھر کبد مین آکر کلیہ[1] مین پہونچتا ہے اور وہان سے مثانہ تک واصل ہوتا ہے اسلیے بول مہندی والا کا رنگ دار ہوتا ہے اور کثرت عرق سے بول کم اور قلت عرق سے بول زیادہ ہوتا ہے ۔ اور جب ہضم عروقی یعنی ہضم ثالث مین استحالہ خون کا رطوبات ثانیہ سے ہوتا ہے تب رسوبات پیدا ہوتے ہین اور یہ رسوب مائیہ مصاحبہ خون کے ہمراہ ماکر گردہ[2] کیطرف مندفع ہوتے ہین ۔ پس بول سے مختلط ہوکر ملا ہوتے ہین ۔ اور شیخ کے نزدیک رسوب فضلہ ہضم رابع کے ہین لیکن یہ امر خلاف رائے جمہور[3] ہے ۔ اور چونکہ اکثر بول کبد سے جدا ہوتا ہے اور مثانہ مین مدت دراز تک توقف کرتا ہے لہذا دلالت اوسکی کبد اور اخلاط متولدہ[4] فیہما اور مثانہ پر بہ نسبت اعضاء باقیہ کے جنمین وہ عبور کرتا ہے اوضح[5] ہے اور امراض سینہ اور دماغ اور اوجاع مفاصل اور دل اور معدہ اور طحال پر مخفی ہے ۔ اور مزاج بول کا حسب مزاج حیوانات کے مختلف ہوتا ہے ۔ اور رنگت بھی حسب طبائع اونکے متفاوت چنانچہ بیان تفاوت کا عنقریب فائدہ متعلقہ مین آتا ہی ۔ انسانون مین بول کی صحت کی علامت یہ ہے کہ انسان جوان معتدل مزاج مین رنگت پیشاب کی زرد مائل بسرخی ہوتی ہے اور بہت رقیق مانند پانی کے اور بہت غلیظ مانند بول گدھے[6] کے اور زیادہ بودار نہین ہوتا مگر اسمین شرط یہ ہے کہ رنگ دار چیز نہ کھائی ہو چنانچہ بقولات اور ترکاری کھانے سے قارورہ مین سبزی[7] ہموار ہوتی ہے ۔ اور زعفران یا سنا یا خیار شنبہ[8] یا شراب کی استعمال سے زردی یا سرخی مثل اجزا اسے ماکول کے ظاہر ہوجاتی ہے اور جماع خواہ مقرون بانزال ہو یا نہو مغیر لون[9] بول ہے ۔ اور رستے اور اسہال بھی بدستور رہین ۔ اور حنا وغیرہ رنگدار چیزون کا استعمال نہ کیا گیا ہو ۔ اور خواب کے بعد پانی نہ پیا ہو ۔ اور صبح کو پیشاب کیا ہو یعنی تمام رات کا بول ہو اور حبس[10] بول نہ واقع ہوا ہو اور بیداری اور بھوک اور رستے اور غصہ اور جماع اور دیگر حرکات متعبہ اور شراب وغیرہ اسے مغیر لون بول سرزد نہوے ہون ۔ اور پانی بہی ہوئے بہت کم اور بہت زیادہ نہو ۔ اور تھوڑی دیر قبل بول کے کچھ پیا کھایا نہو ۔ اور مدرات کا بھی استعمال نہ کیا گیا ہو ۔ پس اگر بول آدمی خلاف صفات مذکورہ بالا کے ہو تغیر مزاج صحیح کی علامت ہے ۔ عورتون کا بول بہ نسبت مردون کے غلیظ اور سفید ہوتا ہے ۔ اور بول مردون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا بخلاف عورتون کے ۔ اور ابتدائے حمل مین پیشاب پتلا ہوتا ہے ۔ اور آخر ایام مین سرخی لاتا ہے اور ہلانے سے مکدر ہوتا ہی ۔ اور وقت

[1] یعنی الٹی یعنی پیچھے کیطرف چلنا چنانچہ مثنہ مغرب کیطرف اور کر مشرق کیطرف چلنا ہے ۱۲
[2] گردہ ۱۲
[3] تمام ۱۲
[4] یعنی دو خلطین جو کہ جگر مین پیدا ۱۲
[5] ... ۱۲
[6] ... ۱۲
[7] ... ۱۲
[8] ... ۱۲
[9] ... ۱۲
[10] ... ۱۲

نفاس کی اکثر اوقات بول مائل بسیاہی ہوتا ہے - اور بول اطفال شیر خوارہ قدرے مائل بسفیدی ہوتا ہے
- اور بول اطفال نابالغ جوانون سے غلیظ تر ہوتا ہے مگر اطفال شیر خوارہ کا بول قابل اعتبار نہین کیونکہ
اونکے بول مین مائیت دودہ کی بیشتر ہوتی ہے - ہان بعد ایک برس کے اعتبار کے لائق ہے - اور سات برس
کے بعد بخوبی ممکن الاعتبار ہے - اور بول ضعیف شخصون کا سفید اور رقیق ہوتا ہے **فائدہ** اس بیان
مین کہ بول انسان کو اور بولون سے جو کہ اوسکے مشابہ ہین کس طرح سے تمیز کیا جاوے اور معرفت اوسکی
بسبب ظہور دانائی کے طبیب کو نافع اور سودمند ہے - واضح رہے کہ جن چیزون کی آدمی کی بول سے
اشتباہ پڑتی ہے دو قسم پر ہین - قسم اول اشیاے سیالہ ہین جیسے ماء العسل اور سکنجبین اور آب زعفران
اور ماء الجبن اور آب کامہ وغیرہ اشیاے سائلہ متلونہ - فرق کلی بول آدمی اور اشیاے مذکورہ مین یہ ہے
کہ بول آدمی کو جب نزدیک لاوین غلیظ تر معلوم ہوتا ہے اور جب دور لیجاوین صفا معلوم ہوتا ہے
بخلاف دیگر اشیاے سیالہ کے کہ وہ اسکے برخلاف ہین - ماسوا اسکے سکنجبین اور ماء العسل کو لازم ہے
کہ جب شیشہ بول کو اونچا کرین تو شہد کے مانند اونکا نشین معلوم ہوتا ہے اور درمیان شیشہ کے
کچھ بادل سا معلوم ہوتا ہے اور جھاگ ماء العسل کی زرد معلوم ہوتی ہے - اور آبکامہ کا خاصہ ہے کہ
ثفل اوسکا شیشہ کے ایک جانب مین معلوم ہوتا ہے اور ثفل بول کا درمیان شیشہ کے ہوتا ہے
قسم دوم بول اور حیوانون کا ہے مگر فرق درمیان بولون کے جب معلوم ہو سکتا ہے کہ بول حیوانون
کی صفات اول معلوم ہو جاوین اسلیے اسجگہ صفات بول اون حیوانون کے قلمبند کیے جاتے ہین
جو کہ ہمارے شہرون مین پائے جاتے ہین - اگرچہ بعض بول انسان کے بول سے شدید الاشتباہ ہین
اور امتیاز اونکے درمیان مشکل ہے لیکن اگر کوئی زیادہ تجربہ کرے تو غور اور تامل سے فرق دریافت
ہو سکتا ہے - جاننا چاہیے کہ بول گدہے کا قارورہ مین غلیظ تر اور سفید تر معلوم ہوتا ہے گویا چربی
پگہلی ہوئی ہے - اور بول دواب اور گھوڑے کا گدہے سے مشابہت رکھتا ہے لیکن اوس سے
رقیق ہوتا ہے اور خیال مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نصف بالا سے اوسکا صاف اور نصف زیرین اوسکا
گدلا ہے - اور بول استر کا زرد مائل بسیاہی ہوتا ہے اور درمیان اوسکے روئی کی مانند کچھ نظر آتا ہے
اور کثافت دار نہین ہوتا - اور بول گوسفند زردی مائل ہوتا ہے اور آدمی کے بول سے قریب
ہوتا ہے لیکن اسمین قوام نہین ہوتا اور رسوب اوسکا مثل روغن یا ثفل روغن کے ہوتا ہے -
اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند اور آدمی کے ہوتا ہے لیکن اسمین قوام اور ثفل نہین ہوتا اور
بول گوسفند سے صاف تر ہوتا ہے - واضح رہے کہ اگر قارورہ دیر تک پڑا رہیگا تو اوسکا دیکھنا

معتبر نہین - لکھا ہی کہ چھہ گہری (ساعت) کے بعد بول اعتبار سے گذر جاتا ہے - اور شیخ کی نزدیک تو صرف ایک گہری
کے بعد قابل اعتبار نہین رہتا - اور بول ایام گرما مین رقیق اور ایام سرما مین غلیظ ہوتا ہے - طبیب کو
لازم ہے کہ امور متذکرہ صدر کو ملحوظ رکہے - اور جو صاحب غذارات کو کھاوین اور دنکو فاقہ کرین اونکے لیے
وقت شام حکم صبح کا رکھتا ہے اونکا بول شام کو ملاحظہ کرین - اور کم سے کم فاصلہ درمیان بول اور
تناول غذا کے بارہ ساعت یعنی چار پہر قریبا ہونا چاہیے - اور قارورہ فراخ ہونا ضرور ہے تاکہ
تمام بول اوسمین سما جاوے - اور کسیقدر خالی بھی رہے تاکہ حرکت دینے سے بول خارج نہو - اور
بول سے اول قارورہ کو دہونا اور صاف کرنا مناسب ہی - اور بول اول قارورہ ہی مین کرنا چاہیے
یعنی کسی اور برتن مین بول کرکے بعدہ قارورہ مین نہ ڈالا جاوے جیسا عوام کی عادت ہی - انتباہ
جب حاجت بول کی محسوس ہو تو اوس سے جلد فارغ ہونا چاہیے کہ حبس فضلات کا بہت ضرر رکھتا ہے
اور قرشی نے لکھا ہے کہ بعض فقہاؤن نے بسبب اشتغال بحث اور مناظرہ کے حبس بول کیا تھا اسلیے
عانہ اور ران سے بول اونکا خارج ہوا اور اوسی روز ہلاک ہوے - اور ایک شخص نے حبس بول
کیا تھا اوسکے قطن سے کئی جگہہ سے بول نکلا اور بعدہ کچھہ مدت دراز تک زندہ رہا جب اوسکو حاجت
بول کی ہوتی تو اول قطن سے خارج ہوتا بعدہ مجری معتاد سے باہر آتا - اور شناخت حال بدن کے
بول سے شیخ اور تمام متاخرین کے نزدیک سات قسم پر ہے - اول رنگ دوم قوام - سوم صفا و
کدورت - چہارم رائحہ - پنجم زبد - ششم رسوب - ہفتم مقدار - یہ ساتون بول کے اجناس ہین
- اور بعض اطبا نے دو جنسین اور بھی زائد کی ہین - جنس لمس - اور جنس طعم - وقال الشیخ قد اطنبنا
لثقفة علے الاطباء اور بعضون نے جنس سہولة اور عسر خروج بول کو بھی انمین شمار کیا ہے
ولم یذکرہ الشیخ رح قسم اول - رنگ کے بیان مین - معلوم کرنا چاہیے کہ نزدیک اطبا کی رنگ
بول کے پانچ ہین - اول زرد - دوسرا سرخ - تیسرا سبز - چوتھا سیاہ - پانچوان سفید
لیکن مسیحی لکھتا ہے کہ اصول الوان بول کے حسب تعداد اخلاط کے چار ہین - زرد - سرخ - سفید -
سیاہ - اور سبز چونکہ فی الحقیقة مرکب ہے اسلیے اصول مین داخل نہین ہو سکتا - اور یہ رنگ
اصلی ہین باقی اونکے درجات اور طبقات ہین چنانچہ رنگ اول کے چھ درجہ ہین اول اصفر جسکو
تبنی کہتے ہین - ایسا بول برودت مزاج پر دلالت کرتا ہے - دوم اترجی درجہ اول سے اسمین
زردی زائد ہوتی ہے ایسا قارورہ صحت اور اعتدال بدن کی علامت ہے - سوم اشقر اسمین
زردی بسرخی مائل ہوتی ہے ایسا قارورہ حرارت مزاج پر دال ہے - چہارم نارنجی اسمین نسبت

اشقر کی حرارت اور سرخی زائد ہوتی ہے - پنجم نارنجی زردی اوسکی مشابہ رنگ آتش کی ہوتی ہے - ایسے قارورہ مین بہ نسبت نارنجی کے حرارت اور سرخی زیادہ ہوتی ہے - ششم احمر ناصع اسمین سرخی اور حرارت بہ نسبت ناری کے زائد ہوتی ہے - اور رنگ دوم کے تین درجہ ہین - درجہ اول ماثیت اسمین سرخی تھوڑی ہوتی ہے اور قریب سفیدی ہوتا ہے - دوم وردی یہ رنگ اوسکا گل سرخ کی ہمرنگ ہوتا ہے اسمین بہ نسبت اول کے سرخی زیادہ ہوتی ہے - سوم احمر قانی و اقتم ان دونون مین فرق اسقدر ہے کہ احمر قانی مین سرخی زیادہ ہوتی ہے اور احمر قتم مین سرخی مائل سیاہی ہوتی ہے - اور یہ تمام رنگ غلبہ حرارت اور خون پر دلالت کرتے ہین الا ناری مین بہ نسبت احمر کے حرارت زیادہ ہوتی ہے لان الصفراء اشد حرارۃ من الدم اور کبھی رنگ بول کا باوصف برودت کے سرخ ہوتا ہے جیسے فالج اور سوء القنیۃ مین یا بسبب درد کے کہ آلات بول مین ہو جیسے قولنج مین - سوم رنگ کے چار درجہ ہین - اول فستقی - اوسکی سبزی مائل رنگ پستہ کے ہوتی ہے - ایسا قارورہ صفراء اور سوداء کی آمیزش پر دال ہے - اور قرشی کے نزدیک احتراق صفراء کی دلیل ہے - دوم نیلنجی اسمین رنگ مشابہ نیل کے ہوتا ہے - اور سبزی بہ نسبت فستقی کے زائد ہوتی ہے - اور یہ دونون رنگ برودت مزاج پر دال ہین - اور جب بول فستقی اور نیلنجی لڑکون کو آوے تو فالج اور تشنج کی خبر دیتا ہے - سوم زنجاری اسمین رنگ قارورہ کا زنگاری ہوتا ہے اور سبزی اوسکی مائل سفیدی ہوتی ہے - چہارم کراثی یہ رنگ مشابہ گندنا کے ہوتا ہے - اور یہ دونون رنگ کثرت حرارت محرقہ پر دلالت کرتے ہین - ان دونون مین فرق یہ ہے کہ زنجاری بسبب شدت حرارت کے مائل سفیدی ہوتا ہے بخلاف کراثی کے - اور یہ حالت ہلاکت مریض پر دلالت کرتی ہے - اور چوتھے رنگ کا یہ حال ہے کہ اگر اوسمین زردی مع رائحہ قویہ کے ہوگی تو موجب اوسکا احتراق صفراء ہوگا - اور اگر اسمین سیاہی ہوگی اور رائحہ نہوگا تو باعث اوسکا جمود ہوگا - اور تمثیل اوسکی یہ ہے کہ جب کسی پھل کو سردی زیادہ پہونچتی ہے تب وہ سیاہ ہو جاتا ہے - اور کبھی بباعث خروج مادہ سوداویہ کے مخرج بول سے بول سیاہ ہوگا جیسا بحران امراض سوداویہ اور اعلال طحال مین ہوتا ہے بشرطیکہ روز بحران ہو اور بعد اوس بول کثیر المقدار ہو - اور مراتب اوسکے چار ہین - اول زعفرانی ہوتا ہے کہ سیاہی مائل ہو اور یہ احتراق اور غلبہ صفراء اور یرقان پر دلالت کرتا ہے - دوم احمر اقتم یعنی نہایت سرخ کہ سیاہی مائل ہو یہ دلیل غلبہ خون اور اوسکے احتراق کی ہے - سوم وہ ہے کہ سبزی سے حاصل ہو اور یہ صرف سوداء کی علامت ہے - چہارم وہ کہ سفیدی سے ماخوذ ہو اور یہ غلبہ بلغم پر دال ہے - اور بول اسود فی الجملہ

حرقت مولو یا شدت برودت یا قوت حرارت غریزی کی دلیل ہے اور ایسا ہی بول نہایت ہی بد ہے خصوصاً
مشائخ اور عورات کو اور ابتدا حمیات مین بغایت مذموم ہے۔ اور بول سیاہ بعد ریاضت کی تشنج کی علامت ہے
حکیم روفس کا قول ہے کہ امراض حادہ مین بول سیاہ دلیل ہلاک ہے۔ اور کبھی غذا رنگ دار کھانے سے
مثل آبکامہ اور آش اور مویز وغیرہ کھانے سے بول سیاہ ہوتا ہے لیکن اوسکا کچھ اعتبار نہین رنگ پنجم
دو قسم پر ہے۔ اول یہ کہ رنگ سفید مثل دودھ اورکا غذ کے مع غلظ قوام ہو اوسکو سفید حقیقی بولتے ہین اور
یہ نوع شفاف نہین ہوتا اور نظر اوسکے آر پار نہین جاتی اور یہ غلبہ برودت اور بلغم یا گلنے چربی اور اعضاء اصلیہ پر
دلالت کرتا ہے۔ اور علامت پگھلنے چربی کی یہ ہے کہ باوصف سفیدی کے چکنا بھی ہوتا ہے۔ اور اسکی
سات قسم ہین اول مخاطی ہے یہ کثرت بلغم خام پر دلالت کرتا ہے۔ دوم دسمی ہے اور یہ پگھلنے چربی یا سمن
پر دال ہے سوم اہالی ہے اور یہ غلبہ بلغم پر مع ذوبان چربی کے دلالت کرتا ہے۔ نوع چہارم فقاعی
ہے اور اوسکی دو قسم ہین ایک مدہ کے ساتھ ہوگا یہ قروح آلات بول پر دلیل ہے دوم بے مدہ ہوگا اور
یہ سنگریزون اور مادہ کثیرہ خام پر دلیل ہے پنجم بول شبیہ منی ہے یہ بحران امراض بلغمی کی دلیل ہے۔
ششم رصاصی اوسکی بھی دو قسم ہین بارسوب اور بے رسوب لیکن عدیم الرسوب بہت بدہی۔
ہفتم لبنی ہے اور یہ امراض حادہ مین مہلک ہے۔ لانہ یکون عن الذوبان۔ دوم یہ کہ بول شفاف
ہو اوسکو سفید مجازی کہتے ہین اسکی دو قسم ہین۔ اول وہ کہ جسکا مطلق رنگ نہو مثل ہوا اور آگ
اور فلک کے۔ کہ اونکا رنگ کوئی محسوس نہین ہوتا مگر نگاہ اوسکی آر پار جاتی ہے اسی لیے انکے پیچھے سے
ستارہ نظر آتی ہین۔ دوم یہ کہ رنگ اوسکا مثل پانی کے صاف ہو اور نگاہ اوسمین بشرط کثرت حجم کے
کچھ رکتی ہے والا لا۔ اور یہ بول عدم تصرف طبیعت اور برودت اور عدم نضج پر دلالت کرتا ہے اور سدہ
کی علامت ہے۔ اور اسکو روی شمار کرتے ہین اور بول کے الوان مین سے ایک یہ ہے کہ مشابہ
دہوون گوشت کے ہوتا ہے۔ اور یہ دلیل غلبہ خون اور ضعف جگر کی ہے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ
تیل کے مانند ہوتا ہے اور یہ دلیل عفونت کی ہے۔ اور اگر بول زیتی امراض حادہ مین چوتھے روز ظاہر ہو
تو اکثر اسپر دلالت کرتا ہے کہ آدمی ساتوین روز مر جائیگا۔ قسم دوم۔ قوام بول کے بیان مین۔
قوام بول اوس سے مراد ہے جس سے غلظت اور رقت بول کی معلوم ہو کہ اسمین رطوبت ہی یا کیا ہی
اور نیز اوسکی سرعت سیلان ظاہر ہو۔ اور اوسکی تین قسم ہین رقیق۔ غلیظ۔ معتدل۔ بول رقیق
برودت اور عدم نضج پر یا کثرت شرب آب یا ضعف گردہ اور مثانہ اور آلات بول پر دلالت کرتا ہے
یا سدون کی علامت ہے خصوصاً اطفال مین تو ایسا بول بہت ردی ہے لان بولہم الطبعی

اخلاط میں ہیجان ہے۔ اور بول غلیظ کثرت اخلاط اور عدم نضج پر دال ہے یا افراط نضج یا انفجار ورم یا انفتاح سدد پر
کی دلیل ہے اور اگر غلظت بول کی بتدریج کم ہو تو علامت مستحسن ہے۔ اور اگر متمادی ہو خصوصاً حمیات حادہ میں تو
علامت بد ہے اور بول معتدل القوام تمامی نضج کی دلیل ہے اور یہ علامت محمود ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ مادہ کثیر شراد
اسہال نہ ہو اور گم گشتہ (گم گرانا) بول کا علامت ردیہ ہے قسم سوم صاف اور گدلے بول کے بیان میں۔ بول صاف
وہ ہے کہ مشابہ الاجزا ہو اور رنگا ہوا اوسکی پار جاتی ہے۔ یہ نضج سوا اور سکون اخلاط پر دلالت کرتا ہے۔ اور
گدلا وہ ہے کہ صاف کے برخلاف ہو۔ اور یہ عدم نضج اور غلبہ اخلاط کی دلیل ہے اور نیز سقوط قوت اور سرسام
بلغمی کی علامت ہے۔ اور درمیان گدلے اور غلیظ کے فرق یہ ہے کہ غلیظ میں برابری قوام کی ہوتی ہے بخلاف گدلے
کے اور گدلے میں بشکل سفیدی بیضہ کے صاف ہوتا ہے۔ اور اکثر صداع بلغمی میں بول گدلا ہوتا ہے۔ ایسا بول اگر
ہمیشہ آوے تو خوف وجود عسر (یعنی سرسام بلغمی) کا ہوتا ہے۔ اور جو بول کہ چند روز تک ایسا آوے کہ
اوس میں کسی عضو کا رنگ پایا جاوے تو دریافت کرنا چاہیے کہ اوس عضو میں ذوبان ہے۔ اور اگر قارورہ میں
بول بادل کے سا نظر آوے تو دلیل زیادتی مرض کی اور علامت بد ہے قسم چہارم بدبو اور نہ بدبو ہونے بول کے
بیان میں۔ اسکی تین قسم ہیں۔ ایک ذی الرائحہ اور وہ یہ ہے کہ جسمیں بو پائی جاوے دوم عدیم الرائحہ جسمیں بو نہ پائی
جاوے سوم معتدل الرائحہ جسمیں رائحہ اور عدم رائحہ مساوی ہوں۔ بول ذی رائحہ کی چار قسمیں ہیں اول قلیل الرائحہ
دوم حامض الرائحہ۔ سوم حلو الرائحہ۔ چہارم منتن الرائحہ۔ اور منتن الرائحہ دو طور پر ہے اول یہ کہ بسبب زیادتی
عفونت اخلاط کے ہو پس یہ بدبو اگر ہمیشہ رہے تو امراض عفنہ پر مثل حمیات کے دلیل ہے۔ دوم یہ کہ بسبب قروح
یا خارش آلات بول کے ظاہر ہو۔ اور یہ اکثر مثانہ میں ہوتا ہے اور ان دونوں میں امتیاز یہ ہے کہ جب بدبو
بسبب قروح یا خارش مثانہ کے ہوگی عضو منقرح میں درد ہوگا۔ اور بول کے ساتھ ریم اور چھلکے بھی خارج
ہونگے۔ اور اگر عفونت اخلاط سے بول میں بدبو ہوگی تو بسبب قوت اور ضعف مریض بدبو کم و بیش ہوتی جائیگی
بخلاف اوسکی جو بسبب قروح یا خارش کے ہوگی۔ اور ترش رائحہ غلبہ حرارت غریبہ پر اور شیرین رائحہ
غلبہ خون پر دلالت کرتا ہے۔ اور قلیل الرائحہ ضعف حرارت غریزی اور برودت مزاج کی علامت ہے۔
اور بول عدیم الرائحہ جمود اور خامی اخلاط پر دال ہے اور یہ اکثر بسبب سقوط قوت کے ہوتا ہے۔ اور معتدل الرائحہ
نضج مادہ کی علامت ہے اور یہ حالت صحت میں ہوتا ہے۔ سوا اسکے اور بھی اقسام ہیں جیسے حریف الرائحہ
اور ذہیم الرائحہ۔ حریف الرائحہ وہ جسکی بو تیز ہو اور وہ دلیل فساد صفرا کی ہے اور ذہیم الرائحہ وہ ہے
جسمیں گوشت کیسی بو ہو اور وہ فساد رطوبات کی علامت ہے قسم پنجم زبد یعنی جھاگ بول کے بیان میں
قارورہ پر اگر کف ہو تو تصور کرنا چاہیے کہ مادہ اوسکا رطوبت لزجہ اخلاط سے ہے اور فاعل اوسکا

یہ کہ جو مزاج پر ہے ۔ اور سیاہی اور جو فرت نہ ہو کی دلیل یرقان کی ہے ۔ اور یہ خلاف اسکی دلیل انہ جیت
اخلاط کی ۔ اور کثرت کف کی علامت ریح اور رطوبات کی ہے ۔ اور نیز کثرت کف اور بدبو اسکی اور دیر سے پھٹنا
اوسکا اور غلیظ لزجہ اور کثرت ریاح پر دال ہے ۔ اور امراض گردہ مین ایسا ہونا طول مرض کا منذر ہے قسم ششم
قلت اور کثرت بول کے بیان مین ۔ قلت بول سے یہ مراد ہے کہ جسقدر بول چاہیے اوس سے کمتر ہو یہ بول تحلیل
مفرط یا فنا رطوبت یا سدہ ان مجاری بول پر دلالت کرتا ہے ۔ اور اشیای مرطوبہ کو کم کھانا اور قوت دافعہ
کلیہ اور مثانہ کا ضعیف ہونا یا قوت جاذبہ کلیہ کا لزیہ ہونا بھی قلت بول کا باعث ہے ۔ اور بول کا مقدار غایت کم
ہونا باوصف قلت تحلیل کے استسقا اور اسہال کا منذر ہے ۔ مگر ایام گرما مین پانی بہت پیا گیا اور براہ مسامات بدن
عرق خارج ہوگیا ہو اور بول کم ہوا ہو تو اسصورت مین خوف استسقا وغیرہ نہین ہوگا ۔ اور کثرت بول سے یہ مراد ہے
کہ جسقدر بول چاہیے اوس سے زیادہ ہو ۔ اسس سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ رطوبات زیادہ خارج ہوتے ہین ۔
اور ذوبان اعضا یا کثرت شرب آب یا سکون مفرط یا استفراغ فضول کی علامت ہے جیسے حالت بحرانی مین
بشرطیکہ قوت سالم اور بعد اوسکے راحت حاصل ہو ۔ اور اگر کوئی شے ازقسم مدرات کھائی ہو مثل تربوز یا خربوزہ
وغیرہ کے تو اوسوقت بول زیادہ آنا ذوبان شحم وغیرہ کا باعث نہوگا ۔ اور اکثر زیادتی بول کی بسبب غسل آب
سرد کے ہوتی ہے ۔ اور بول ردی مین سے عمدہ وہ ہے کہ دفعۃً خارج ہو جاوے اور اگر تھوڑا تھوڑا خارج
ہو تو شر کثیر پر دلالت کرتا ہے قسم ہفتم رسوب بول کے بیان مین ۔ رسوب عند الاطبا وہ چیز ہے کہ
غلیظ تر اور متمیز از مائیت سے قارورہ مین ہو خواہ راسب ہو خواہ متعلق خواہ طافی ۔ ورنہ عند الجمہور
رسوب کا تہ نشین پر اطلاق کیا جاتا ہے متعلق اور طافی کو رسوب نہین کہتے ۔ پس اصطلاح اطبا مین
رسوب تین قسم پر ہین اسفل ۔ اوسط ۔ فوق ۔ اسفل کو رسوب راسب اور اوسط کو متعلق اور
فوق کو طافی اور غمام بولتے ہین ۔ راسب وہ رسوب ہین جو قارورہ کے تہ نشین ہون اور متعلق وہ ہین
جو درمیان قارورہ کے ہون اور غمام وہ ہین جو مثل بادل کے اوپر قارورہ کے ہون ۔ اور رسوب مطلق
کی دو قسم ہین طبعی اور غیر طبعی ۔ طبعی وہ ہین کہ رنگت مین سفید یا زرد ہون اور فضلہ اخلاط سے مندفع ہوکر
نضج کے بعد ظاہر ہون پس اگر کامل النضج ہون تو اونکو محمود کہا جاتا ہے ورنہ غیر محمود ۔ اور اوصاف طبعی محمود
کے یہ ہین کہ املس ابیض مستوی الاجزا ہو یعنی اسفل قارورہ مین مجتمع ہون اور جب قارورہ کو حرکت
دیجاوے تو منتشر اور پراگندہ ہو جاوین اور جلدی تہ نشین ہو جاوین اور یہ اوصاف کمال نضج پر دلالت
کرتے ہین ۔ اور رسوب محمود مین سے راسب عمدہ ترین ہے اور بعد اوسکے متعلق اور بعد اوسکے غمام ہے
اور غیر طبعی وہ ہین جو طبعی کے برخلاف ہون اونکو رسوب ردی بھی بولتے ہین اور انکے اقسام باعتبار الوان

ہین وہ یا بسبب الوان ہونگے جیسے اشقر یا اسود۔ اور یا بموجب قوام جیسے صفائحی۔ قشوری۔ وشعری۔
کرسنی۔ نخالی۔ وسمی۔ مدی۔ مخاطی۔ رملی۔ آور املی نے شرح قانون مین لکھا ہے کہ رسوب غیر طبعی کے
چودہ قسم ہین اور تفصیل مع فوائد قانون مین ہے قدرے ازان اسجگہہ بیان ہوا ہے۔ انمین سے زنجلات
رسوب طبعی کے ہم تمام سے راسب بدتر بعدہ متعلق بعدہ غمام ہین۔ مگر اگر تعلق بسبب ریح کے ہو پس وثبوت
غمام تمام سے ردی تر ہے بعد اوسکے متعلق ردی ہے۔ اور رسوب غیر طبعی یا بفضلہ اخلاط غیر طبعی سے ہونگے یا اجرا
اعضا سے منفصل ہونگی پس اگر سرخ ہووین تو گردہ اور جگر سے ہونگے اور اگر سفید ہووین تو مثانہ سے ہونگے۔
یا پگھلنا اعضاء اصلیہ سے۔ اور وسمی پگھلنی شحم اور سمین سے اور مدی پھوٹنی قرح اور ورم سے اور مخاطی خلط
غلیظ سے اور رملی اگر سرخ ہووین تو گردہ سے اور اگر زرد اور سفید ہووین تو مثانہ سے ہونگے۔ اور رسوب سے
استدلال کئی طرح پر کیجاتی ہے۔ اول اوسکی جوہر سے اور یہ دو قسم پر ہے طبعی اور غیر طبعی جیسا بیان
ہو چکا ہے۔ دوم اوسکے مکان سے اسکی تین قسم ہین۔ غمام متعلق راسب۔ غمام قلت نضج اور کثرت ریح
پر دلالت کرتا ہے اور متعلق نضج متوسط پر دال ہے۔ اور راسب بیان ہوا ہے کہ اگر طبعی ہوگا علامت نیک ہے
اور اگر غیر طبعی ہوگا علامت بد ہے کیونکہ یہ احکام سبب پر دال ہے۔ سوم اوسکی وضع سے پس علامت
اور استوا رسوب محمود کا دلیل نیک ہے اور رسوب مذموم اسکا عکس ہے۔ اور پراگندہ ہونا اوسکا ضعف
ہضم اور کثرت ہضم پر دال ہے۔ چہارم اوسکی ہیئت سے۔ پس شدت امتزاج اوسکا بول سے اس پر دلالت
کرتا ہے کہ رسوب مذکورہ لید اور اوسکے حوالی سے ہین اور اگر بول سے متمیز اور غیر ممتزج ہون تو اسکی
علامت ہے کہ مثانہ اور اوسکی حوالی سے ہین۔ پنجم اوسکی زمان سے کیونکہ اگر بول کچھہ دیر تک پڑا رہے
تو اوسمین رسوب پیدا ہوتے ہین پس اگر جلد ظاہر ہوں تو دلیل ہضم جید کی ہے۔ اور اگر جلدی ظاہر نہون
تو دلیل اوسکے خلاف کی ہے۔ اور عدم رسوب یا بسبب عدم نضج کے ہونگے یا بباعث سدہ مجاری بول کے
یا بموجب قلت مادہ کے ہونگی۔ علاوہ یہ ہے کہ رسوب تندرستون اور لاغرون مین خصوصًا اونمین جو ریاضت
کرین کم ہوتے ہین۔ اور مریضون اور فربہ بدنون اور مشدعین مین زیادہ ہوتے ہین۔ اور رسوب مدی اور
بلغم مین مابہ الامتیاز یہ ہے کہ رسوب مدی مین بدبو ہوتی ہے اور تقدم ورم اور سہولت اجتماع اور تفرق
کا بھی اسکی علامت ہے۔ ہند کے طریقہ پر بول دیکھنے کے مجمل طور یہ ہے کہ پیشاب پیالہ مین ڈال کرکے اوسپر
ایک قطرہ تیل کا ٹپکاوین اگر قطرہ بول پر پھیلجاوے تو خون اور صفرا کا فساد ہے اور اگر تیل اوسی طرح
باقی رہے تو علامت بد ہے اور اگر قطرہ نیچے پیشاب کے چلا جاوے موت کی علامت ہے۔ اور اگر قطرہ
مین سوراخ ہو جاوین وہ بھی علامت موت ہے۔ اور اگر قطرہ پیشاب مین چوڑا ہو جاوے صحت کی نشانی ہے

اور اگر قطرہ قطرہ ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جاوے تو بیماری طول کھینچیگی - اور اگر بول میں تہ دو جانب شرق کے اثر کرے صحت کی علامت ہے اور اگر جانب مغرب اثر کرے طول مرض کی دلیل ہے اور اگر سمت شمال اور جنوب کی سرایت کرے بری علامت ہے نوع سوم اسہال کے بیان مین - اور اسمین دو صنف ہین صنف اول - قواعد اور احکام مسہل اور حقنہ اور پچکاری اور شافہ وغیرہ کے بیان مین اور یہ چار فوائد پر مشتمل ہے - فائدہ اول قواعد اور احکام مسہل مین - مخفی نہ رہے کہ مسہل اوس سے مراد ہے کہ مادہ کو عروق اور اعضاء بعیدہ سے خارج کرے بخلاف ملین کے کہ اوس سے صرف معدہ اور امعا اور اوسکی نواحی کا مادہ خارج ہوتا ہے اور قبل مسہل کے استعمال منضج کا ضروری ہے بخلاف ملین کے - کیونکہ نضج سے ہر خلط قابل خروج ہو جاتے ہین - اور نضج خلط سے یہ مراد ہے کہ خلط رقیق غلیظ اور غلیظ رقیق ہو جاوے اور بول کا قوام بھی معتدل ہو - مدت نضج اخلاط کی مختلف ہے چنانچہ صفراے خالص تین روز مین - اور غیر خالص پانچ روز یا زیادہ مین بموجب خلط مخلوط کے نضج پاتا ہے - اور بلغم خالص نو روز مین اور غیر خالص حسب حیثیت خلط مخلوط کے کم و بیش مین اور سوداے خالص پندرہ روز مین اور غیر خالص مدت کم و بیش مین نضج پاتا ہے - اور منضجات اخلاط مفردہ اور مرکبہ عملیات مین مذکور ہین وہان سے مطالعہ کر لین کیونکہ مسہل بلا نضج نچاہیے اور ملین مین ضرورت نہین اور اگر رعایت نضج ملین مین بھی کیجاوے تو بہتر ہے - اور تلیین اکثر امراض ظاہری اور باطنی کے لیے مفید ہے اور زنان حاملہ اور مرد ضعیف اور اطفال کو تلیین دیتے ہین - نسخہ تلیین کے (جسکو مسہل مبارک کہتے ہین) صفت یہ ہے مغز فلوس بقدر حاجت لیکر گلاب یا آب گرم مین ملا کر صاف کرین اور پلاوین - اور اگر ضرورت ہو تو حسب اور ادویہ کو اوسکے ساتھ ملا کر استعمال کرین مثلاً اگر حرارت ہو تو آب کاسنی اور شیرہ تخمہاے باردہ مین ملا کر دیوین - اور اگر ورم احشا مین یعنی جگر اور تلی اور رودہ وغیرہ مین ہو تو عرق مکو مین صاف کر کے پلاوین - اور اگر نفخ ہو تو شیرہ بادیان اور گلقند مین دیوین - اور جب چاہین کہ ملین عمل مسہل مین قوی ہو تو شیر خشت اور ترنجبین ملاوین - اور اگر عناب سپستان - گل بنفشہ - مویز منقی - گاوزبان گیلانی وغیرہ ادویہ حسب حاجت جوش دیکر الماس مین ملا کر دیوین تو اولیٰ ہے مگر حرارت قوی مین دواے مطبوخ نہ دینی چاہیے الغرض امراض مختلفہ مین تراکیب متعددہ سے اسکی استعمال کیجاتی ہے - اور مغز فلوس کو سواے روغن بادام کے ہرگز نہ دیوین اسلیے کہ بدون روغن بادام کے مولد پیچش ہے لیکن اطفال کے لیے چندان روغن بادام

کی حاجت نہین ... اونکے ... شیر خوار گی سکے ملائم ہوتے ہین اور مغز فلوس اونکے اسہال مین
پیشتر نہین مگر اسپغول یا فلوس یا شکر سے زیادہ نہ دیوین وہ قریباً پانچ تولہ ہو ... اور یہ
اندازہ اوس شخص ... طبیعت سخت اور مرد کلان ہو ورنہ اطفال اور ملائم طبعون مین
کم دیا جاتا ہے - اور جو مسہل ... کے لیے مستعمل ہو فصول اربعہ مین سے ایام خریف یا ربیع
مین بہتر ہے - ... اعتدال قوام الاخلاط فیہا - اور جو دفع مرض
... اوسمین انتظار فصل کا نہین ہوتا الا امراض مزمنہ طویلہ مین - اور ایام زیادہ سرد یا زیادہ گرم
اور ... اور ہوا ... موسم کو مسہل نہ دیوین - اور ضعیف القوی اور ضعیف المعدہ اور مدقوق اور لاغر
کو استعمال مسہل قوی کا ممنوع ہے الا بضرورت نہین پھر جائز ہے - اور جسکو عادت مسہل کی نہو
اوسکو دوا ... قوی نہ دین - اور جبتک مسہل کا عمل شروع نہو سونا ناجائز ہے لیکن اگر مسہل قوی
ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور بعد شروع عمل کے قطعاً خواب نکرین - اور ایسا ہی جبتک مسہل معدہ
مین رہے ... ممنوع ہے - اور مسہل جوشاندہ بالفعل ... گرم پانی پینا اوسکے عمل کو باطل
کرتا ہے - اگر معدہ مین درد ہو تو تھوڑا گرم پانی پینا اور چند قدم چلنا مفید ہے اور شربت ...
پر سرد پانی پینا معین اسہال ہے - اور جس مسہل مین حب الملوک یا جس سفوف مین تربد ہو اور
ہو قبل شروع عمل کے سرد پانی اور بعد عمل کے گرم پانی پینا بہتر ہے - اور اثناے عمل مسہل مین پانی
سرد کا استعمال کرنا روا نہین - ہان اگر محروری مزاج کو پیاس غلبہ کرے تو قدری قدری سرد پانی
پینا مضائقہ نہین - اور جسکو مسہل سے قے ہوجاتی ہو قبل مسہل کے دو روز تک قے کرنا مناسب ہے
- اور وقت پینے دوا کے بازو کو خوب کسکر باندھنا اور ناک بند کرنا قے ہوجانے سے باز رکھتا ہے -
اور جسکو مسہل سے متلی ہوتی ہو مقویات معدہ مثل مربا سیب اور بہ تھوڑا کھانا مفید ہے - اور اگر
پودینہ اور الایچی اور لونگ چباوین اور پان کھلاوین تو مناسب ہے - اور بعد مسہل کے حمام اور سونا
بچنا چاہیے اور بحالت مسہل استنجا طبیخ ریشہ خطمی سے کرنا چاہیے مگر پانی گرمی اور سردی مین معتدل ہو
اور جب مسہل عمل نکرے تو اوسی دن دوسرا مسہل دینا ممنوع ہے مگر حقنہ اور شافہ سے تحریک جائز ہے
- اور اگر مرققات سے آب آلو اور تمر ہندی ہمراہ قند اور ترنجبین کے دیوین کچھ مضائقہ نہین -
اور مغز فلوس بدستور ہے اور مصطگی ... درم کوٹ چھانکر نبات سے ملاکر دینا مدد تمام کرتا ہے -
اور اگر مسہل قوی کی گرمی اعضاے رئیسہ تک پہونچکر حالات بد پیدا کرے تو جلد قے کرا دیوین فصد
باسلیق اور اکحل کھولین - اور اگر عمل کیا ہو اور حرارت معدہ مین باقی ہو تو لعابین یعنی لعاب بہدانہ اور

اسپغول دیوین اور بعد ایک ساعت کے غذای ملائم مثل ماء الشعیر اور کھچڑی مونگ کی دیوین - اور اگر
اسہال حد سے زیادہ گذری اور تشنگی غالب ہو اور رنگ مریض متغیر ہو جاوے تو معدہ پر قابضات
لگاکر اسہال بند کرین - اور بصورت عدم موجودگی تپ اور حرارت کے خشکہ اور رب حصرم دیوین - اور بحالت
موجودگی تپ کے تخم ریحان اور اسپغول بریان کرکے شیرہ خرفہ اور رب ترنگ مین پکاکر دیوین -
اور اگر رب ترنگ دودھ مین پکاکر کھاوین سودمند ہے اور شربت ریباس اور غورہ برف سے سرد
کرکے نوش کرین اور حمام مین جاکر عرق لیوین اور اگر حب الرشاد کو بریان کرکے چھاچھ سے کھاوین
نافع ہے - اور اطراف کو اوپر سے نیچے کو باندھنا اور مالش اعضا کی کرکر اونکی تسخین کرنا اور درمیان
شانون کے محجمہ ناری لگانا اور ستوکرانا اسہال کو بند کرتا ہے - اور اطراف کو گرم پانی مین رکھنا
بدستور مفید ہے - اور سونا قطع اسہال کے لیے بغایت نافع ہے وقت جرعہ باد مراد گا - اور علاوہ
بران کئی ایک تدبیرین مفیدہ مطولات عملیہ مین مذکور ہین اونکو عمل مین لاوین - اور اگر کثرت اسہال
سے ہچکی عارض ہو تو تنگو کو روغن گل مین چرب کرکے سرد پانی سے کھاوین اور چھینکین دلاوین
اور اگر اس سے فائدہ نہو وے تو تطییب معدہ کی کرین فائدہ جبکہ مسہل بضرورت قوی تولنج
وغیرہ مین دیوین تو حاجت تنقیح کی نہین اور نہ خیال ہوا اور ابر وغیرہ کا ہی بخلاف مسہل غیر ضروری کے
کہ اوسمین لحاظ نضج وغیرہ امور مذکورہ کا ضروری ہے - اور اگر مریض قوی ہو تو اوسکو دوسری روز
بھی مسہل دیوین تاکہ مادہ بتمامہ خارج ہو جاوے - اسلیے کہ مسہل ناقص مثل فصد ناقص کے ضرر تمام
رکھتا ہے - اور اگر مریض مین ضعف زیادہ ہو تو بفاصلہ ایک دو روز کے مسہل خفیف دیوین
تاکہ ضعف نہو - اور خشک مزاج اور لڑکے اور بوڑھے کو مسہل قوی نہ دین - مخفی نرہے کہ مسہل
مین رعایت چند امور کی لازم ہے - اول یہ کہ ادویہ مسہلہ کل مضر معدہ ہین مگر ہلیلہ اور سنا مین
اختلاف ہے عند البعض مقوی معدہ اور عند البعض مضعف معدہ ہین اسلیے مناسب ہے
کہ ادویہ مسہلہ مین ادویہ مقویہ قلب ملاوین - دوم یہ کہ دوا کو بہت شیرین نکرین کہ احتمال غذائیت
ہے - سوم یہ کہ دو سریع العمل ساتھ بطی العمل کے جمع نکرین تاکہ متعارض نہوون - چہارم یہ کہ
اکثر دوائین ایسی ہین کہ بے آمیزش دوسری دواؤن کے جلد عمل نہین کرتین اسکا بھی لحاظ
ضروری ہے جیسا آمیزش زنجبیل کی ساتھ تربد کی ضروری ہے - پنجم یہ کہ ادویہ مسہلہ مین
ادویہ مدرہ بہت داخل نکرین - لان الادرار ینقص الاسہال لانصراف المواد الی المثانۃ
ششم یہ کہ ادویہ لزجہ اور قابضہ کو باہم ترکیب نہ دیوین - ہفتم یہ کہ جسقدر ادویہ مسہلہ ہین

وہ منقص عمل دوا ہین پس جسقدر کم داخل کیجائین بہتر ہے۔ سوا اسکی اور ضروریات اور ممنوعات کا
بھی لحاظ رکہین۔ اور مسہل مین اخراج مادہ ایک خلط کا نہین ہوتا بلکہ دوسری خلط بھی خارج ہوتی ہے
لیکن زیادہ مادہ اوس خلط کا نکلتا ہے جسکے لیے مسہل دیا گیا ہو لیکن اگر دوسری خلط بعد خروج
خلط مقصود کے خارج ہو تو نقاہت تام اور عمدگی مسہل پر دال ہے۔ اور ایسا ہی اگر بعد اسہال ورقے
کے پیاس اور خواب آوے تو وہ بھی علامت مسہل محمود کی ہے۔ کما قیل واذا سقیت مسہلا للصفراء
فانتہی الی البلغم فقد بلغ فکیف الی السوداء و اما الدم فامرہ خطیر لان الطبیعۃ تضن بہ والعطش
والنعاس عقیب الاسہال اواتقے یدلان علی النقاء۔ جاننا چاہیے کہ بعض صحیح المزاج حفظ صحت
کے لیے ہر سال کے بعد اور بعض ہر چھہ مہینے کے بعد مسہل لینے کی عادت کرتے ہین عند الاطبا یہ
عادت اچھی نہین ہان وقت ضرورت دفع مرض کے لیے مسہل سے ناگزیر ہے اگر ایسی عادت
ہو تو لازم ہے کہ رفتہ رفتہ ترک کرین دفعۃً نچھوڑین لان العادۃ طبیعۃ ثانیۃ۔ اور ترکیب مسہل
مین خلاف ہے بعض اطبا ادویہ منضجہ مین ادویہ مسہلہ ملا کر دیتے ہین۔ اور بعضے بروز مسہل صرف
ادویہ مسہلہ پر کفایت کرتے ہین یہ دونون صورتین درست ہین طاقت مریض پر لحاظ کر لین۔
اور اگر چند اخلاط کا نکالنا منظور ہو تو ادویہ منضج اور مسہل بھی مناسب اخلاط کے ملا کر دیوین۔
منضجات اور مسہلات اخلاط مفردہ اور مرکبہ عملیات مین مذکور ہین۔ اور ہلیلہ زرد کو تپ مین قبل
دو ہفتہ کے استعمال نکرین بشرط ضرورت روغن بادام سے اصلاح کرکے دیوین۔ واضح ہو کہ دوائے
معتدل مین قوت منضجہ بھی ہے اور دوائے منضج مین قوت مسہلہ بھی ہے لیکن ظہور آثار کا تفاوت وزن
اور تعداد ایام پر منحصر ہے اور دوائے مسہلہ بالخاصیت اپنی قوت جاذبہ سے اسہال کرتی ہے اسلیے مجاری مین
نفوذ دوا کی حاجت نہین۔ اور جاننا چاہیے کہ ادویہ مسہلہ مین سے بعض تلیین سے عمل کرتے ہین مثل آلو
اور بنفشہ اور ترنجبین کے۔ اور بعض ازلاق سے مثل سپستان اور خطمی کے اور بعض بسبب عصر یعنی نچوڑنے
کے مثل ہلیلہ اور بلیلہ کے۔ اور بعض قوت مسہلہ سے بالخاصیت موثر ہین مثل شحم حنظل اور سقمونیا کے
اور مسہل حقیقی یہی ہے ہکذا ذکرہ الشیخ فی کتاب المائۃ والفاضل النفیس فی الحاشیۃ المنہیۃ علی النفیسی
شرح الموجز فائدہ دوم حقنہ کے بیان مین۔ جسکو عمل ظاہر اور عمل اور دستور بھی کہتے ہین
اور وہ یہ عمل ہے کہ دبر کے راستہ دوا کو امعا تک پہونچا دین یا فرج کی راستہ رحم تک پہونچا کرین
حکایت ہے کہ ایک طبیب نے دریائی شور کے کنارے پر دیکھا کہ ایک زاغ نہایت ژولیدہ اور پژمردہ اکل
بشبہہ کیا ہے دوسرے زاغ نے چند قطرات آب شور کے منقار سے لیکر اوسکی مقعد مین ڈالی زاغ علیل کو

یہ خیال ہوتی صحت پاکر اوٹھ گیا۔ طبیب نے اس اختراع کو پسند کیا جس مریض کے امعا مین تو دیکھتا دریائی شور
کے پانی سے وہی عمل کرتا مفید پاتا جہان آب شور میسر نہوتا نمک کو پانی مین ملا کر عمل کرتا فائدہ یکسان ہوتا
آخر کار دوا سے مسہلہ سے اطبا حقنہ کرنے لگے۔ جاننا چاہیے کہ حقنہ سے مواد امعا کا خارج ہوتا ہے اور
جب اعضای اسفل مواد سے خالی ہو جائینگے تب اوپر کے اعضا سے بھی مواد اسفل کو کھنچے گا اور چند حقنہ کے
وہ بھی خارج ہو جائیگا۔ الغرض عمل احتقان نافع ترین معالجات ہے فضلات معدہ اور معوی کا استفراغ
کرتا ہے۔ اور اورام اور اوجاع کلیہ اور مثانہ اور قولنج کو تسکین دیتا ہے اور جذب فضول اعضاء عالیہ
سے کرتا ہے۔ اور جو فضول کہ اور استفراغون سے باقی ماندہ ہون اونکے لیے حقنہ بہت مفید ہے۔ الغرض
یہ عمل امراض علوی اور سفلی کو خصوصاً امراض دماغی کے لیے سودمند ہے اور مانع نقاہت مجرب ہے۔ اگر دو ایک دن
قبل حقنہ سے استعمال منضج کا کیا جاوے اور بروز حقنہ کوئی دوا مسہلہ کھائی جاوے تو زیادہ مفید ہوگا۔
اور شرط یہ ہے کہ وقت معتدل مین حقنہ کیا جاوے اور اوس سے اول حمام کیا جاوے بخلاف مسہل کے
کہ اوسکے اول حمام کا کچھ مضائقہ نہین بلکہ مفید ہے۔ اور جسکا معدہ ضعیف ہو اور سہل... اوسکو غثیان اور
قے ہو اوسکو حقنہ کرنا چاہیے مگر حقنہ حادہ ضعف جگر اور محرقہ حمیات ہے اسلیے جہان تک ہوسکے
حقنہ حادہ پر دلیری نفرماوین۔ اور چاہیے کہ قبل حقنہ کے شربت مقوی معدہ یا... اور عرق گل یا شوربا
مصالحہ دار پلاوین کیونکہ حقنہ خلو معدہ مین مضر ہے۔ طریق حقنہ کا یہ ہے کہ ادویہ مسہلہ جوش کرکے آب صافی
اوسکا کہ وزن اوس کا نصف رطل سے کم اور دو ثلث رطل سے زیادہ نہو (مگر یہ اندازہ بزرگون کے لیے ہے
خوردون کے لیے طبیب کی رائے پر موقوف ہے) مثانہ ذو قلم مین جسکو پھونک کر بڑھایا ہو یا چمڑے کی تھیلی بھر کر
اور اوسکے منھ پر لکڑی جسکے بیچ مین سوراخ ہو باندھکر مریض کو سیدھا روبآسمان لٹا کر اور سر اور سرین
کے نیچے تکیہ رکھکر وہ لکڑی بتلی مقعد مین دیکر دوا کو آہستہ آہستہ دباوین کہ دوا امعا تک پہونچے اور
زور سے دبانے مین امعا کو صدمہ پہونچتا ہے۔ اور چاہیے کہ دوا نیم گرم ہو کیونکہ بہت گرم غشی اور کرب کا
موجب ہے اور سرد مولد ریاح اور مانع نزول مواد ہوتی ہے لیکن دوا مین کوئی روغن بھی ملانا ضرور ہے
اور اگر ایسا روغن ملاوین جسمین کچھ مسہلہ ہو جیسے روغن بید انجیر تو بہتر ہے۔ اور بعد حقنہ کے آلہ کو بتدریج نکالین
اور مقعد کو انگلیون سے مجتمع رکھین تاکہ دوا خارج نہو اور متاخرین نے بجائے تھیلی چرمین کے ایک آلہ
دہات کا اختراع کیا ہے جسکا طول بقدر آٹھ انگل یا ایک بالشت کے ہوتا ہے۔ اور چند مسہلات
حقنہ مین منع کیے گئے ہین اور وہ ایلوا اور ہلیلجات ہین۔ اور حقنہ کے کئی اقسام ہین چنانچہ امراض گرم مین
ادویہ باردہ سے اور امراض سرد مین ادویہ حارہ سے حقنہ کیا جاتا ہے۔ اور بعض امراض مین مثل

حمیات اور اورام احشا اور بہت ثقل مین حقنہ نرم کیا جاتا ہے اور بعض امراض مین مثل قولنج بارد کے حقنہ سخت کیا جاتا ہے - اور تراکیب مختلفہ حقنیات کے عملیات مین مذکور ہین **فائدہ سوم** - طریق پچکاری مین جسکو عربی زبان مین زرزوق کہتے ہین - واضح ہو کہ طریق اوسکا مثل دستور حقنہ کے ہے کہ ادویہ مدرات کو اوسمین بھر کر احلیل مین داخل کرین **فائدہ چہارم** شافہ کے طریق مین - چونکہ بعض اوقات مین تحریک مسہل کے لیے شافہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا شافہ کی چند تراکیب اسجگہہ لکھی جاتی ہین - اول یہ کہ شافہ مین بعض اجزاے مسہلہ کو باریک سفوف کرکے صابون ملا کر لینی بتی مستحکم ایک طرف پتلی اور ایک طرف موٹی بنا کر اوسپر تیل لگا کر پتلی طرف مقعد مین رکھکر آہستہ آہستہ داخل کرین اگر بمقدار چھہ انگشت کے داخل ہوتی ہے تو اثر اوسکا معاقولون تک پہونچتا ہے اور مواد خارج ہوجاتا ہے ورنہ طبیعت کو براز کیطرف مائل کرتی ہے - دوم یہ کہ صابون چھیلکر طولانی شیاف بنا کر سفوف رائی اور نمک کا اوسپر چھڑک کر تیل لگا کر مستعمل کرین - سوم یہ کہ صرف صابون کو طولانی تراش کر روغن گل مین چرب کرکے شافہ کرین - سوا اسکے اور کئی ترکیبین مطولات سے معلوم ہوسکتی ہین

صنف دوم براز کی بیان مین - چونکہ بحث براز سے مسہل کے متعلق تھی اور سوا اسکی استفراغ کا یہ بھی ایک قسم ہے اور کئی ایک امور مین معرفت اسکی ازبس ضروری ہے کیونکہ اوس سے حال اسہال اور امراض بطن پر بھی استدلال کیجاتی ہے لہذا اسکو بھی بطور مختصر لکھا جاتا ہے - مخفی نرہے کہ یہ فضلہ ہضم اول کا ہے اور براز محمود طبعی جو کہ سلامتی مزاج اعضا پر دال ہو وہ ہی جسکے اجزاء یکسان ہون اور رقت اور غلظت مین متوسط اور قراقر اور قفاقیق سے خالی ہو یعنی وقت رفع حاجت کی شکم مین آواز ریح اور وقت خروج کے بھی آواز نہو - اور خفیف الثقل اور معتدل المقدار اور معتدل الرائحہ اور وقت معتاد پر خارج ہو اور جسقدر غذا کھائی ہو وزن مین غذا سے بضعف قدر سے زائد ہو اور حجم اور کمیت مین ماکول کی قریب ہو کیونکہ جسقدر اجزاے غذائیہ جگر کیطرف نافذ ہونگے اوسی قدر طبخ اور جوش سے فضلہ پھولکر قریب حجم ماکول کے ہوجائیگا - اور آسانی سے نکالا جاوے - نکالنے مین زور نہ لگایا جاوے - اور باختیار نکالا جاوے خود بخود نہ نکلے - اور خروج کیوقت مقعد مین جلن اور سوزش نہو - اور بارہ گھنٹے نجومی کے بعد خارج ہو یعنے ایک رات دن مین برآمد دوبار ہو لیکن صحیح المزاج ایک رات دن مین صرف ایکہی بار فراغت کو جاتی ہین - غرضکہ اندازہ اوقات دفعہ فضلہ کا قوت ہاضمہ پر موقوف جانین لیکن زیادہ دوبار سے جانا البتہ ضعف ہاضمہ کا یا زیادہ کھانے کا موجب ہوگا اس سے پرہیز لازم ہے - مگر حق یہ ہے کہ مقدار وقت مذکورہ کا عادت پر موقوف ہے کیونکہ احوال تندرستون کے یکسان نہین ہوسکتے کما لا یخفی براز سے بھی مزاج پر کئی طرح سے

استدلال ہو سکتی ہے - اول مقدار سے یعنی قلت اور کثرت براز کے - جاننا چاہیے کہ قلت اور کثرت براز کی بدون معرفت
مقیس علیہ معتدل مقدار کی نہین ہو سکتی - اور مقیس علیہ معتدل وہ ہے کہ حسب تقاضا ہی غذاے ماکول کی ہو کیونکہ
اغذیہ باعتبار تغذیہ اور فضلہ کے مختلف ہین چنانچہ بعض ایسی ہین جنکا فضلہ بہ نسبت تغذیہ بدن کے کم ہوتا ہی جیسے بادام
اور اخروٹ کی اور بعض ایسی ہین جنکا فضلہ بہ نسبت تغذیہ بدن کی زائد ہوتا ہی جیسے شلغم اور کرنب وغیرہ اور بعض ایسی ہین جنکا
فضلہ تغذیہ بدن کی مساوی ہوتا ہی پس مقدار براز کا تموج جو سے خالی نہین ہوگا یا مقیس علیہ معتدل سے کم یا مساوی
یا زائد ہوگا انہین قلیل کثیر معتدل المقدار سے تعبیر کرتے ہین پس کثرت مقدار براز کی بسبب کثرت فضول اغذیہ یا شدت
قوت دافعہ یا عدم سدہ امعا کے ہوتی ہے - اور کبھی براز بہ نسبت غذا ماکول کے زیادہ ہوتا ہی مثلاً غذا اگر
آدھ سیر کھائی جاوے تو براز تین پاؤ ہوتا ہے موجب اسکا پگھلنا اعضا کا یا نزلہ یا انفجار ورم یا کثرت اخلاط
ہے اور عدم نفوذ کیلوس کا بسبب سدہ ماساریقا کے یا ضعف جاذبہ جگر کے بھی اسکا سبب ہوتا ہے -
اور قلت مقدار براز کی یا بسبب قلت فضول غذا ہے یا ضعف قوت دافعہ کے ہوگی - اور یا سدہ امعا
قولون وغیرہ کا اسکا موجب ہوگا اور یہ قولنج کا منذر ہے - دوم قوام ہے - براز باعتبار قوام کے تین قسم کا
رقیق غلیظ معتدل - رقیق وہ ہے جسکا قوام قوام طبعی معتدل سے (جو کہ عنقریب آتا ہے) پتلا ہو
پس رقت براز کی یا بموجب ضعف ہضم یا سدہ امعا یا ضعف قوت جاذبہ ماساریقا یا تناول مزلقات کے یا دفع
اور نزلہ سر سے معدہ مین اوترنا اور اغذیہ لطیفہ کثرت سے کھانا سبب رقت براز ہے - اور براز لزج
بسبب غذاے لزجہ کثیرہ یا خلط لزج کے ہوتا ہے اور اگر ساتھ اوسکے بدبو اور سقوط قوت اور تپ گرم ہو تو
وہ بان اعضاء صلبیہ پر دال ہے - اور غلیظ وہ ہے کہ قوام مین قوام طبعی معتدل سے گاڑھا ہو اوسکو یابس بھی
بولتے ہین - اوسکی دو قسم ہین یا اسباب داخلی سے ہوگا یا خارجی سے - اسباب خارجی یہ ہین جیسے اغذیہ
یابسہ کو کثرت سے کھانا یا ریاضت مفرط سے بذریعہ عرق تحلیل رطوبات اعضا کا ہونا یا مدرات کو
استعمال کرنا یا پانی کمتر پینا - اور اسباب داخلی یہ ہین جیسے کثرت بول اور عرق کے بدون اغذیہ معرقہ
اور مدرہ کے - یا افراط حرارت بدن کے خصوصاً جگر کے کبد اور کلیہ مین ہو یا ثقل کا امعا مین دیر تک رہنا -
اور براز طبعی معتدل وہ ہے کہ نہ تو اسقدر خشک ہو کہ پتھر سا ہو اور نہ اسقدر پتلا ہو کہ جلد سیلان
تک پہونچے - غرض ان دونون حالتون مین اعتدال رکھتا ہو - سوم لون ہے یعنی رنگ براز ہے
اصل رنگ براز کے چار ہین - سفید - سیاہ - زرد - سبز - اور سرخ رنگ وغیرہ براز مین کہین شاذ
و نادر پایا جاتا ہے - ہکذا ذکر فی شرح العلامہ - رنگ طبعی وہ ہے کہ خفیف النارنجیہ ہو جیسا ذکر
ہو چکا ہے اور اگر ناری بشدت ہو تو دلیل حرارت اور غلبہ صفرا کی ہے اور بصورت قدرے نقصان

۱ جیسے قیاس کیا گیا ہے ۱۲
۲ غذا دوائی ۱۲
۳ برابر ۱۲
۴ قوی ۱۲
۵ جیسے دہی ۱۲
۶ غلیظ ۱۲
۷ خشک ۱۲
۸ یعنی وہ غذائین ہو کہ پسینا لاتی ہین

ضعف ہضم اور برودت کی علامت ہے۔ شیخ نے قانون مین لکھا ہے کہ اگر براز مین ناریہ بدرجہ غایت ہو اور شدت آئے مرض مین ایسی علامت ظاہر ہو تو اکثر اوقات مین دلیل نضج کی ہوتی ہے اور اغلب رد ائیہ مرض کا بھی نشان ہوتا ہے نسارت شرح مین تعلیق کی ہے کہ اگر سبب ناریت کا کثرت صفرا ہے تو اغلب اوقات محمود ہوگا اسلیے کہ اکثر سبب بحران اور دفع طبیعت کی ہوتا ہے اور اگر سبب اوسکا حدت اور احتراق صفرا ہو تو لامحالہ ردی ہوگا کیونکہ یہ علامت افراط مرض کی ہے۔ اور اگر براز سفید ہو تو بلغم اور سدہ مجری مرارہ پر دلیل ہے اور نیز منذر بہ یرقان اور قولنج ہے۔ اور براز مثل اور قیحی اسپر دلیل ہے کہ دبیلہ جانب امعا مین ٹوٹ گیا ہے۔ اور اگر براز سبز ہو تو دلیل کثرت حرارت کی ہے جیسے زنجاری اور کراثی مین ہوتی ہے۔ باقی باریک براز کے مثل رنگ بول کے ہین۔ ہفتم ہیئت خروج۔ اصل یہ ہے کہ خروج براز بستہ ہو یعنی معتدل القوام ہو اور اگر مثل کف رنگا ہو کے اور نیز پتلا پن ہو تو دلیل کثرت ریح کی ہے۔ پنجم یہ کہ اگر براز کی خروج کے لیے وقت انتظار زیادہ ہوا ہو اور معتدالخروج جلدی کے ساتھ ہو تو دلیل کثرت صفرا کی مع ضعف ماسکہ کی ہے اور اگر وقت مقررہ سے تاخیر ہو اور معتد البطی الخروج ہو تو ضعف ہاضمہ یا دافعہ کا باعث ہے یا برودت مزاج امعا یا تناول اشیاے قابضہ کی علامت ہے۔ ششم بو ہے براز بھی۔ اگر زیادہ عہد الی یعنی معتاد سے زائد ہو تو دلیل عفونت اخلاط مع ذوبان اعضا کے ہے۔ اور باقی روائح مثل روائح بول کے ہین۔ ہفتم کف براز ہے۔ اگر براز مین کف ہو تو دلیل کثرت ریاح اور غثیان کی ہے۔ اور رائحہ منتنہ اور رنگ سیاہ ثبوت موت پر دلالت کرتی ہین۔ اور بھی کتنی امور متعلق بحث براز مین بخوف تطویل قلم انداز ہوئے ہین۔ **نوع چہارم** فصد اور حجامت اور علق اور تومڑی کے بیان مین اور اسمین بھی دو صنف ہین **صنف اول** فصد کے بیان مین اور اسمین دو قاعدہ ہین **قاعدہ اول** احکام متعلقہ فصد کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ فصد تین قسم پر ہے واجب اور ممنوع اور جائز۔ واجب جیسے مزاج خون کا نفس فاسد ہو جاوے اور مقدار طبعی سے زائد ہو۔ یا خلاف جہت کیطرف جذب کیا جاوے۔ اور ممنوع جیسے لڑکے اور شیخ اور حائض اور حاملہ کے لیے۔ اور جائز جیسے فساد خون کا بسبب امتزاج خلط دوسرے کی ہو کیونکہ مسہل سے بھی اوسکا تدارک کر سکتے ہین۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ مطلق فصد دو قسم پر ہے۔ اختیاری۔ اضطراری۔ اختیاری مین لحاظ وقت اور موسم اور دن اور رات وغیرہ احکام کذائیہ کا کیا جائیگا لیکن اضطراری مین کسی امر کا لحاظ نہین کیا جاتا جب ضرورت ہے فصد لیوین الا روز بحران مین فصد نچاہیے۔ فصد کو کئی جہت سے بہترین استفراغات مقرر کیا گیا ہے۔ اول یہ ہے کہ فصد استفراغ کلی ہے کیونکہ خون اور اخلاط سے مرکب ہے یعنی جسطرح خون عروق مین رہتا ہے

اوسی طرح صفرا بلغم سودا بھی خون کے ساتھ شامل رہتے ہین پس حالت فصد مین جب خون خارج
ہوگا تو بالضرور اخلاط بھی اوسکے ساتھ خروج مین اتفاق کرینگے - ہان خون بہ نسبت اور اخلاط کے
زیادہ خارج ہوتا ہے - دوم یہ کہ فصد استفراغ اختیاری ہے جب چاہین بند کرسکتے ہین بخلاف دیگر
استفراغون کے مثل مسہل کے - سوم یہ کہ فصد مین ضرورت نضج کی نہین ہوتی ہان اگر خون غلیظ ہو
یا دوسرے خلط خون سے ملکر باعث مرض ہو تب بعد نضیج خون اور اوسی خلط کے جب خون زیادہ ہو فصد
لیوین لیکن خون کم لیوین ورنہ مادہ حرکت مین آویگا اور تپ لازم ہوگی - اگر ایسا اتفاق ہو تو فصد
فی الفور لیوین - اور بہتر وقت فصد کا حفظ صحت کے لیے یہ ہے کہ کھانا ہضم ہوا ہوا اور ہوا معتدل ہو
ایام بادہ جنبیدہ ہون - اندھیری رات ہو - چاند برج بادی مین مریخ کو دیکھ رہا ہو - بقراط نے لکھا ہے
کہ جب چاند برج جوزا یا میزان مین مریخ کو دیکھ رہا ہو اور تاریخ سترہ روز شنبہ کو فصد ہو تو ایک سال تک
تندرستی رہتی ہے اور کوئی مرض بدن مین ظاہر نہین ہوسکتے - اور جمعہ کے دن فصد لینا ممنوع ہے
یہ سب امور فصد اختیاری مین ملحوظ ہوتے ہین اضطراری مین کسی امر کا لحاظ نہین کیا جاتا - اور ایام
پیری مین بسبب ضعف اور غلظت خون کے فصد ممنوع ہے اور اگر طاقت موجود ہو تو روا ہے - اور چونکہ اس
عمر مین خون کم ہوتا ہے اور برودت غالب ہوتی ہے اسلیے بلا ضرورت بعد ساٹھ برس کے فصد نہ لیوین -
اور عند البعض بارہ برس اور عند البعض چودہ برس تک فصد نچاہیے کیونکہ یہ عمر نشو و نما کی ہے اور فصد سے
مادہ نمو مین تفاوت واقع ہوگی - اور لاغر اندام کی فصد نچاہیے کیونکہ فصد سے دبلاپن زیادہ ہو جائیگا
اور حالت ضرورت مین خون کم لیوین اور بلا ضرورت قوی فصد نکرین کیونکہ خون کے ساتھ روح بھی خارج
ہوتی ہے - اور بحالت درد قولنج بھی فصد ممنوع ہے کیونکہ درد قولنج محلل ارواح اور قوی ہے فصد سے
روح اور قوی کی تحلیل سے ضعف زیادہ ہو جائیگا درد مین ترقی ہوگی - اور زن حاملہ کی فصد قبل از چار ماہ
اور بعد از سات ماہ ناجائز ہے بالفرض اگر فصد بھی لی گئی تو اسقاط حمل ضرور ہوگا اور اگر نہوا تو زائیدنی بچہ
خلل ضرور ہی واقع ہوگا اور بچہ کی غذا کم ہو جائیگی - اور زن حائضہ کی بھی فصد نچاہیے کہ اجرائے حیض مین
فرق ہو جائیگا اور کبھی ایک امراض اوس سے پیدا ہونگے - اور ایسا ہی بعد حمام کے فصد نچاہیے ہان
جسکا خون غلیظ ہو اوسکی فصد بعد حمام کرین - اور روز بحران مین کہ مرض اور طبیعت مین مقابلہ ہوتا ہے
اگر فصد لیجاوے تو ضعف ضرور ہوگا - اور ایام برسات مین خون صالح ہوتا ہے فصد نکرین اور بعد
جماع کے بھی ممنوع ہے کیونکہ ایک تو طاقت جماع سے کم ہوچکی ہے فصد سے اور بھی کم ہو کر آثار بد
ظاہر کریگی اور منی اور خون باعث تولید روح ہین جب اخراج مکرر ایک جلسہ مین ہوگا تو ضرور طاقت

بہت کم ہو جاویگی - اور سوء ہاضمی مین اور نیز جبتک غذا ہضم ہو لے فصد نہ لیوین ایسی صورت مین فساد معدہ
کا جانب عروق جگر مائل ہو کر باعث درد جگر ہوتا ہے - اور ایام شدت گرما مین احتمال احتراق خون اور زیادتی
یبوست کا ہے اگر ضرورت ہو حتی المقدور بعد زوال آفتاب کے فصد لیجاوے - اور ایام سرما مین خون منجمد
ہوتا ہی چونکہ مراد فصد سے یہ ہے کہ خون فاسد دفع ہو جاوے سو باعث انجماد کے دفع اوسکا غیر ممکن ہے
اگر دوپہر کے وقت بعد زوال آفتاب فصد لیوین فہو المراد مگر رگ کو فراخ کھولین - اور پندرھوین تاریخ کی
بعد فصد لینا مناسب ہے کیونکہ ایام عروج مین بالخاصیت تولید خون زیادہ ہوتی ہے اگر اون مین فصد لی گئی تو
خون صالح خارج ہوگا اگر سخت ضرورت ہو تو یہ اور بات ہے - اور طاعون یعنی ورم کہ بایام وبا ظاہر ہوتا ہے
اور رنگ اوسکا سرخ یا زرد یا سیاہ ہوتا ہے فصد بچا ہیے - اور وقت شب کے خون بدن کے اندر ہوتا ہے
اگر رات مین فصد لی گئی تو خون فاسد کا اخراج نہوگا مادہ فاسد بدن مین باقی رہیگا - اور جب زہر کھایا ہو یا کسی
جانور زہر دار نے کاٹا ہو فصد بچا ہیے مگر جب عقرب جرارہ کاٹے اور اثر سمیت کا اعضاء تک پہونچ جاوے
تو فی الفور فصد لیوین - اور اوسکی کاٹنے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکے زہر کے باعث ہر بن مو سے خون جاری
ہوگا - یہ عقرب وقت رفتار کے دم اپنی کو زمین پہ کھینچکر چلتا ہے اسی لیے اوسکو جرارہ کہتے ہین - ایام سرما
مین اور فربہ آدمی اور بلغمی اور سوداوی مزاج کی رگ فراخ کھولین - اور بایام گرما اور صفراوی مزاج کی رگ باریک
کھولین - اور جس مریض کو کسی ایک جانب عضو مین مرض ہو تو تین روز تک ابتدای مرض سے طرف مخالف
کی رگ کھولین - مثلاً اگر جانب راست مین مرض ہو تو طرف مخالف مین جانب کے فصد لیوین - اور
اگر جانب چپ مین مرض ہو تو جانب راست کی فصد کھولین - اسکو اطبا کی اصطلاح مین امالہ کہتے ہین
یعنی مواد کو ایک طرف سے دوسری طرف مائل کرنا اور جب عرصہ تین روز کا مرض مین منقضی ہو جاوے
تو جانب موافق مرض سے فصد لیوین - اور جب کوئی خاص طرف مقصود نہو اور فصد ہاتھ سے کھولین
تو دہنے ہاتھ کی فصد لیوین کیونکہ متصل چپ کی دل ہے - اور جس روز فصد لیجاوے غذای غلیظ مناسب
نہین اکثر عوام الناس حریرہ اور برگ پان ہر ایک شخص کو دیتے ہین ایسا نچاہیے اور ایسا ہی جاہل
اطبا بعد فصد کے ہر ایک شخص کو تبرید دیتے ہین یہ بھی خوب نہین بلکہ حسب مزاج ہر ایک شخص کے غذا
دیوین مثلاً اگر سرد مزاج ہے تو غذا سے گرم چاہیے تاکہ قوت کو مدد دے اور اگر گرم مزاج ہے تو غذا سے
سرد مناسب ہی کیونکہ حالت فصد مین محروری مزاج مین صفرا زیادہ ہو جاتا ہے - اور غذای سرد سے
صفرا فرو ہو جائیگا اور بلا ضرورت کچھ نہ پویں - اور بعد فصد کے اوس روز شکم سیری سے نہ کھاوین
بلکہ دو تین روز کے بعد بالتدریج شکم سیری تک نوبت پہونچاوین اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اخراج خون سے

صفرا غالب ہوجاتا ہے اور حریرہ اور شیرینی مفید ہیں۔ اور اگر بعد فصد کے قے ہوجایا کرتی ہے
مناسب ہے کہ اول قے کراوین۔ اور قبل فصد کے شربت لیمون اور شربت انار ترش وغیرہ پلا دین
اور جسکو فصد سے خوف غش کا ہو لازم ہے کہ اوسکو اول فصد کے قے کراوین۔ اور بلغمی مزاج
کو دفع غشی کے لیے شراب پودینہ او پیپہ اور مرزنجوش مناسب ہے۔ اور صفراوی مزاج کے لیے چند
گھونٹ شربت سیب ترش یا بہ اور غورہ عرق بید مشک۔ یا گلاب ماء التفاح ریحان یا تخم ... پر کر
پلاوین۔ اور لیٹ کر رگ کو تنگ کھولین اور خون یکبارگی نہ لیوین بلکہ بدفعات لینا چاہیے۔ یعنی
جب تھوڑا سا خون رگ سے برآمد ہو زخم پر ہاتھ رکھین کہ خون بند ہو بعد پھر ہاتھ کو ... دین
اسی طرح سے دو تین بار کر کے خون آہستہ آہستہ لیوین تو غشی نہو گی۔ اور اگر خلط ناقص ...
مین بہ نسبت خون کے زائد ہو تو جب بھی قدر ... قدر سے خون ... بار نکالین۔ اور ... یہ
اس خون لینے مین ایک گھنٹہ خیال کرین اگر دو یا تین روز کا فاصلہ ہو تو بہت مناسب ہے۔
اور بلغمی مزاج کی فصد بلا ضرورت جائز نہین کیونکہ اونمین خون کم ہوتا ہے۔ اور بعد فصد کے
حمام کرنا روا نہین اور خواب کرنا بھی ممنوع ہے اسواسطے اعضا مین سستی پیدا ہوتی ہے بلکہ چاہیے
کہ فصد کے بعد دو پہر گذر نیکے پیچھے خواب کرین۔ اور اگر فصد سے وقت خواب کا قریب ہو تو فصد
اور خواب کے درمیان فاصلہ ایک پہر کا اقل درجہ ضرور ہے۔ اور بعد فصد کے چینٹا ... تسکین
دیتا ہے۔ اور فصد دو صورت مین روا ہوتی ہے اول یہ کہ خون مقدار طبعی سے زائد ہو جاوے اور ہمین
تقلیل اوسکی منظور ہو۔ دوم یہ کہ خون متغیر الکیفیت ہو جاوے اور ہمین اوسکی اصلاح ... مذکور
ہوا ہے۔ اور جب خون غلیظ ہو تو بلا تنقیح فصد نہ لیوین کیونکہ اخراج خون ... کا بلا تنقیح جو ہی ممکن نہین
اور اگر فصد وسیع لی گئی تو ضرور قوت ساقط ہو گی۔ اور امراض مذکورہ ذیل مین بلا تنقیح فصد ...
نقرس عرق النسا وجع المفاصل صرع سکتہ مالیخولیا خناق ورم احشا ... وجع کلیہ ... ورم کبد
ذات الجنب وغیرہ امراض دمویہ مین۔ اور ایسا ہی اگر ضربہ یا سقطہ ہو تو بلا تنقیح اور بلا مہلت فصد
لیوین۔ اور دبلے آدمی کا ہاتھ فصد سے پہلے نہ باندہین اور فربہ آدمی کا ہاتھ باندھنا مضائقہ نہین۔
اور اگر مقدار خون یا رنگ خون مین اندازہ خون مقصود کا دریافت نہو تو دوسرے ہاتھ کی نبض
حالت فصد مین ملاحظہ کرتے رہین جب نبض مین ضعف محسوس ہو فورا بند کر دین **قاعدہ دوم**
رگون مقصودہ کی اسامی اور اونکے خواص اور فوائد کے بیان مین۔ مخفی نرہے کہ جسم مین عروق
دو قسم کے ہین۔ ایک قسم وہ ہے جو دل سے برآمد ہوتی ہین اونکو شریان کہتے ہین یعنی رگ جان

سبب اوسکا یہ ہو کہ دل مبدء روح ہے اور شریان مین روح زیادہ ہوتی ہے اور خون کم ہوتا ہے - دوسری قسم
وہ ہے جو جگر سے نکلی ہین اونکو اوردہ بولتے ہین اونمین خون زیادہ اور روح کم ہوتی ہے اور فصد اوردہ کی
مروج ہے اور فصد شرائین کا رواج کمتر ہے الا بضرورت - باعث یہ ہے کہ فصد شرائین مین روح بکثرت
خارج ہوتی ہے اور عوارضات متعلقہ اونکے کمتر ہین - اور علاوہ بران فصد شرائین سے ضعف قلب عارض
ہوتا ہے لہذا جو عروق اوردہ فصد کے لیے مستعمل ہین اور مشہور مختصر طور پر تحریر کیجاتی ہین - اسامی
اونکے یہ ہین - قیفال - اکحل - باسلیق حبل الذراع - اسیلم - ابطی - صافن - عرق النسا - مابض -
عرق بے نام - چہار رگ - عرق پیشانی - عرق تحت زبان - عرق زیر نفس زبان - انمین چھ اول
ہاتھ مین کھولی جاتی ہین - اور چار متوسط پاؤن مین فصد کیجاتی ہین - اور چار آخرین سر اور منھ سے
متعلق رکھتی [illegible] یہ ہے کہ عروق سر کی بیٹھکر اور عروق ہاتھ کو لیٹکر اور پاؤن کی کھڑے ہوکر
کھولی جاوین کما ہو المتعارف - پس تفصیل اونکے خواص کی یہ ہے کہ قیفال اس رگ کو سرا رو بھی
کہتے ہین اور بالاتفاق یہ شاخ کتفی کی ہے اور برابر بنصر انگشت کی واقع ہے اور عوارضات سر اور منھ کو
مثل عارضہ جذام اور شرا وغیرہ کے نافع ہے اور تنقیہ خون کا مافوق گردن سے کرتی ہے اور عضلات
دماغ کو مفید ہے - اکحل اسکو ہفت اندام اور نہر البدن اور رگ بدن نام کرتے ہین یہ رگ قیفال
اور باسلیق سے مرکب ہے اور برابر [illegible] کے واقع ہے جملہ عوارضات بدن کو مفید ہے اسمین تمام
بدن کا اخراج خارج ہوتا ہے اسکو دراز کھولین اور اسکے نیچے عصب ہے نشتر وہان تک نہ پہونچنے دیوین
ہرچند نیچے قیفال اور اکحل کے اکثر اشخاص مین شریان نہین ہوتی لیکن گاہے ہوتی ہے - چنانچہ
ذخیرہ مین [illegible] سے اس باب مین ایک حکایت منقول ہے پس مناسب یہ ہے کہ ہر رگ
کی فصد مین احتیاط کرین - باسلیق یہ رگ برابر انگشت وسطی کے ہے اوسکو تنور البدن کہتے ہین عوارض
فرو تر گردن کے لیے پاؤن تک مفید ہے - اور یہ رگ ابطی سے نکلی ہے اور فصد اسکی بیشتر تنقیہ دم کبد
اور طحال اور پھیپھڑا اور ریہ اور سینہ اور ورکین اور گھٹنون اور ساق اور قدم اور کلیہ اور جو کہ اعضاے
ماتحت گردن ہے کرتی ہے نیچے اوسکی شریان ہے احتیاط سے فصد کھولین - اور نشان پہونچنے نشتر کا
شریان تک یہ ہے کہ خون سرخ رقیق اور خالص اور کودتا ہوا برآمد ہوگا علاوہ بران ضعف فی الفور طاری
ہوگا اگر ایسا اتفاق ہووے تو فوراً فصد بند کردین اور پٹی اوسپر باندہ دین اور ہاتھ تکیہ پر سیدھا کرکے
رکھدین اور اصلا حرکت نہ دین دس روز تک بندھا رکھین بعد اوسکے آہستگی سے کھولین اور پھر باندہ دین
اور محافظت طبع کی لازم جانین تاکہ قبض اور اسہال ہونے پاوے اور جملہ امور اعتدال پر ہووین - اور

اسکو ضرورت ۱۲
۲ دریافت ۱۲
۳ معیار وہ
۴ شعور ۱۲
۵ بیوقت
بونانی
اس نام سے موسوم ہوئی
۵ نام ایک رگ کا ۱۲
۶ اوپر ۱۲
۷ نام عضو ۱۲
۸ دبلی

جہ جہت یہ دواے لازوق کہین - یعنی دم الاخوین - انزروت - شب یمانی - قاقلطار - اقاقیا - گلنار -
صبر - کندر - ہر واحد ایک درم - صمغ عربی دو درم - سبکو سفوف کر کے لگاوین یا سفیدہ بیضہ مرغ پشم
خرگوش اور خانہ عنکبوت مین ملاکر زخم پہ رکھین - اور اگر ممکن ہو سکے تو بقدر سر موسی زخم کے اندر پہونچا دین
اور پٹی سے ڈھیلا باندھ دین اور پاؤن خوب مضبوط باندھ دین تاکہ خون اس طرف مائل ہو جاوے اور پھر نہ آنے
پاوے - ایسے موقعہ پر اکثر فصادین شریان کو پوشیدہ کر دیتی ہین تاکہ ملتحم ہو کر گوشت اوسپر منطبق ہو جاوے
اور خون بند ہو جاوے کما یشاہد فی جراحات السیوف - اور اگر جلد کے نیچے خون جمع ہو جاوے تو رنگ جلد کا
اول سرخ بعدہ سیاہ ہو گا اور اوس عضو سے کام طاقت کا نہو سکیگا - وہان پر گیرو یا سیاہ صندل سرخ
اور برگ مکو سے ضماد کرین تاکہ خون منجمد تحلیل ہووے - اور اگر ضرورت ہو بشرط طاقت مریض کے دوسری
طرف کی فصد کھولین - حبل الذراع یہ رگ بعض ہاتھون مین نایاب ہے اسی لیے ذخیرہ مین لکھا ہے کہ
حبل الذراع اکثر آدمیون مین باسلیق ہے اور بعضون مین اکحل سے ملی ہوتی ہے - نفع اسکا عند الاطبا
اور شیخ بوعلی رح مثل رگ قیفال کے ہے اور نزدیک صاحب ذخیرہ اور بعض متاخرین کے نفع اسکا
باسلیق کے قریب ہے - اور چونکہ نفع اسکا قیفال یا باسلیق سے علی اختلاف القولین حاصل ہوتا ہے
وجود اور عدم اوسکا مساوی ہے پس اوسکی فصد چندان ضروری نہین - اسیلم وہ رگ ہے کہ مابین
خنصر اور بنصر ہاتھ کے واقع ہے اور موضع اوسکی فصد کا بھی وہی ہے اور ریشہ ابطی کا ہے جسکا ذکر قریب
آتا ہے - چونکہ خون اسکا غلیظ ہے اسلیے مناسب ہے کہ بعد فصد کے ہاتھ کو گرم پانی مین رکھین تاکہ خون
جسقدر ضروری ہو آسانی سے نکلے اور خون اوسکا خود بخود بند ہو جاتا ہے - فصد اسیلم راست کا اوجاع کبد کو
اور اسیلم چپ کا اوجاع طحال اور قلب کو سودمند ہے اور علامہ نفیس شرح قانون مین لکھا ہے -
والاسیلم ایضاً ینفع البواسیر و اوجاع الظہر المزمن والرقبۃ اور شش کے لیے ہر جانب کی مفید ہے
اور خون اس رگ مین چونکہ جگر اور دل سے آتا ہے اسلیے مناسب ہے کہ خون کم لیوین - ابطی بغل سے
نکلتی ہے اور شعبہ باسلیق ہے چنانچہ اسکو باسلیق ابطی کہتے ہین اور اسکو اسیلم بھی نام رکھتے ہین کیونکہ اسکے
نیچے کوئی شعبہ جانا نہین - طریق اوسکے فصد کا یہ ہے کہ اول اوسکی خوب مالش کرین اور پانی گرم اوسپر
ڈالین بعدہ بند دراز سے اوسکو خوب باندہین اور ہاتھ مقصود کو سیدھا رکھین اور رگ کو انگشت
سے خوب دباوین پس اوسکو کھولین - فصد اوسکی امراض احشا اور امراض سفلی کے لیے مفید ہے -
صافن یہ رگ شتالنگ کے اوپر برابر انگشت کے واقع ہے اور اجرای حیض اور جراحت اور اورام
اور خارش ران اور خصیہ اور قضیب کے لیے سودمند ہے اور مادہ سرکا بھی خارج ہوتا ہے اسی لیے

امراض دماغیہ و ریویہ مین اول اوسکا فصد کرنا اولی ہے چنانچہ قرشی اور شارح اسباب سے منقول ہے
و فصد الصافن اولی من القیفال - اور بواسیر کی لیے بدستور نافع اور درد عرق النساء مین قائم مقام عرق النساء
کی ہے - عرق النساء یہ رگ گرہ دار ہے پاون باندہنے سے معلوم ہوتی ہے اگر پاؤن باندھنے سے ملجاوے تو بہتر ورنہ
درمیان خنصر اور بنصر پشت پاون کی اوسکی شاخ کو کھولتے ہین - اور عرق النساء خاص ایک مرض ہی اوسکی
فصد اسکا نہایت ہی سودمند دیکھا گیا ہے - اور منفعت اسکی قریب وجع عرق النساء مین صافن سے قوی تر
ہے اور دیگر اوورام مین قریب بنافع صافن ہے اور دوالی اور نقرس کے لیے نافع ہے - اور طریق اوسکی فصد کا
یہ ہی کہ دستار یا تواری کو لیکر ایک سر اوسکا محل مقصود پر جوکہ قریب شتالنگ کی ہے باندہین اور باقی کو تمام ساق
اور ران پر خوب مضبوط باندہین اور مریض کو نشست و برخاست کا کئی بار حکم دیوین - اور اگر اول فصد سے
مریض کو حمام کرا دین تو رگ کے ظہور پر بہت اعانت کرتا ہے اسلیے کہ یہ رگ اکثر آدمیون مین مخفی ہوتی ہے
پس یہ رگ جب ظاہر ہوجاوے تو پاؤن مریض کا کسی اینٹ پر رکھکر اوسے پیچھے سے دراز کھولین کیونکہ
اوسکی دونون جانب مین عصب ہے اوسکا لحاظ رکہین - مابض یہ رگ پیچھے گڑھے زانو کی ہے اور منفعت
اوسکی زیادہ تر صافن سے ہے اور درد احشا اور پشت اور درد مقعد اور بواسیر اور اورام مقعد اور رحم
کے لیے سودمند ہے - اور اسکی فصد کا وہی طریق ہے جو عرق النساء مین مذکور ہوا ہے - عرق بی نام
عرقوب کی نیچے واقع ہے گویا وہ ایک شعبہ صافن کا ہے اور حکم اسکا بھی حکم صافن کا ہی اور عرقوب وہ
عصب غلیظ ہی کہ ایڑی پر کھنچا ہوا معلوم ہوتا ہی - چہار رگ یہ رگین دو اوپر کی لب ہین اور دو لب زیرین
مین ہین انکو لبون کی اندر نشتر سے کھولتے ہین امراض بثور دہان اور لثہ اور دانتون کو فصد انکی مفید ہے
رگ پیشانی جو کہ مابین حاجبین کی منتصب ہے اوسکو صداع مزمنہ اور گرانی سر اور چشم کے لیے کھولتی ہین اسکو
احتیاط سے کھولین ایسا نہو کہ اسکی نیچے سے وتر جو کہ مثل پلک ہی کاٹا جاوے کہا وقع لا مذر و ماخس حین فصد
بنت الملک وقطع طرف الوتر فبقیت عیناہ منطبقۃ کذا قال شارح الاسباب فی بحث استرخاء الجفن - اور طریق
اسکی کھولنے کا یہ ہے کہ رومال گلے مین ڈالکر مروڑین تو رگ اوچھل آویگی - اسکے لیے ایک قسم کا نشتر
علیحدہ ہوتا ہے اوسکو ہندی مین کلوکا بولتے ہین - عرق تحت اللسان وہ ہے کہ زبان کی نیچے
اور باطن ٹھڈی پر واقع ہے فصد اوسکی خوانیق اور اورام لوزتین کے لیے مفید ہے - عرق زیر نفس زبان
وہ ہے کہ فصد اوسکی ثقل زبان کے لیے جو کہ خون سے عارض ہو نافع ہے چاہیے کہ اس رگ کو طویل کھولین
تاکہ خون بسہولت جاری ہو **فائدہ** داہنے ہاتھ مین مرض ہو تو بائین پاؤن کی فصد نکرین کہ عرض و طول
مین بعد ہوتا ہی بلکہ بائین ہاتھ اور داہنے پاؤن کی فصد کرنی چاہیے جیسا تمہید مین بیان ہوا ہی سوا عرق

مذکورہ کے اور کئی ایک رگین ہین جو کہ بعض شاخین اور اکثر اوردہ ہاین ہر ایک کے لیے نام مخصوص ہے
اور فوائد اونکی بھی علیحدہ علیحدہ ہین چونکہ وے کمتر کھولی جاتی ہین اسلیے اس جگہہ مذکور نہین ہوئین مطولات
سے دیکھ لین صنف دوم حجامت اور تعلیق او تومڑی کے بیان مین اور اسمین تین فوائد ہین —
فائدہ اول حجامت کے بیان مین — مخفی نرہے کہ حجامت مراد سینگی سے ہے خواہ باشرط ہو خواہ بلا شرط
اور شرط پچھنے کو کہتے ہین — چونکہ حجامت کی دو قسم ہین اسلیے اسکو دو بیان مین لکھا جاتا ہے بیان اول
احکام اور فوائد حجامت مع الشرط کے بیان مین — جاننا چاہیے کہ حجامت مع الشرط اطفال کے لیے
بجاے فصد ہے مگر بلا ضرورت نچاہیے اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ چاند کے حجامت نکرین — اور
ایسا ہی اول ماہ اور آخر ماہ کے حجامت ممنوع ہے — مگر دو ایام اسکے لیے سولہوین اور سترہوین تاریخ
مقرر ہے — اور دو برس کے اول اور ساٹھہ برس کے بعد حجامت بلا ضرورت منع ہے اور اس عرصہ
کے درمیان مجوز ہے — اور موسم گرما مین چار گھڑی دن چڑھے اور موسم سرما مین پہر دن چڑھے
حجامت واجب ہے — اور جب مادہ کثیرہ عضو مین موجود ہو تو جبتک تنقیہ تمام فصد سے نکرلین تنقیہ
خاص پر متوجہ نہووین اور حجامت پس سر اور وسط سر امراض چشم کے لیے سودمند ہے مثل جرب
اور بثور اور موسرج وغیرہ کے لیکن ذہن کے لیے مضر ہے اور نسیان اور رداءت فکر لاتی ہے
اور صاحب نزول الماء کو کہ ہے مضر اور کہا ہے مفید پڑتی ہے اور نیز اختلاط عقل کے لیے نافع ہے
اور یہ دستور مطلی الشیب ہے لیکن شیخ نے کہا ہے فیہ لظر لانہا قد تفعل ذالک فی ابدان دون
ابدان وفی اکثر الامراض تسرع الشیب — اور حجامت نقرات گردن پر خلیفہ اکحل ہے — اور حجامت
گردن پر حجامت کرنا موجب نسیان ہے چاہیے کہ اوس سے ذرہ نیچے حجامت کرین — اور حجامت
مقدم سر پر درد سر کے لیے مفید ہے لیکن حس اور ذہن کو ضرر دیتی ہے — اور حجامت نقرہ پر
رمد اور بخر اور قلاع دہان اور گرانی اجفان کے لیے سودمند ہے — اور حجامت شانہ کی خلیفہ
باسلیق ہے لیکن معدہ کو مضر ہے چاہیے کہ درمیان شانہ اور نقرات گردن کے حجامت کرین —
اور حجامت ٹھڈی کی درانت اور گردن اور منھہ اور حلقوم اور فکین اور سر کو مفید ہے — اور مقدم
ران پر اورام خصیہ اور اخراجات ساقین اور فخذین کے لیے نافع ہے — اور خلف ران پر حجامت
کرنا اورام اور اخراجات سرین کے لیے سودمند ہے — اور پنڈلی اور ٹخنے پر اوزار حیض اور عرق النسا
اور نقرس کے لیے سودمند ہے اور خون کو فضول غلیظ سے صاف کرتی ہے اور منافع اوسکی
قریب بمنافع فصد صافن ہین — خصوصا جو عورت سفید پوست اور متخلخل البدن رقیق الدم ہو اونکو لیے

تو حجامت ساقین کی فصد صافن سے زیادہ مفید ہے - اور حجامت تحت پرٹھی یعنی درمیان دونون سرین کے پھوڑے اور خارش ران کو اور نقرس اور بواسیر اور ورم انثیین اور ریاح مثانہ اور رحم اور خارش پشت کو سود مند ہے - اور حجامت گھٹنے کے نیچے ضربان گھٹنہ اور خراجات ردیہ اور قروح لہنہ کو کہ ساق اور پاؤن مین ہون فائدہ دیتی ہے - اور مقعد پر حجامت کرنے سے بواسیر دفع ہو جاتی ہے - اور حجامت باشرط کے تین فائدہ ہین ایک یہ کہ استفراغ خون کا نفس عضو سے کرتی ہے - دوم یہ کہ ضرر اوسکا اعضا سے رئیسہ تک نہین پہونچتا - سوم یہ کہ جوہر روح کو غیر عضو محجوم سے کم استفراغ کرتی ہے - علاوہ بران اجسام فربہ کے لیے مفید ہے - اور بعد حجامت مع الشرط کے زخم کو صاف کر کے اور زرد چوب کا سفوف کر کے ملنا چاہیے تاکہ زخم خشک ہو جاوے - اور اگر مواد کا بہانا منظور ہو تو زخم پر پھٹکری خام اور نوشادر پیسکر لگاوین - اور طریق حجامت مع الشرط کا گو عوام الناس مین مشہور ہے مگر یہان بھی لکھا جاتا ہے - وہ یہ ہے کہ اول محل مقصود پر روغن کی مالش کرین پس تیزو دی سنگی بلا شرط اوسپر لگاوین - تھوڑی مدت سنگی وہان لگی رہنے دین بعدہ جدا کرین اور شرط عمیق کرین اور پھر سنگی وہان لگاوین اور کچھ مدت وہان رکھکر اوسکو بھی جدا کرین اور سنگی اور عضو کو خون سے صاف کرین اور پھر سنگی کو دوسری دفعہ اوسی جگھہ لگاوین - اور ایسا ہی تین چار دفعہ تکرار کرین تاکہ خون اندازہ مطلوب پر برآمد ہو - اور اگر خون باوجود نہ نکلے تو دوسری دفعہ شرط لگاوین - اور چاہیے کہ مرتبہ اول مین سنگی کو کم چوسین اور جلدی جدا کرین اور بعدہ بالتدریج چوسنے مین قوت زیادہ کرتے جاوین اور جدا کر نہین دیر لگاوین - اور بعد فراغت کی جب ایک ساعت گذر جاوے تو غذا کم کھاوین - اور صفراوی مزاج کو بعد حجامت کے حب الرمان اور ماء الرمان اور آب کاسنی ہمراہ شکر کے دیوین - بیان دوم حجامت بلا شرط کے فوائد مین - واضح ہو کہ حجامت بلا شرط بھی کئی فوائد پر متضمن ہے - اول یہ کہ مواد اور ابخرہ کو ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف کشش کرتی ہے جیسے احتباس حیض کے لیے پستانون پر سنگیین لگاتی ہین - دوم یہ کہ ورم عمیق کو ظاہر کرنیکے لیے عضو متورم پر استعمال کیجاتی ہے - سوم یہ کہ نقل ورم کی عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے اس سے کیجاتی ہے - چہارم یہ کہ تسخین عضو اور جذب خون اور تحلیل ریاح کے لیے اوسکو استعمال کرتے ہین - پنجم یہ کہ عضو مخلوعہ کو اپنی موضع طبعی پر اس سے رد کرتے ہین - ششم یہ کہ تسکین درد کے لیے کار آمد ہوتے ہین جیسا قولنج مین - اور طریق اسکا بھی معروف ہے کہ محل مقصود پر سنگی لگاکر اوسکو چوستے ہین تھوڑی دیر کے بعد جدا کر کے بلا شرط اوسی جگھہ پر یا متجاوز کر کے پھر سنگی لگاتے ہین اور ایسا ہی کئی دفعہ تکرار کرتے ہین - فائدہ موم چونکہ کسی بیان مین واضح ہو کہ حکمائے ہند

انکی بیان مین مبسوط تمام کیا ہے کیونکہ ہندمین استعمال اونکی بکثرت مروج ہے۔ اور اطبای یونان سنے اونکی بیان مین اطناب نہین کیا بلکہ اکثر قدما سنے اونکی استعمال سے منع فرمایا ہے۔ لیکن متاخرین نے بعض جگہہ جونک لگانا اوسوقت مناسب جانا ہے جبکہ فصد اور حجامت کی استعمال نہوسکے چنانچہ اکثر طبائع مین جوکہ در حجامت مع الشرط کے متحمل نہوسکین مثل عورتون اور بچون اور ضعیفون کے جونک لگانا مفید سمجہا گیا ہے۔ اور بہترین جونک جو اس کام کے لیے مقرر ہین وہ ہین کہ سر اونکا باریک مثل دنبالہ موش کے ہون اور پیٹ سرخ پیٹہہ سبز ولکیر زرد پشت پر ہون دریا یا تالاب صاف اور شیرین اور عمیق سے ہاتھہ آتی ہون اور اسمین مینڈک رہتے ہون۔ اور احوط یہ ہے کہ بعد نکالنے کے تالاب سے ایکدن اونکو الٹا لٹکاوین تاکہ جسقدر رطوبت اونکے شکم مین ہو خارج ہوجاوے۔ اور لگانے سے اول قدرے خون بکری وغیرہ کا اونکو چٹاوین پھر اونکو لزوجات وغیرہ سے صاف کرین بعدہ شیرین پانی مین ڈالکر دیکہین جسکی حرکت جلد ہو اوسکو لیوین پھر جسجگہہ جونک لگانا منظور ہو اول اوسکو نمکین پانی سے دھوین اور خوب مالش کرین تاکہ سرخ ہو پس جونک وہان لگاوین۔ اور اگر جونک نہ لگے اوس جگہہ قدرے گل چینی مٹی یا خون ملین کہ خوشی سے لگ جائیگی۔ اور جب خون سے پرشکم ہوجاوین اول تو خود بخود گر جائینگی نہین تو نمک یا خاکستر یا قنبج یا ریشم جلاکر اوسپر چہڑکین فورًا گر جائینگی۔ پھر اوسی جگہہ سنگی ناری یا غیر ناری لگاوین تاکہ جسقدر خون باقی رہا ہو نکل جاوے اسی لیے لکھا گیا ہے کہ جونکین اوس جگہہ لگاوین جہان سنگی لگانا ممکن ہو۔ اور زخم سے جبتک خون آوے ہرگز بند نکرین۔ اور ضرور ہے کہ جونک لگانے سے اول اشیای حابس الدم تیار رکہین تاکہ اگر خون خود بخود بند نہو تو اوسکا فورًا تدارک کرسکین۔ اور وہ یہ ہے کہ ہلدی اور چولہ کی مٹی (جسکو بہٹ کہتے ہین) یا اوپلے کی راکھہ یا کپڑا یا روئی جلاکر اوسپر چہڑکین یا دم الاخوین اور سفیدہ اور مردہ سنگ وغیرہ ادویہ کذائیہ زخم پر دھوڑین اور زخم کو کشادہ نرکہین کہ ہوا لگنے سے ریم نلاوے۔ اور اگر ریم لاوے تو بہی خود بخود خشک ہوجائیگا وسواس نکرین اور بعض جونکین زہردار ہوتی ہین وہ بڑی اور اوپر سیاہ سبز خطوط ہوتے ہین اونسے احتراز کرین کیونکہ اونمین سمیت ہوتی ہے اور اونکو لگانا موجب اورام اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردیکا ہوتا ہے۔ اور جو پشم دار اور بزرگ سر ہون یا مار ماہی سے مشابہ ہون یا خراب پانیون سے شکار کیجاوین اور اوپر خطوط لاجوردی یا طاؤسی ہون بدستور ممنوع ہین۔ یاد رکہو کہ جو شرائط حجامت مین مذکور ہوئے ہین وہ بدستور اسجگہہ بھی ملحوظ ہین لاتحاد السبب فیہما چنانچہ اسجگہہ بھی اول وزن

آخر ماہ کے جونکین لگوانی ممنوع ہین - اور جسطرح حجامت ماقبل دو سال کے اور بعد ساٹھ سال کے منہی عنہ ہے ویساہی جونک لگانا بھی مخطور ہے - لیکن حکیم ارزانی نے کہا ہے کہ مینے اطفال چھ ماہہ بلکہ چہل روزہ کو اجازت جونک لگانیکی دی ہے تو اوسمین نفع یا مضرت ظاہر ہوا - علاوہ برآن ہمارے ملک مین بھی حفظ صحت اطفال کے لیے اسکا بہت رواج ہے - بعض اطبا ہند کا قول ہے کہ جونک ماسوای خون فاسد کے خون صالح کو نہین چوستی اسی لیے خون جو اوس سے خارج ہوتا ہے سیاہ ہوتا ہے لان الطبیعۃ من شانہا حفظ الجید و دفع الردی ان لم یعاوقہا القاسر - اور جونک مثل حجامت کی خاص عضو سے خون کو جذب کرتی ہے مگر بہ نسبت حجامت کے اسکے عمق عضو سے خون زائد آتا ہے - اسلیے اکثر اوقات جونک اوتارنے کے بعد خون جاری رہتا ہے اور زردیہ حابسات سے بند کیا جاتا ہے بخلاف حجامت کی کہ اوسمین کبھی خون شاذ و نادر جاری ہوتا ہے - اور جونک لگانا سعفہ اور قوبا وغیرہ امراض جلدیہ مین مفید ہوتا ہے - چونکہ ایک روز جونک لگانے سے تنقیہ کلی نہین ہوتا بلکہ اوسطرف اور مواد بھی رجوع کرتا ہے اسلیے دوسرے روز بھی جونکون کا لگانا مناسب ہے کہ بقیہ مواد کو خارج کرتا ہے کما ہو المتعارف فائدہ سوم محجمہ ناری کے بیان مین اوسکو ہندی مین تومڑی اور بارٹیہ بولتی ہین - استعمال اوسکی تحلیل مواد اور ریاح بلغمی کے لیے بہت مفید ہے لیکن اوسی عضو سے جسپہ لگایا جاوے یا اوسکی اعضای قریبہ سے سود مند ہے - طریق اوسکا یہ ہے کہ جس جگہہ تومڑی لگانا منظور ہو اوسجگہہ کی جلد کو اول تیل وغیرہ سے چکنا کرین اور آرد کی خام ٹکیہ اوسپر رکھین - اور اوسپر وہ ظرف جو خاص واسطے اسی استعمال کے ہے اندر اوسکی سوتنچہ یا گھاس یا کوئی اور شئے جلاکر رکھین جب مشتعل ہو تب اوسکو ٹکیہ خام پر لگا وین جب دہوان اوسمین کشش کریگا تو عضو کو پکڑے گا - بعد ایک ساعت کی اوسکو جدا کرین اور بدفعات اسی تدبیر سے اوس مقام پہ خواہ متصل و ترکر کے لگا وین - اور یہ ظروف اکثر تومڑی کی ہوتی ہین اور آبخورہ کو جسکے لب باریک ہون بھی استعمال کرتے ہین - اور ترکیب اوسکی عوام الناس مین مشہور ہے نوع پنجم قے کے بیان مین - جاننا چاہیے کہ قے بھی مثل فصد کے دو قسم پر ہے - اختیاری - اور اضطراری - اختیاری کی دو قسم ہین ایک حفظ صحت کے لیے ہوتی ہے - دوسری دفع مرض کی لیے جو کہ حالت صحت مین ہو اوسے حفظ صحت مقصود ہوتا ہے عند الاطبا ایسی قے ضروریات سے ہے اسلیے کہ تناول اغذیہ سے ہر روز قدرے غلیظ تر خلط معدہ او ہر اوسکے نواحی مین باقی رہتا ہی خصوصاً اگر ریاضت نہ کیجاوے یا معدہ سرد و تر ہو اور ظاہر ہے کہ مواد غلیظہ تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر موجب فساد عظیم ہو جاتا ہے - پس مناسب ہے کہ ... مین کثرت مواد کی ہونے دیوین - اسیلیے بقراط نے

ع خطرناک ۱۲
ع ضرر ۱۲
ع اوپر ۱۲
طبیعت ... ۱۲
... دفع
... ۱۲
ع ... ۱۲
ع داد ۱۲
ع ... ۱۲
مشہور ... ۱۲
ع پرزہ
معدہ کی ۱۲
ع اطراف ۱۲

کہا ہے کہ ہر ایک ماہ مین دو روز متواتر قے کرنی ضرور ہے تاکہ تنقیہ معدہ کا ہوتا رہے - اور اوسنے دعوی کیا ہے کہ مین اُس شخص کو حفظ صحت کا ضامن ہون بشرطیکہ باقی تدابیر حفظ صحت کو مثل اغذیہ اور اطعمہ وغیرہ کی ملحوظ رکھا جاوے - اور چاہیئے کہ قے کے لیے کوئی خاص تاریخ مقرر نکرین بلکہ ہر ایک ماہ مین بلا لحاظ دورہ دو مرتبہ قے کرایا وین تاکہ طبیعت تاریخ مقررہ کی معتاد نہو جاوے - اور جو قے حالت مرض مین کیجاتی ہے اوسکی دو قسم ہین - اول یہ کہ قے سے صرف تنقیہ معدہ اور اوسکے حوالی کا کیا جاوے - دوم یہ کہ جذب مواد کا اماکن بعیدہ سے بھی منظور ہو - قسم اول مین ادویہ قویہ ہرگز نہ دیوین اور قے کرنے مین زور نہ لگا وین - لان الدوا القوی والالحاح فی القے یجذبان المواد الی المعدۃ وذالک لیس مطلوبا ھہنا - بلکہ بلغمی مزاج کو آب ترب یا آب شبت سکنجبین عسلی یا صرف شہد ملاکر پلاوین اور قے کراوین اور صفراوی مزاج کو سکنجبین اور گلاب اور آب گرم سے قے کراوین - اور قسم دوم مین ادویہ قویہ اور قے مین زور لگانا کچھ مضائقہ نہین لیکن جبتک کام آسانی سے نکلے ادویہ قویہ کیطرف توجہ نکرین مثل خربق اور جوز القی کے - اور وقت قے اختیاری کا موسم صیف اور ربیع ہے خریف اور شتا نہین اور قے اضطراری کے لیے مثل فصد اضطراری کے کوئی وقت مقرر نہین جب چاہین آب نیمگرم اور نمک و دیگر ادویہ مناسبہ مزاج سے حسب حاجت قے کرین اس جگہہ کوئی شرط شروط مذکورہ سے نہین - یاد رکھنا چاہیے کہ جب قے کرنا منظور ہو تو لازم ہے کہ ایک روز پیشتر غذاے نرم کھاوین - اور اگر حرارت یا کوئی اور سبب مانع نہو تو روغن خوشبودار بھی بدن پر ملین اور بروز قے مونگ چاول ردیدہ کرکے پلاوین تھوڑی دیر کے بعد ادویہ مقی حسب حاجت مادہ کے دیکر قے کرادین لیکن اشخاص مرطوب المزاج کو ضرورت غذاے نرم اور روغن ملنی کی نہین صرف ادویہ مقیہ پر کفایت کرین - اور جس شخص کو قے باسانی نہ اوے تو اول تین روز تک حمام متواتر کراوین اور روغن ملین اور شوربا جسب عادت اکرین اور اغذیہ مختلفہ خوب چبا کر نہ کھاوین اور بعد حمام کے خانہ گرم مین جاکر قے کرین - اور شرط خانہ گرم کی اوسوقت ہے جب ہواے سرد ہو - اور بحالت قے کے رومال شکم اور آنکھون پر باندھ لین اور استادہ ہوکر سر فرو کر کے قے کرنا مناسب ہے کیونکہ یہ ہیئت اخلاط کو قعر معدہ سے بر لاتی ہے اور قے بھی باسانی ہو جاتی ہے - اور بعد قے کے اگر موسم گرما ہوا ور قے کرنیوالا مزاج بھی گرم ہو تو سرد پانی سے منھہ اور آنکھہ دھوین اور آب گرم اور سکنجبین تمندی یا آب کاسنی سے غرغرہ کرین تا مواد متصاعدہ سے حلق کو پاک کرے اور شربت سیب عرق گلاب ملاکر نوش کرین - اور اگر

دقت اور مزاج سرد ہو تو گرم پانی سے دہووین اور سکنجبین عسلی سے غرغرہ کرین۔ اور بعد غرغرہ کے عود ایک مثقال اور مصطگی ایک درم آب سیب مین حل کر کے شکر ملا کر دیوین یا گلقند اور سکنجبین تھوڑی مصطگی ملا کر دیوین۔ اور اگر بجاے مصطگی کے گلقند اور اطریفل صغیر دیوین تو بھی روا ہے۔ اور اگر قے سے معدہ مین سوزش ہو تو شوربا مرغ فربہ پلاوین۔ اور اگر استعمال مقیات سے اعراض ردیہ عارض ہون مثل کرب اور قلق اور عرق اور انقطاع صوت وغیرہ کے تو ماء العسل نیمگرم پلاوین یا ادویہ مناسبہ سے حقنہ کرین۔ اور جبتک بھوکھ صادق نہو ہرگز غذا نہ دیوین۔ اور وقت بھوکھ کے غذا سریع الہضم مثل آب یخنی کے پلاوین۔ اور اگر قے سے ہچکی شروع ہو تو گرم پانی جرعہ جرعہ پلاوین۔ اور اسیوقت مین چھینک دلانا بھی مفید ہے۔ اگر سینہ اور پہلو مین درد شروع ہو تو روغن گل یا روغن بابونہ اور ہاتھ پانو انکے ملین اور پانی گرم سے تکمید کرین۔ اور جن صاحبون کو ضعف دماغ یا کوئی مرض گرم مادی آنکھہ اور کان مین ہو یا سینہ اور حجب مین ورم ہو تو قے نہ کرین۔ اور بدستور اشخاص مذکورہ ذیل کو قے کرانا ممنوع ہے۔ ضیق الصدر۔ ردی النفس۔ دقیق الرقبہ۔ صاحب ورم حلق۔ ضعیف المعدہ۔ جسیم مفرط۔ غیر معتاد قے۔ متعسر القے۔ کیونکہ انکو قے سے بہت تکلیف ہوگی۔ خصوصاً اگر ادویہ قویہ سے قے کرائی جاوے۔ ہان اگر ضرورت ہو اور تدبیر سہل اور آسان سے قے ہو سکے تو کچھہ مضائقہ نہین اور نیز حاملہ عورت کو قے کرنا مضر ہے لیکن جو قے حاملہ عورت کو خود بخود آتی ہو اوسکو سواے ضرورت کے بند نہ کرین۔ اور اگر بہ نسبت زہر خوری کے قے کرانا منظور ہو تو دودہ مین روغن زرد ملا کر قے کراوین۔ اور جو لوگ غذا کہا کر قے کرین تو اونکے لیے باعتبار ساعات یومیہ کے وقت دوپہر بہتر ہے اور جو لوگ نہار قے کرتے ہین اونکے لیے پہر دن کے بعد مناسب ہے۔ اور غلبہ گرسنگی مین قے نہ کرین۔ اور جب کثرت قے کی خون کے ساتھہ ہو تو اطراف کو مضبوط باندہین اور ضماد مقوی معدہ اور قابض معدہ پر رکھین اور شیرہ خرفہ گل ارمنی شامل کر کے پلاوین اور طبع کو نرم کرین تاکہ جو خون معدہ اور اوسکے نواحی مین ہو خارج ہو جاوے۔ اگر خوف ہو کہ خون بیچ نواحی سینہ اور معدہ کے منعقد ہو تو سکنجبین برف مین سرد کر کے جرعہ جرعہ دیوین۔ اور قے حفظ صحت کے لیے کئی جہت سے مفید ہے۔ اول گرانی سر کی اوس سے دفع ہوتی ہے۔ دوم روشنی آنکھہ کے لیے مفید ہے۔ سوم تخمہ کے واسطہ سود مند ہے۔ چہارم جو مادہ معدہ پر گرتا ہے اوسکا انسداد کرتی ہے۔ پنجم جو رطوبات ردیہ معدہ مین ہونگے بسبب اونکے خروج کے اشتہاے طعام زیادہ ہوتی ہے۔ ششم بدن کو مستحکم کرتی ہے اور بباعث خروج مادہ ردیہ کے سستی اور کاہلی دفع ہوتی ہے۔ اور قے امراض متذکرہ ذیل کے لیے بہت مفید ہے۔ استسقا۔

صرع مادی - مالیخولیا - جذام - نقرس - عرق النسا - رعشہ - فالج - قروح کلیہ اور مثانہ
تغیر لون - یرقان - انتصاب النفس - قوبا - اور جملہ اعلال سفلی اور ریاوی - اور اکثر امراض
علوی - اور کثرت قے کی سفر معدہ اور سینہ اور کان اور دانت اور درد سر مزمن اور صرع
دماغی (جو بشرکت معدہ نہوم) اور جگر اور ریہ اور عروق ہے - اور کبھی قے بحرانی ہوتی ہی بیشتر جبکہ
ایام بحران مین واقع ہو - اور علامات قے بحرانی کے یہ ہین کہ آنکھون کے آگے تاریکی ہوجاتی ہے
اور منہہ مین کڑواہٹ اور فم معدہ مین درد ہوتی ہے - اور متلی کا ہونا اور منہہ مین سے لعاب کا بہنا
اور نبض مین انصعاظ ہوجانا اور ہونٹھ زیرین کا پھڑکنا اور خفقان سا ہونا اور رنگ چہرہ کا زرد ہونا اور
دل کا تڑپنا وغیرہ علامات قے بحرانی ہین - اور بیان تفصیلی ادویہ مقیہ اخلاط مفردہ اور مرکبہ کا اس
رسالہ کے منصب سے بعید تھا لہذا متروک ہوا ہے - او علی ہذا القیاس ادویہ مانعہ قے صفراوی اور
بلغمی وغیرہ بیان نہین ہوئین - نوع ششم عرق کے بیان مین - یاد رکھو کہ عرق بھی ایک قسم کا استفراغ
ہے اور یہ فضلہ ہضم چہارم کا ہے - موجب اسکی تولید کا یہ ہے کہ غذا بجز آمیزش قدرے پانی اور
صفرا کے عروق مین نفوذ نہین کرسکتی - کیونکہ پانی سیلان غذا مین بدرقہ ہوتا ہے (چنانچہ باب دوم
مین مذکور ہوا ہے) اور صفرا قوت گرمی اور تیزی سے تنفیذ غذا کے عروق ضیقہ مین کرتا ہے
پس جب غذا اعضا تک پہونچ جاتی ہے پانی اوس سے علحدہ ہوکر اکثر تو مجاری بول کی
طرف میل کرتا ہے اور قدرے باقی ماندہ جلد کیطرف متوجہ ہوتا ہے - پس اگر صرف پانی ہی ہے
تو بخار ہوکر تحلیل ہوجاتا ہے اور اسکو ہم دیکھ نہین سکتے اور اگر پانی فضلہ سے آمیختہ ہوا ہے
مگر زیادہ غلیظ نہین ہوا تو اوس سے عرق پیدا ہوتا ہے - اور اگر فضلات سے ملکر غلیظ ہوا ہے
تو اوس سے میل بدن کی پیدا ہوتی ہے - اور اس سے چھ طرح پر استدلال کرسکتے ہین قسم اول
قلت اور کثرت کے بیان مین - مخفی نرہے کہ اسباب کثرت عرق کے علی الاطلاق چھ ہین - بعض طبعی
اور بعض غیر طبعی - اول یہ ہے کہ رطوبت بدن مین زیادہ ہوجاوے - پس بنابر زیادتی رطوبت کے
عرق پیدا ہو - دوم یہ کہ رطوبت رقیق ہوکر سیلان کرے - سوم یہ کہ اعضا پگھلین اور رقیق ہوکر
مسام کے رستہ باہر آوین - چہارم یہ کہ مسام اپنی مقدار طبعی سے وسیع تر ہوجاوین اسلیے رطوبت
زیادہ خارج ہوں - پنجم یہ کہ قوت دافعہ قوی ہو اور رطوبت زیادہ کو دفع کرے - ششم یہ کہ ماسکہ
ضعیف ہوجاوے اسلیے رطوبت افزون تر ہو - الغرض جو عرق دفعہ قوت دافعہ یا ریاضت
معتدلہ یا حرارت ہوائے گرم سے (کہ مفرط الحرارۃ نہوم) یا معتدل سے ہوگا وہ طبعی ہے یعنی لطبیعا عرق

امراض نیچے بدن کی ۱۲
کیطرف بدن کی ۱۲
بحران کے دن ۱۲
گھونٹ جانا ۱۲

سفید بدن ہے اور او سکے اسباب کو اسباب عرق طبعی کہا جاتا ہے اور جو عرق اسکے برخلاف ہو وہ غیر طبعی ہے اور او سکے اسباب کو اسباب عرق غیر طبعی کہتے ہین - اور اسباب قلت عرق کے علی الاطلاق چار ہین اول قلت رطوبت دوم غلظت یا خامی مادہ کی سوم قبض مسام چہارم ضعف دافعہ کا - اور کمی عرق کی با وصف امتلا کے علامت بد ہے خصوصاً جسکا سبب ضعف دافعہ یا غلظت یا خامی مادہ کی ہو قسم دوم لون عرق کے بیان مین - زردی عرق کی نشان غلبہ صفرا کا ہے اور سفیدی دلیل غلبہ بلغم کی اور عرق چرگین اور غلیظ علامت سودا کی - اور عرق خون نابہ یا بسبب ضعف کے عروق یا بسبب فساد خون کے ہوگا قسم سوم رائحہ عرق کے بیان مین - چنانچہ حموضت رائحہ کی نشان بلغم حامض کا ہے اور تلخی اور تیزی اوسکی علامت اخلاط صفراوی کی اور بدبوی رائحہ کی دلیل عفونت اخلاط کی ہے قسم چہارم طعم عرق کے بیان مین - حکم طعم کا مطابق حکم رائحہ کے ہے - قسم پنجم گرمی اور سردی عرق کی بیان مین - عرق سرد تپ مین علامت کثرت رطوبت خام کی ہے پس اگر مرض حاد ہو تو عرق مذکور بہ نسبت عرض مزمن کے ردی تر ہوگا - اور عرق گرم تپ وغیرہ امراض مین بہ نسبت عرق سرد کے اسلم ہے قسم ششم قوام عرق کے بیان مین - عرق رقیق نشان رقت مادہ کا ہے اور غلیظ اور لزج نشان لزوجت اور غلظت مادہ کا ہے ایسا عرق نشان طول مرض ہے کیونکہ ایسے مادہ کے نضج کے لیے عرصہ دراز درکار ہے - اور کبھی عرق بحرانی بھی ہوتا ہے بشرطیکہ ایام بحران مین واقع ہو اور مادہ بہت تیز نہو - اور علامات عرق بحرانی یہ ہین کہ نبض موجی بشدت ہوتی ہے - اور بدن پر ہاتھ کنی سی پسینا آتا ہے اور جلد سرخ ہو جاتی ہے اور زیادہ دبانے سے گرمی محسوس ہوتی ہے اور انتفاخ جلد اور بول رنگین غلیظ اور کمی بول اور براز کی اور خواب مین حمام کرنا یا نہانا یا دریا مین پیرنا وغیرہ علامات عرق بحرانی ہین نوع ہفتم - رعاف کی بیان مین - واضح ہو کہ رعاف کو ہندی مین ناکسیر بولتے ہین یہ بھی استفراغ کا ایک قسم ہے - گاہے خود بخود روان ہوتی ہے اور گاہے بوقت ضرورت قصداً لائی جاتی ہے - چنانکہ امراض دماغی مین - تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اوس آلہ سے جو کہ اوسکی لیے مقرر ہے بیخ بینی کو خراش کرین - اور اگر کندش اور میویزج اور فرفیون کوٹ کر زہرہ گاو سے گوندھکر فتیلہ بناوین اور ناک مین گھسائین تو خون فوراً روان ہوتا ہے سوا اسکے کئی ایک تدبیرین مطولات مین مذکور ہین وہان دیکھ لین - اور جو ناکسیر امراض سر اور تپ مین ظاہر ہو تحقیق کرین کہ بحرانی ہے یا غیر بحرانی اگر بحرانی ہو بالکل بند نکرین مگر اگر خوف غشی کا ہو تو مضائقہ نہین - علامت رعاف بحرانی کی یہ ہے کہ آنکھون کے آگے خط سرخ روشن ظاہر ہون اور جگر یا طحال کے جانب مین تمدد ظاہر ہو اور منہہ اور آنکھ اور ناک سرخ ہو جاوین اور بعضے آنکھ سے آنسو

جاری ہون اور ناک اندر سے کہجلاوے اور سر کے عروق مین تپک ظاہر ہو خصوصاً جب بیمار دموی المزاج
اور بیمار جوان اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور نبض مین شہوق اور موجیت ہو اور حرکت انبساط مین سرعت ہو
سوا اسکے بحران رعافی مین مادہ مرض کا نہایت تیز اور رقیق ہوتا ہے - اور اگر رعاف بے افراط ہو تو حسب
حاجت اوسکا تدارک کرین چنانچہ بازو اور ران اور خصیتین اور ہر دو گوش اور پستان کو باندھنا اور سر
اور شکم پر حجامت کرنا رعاف کو بند کرتا ہے - اور اگر داہنے سوراخ سے خون جاری ہو تو جگر پر سینگی لگانا
اور اگر بائین سوراخ سے خون ظاہر ہو تو طحال پر لگانا مفید ہے - اور جو دوا مجرب اور معمول حکما وقت ہے
وہ یہ ہے کہ قدرے کافور گدہے کی لید کو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکائین اور اگر قدرے افیون اضافہ
کیا جاوے تو قوی تر ہوگا - اور ایسا ہی پشم شتر جلا کر ناک مین نام لینا فوراً خون بند کرتا ہے - اور اگر
ان تدبیرون سے فائدہ حاصل نہو اور خون غالب ہو تو فصد سر رو کیوین خواہ تھوڑا تھوڑا - خواہ دفعۃً
اور شربت عناب وغیرہ سے خون کو غلیظ کرین اور غذا مسور اور برنج لیمون ملا کر کہلا دین کہ نہایت
مغلظ خون ہے - باقی تدبیرین اسکی مطولات مین مطالعہ کرلین - نوع ہاشتم - حمام کے بیان مین
اور اسمین ایک تمہید اور چار فائدہ اور ایک تذییل ہے - تمہید شرائط عمدگی حمام اور اوسکے مراتب
وغیرہ کے بیان مین - مخفی نرہے کہ حمام مثل جماع کے استفراغات معتادہ سے ہے - بہترین حمام وہ ہے
کہ بنا اوسکی قدیم ہو اور فضای اوسکی وسیع اور فراخ ہو اور ہوا اوسکی خوش اور خرم ہو اور پانی اوسکا شیرین
ہو - اور گرمی آتشدان کی موافق مزاج وارد حمام ہو - قدامت بنا کی اسلیے شرط کی گئی ہے تاکہ چونہ
کی بو اور ابخرہ ردیہ اوس سے منقطع ہوجاوین - کیونکہ بخار چونہ کا مضر دل اور روح ہے اور علاوہ بران خشکی اور
حدت حمام کی زیادہ کرتا ہے - اور نفع فراخی فضاے حمام یہ ہے کہ ہوا زیادہ اوس جگہہ ہو اور بسبب کثرت
انفاس مستردہ (جو کہ فضلات قلوب سے مختلط ہوتے ہین) اور ابخرون ردیہ کے) جو کہ ابدان میل سے
منفصل ہوتی ہین) ہواے حمام متغیر نہو اسلیے اگر ہواے حمام تھوڑی ہوگی تو اسباب مذکورۂ بالا سے جلد تر
متغیر اور فاسد ہوجائیگی اور بذریعہ استنشاق کے دل کو ضرور ضرر پہونچائیگی - اور نفع طیب ہوا بھی مخفی نہین
اور مراد طیب ہوا سے یہ ہے کہ حمام کثیر الضوء ہو اور رائحہ کریہہ اور دہوین سے خالی ہو تاکہ مزاج دل کو بعد
تکدر سے کیونکہ جیسی رائحہ کریہہ ہوا کو خراب اور دل کو تکلیف دیتی ہین ویسے ہی اندہیرا بھی بسبب تکدر کے
ہوا کو خراب کرتا ہے اور تنفس کو بند اور دل کو ضرر پہونچاتا ہے - اور نفع شیرین پانی کا یہ ہے کہ ترطیب
بدن موافق مدعا حاصل ہو اور یہ شیرین پانی سے حاصل ہوتی ہے - مگر یہ بھی واضح ہو کہ چونکہ اسجگہہ ذکر حفظ
صحت کا ہو رہا ہے اور مناسب امزجۂ صحیحہ کے آب شیرین ہے لہذا اوسی پر کفایت کی گئی ہے نہین تو معلوم ہے

کہ امراض ذی رطوبت مین مثل استسقا وغیرہ آب شور سے غسل کرنا اور آب شیرین سے پرہیز واجب ہے
اور اندازہ حرارت حمام کا مطابق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتا ہے اوسکی رعایت پر ضرور ہے کیونکہ
اشخاص بلغمی مزاج کو پانی بہت گرم چاہیے اور صفراوی مزاج کو تھوڑا گرم ۔ اور یہ بھی لائق ہے
کہ حمام زیادہ گرم بھی ہو ورنہ نیم گرم کیونکہ زیادہ گرم پانی محلل رطوبات اور مرخی بدن ہے ۔ اور نیم گرم عرق کو
جاذب نہین کرتا ہے حالانکہ غرض اصلی حمام سے یہی ہے بلکہ واجب ہے کہ حمام حرارت اور برودت مین
معتدل ہو تب ہی زمان شائستہ مین بدن ترشح کرے اور حرارت لطیفہ حمام سے حاصل کرے ۔ اور مزاج
حمام کا گرم تر ہے کیونکہ ہوا اوسکی گرم اور پانی تر ہے پس حمام دو فائدہ مذکورہ سے مرکب ہے وارد
حمام کو جو فائدہ انمین سے زیادہ تر مطلوب ہو اسکو بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر ملحوظ رکھے ۔ مثلاً
جس شخص کو تسخین بدن ترطیب بدن سے زیادہ مطلوب ہو وہ شخص حمام مین بہ نسبت غسل کی زیادہ
بیٹھے جیسا صاحب استسقا اور ترہل اور تمام امراض باردہ مین کیا جاتا ہے کہ افراط عرق سے
رطوبات تحلیل ہو جاوین اور جسکو اسکا عکس مرغوب ہو وہ استعمال پانی کا زیادہ کرے جیسا اصحاب دق
مین کیا جاتا ہے تاکہ ترطیب بدن کی زیادہ ہو کذا قال القرشی فی کتابہ المسمی بالموجز یؤیدہ
ما قال الشیخ فی القانون والآملی فی شرحہ من شاء فلیطالع ثمہ ۔ چونکہ حمام اکثر تین خانون پر
مشتمل ہوتا ہے اور مزاج ہر خانہ کا بہ نسبت مزاج دوسرے خانہ کے مختلف ہوتا ہے ۔
لہذا احکام ہر ایک خانہ کے علیحدہ علیحدہ بیان کیے جاتے ہین ۔ یاد رکھنا چاہیے کہ مزاج خانہ اول کا
سرد تر ہے ۔ اور دوم کا گرم تر ہے ۔ اور سوم کا گرم خشک ۔ مگر تینون خانہ سوا سے مسلخ کے
ہونی چاہیے (جو کہ کپڑے اوتارنے کی جگہ ہوتی ہے) اور کوئی تینون خانہ سے سرد محض نہین ہوتا
یعنی اثر حرارت حمام سے خالی ہوتا ہے ۔ اور خانہ اول کہ مسلخ کے متصل ہے چونکہ حرارت
اوسمین بہ نسبت اور خانون کے کمتر ہوتی ہے لہذا اوسپر سردی کا اطلاق کرتے ہین ورنہ شک نہین
کہ مسلخ کی نسبت وہ بھی گرم ہے ۔ اور مناسب ہے کہ ہر ایک خانہ مین ایسے پانی کا استعمال کیا جاوے
جو کہ اوسکے ہوا کے متشاکل اور مناسب ہو یعنی خانہ گرم مین سرد پانی کا استعمال نہ کیا جاے اور نہ
اسکا برخلاف کیا جاوے کیونکہ موجب ادراک منافی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اسی لیے
اطبا نے اس باب مین تاکید شدید کی ہے کہ دخول حمام مین مسلخ سے بالتدریج ہونا چاہیے ۔
اور طریق اوسکا یہ ہے کہ جب خانہ اول مین داخل ہو تو مناسب ہے کہ زمان شائستہ اوسمین توقف
کرے تاکہ بدن سے حرارت حاصل ہو ۔ اوسکے بعد خانہ دوسرے مین وارد ہو اور جگہ بھی زمانہ معتد بہ دیر کرے

بعدہ تیسری خانہ و داخل ہوکر وہان بھی زیادہ نہ ٹھہرے کہ باعث غشی اور کرب اور خفقان ہے - اور جس شخص کو کسی عضو مین ورم یا تفرق اتصال ہو یا تپ عفنی سے (جسکا مادہ غیر نضیج ہے) مریض ہو اوسکو حمام مین داخل ہونا نچاہیے - اور چونکہ وقت دخول کے رعایت تدریج ضروریات سے ہے وقت خروج کے زیادہ اس سے تاکید کرتی ہین کیونکہ وقت خروج کے مسام کشادہ اور بدن نرم اور قویٰ ضعیف ہوتے ہین - پس اس حالت مین اگر رعایت تدریج نکیجاوے اور دفعتہ ٹھنڈی باہر نکل آوے تو آفت عظیم سرزد ہوگی - اگر یہ کہو کہ لاکھ حمام کے دخول اور خروج مین بالکل رعایت تدریج نہین کرتے اور معہذا آفات سے بھی مامون رہتے ہین - تو جواب اسکا یہ ہے کہ وہ لوگ اس امر کے معتاد ہو رہے ہین اسلیے اونکو ضرر نہین ہوتا پس ایسے لوگ بحث سے خارج ہین - اور حمام حالت خلو معدہ مین ممنوع ہے کیونکہ بسبب تحلیل رطوبات کے بدن کو خشک کرتا ہے - اور حالت سیری مین حمام کرنا بدن کو فربہ کرتا ہے کیونکہ اعضا بباعث گرمی حمامی کے غذا کو بہت جذب کرتے ہین مگر اسحالت مین حمام کرنا باعث احداث سدہ ہوتا ہے اسلیے کہ غذا غیر منہضم منجذب ہوتی ہے پس اولی یہ ہے کہ حمام حالت اعتدال مین کیا جاوے یعنی نہ خلو معدہ ہو نہ حالت سیری تاکہ آفت خلو اور امتلا سے محفوظ رہین - اور اگر حالت سیری مین حمام کیا جاوے تو قبل از استحمام سکنجبین سادہ یا بزوری جیسا مناسب وقت ہو پلاوین - اور واجب ہے کہ حمام مین کھانے سے پرہیز کرین کیونکہ بباعث فراخی مجاری کے غذا غیر منہضم اقاصی اعضا تک جلدی نفوذ کر جائیگی لیکن اگر بعد استحمام قبل زوال حرارت ہوا حمامی کے غذا معتدل الحرارت والبرودت کھائی جاوے تو بدن کو فربہ کرتی ہے اور سدہ کا بھی خوف نہین ہوتا - اور ایسا ہی اگر حمام بعد تمام ہضم اول کے کیا جاوے وہ بھی مسمن بدن ہے - اور حد استحمام کی یہ ہے کہ جبتک حمام مین جلد موٹی ہوتی جاوے تب تک استحمام مین افراط نہین اور جب بدن لاغر اور کرب اور اضطراب زیادہ ہونے لگے پس نشان افراط ہی جلدی وہان سے نکلے - لیکن لازم ہے کہ جب حمام سے باہر آوین تو گرم کپڑون سے بدن کو ڈھانپین - خصوصاً موسم سرما مین تو یہ امر نہایت ضروری ہے اسلیے کہ آدمی ہوا حمام سے جو کہ گرم ہے ہوا سرد کیطرف انتقال کرتا ہے اور مسام اور مجاری حرارت حمام سے وسیع ہوتی ہین - اور حمام مین زیادہ بیٹھنا کئی ایک مضار کا موجب ہے از انجملہ چند یہان بھی لکھے جاتے ہین - چنانچہ کثرت جلوس سے انصباب فضول کا اعضای ضعیفہ کیطرف ہوتا ہے اور بدن ضعیف ہوجاتا ہے - اور اعصاب کے لیے مضر ہے اور حرارت غریزی کو تحلیل کرتا ہے اور شہوت طعام اور باہ کو زائل کرتا ہے الا صورت اعتیاد مین کہ وہ خارج از بحث ہے بلکہ قطع نظر کثرت جلوس سے نفس حمام بھی مضار مذکورہ کا موجب ہے اسی لیے یہ قول مشہور ہے لا خیر فی الحمام لیکن حق وہ ہے جو شیخ نے قانون مین لکھا ہے جسکا خلاصہ یہان بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ حمام آثار متضادہ سے مرکب ہے - اگر بہ سبیل مناسب و مطابق حاجت کے

واقع ہو تو لامحالہ مفید اور سود مند ہوگا لہذا اوسکو جملہ محافظات صحت اور مزیلات مرض سے شمار کیا گیا ہے۔ اور اگر ایسا نہو تو حمام بلاشک مضر ہے اور چونکہ حق مراعات کمتر کیا جاتا ہے لہذا بعض اطبا نے علی الاطلاق بقول مذکور حمام کی مذمت کی ہے اور اوسکی مباشرت سے عموماً منع کیا ہے والاصل ما قلناہ۔ الغرض شیخ نے لکھا ہے کہ حمام گرم بھی ہے اور سرد بھی۔ اور تر بھی ہے اور خشک بھی اور نافع بھی ہے اور ضار بھی۔ منافع اوسکے یہ ہین کہ تنویم اور تفتیح اور جلا اور تحلیل اور جذب فضلا بظاہر تن اور ازالہ اعیا اور حبس اسہال وغیرہ کرتا ہے۔ اور مضار اوسکی یہ ہے کہ بشرط افراط مضعف قلب ہے اور غشی اور غثیان اور مواد ساکنہ کو متحرک اور متعفن کرتا ہے۔ اور مواد کو افضیہ اور اعضا ضعیفہ کیطرف مائل کرتا ہے فائدہ اول اون امور کے بیان مین جو کہ استحمام کے متعلق ہین اور عمل اونپر لازم ہے۔ اور یہ فائدہ کئی ایک قواعد پر مشتمل ہے قاعدہ اول وقت استحمام مین جو شخص اپنی حفظ صحت کا خواہان ہو اوسپر لازم ہے کہ بعد تمام ہضم معدی اور کبدی کے حمام مین نہاوے مگر جو شخص کہ محروری مزاج ہو اور حالت خلو مین غلبہ صفرا سے خوف کرے تو ایسے شخص کو لازم ہے کہ حمام سے اول قدرے غذاے لطیف کھاوے۔ اور ایسا ہی محروری مزاج کو خانہ ثالث مین نہ آنا چاہیے مگر جسوقت گرمی اوسکی ملائم مزاج محروری کے ہو۔ اور عمدہ ترین غذا محروری مزاج کو قبل استحمام یہ ہے کہ روٹی کو میوجات کے پانی مین تر کر کے کھاوین۔ تحقیق تر یہ ہے کہ جیسا کھانا پینا حمام مین ممنوع ہے ویسا ہی بعد حمام کے پیشتر زوال حرارت حمامیہ کے بھی ممنوع ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ اگر طعام شدید البرودۃ یا شدید الحرارۃ ہو تب ممنوع ہے والا جائز ہے جیسا ابھی بیان ہوا ہے۔ علی الخصوص اگر آب شدید البرودۃ یا شدید الحرارۃ ہو تو بالکل ناجائز ہے کیونکہ پانی جسقدر سرد و تر یا گرم تر ہوگا اوسیقدر مضر تر ہوگا ہان اگر پانی زیادہ سرد نہو بلکہ معتدل ہو اور بسبب غلبہ پیاس کے قدرے قدرے پیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ بعض محروری مزاجون کو باعث امن اور امان ہے۔ اسیلیے اطبا نے لکھا ہے کہ محروری مزاج حمام مین دیر تک نہ بیٹھے تا کہ زیادہ پیاس نہ لگے اور موجب کرب اور خفقان نہو کیونکہ پیاس سخت پر محروری مزاج کو صبر کرنا بہت مضر ہے۔ قاعدہ دوم اون چیزون کے بیان مین جو کہ میل بدن کو دور کرتے ہین۔ از انجملہ برگ کنار اور خطمی اور صابون وغیرہ ہے کہ ہر ایک شہر مین استعمال اونکا مروج ہے۔ اور برگ کنار کو غسل کے پانی مین ڈالنا یا کوٹ کر پانی مین ملانا اور بدن کو اوس سے ملنا میل کے دور کرنے مین خطمی سے قوی تر ہے۔ علاوہ بدن مانع سقوط موے اور مطول اور مقوی اور مزیل حرارت موے ہے خصوصاً اگر عصارہ چقندر سے ممزوج کرین تو افعال مذکورہ مین قوی تر ہین۔ اور خطمی سے غسل کرنا مصدع ہے۔ اور صابون سے غسل کرنا اون اشخاص کے موافق ہے

جنکے دماغ کا مزاج سرد تر ہو۔ اور رائب یعنی جغرات یا چھاچھ ترش ہے اونکو موافق ہی جنکا مزاج گرم ہو۔ اور زردہ جو اور زردہ خود بھی نافع اور ازالہ میل مین اسرع ہی **قاعدہ سوم**۔ مالش کے بیان مین جو کہ اول اور آخر حمام کے کیجاتی ہی مخفی نہ رہے کہ جن شخصونکا مزاج خشک وجلد سخت ہو ایسے شخصونکو قبل غسل کی مالش کرنی چاہیئے تاکہ تفتیح مسام اور کشادگی منافذ ہوجاوی اور نفوذ پانی کا باطن جلد مین بخوبی ہوسکے اور ایسا ہی جنکی بدن مین میل زیادہ ہو اونکی لیے بھی تقدیم مالش کی ضروریات سے ہے۔ اور جو کوئی شخص خشک مزاج اور کثیر الوسخ نہو تو اوسکے حق مین بعد غسل کی مالش بہتر ہے

قاعدہ چہارم پاؤن کی جھامہ کرنیکے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ کھر کھرے جھامہ سے پاؤن کی تلوے ملنے سے جیسا عوام الناس مین مروج ہے کئی ایک فوائد حاصل ہوتی ہین۔ ایک یہ کہ میل پاؤن کی دور اور کراہت شکل کی رفع اور ماندگی اور تکان دفع ہوجاتی ہے۔ دوم یہ کہ صداع اور تمام امراض سر کو نافع ہے کیونکہ پاؤنکی مالش سے مادہ اعلی سے اسفل کو جذب ہوتا ہے۔ اسی لیے لکھا ہے کہ اگر جذب مواد بہت منظور ہو تو جھامہ بہت کھر کھرے سے پاؤن کی مالش کرین۔ ہان اگر کوئی شخص نازک بدن ہو تو ایسے شخص کے جھامہ نرم سے مالش کرین تاکہ پاؤن کو تکلیف نہو اور جو شخص رقیق المواد اور رقیق الجلد ہو اوسکے لیے افضل اوقات مالش پاؤن مین وقت دخول حمام ہے اور اوسکے برخلاف کو عند الخروج مالش کرنی مناسب ہے۔ **قاعدہ پنجم**۔ حمام مین سر اور بغل او موی زہار مونڈنے کے بیان مین۔ جب حمام مین آوین تو چاہیے کہ اول سر منڈاوین کیونکہ بعد غسل کے باعث ملال اور ضعف طبیعت ہے۔ اور بغل کو کھڑے ہوکر منڈوانا نچاہیے کہ بعض اوقات غشی لاتا ہے خصوصاً اگر نورہ سے حلق کیا جاوے۔ اور موی زہار کو استرہ سے مونڈنا بالخاصیت باہ کو افروختہ کرتا ہے اور بعضات تضعیف سے ہے چنانچہ جماع کے باب مین بیان ہوچکا ہے۔ **قاعدہ ششم**۔ حمام مین قے اور حجامت کے بیان مین مخفی نرہے کہ بعض بلغمی مزاجون کو خصوصاً بہنگام سرما مین حمام مین قے ہوجاتی ہے۔ پس جب ایسا اتفاق ہو تو مناسب یہ ہی کہ حمام سے باہر آکر کرین اور اگر حمام مین بضرورت آجاوے تو عند الخروج قے کرین مگر حمام کے اندر حتی المقدور قے نفرماوین کیونکہ اغلب ہے کہ بسبب خلو معدہ کی صفرا غالب ہوکر معدہ پر گریگا۔ اور حجامت حمام مین بھی ردی ہے اگر بسبب غلظت خون محجوم کے ضروری ہو تو بعد غسل کے حجامت کرین تاکہ مقصود بلا تکلف حاصل ہو۔ **تنبیہ**۔ حمام سے باہر آکر حسب تدبیر ذیل پاؤن کو دھونا چاہیے۔ اگر آدمی سرد مزاج ہو اور موسم سرما ہو تو گرم پانی سے دھوئین اور نہین تو سرد پانی کا استعمال کرین تاکہ مزاج کی تعدیل کرے۔ اور محروری مزاج کو بعد خروج حمام کے سر کو ملنا اور منھ کو دھونا سرد پانی سے لازم ہے خصوصاً ایام گرما مین۔ اور بدستور پینا شربت حماض اور شربت تفاح کا مع عرق گاوزبان اور گلاب کے لائق تر ہے اور غذای ترش مثل ربانیہ اور حصرمیہ کی کھانی مفید ہے انتہا د جو نکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے

کہ استعمال آب گرم کا خانہ سرد حمام مین روا نہین حالانکہ کوئی خانہ حمام کا حرارت جزوی سے خالی نہین ہوتا پس غیر حمام مین کسی جگہہ سرد مین خصوصًا جسجگہہ ہوا اسے سرد چلتی ہو گرم پانی سے غسل کرنا ہرگز جائز نہین جیسا عوام الناس مین مروج ہے ایسے مقام مین آب نیم گرم کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ مسامات کشادہ نہوین اور ہوا ابدان مین تصرف نکرے مگر جہانتک ہوسکے محل محصور ہو مین غسل کرین خصوصًا وے لوگ جو مزاج ضعیف یا نازک ہو فائدہ دوم آب سرد سے غسل کے بیان مین۔ واضح رہے کہ آب سرد سے غسل کرنا کئی ایک شرط سے مشروط ہے اگر وے شرطین موجود ہوون تو نہاوین نہین تو نہین۔ اول یہ کہ غسل کرنیوالا جوان اور معتدل اللحم اور مجروری مزاج ہو اور موسم گرما اور بدن فضول سے پاک ہو اور فوائد قیود ظاہر ہین۔ شرط ثانی یہ کہ نہانے والا تخمہ اور قے اور اسہال اور بیداری اور نزلہ اور زکام وغیرہ امراض سے مریض نہو اور شرط ثالث یہ کہ معدہ مغتسل کا ضعیف نہو۔ شرط رابع یہ کہ طعام ہضم ہوگیا ہو۔ شرط خامس یہ کہ غسل بعد جماع یا کسی اور ریاضت متعبہ کے واقع نہو کیونکہ جماع وغیرہ محللات ابدان ہین اور سرد پانی اسکو مضر ہے۔ اور اطفال اور بوڑھون کو بھی بدستور آب سرد استعمال کرنا ممنوع ہے کیونکہ ابدان اونکے ضعیف ہوتے ہین فائدہ سوم اس باب مین کہ بعد استعمال آب گرم کے آب سرد کے استعمال کیسی ہے۔ یاد رکھو کہ اس عمل سے جلد کو تقویت ہوتی ہے اور وہ حرارت غریزی تحلیل ہونے سے بند ہوجاتی ہے جو کہ تحلیل ہونے پر مستعد ہے۔ اور چونکہ یہ عمل مقوی جلد ہے اسلیے صاحب خارش خشک اور تر کو نافع ہے اور جلد کو سرخ اور بارونق کرتا ہے اور تمام آفات کو جلد پر آنے سے روکتا ہے مگر اسمین یہ شرط ہے کہ پانی شدید البرودہ نہو بلکہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا چاہیے تاکہ ایک مخالف سے دوسری مخالف کیطرف دفعۃً انتقال نہو فائدہ چہارم۔ اس بیان مین کہ ریاضت کے بعد آب سرد کی استعمال کیسی ہے یہ عمل ہے بسبب تقویت جلد اور منع تحلیل حرارت غریزی کو (اگر شرائط مذکورۂ ذیل ملحوظ ہووین) بدن اور حرارت غریزی کو قوت دیتا ہے۔ شرط اول یہ ہے کہ مباشر عمل ہذا کا بغایت قوی اور مجروری مزاج ہو دوم یہ کہ ریاضت معتدل فی الکیف ہو۔ سوم یہ کہ وقت غسل کے بدن کو سخت مالش کیجاوے تاکہ بدن کو مضبوط اور استوار کرے اور سردی پانی کی باطن اعضا تک نافذ ہووے۔ چہارم یہ کہ بعد غسل کے پھر مالش کرین تاکہ تسخین لاحقہ تبرید سابقہ کا مقابلہ کرے اور بہترین اغتسال (خواہ آب سرد سے ہو خواہ آب گرم سے ہو) وہ ہے کہ تمام بدن پانی مین غرق ہو خصوصًا اگر بعد حمام یا ریاضت کے پانی سرد سے غسل کرین تو چاہیے کہ آب مین نزول ہووے نہ یہ کہ لوٹہ وغیرہ سے بھر بھر کر سر اور بدن پر انصباب کیا جاوے تاکہ غرض مطلوبہ مستوی حاصل ہو اور تفاوت نہو مگر مباشر اس امر کو توسع فی الغذا لازم ہے

۵ غسل کرنا
۵ زحمتین ۱۲
۵ فراخی کرنا
غذا مین بھی
غذا سے دافع کرنا ۱۲

کیونکہ اس غسل سے بسبب حرارت باطنی کے ہضم قوی ہوجاتا ہے۔ اولیٰ شراب کی بھی ضروری ہے
تاکہ منخوبت مین افراط ہو اور ایسا ہی اغذیہ اور ادویہ گرم سے پرہیز لازم ہے تذییل مسائل متفرقہ
غسل مین۔ یاد کرنیکے لائق ہے کہ سرد پانی مین نہانے سے نیگرم مین نہانا بہتر ہے۔ اور ہوا مین
سرد پانی سے نہانا خصوصاً مبرود المزاج کو مضر ہے۔ اور بلغمی مزاج کو کثرت غسل ممنوع ہے
اور مطلق غسل صاحب نزلہ اور اسہال اور بچون اور ضعیفون کو بُرا ہے خصوصاً سرد پانی سے تو بہت ہی
مضر ہے اور چشمون گرم پانی سے غسل کرنا (جیسے چشمہ کیرتی اور چشمہ پورتی وغیرہ) محلل فضول
اور دافع خارش ہے۔ اور نیز فالج اور رعشہ اور تشنج کے لیے سودمند ہے۔ اور عرق النسا
اور وجع المفاصل کے لیے بدستور مفید ہے۔ اور بہت دنون تک غسل نکرنا جلد کو کثیف کرتا ہے
اور اوسکی رونق اور جلا کھو دیتا ہے۔ اور جاڑون مین نسبت گرمی کے قلت غسل واجب ہے۔
اور بعد جماع کے اگر غسل کیا جاوے تو مالش بدن کی ضروری ہے۔ اور غسل خواہ آب سرد ہو
خواہ آب گرم مضعف اعصاب ہے کیونکہ پانی سے جلد اور اعصاب ڈھیلے ہوجاتے ہین اور
سرد پانی سے اعصاب مین (جو کہ بالذات بارد ہین) سردی زیادہ ہوجاتی ہے۔ ایسے اکثر
ہندوون کو ہمیشہ نہانے سے ایام جوانی کے بعد علامات ضعف اعصاب اور گردہ کی ظاہر ہوتی ہین اور
ضعف باہ کے ہمیشہ شاکی رہا کرتے ہین۔ اگرچہ سن شباب مین بسبب گرمی مزاج کی نقصان کم ہوتا ہے اور
بعضے ہنود ایک روز مین کئی بار غسل کرتے ہین حتی کہ بعد فراغت پاخانہ کے بھی نہاتے ہین یہ غسل اونکے حق مین
طبابت ہی مضر ہے نوع نہم نفث کے بیان مین۔ واضح ہو کہ نفث اصطلاح اطبا مین وہ رطوبت
ہے کہ قصبہ ریہ سے بسبب کھانسی کے باہر نکلے۔ اور عرف عام مین وہ رطوبت ہے کہ منہ سے خارج ہو
خواہ سرفہ سے خواہ تھوکنے سے خواہ معدہ سے خواہ دماغ سے بہرصورت نفث بھی ایک نوع کا استفراغ
ہے اور امراض سینہ مین نضج اور عدم نضج مواد پر اوس سے استدلال کرتے ہین۔ اور استدلال اوس سے
سات طرح پر ہوسکتی ہے۔ قسم اول قلت اور کثرت نفث مین۔ کثرت اوسکی دلیل نضج مادہ اور انتہا
مرض ہے بشرطیکہ قوام اور رنگ وغیرہ مین بھی محمود ہو۔ اور قلت اوسکی علامت خامی مادہ کی ہے۔ اور جب
تھوڑی تھوڑی نفث آنے شروع ہو تو دلیل ابتداے نضج اور تزاید مرض کی ہے۔ اور استدلال اوسکا نشان نضج
اکثر مواد کا ہے۔ اور نفث امراض ریہ و ما یتعلق بہا مین نشان سوء مزاج ساذج یا غلظی مادہ یا کم زوری
طبیعت کا ہے۔ قسم دوم رنگ نفث مین۔ سفیدی اوسکی علامت خامی مادہ یا نزلہ بلغمی کی ہے۔
اور سرخی اوسکی نشان غلبہ خون کا ہے یا ٹوٹ جانے رگ پر جو آلات ریہ اور حنجرہ اور آلات تنفس مین داخل ہے۔

١ گرسنہ ١٢
٢ سرد ١٢
٣ دبلی پتلی ١٢
٤ ضد لطافت کی ١٢
٥ صفائی ١٢
٦ کمی ١٢
٧ ضعیف کرنے والا ١٢
٨ ہندوون کو ١٢
٩ شکایت
[illegible]

اور آلودگی نفث سفید کی سرخی سے علامت سِل کی ہے بشرطیکہ اور علامات بھی موجود ہون۔ اور زردی
اوسکی علامت نزلہ صفراوی کی ہے۔ اور سبزی اوسکی نشان احتراق[۱] نفث یا برودت مفرط یا بطلان[۲] حرارت
غریزی کا ہے۔ اور سیاہی اوسکی مثل سبزی کے ہے۔ قسم سوم رائحہ نفث مین بدبو اوسکی علامت عفونت کی ہے
اور بودار نہونا دلیل عدم عفونت کی ہے۔ اور ترشی رائحہ کی علامت برودت کی ہے۔ قسم چہارم مزہ[۳] نفث
مین۔ شیرینی اوسکی نشان غلبہ خون یا بلغم معتدل طبعی کا ہے۔ پس اگر رنگ سرخ ہے تو نفث دموی[۴] ہے
اور اگر سفید ہی تو بلغمی ہے۔ اور بیمزگی اوسکی نشان بلغم معتدل کا ہے۔ اور شوری[۵] اوسکی دلیل اسپر ہے
کہ حرارت نے رطوبت مین اثر کیا ہے لیکن غلبہ رطوبت کا ہی اور زیادہ شور ہونا علامت غلبہ حرارت کی ہے
۔ اور ترشی اوسکی علامت برودت کی ہے اور ناخوشی مزہ کی نشان عفونت کا ہے۔ قسم پنجم قوام مین رقت
اوسکی نشان خامی مادہ کا ہے اور گاہے دلیل نضج مواد کی ہوتی ہے۔ اور غلظت مادہ کی علامت خامی مادہ کی
اور دلیل تعسر نضج کی ہے۔ اور اعتدال اوسکا دلیل نضج تام کی ہے۔ قسم ششم۔ ہیئت[۶] نفث مین استدارت
اوسکی غلظت مادہ اور حرارت ریہ کی علامت ہے۔ اور بقراط نے لکھا ہے کہ نفث خام جسکو تپ ہو
علامت ذبول[۷] کی ہے۔ اور وہی کہتا ہے بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بعد نفس مستدیر کے سل تک نوبت
پہونچ گئی ہے۔ اور اوسی نے کہا ہے کہ جب نفث شدید[۸] ظاہر ہوا اور قدرے علامات اختلاط عقل بھی
موجود ہون تو اختلاط عقل جلدی ظاہر ہوگا۔ قسم ہفتم۔ وقت نفث اور سہولت[۹] اور تعسر[۱۰] مین جبکہ
نزلہ اور ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ نفث جلدی نمودار ہوا اور آسانی سے باہر نکلے تو علامت
سلامت اور قوت طبع اور جلد دور ہو جانے مرض کی ہے۔ اور دیری اور دشواری اوسکی نشان
خامی مادہ اور کمزوری طبیعت اور درازی مرض ہے۔ فائدہ نفث اور بزاق مین یہ فرق ہے کہ نفث
رطوبت پختہ کا نام ہے جو کہ امراض ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ امراض صدریہ[۱۱] مین کھانسی سے
باہر آتی ہی اور بزاق اوس رطوبت کا نام ہے کہ خام ہو۔ نفث محمودہ وہ ہے کہ سپید اور ہموار
اور پختہ اور معتدل القوام ہوا اور اوسمین کسی طرح کی بو نہو اور بغیر کھانسی زیادہ کے خارج ہو اور ابتدا
مرض سے بعید بعہد نہو۔ اور نفث مذموم وہ ہے کہ خام اور رقیق اور ناہموار ہو اور بہت کھانسی سے
خارج ہو اور رنگ سیاہ یا کبود یا زرد ہو اور بو اوسکی ناخوش ہو۔ اور لعاب دہن کہ منھ[۱۲] اور زبان
اور تالو سے آتا ہے دماغ اور آنکھہ اور کان اور حلق اور حنجرہ اور فم[۱۳] معدہ کے لیے بہت مفید ہے خصوصا[۱۴]
موسم جاڑے مین۔ اور مرطوب المزاج کو غرغرہ آبکامہ اور سرکہ اور خردل اور عاقرقرحا اور مویزج اور صعتر
اور ایارج فیقرا سے سکنجبین[۱۵] یا مجموعا حمام یا کسی اور جگہہ گرم مین فائدہ تمام دیتا ہے اور کبھی نفث امراض

۱ جلنا
۲ [illegible]
۳ [illegible]
۴ خونی
۵ [illegible]
۶ صورت
۷ لاغری
۸ [illegible]
۹ آسانی
۱۰ مشکل ہونا
۱۱ سینہ
۱۲ منھ
۱۳ [illegible]
۱۴ [illegible]
۱۵ [illegible]

سینہ مین بحرانی ہوتا ہے۔ بشرطیکہ ایام بحران مین واقع ہووے **نوع دہم** مخاط کے بیان مین۔ واضح
رہے کہ مخاط وہ رطوبت ہے جو ناک سے خارج ہوتی ہے۔ یہ بھی استفراغ کا ایک قسم ہے کہ امراض دماغی پر
اوس ہی استدلال کیجاتی ہے مثل صرع اور سکتہ وغیرہ کے اور مواد امراض مذکورہ کا اس ہی خارج ہوتا ہے
۔ بخار طبیخ بابونہ اور پودینہ کوہی کا لینا اور خربق سفید اور فلفل اور صبر کیساتھ سونگھنا چھینک اور رطوبت
مبنی کو بہت لاتا ہے۔ اور ایسا ہی اگر سرکہ اور شراب کو ملا کر گرم پتھر پر چھڑکین اور اوسکا بخار لیوین تو زکام
مین بہت مفید ہے۔ اور کبھی یہ رطوبت مثل میل کانون کے بحرانی ہوتی ہے جیسے امراض سر مین کاہے
ایسا اتفاق ہوجاتا ہے **نوع یازدہم** خراجات مین۔ خراج اوس ورم کو کہتے ہین کہ پکجاوے
جاننا چاہیے کہ خراجات بھی ایک قسم کا استفراغ ہے بعض اوقات خود بخود بموجب اسباب داخلی یا
خارجی کے رو بظہور لاتے ہین۔ اور اکثر اوقات بحرانی ہوتے ہین چنانچہ بول رقیق ہونا مرض مزمن
یا مرض حار مین ساتھ علامات جیدہ کے علامت بحران خراجی کی ہے۔ اور ایسا ہی جو مرض بدون بحران
ظاہری کے صحت کیطرف رجوع کرے یا کہ بسبب اسکے کہ مادہ کسی اور طرف مائل ہوجاوے اور کنپٹیان
کی رگین یکایک پھول جاوین اور ضربان کرین اور بشرہ کا رنگ افسردہ ہوجاوے اور نفس مین
تواتر اور خشک کھانسی ظاہر ہو تو علامت خراج مفاصل کی ہے۔ یا اوس عضو مین خراج ہوگا جسمین
عرق زیادہ آتا ہے۔ اور حمیات اعیائیہ مین اگر ادرار بول غلیظ یا اسہال یا رعاف چوتھے روز نہ واقع ہو
اور زمانہ طول کھینچے تو خروج ہونیکا خوف ہے جبڑونکے نیچے گوشت نرم مین یا مفاصل مین جو ضعیف
ہو رہے ہین۔ اور دیر کرنا بحرانون کا اور ناقص ہونا اور مرض کا بڑہنا بیس دن سے غلظ مادہ اور بحران
خراجی کی دلیل ہے اسمین جہان درد ہو وہین پر خراج ہونے کا ڈر ہے۔ اور کبھی یہین علامات خراجات
مین ادرار بول غلیظ کا واقع ہوتا ہے اور مادہ خراج کا واقع ہوتا ہے الا اگر کثرت مواد سے ہو تو نہین
۔ اور جو حمیات کہ لرزہ سے آتے ہین اور پسینا آکر اوتر جاتے ہین اگر کثرت مواد کی نہو تو بحران خراجی
سے اونمین بالکل خطر نہین ہے۔ **فائدہ** خراج امراض مزمن مین اکثر اسفل مین پڑتا ہے اور مرض
حاد مین اوپر کے اعضا مین اور مرض متوسط مین دونون جانب برابر ہین۔ اور لیثرغس یعنی سرسام
بلغمی مین خراج بحرانی کان کے پیچھے جڑ مین ہوتا ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران خراج مفاصل کے
ساتھ ہوتا ہے **تنبیہ** بعض علامات سے خراج کی بھلائی اور برائی پر استدلال کر سکتے ہین
چنانچہ خراج کا ظاہر ہو کر غائب ہوجانا دلالت کرتا ہے عود مرض پر زیادہ اول سے یا گرنے مادہ پر
مفاصل کیجانب یا اون اعضا کیطرف جو ضعیف الخلقت ہین یا جنمین درد اور الم ہو۔ اور بہتر خراج

آب بینی ۱۲
ورم گردن ۱۲
ایک مرض ہے کہ حس اور حرکت بعض کی دور ہوجاتی ہے اور بیمار ایسا معلوم دیتا ہے کہ مردہ ہے ۱۲
مطبوخ ۱۲
بیماری ۱۲

وہ ہے جسمین اصل مرض مین خفت اور آرام حاصل ہو اور بعد نضج کے ہو اور خارج بدن کیطرف شدید المیل ہو اسلیے غلبہ طبیعت کا دفع مواد پر مفہوم ہوتا ہے - اور اورام نرم بہ نسبت اورام سخت کے بہتر ہین اور ایسا ہی جو اسفل بدن اور غیر عضو شریف مین واقع ہون اور اس عضو مین کہ مادہ اوسمین بالکل سما جاوے ورنہ خوف پلٹ جانے مادہ باقی کا رہتا ہے - اور اورام لثیہ مین اگر تپ باقی رہے اور اورام تحلیل نہون تو مہینے مین یکجا تی مین اور جو مادہ مین خود حرارت ہو تو بیس پچیس دن مین - تب حادہ مین اور اورام مغابن او راطراف مین ظاہر ہونا بد ہے اور ان اورام سے بخار کا ہو جانا اگرچہ بد ہے لیکن اوس سے کمتر ہے - اور اورام کا کان کے پیچھے جڑ مین واقع ہونا او ر نہ پکنا اور نہ استفراغ ہونا بعد اسکے ردی ہے - اور خراج کا نضج پانا ساتھ اسکے کہ اور اخلاط غیر نضیج ہون اچھا نہین بلکہ اکثر مہلک ہوتا ہے - یہان تک اسباب ضروری کے جنمین بیان ہوئی ہین اگرچہ انواع اوسکے ضروری نہون - اسکا مطلب یہ ہے کہ اسباب مذکورہ مین ہر واحد جنس ضروری ہے نہ یہ کہ تمام انواع یا اصناف اوسکی ضروری ہین مثلاً حاجت طرف جنس غذا کی تو ضروری ہے لیکن ہونا اوسکا روٹی یا گوشت ضروری نہین - اور ایسا ہی حاجت ہوا کی استنشاق کے لیے ضروری ہے لیکن یہ بات کہ ہوا اقلیم معین اور ناحیہ مقررہ کی ہو یہ امر غیر ضروری ہے - وہکذا فی جمیع الاسباب الضروریۃ المذکورۃ - اب خاتمہ مین اسباب غیر ضروری کی اقسام لکھے جاتے ہین کیونکہ ہمین اونکی معرفت کی بھی حاجت ہے بقول شخصے مصرعہ ضد مبتین نشود جز بضد * خاتمہ اسباب غیر ضروری کی تشریح مین اور اسمین دو فصلین ہین **فصل اول** اون اسباب کے بیان مین جو کہ ستہ ضروریہ سے ملحق ہین - اور اوسکی پانچ قسم ہین - اسنان - اجناس - عادات - صناعات - واردات خارجیہ - اسنان اول امور سے ہین کہ اونکی بدن انسان مین تاثیر زیادہ ہے چنانچہ بعض اشخاص ایک سن مین ضعیف ہوتے ہین جب دوسرے سن کیطرف انتقال کرتے ہین تو قوی ہو جاتے ہین - اور عکس اسکا بھی واقع ہوتا ہے جیسے محروری مزاج مین سن شباب مین ضعف ہوتا ہے اور سن کہولت مین قوی ہو جاتا ہے - اور مبرودی مزاج کا حال اسکے برخلاف ہوتا ہے یعنی سن شباب مین قوی اور سن کہولت مین ضعیف ہوتا ہے - اور درجات سن کے قول مشہورہ چار ہین - اول سن نمو یعنی سن بڑھنے کا اوسکو سن حداثت بھی کہتے ہین اور اوسکے پانچ درجہ ہین - اول سن طفولیت اور یہ وہ زمانہ ہے کہ اوسمین بچہ کو استعداد حرکت کی نہین ہوتی - ابتدا سن نمو کا اسی درجہ سے ہوتا ہے - دوم سن صبی یہ وہ ایام ہین کہ بعد نہوض اور قبل تصلب اعضا کے ہوتے ہین - سوم سن ترعرع ہے وہ بعد تصلب اعضا اور قبل سن مراہقہ کے ہوتا ہے - چہارم سن غلامیہ ہے اوسکو سن رہاق بھی کہتے ہین اس سن مین ڈاڑھی کا آغاز ہوتا ہے

ملہ
اعضا کا ۱۲
گزشتن ۱۲

اور یہ وقت بلوغ کا ہوتا ہے۔ پنجم سن فتی اس سن کے بعد نمو موقوف ہو جاتا ہے اور قریب تیس سال تک
یہ سن ختم ہو جاتا ہے کہ مبدء سن شباب کا ہوتا ہے۔ دوسرا سن شباب یعنی سن جوانی کا اور اوسکو
وقوف بھی کہتے ہین اور یہ سن بعد گذرنے سن نمو کے قریب چالیس تک ہوتا ہے۔ اور حرارت اور رطوبت
بچون اور جوانون کی نزدیک افلاطون اور جالینوس کے کمیت یعنی مقدار مین مساوی ہے لیکن بچون
مین بسبب کثرت رطوبت کے حرارت شدید نہین ہوتی۔ اور جوانون مین بباعث قلت رطوبت کے
شدید اور حاد ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر لکڑی تر اور خشک کو علیحدہ علیحدہ جلایا جاوے اور آگ متساوی
فی الکمیة اور متخالف فی الکیفیة ہو تو یہ بات بخوبی واضح ہو جائیگی یعنی خشک لکڑی کی حرارت تیز اور تر کی
خفیف ہوگی۔ مع کون حرارتہما متساویة فی الکمیة بالفرض المذکور۔ تیسرا سن کہولت ہے اور اوسکو
سن انحطاط بھی کہتے ہین لیکن اسمین قوت باقی رہتی ہے یہ سن انقضاء سن وقوف کے بعد قریباً ساٹھ
برس تک ہوتا ہے اسمین حرارت نقصان قبول کرتی ہے اور یبوست زیادہ ہو جاتی ہے۔ چوتھا شیخوخت
ہے اسکو بھی سن انحطاط کہتے ہین لیکن اسمین قوی مین ضعف طاری ہوتا ہے یہ سن انقضاء سن کہولت
سے آخر عمر تک ہوتا ہے اور اسمین رطوبت غریبہ غالب ہوتی ہے۔ فائدہ واضح ہو کہ یہ جسقدر
بابت اسنان کے بیان کیا گیا ہے باعتبار اغلب افراد انسان اور ساکن کثیر العمارت کی ہے
مثل اقلیم رابع اور خامس کے۔ ورنہ بلحاظ بعض مواضع اور بلدان کے اسنان انسان کی متفاوت
ہوتے ہین چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ حبشہ اور زنگبار مین تمام اسنان تیس سے چالیس برس تک
ختم ہو جاتے ہین۔ اور تفصیل بابت اسنان کے باعتبار اغلب افراد انسان کے یہ ہے کہ سن نمو
چار سبوع پر ختم ہوتا ہے ہر ایک اسبوع سات سات برس کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سابوع مین
انسان کے لیے ایک طرح کا کمال حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ سابوع اول گذرتا ہے یعنی بچہ سات برس کا
ہوتا ہے تو اعضا اوسکی قدرے سخت ہو جاتے ہین اور اوسکے افعال مین قدرے قوت حاصل ہوتی ہے
اور اوسکی دانت سست اور ضعیف قوی انتون سے بدل جاتے ہین۔ اسی کمال کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔ علموا الصبیان الصلوة وہم ابناء سبع۔ اور جب سابوع دوسرا ختم ہوتا ہے
یعنی بچہ کی عمر چودہ سال کی ہوتی ہے پس اوسکے اعضا بنسبت سابوع اول کے زیادہ مضبوط
ہو جاتے ہین اسی لیے بچہ مین آثار بلوغ کے ظاہر ہو جاتے ہین اور لڑکی کو حیض آجاتا ہے اور
پستان بھی برآمد ہوتی ہین اور مادہ زرع کا یعنی منی دونون مین اوسی وقت پیدا ہوتی ہے
اور عند الجمہور علامات بلوغ کے کئی ہین از انجملہ ارنبہ یعنی ناک کی ہڈی ظاہر ہو جاتی ہے اور حنجرہ

بھی برآمد ہوتا ہے اور بہ نسبت سابق آواز غلیظ اور ثقیل ہوجاتی ہے اور بوئے بغل کی تغیر ہوجاتی ہے اور احتلام بھی ہونے لگتا ہے۔ اور جب سابوع تیسرا ختم ہوتا ہے یعنی عمر اکیس سال کی ہوتی ہے تو اوسمین انسان کو کمال قوی تر حاصل ہوتا ہے اسی لیے اس سابوع مین ڈھاڑہی آجاتی ہے اور عزت اور وقار بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور جب سابوع چوتھے کا انجام ہوتا ہے یعنی عمر اٹھائیس کی ہوتی ہے پس اوسوقت فعل قوت نامیہ کا بند ہوجاتا ہے۔ مگر یہ حکم کلی نہین کیونکہ گاہے گاہے اس سے کم زیادہ مین بھی یہ امر سرزد ہوتا ہے مگر غالب یہ ہے کہ سن نمو تیس برس تک رہتا ہے۔ اور سن وقوف کا یہ حال ہے کہ اگر سن نمو چار سابوع کامل مین ختم ہوجاوے تو سن وقوف اوسکے بعد ایک سابوع مین ختم ہوجاتا ہے یعنی پینتیس سال تک سن وقوف اختتام پاتا ہے وہذا اکثری الوجود[عہ] اور اگر سن نمو چار سابوع سے چند برس زیادہ ہوجاوے (اور زیادتی اوسکی غالبا تینتیس سال تک ہوتی ہے) تو اوسکے بھی بعد سن وقوف ایک سابوع تک ختم ہوتا ہے یعنی چالیس برس تک پورا ہوجاتا ہے وہذا اقلی الوجود۔ پس اوسوقت افعال طبعی قدری ساکن ہوجاتے ہین اور افعال نفسی قوی۔ اور سن کہولت تقریبا تین سابوع مین ختم ہوتا ہے پس انسان جب سن کہولت سے تجاوز کرتا ہے تو گاہے گاہے افعال صادرہ مین خطا کرتا ہے اور اوسکے بعد زمان قلیل مین مرجاتا ہے اسی لیے اغلب ساٹھ برس کے بعد موت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے بھی اسکی خبر دی ہے اکثر اعمار امتی ما بین الستین والسبعین[عہ]۔ باقی رہا سن شیخوخت کا پس بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ اکثر اوسکے ساٹھ برس ہین کیونکہ سن کمال سے (جو کہ چالیس سال تک ہے) سن نقصان (یعنی سن کہولت اور شیخوخت) دوگنا ہونا چاہیے۔ پس مجموع ایک سو بیس برس ہوے۔ اور باشندگان وسط معمورہ مین اکثر انسانون کی عمر اسی قدر مشاہدہ کی گئی ہے لیکن حق یہ ہے کہ وجوب موت کا بیشتر مقدار اکثر عمر سے تجربہ اور برہانا ثابت ہوچکا ہے۔ اور اہل نجوم کے نزدیک مقدار مذکورہ سے بھی زیادتی عمر کی ممکن ہے۔ چنانچہ حکیم ابوریحان نے حکیم ماشاء اللہ سے حکایت کی ہے اوسنے لکھا ہے کہ ممکن ہے کوئی انسان نو سو ساٹھ برس تک زندہ رہے۔ وہو القران الاعظم[عہ] عندہم بین الزحل والمشتری۔ اور کتب الٰہیہ مین بھی اسکی تائید آگئی ہے کہ زمانہ گذشتہ مین کئی ایک قومین ایسی گذری ہین جنکی عمرین بہت طویل تھین اور ساڑھے نو سو برس عمر حضرت نوح علیہ السلام کی تو مشہور اور معروف ہے۔ اور اجناس بھی اسباب ملحقہ سے ہین چنانچہ مزاج مذکور کی حرارت اور یبوست کیطرف مائل ہوتی ہے۔ اور مزاج اناث کی برودت اور رطوبت کیطرف راغب ہوتی ہے مگر یہ بھی باعتبار اغلب افراد کے تصور کرنا چاہیے یہ نہین کہ تمام ذکور بہ نسبت تمام اناث کی یہی مزاج رکھتے ہون

عہ اور یہ وجود اکثری ہے ۱۲
عہ زیادتی ۱۲
عہ اور یہ وجود اسکا کمتر ہوتا ہے ۱۲
عہ اکثر عمرین میری امت کی ساٹھ اور ستر برس کے بیچ مین ہونگی ۱۲
عہ بڑھاپے ۱۲
عہ اور وہ قران اعظم ہے نزدیک انکے درمیان زحل اور مشتری کے ۱۲ منہ

اور صناعات یعنی پیشہ - ہر ایک قسم اوسکا کسی امر کا موجب ہوتا ہے مثلاً جو پیشہ کہ مباشر اور مجاور پانی
کے ہو جیسے قصارت یعنی دہوبی پن - یا سقاے وغیرہ موجب ترطیب بدن ہوگا - آور جو پیشہ مجاور اور
قریب آگ کے ہو جیسے حدادی یعنی لوہار پن یا طباخی یعنی بھٹیارپن یا ٹھٹھیار پن موجب تسخین اور تخفیف کا ہو
اور افراط اوسکا بسبب کثرت تحلیل کے باعث تبرید ہوگا - اور جو پیشہ مجاور مٹی کے ہو موجب یبوست ہوگا
جیسے کشاورزی اور معماری اور کمہارپن وغیرہ - اور عادات منجملہ اون امور سے ہین کہ بشرط درازی
زمان کے مزاج طبعی کو اوسکی غیر کیطرف تغیر کرتے ہین اور اونکو دفعۃً ترک کرنا موجب تغیر مزاج حاصلہ کا ہے
اور رعایت اونکی حفظ صحت اور استقامت مزاج کا باعث ہے - پس جس شخص کے لیے کوئی عادت مذمومہ
منافی حفظ صحت ہو مثلاً اوسنے کوئی ایسی عادت کر رکھی ہے کہ اوس سے مواد فاسدہ بدن مین جمع ہوتے ہین
تو مناسب ہے کہ اوسکو دفعۃً ترک نکیا جاوے تاکہ موجب تغیر اور ضرر مزاج نہو لیکن بتدریج اوسکو ترک
کرین اسی واسطے کہا گیا ہے العادۃ طبیعۃ خامسۃ - اور تغیر مزاج کا بسبب عادت کے دو قسم پر ہے
یا بسبب تدبیر کے ہوگا - یا من جہۃ ماہیتہ ہوگا - پس جو تغیر تدبیر کی روسے ہوگا اوسکی صورت یہ ہے
جیسے کوئی آدمی بالطبع لاغر بدن ہو اور راحت اور قلت ریاضت اور سکون کو لازم جانے اس سبب
بدن اوسکا فربہ ہو جائیگا اور برودت اور رطوبت اوسمین زیادہ ہو جائینگی اور دن بدن موٹاپا
ظاہر ہوتا جائیگا - اور ایسا ہی کبھی انسان بالطبع فربہ بدن ہوتا ہے پس بسبب کثرت ریاضت
کے اور تعب اور تقلیل غذا کے دبلا ہو جاتا ہے - اور ایسا ہی جب اوسکو کسی نوع کے ہموم اور غموم
لاحق ہوتے ہین اسلیے رطوبات تحلیل ہو جاتے ہین اور اعضا مین خشونت اور یبوست عارض ہوتی ہے
پس بدن لاغر ہو جاتا ہے - اور ایسا ہی جو آدمی دہوپ مین دیر تک رہے اور ہواے گرم سے اکثر ملاقات
کرے وہ بھی لاغر ہو جائیگا اور رنگ اوسکا سیاہی مائل اور مزاج اوسکا حرارت اور یبوست کیطرف
متغیر ہو جائیگا - پس طبیب پر واجب ہے کہ امور مذکورہ مین خیال رکھے کہ مزاج انسان کا
طبعی ہے یا عادت سے حاصل ہوئی ہے مثلاً جو شخص موٹا ہو دیکھنا چاہیے کہ اگر اوسکے بدن مین
بو نہو اور عروق اوسکے واسع اور فراخ نہون پس وہ موٹاپا طبعی ہے اور جسکے بدن سے بو آتی ہو اور
مکھی وغیرہ اوسپر زیادہ بیٹھتی ہون اور عروق اوسکے واسع ہون پس مزاج اوسکا حار ہے
اور موٹاپا بسبب عادت کے حاصل ہوا ہے - اور یہی حال دبلاپے کا بھی مثلاً اگر بدن لاغر ہو اور عروق
تنگ ہوان اور جلد خشن اور بے بو ہو اور رنگ سیاہی کیطرف مائل ہو پس ایسی لاغری اور
یبوست بسبب ... استعمال اشیاء مسخنہ اور مجففہ کی عادت سے حاصل ہوئی ہے اور اگر عروق

اوسکی واسع اور فراخ ہون اور بال بدن پر بہت ہون او رکھی وغیرہ اوسپر بہت بیٹھین تو ایسی لاغری
طبع ہوگی۔ اور تغیر مزاج کا ماہیت کی جہت سے کسی قسم کے پیشہ اور صناعت سے حاصل ہوتا ہے چنانچہ
بعض صناعات ایسے ہین کہ مزاج انسان کو ضد کیطرف بدل دیتے ہین پس یہ تغیر کئی قسم پر ہے یا حرارت
اور یبوست کیطرف ہوگا مثل پیشہ آہنگرون اور شیشہ گرون کے اور دیگر صناعات کذائیہ کی جو آگ کے
مجاور رہون۔ اور یا حرارت اور رطوبت کیطرف ہوگا مثل خدام حمام کے۔ اور یا برودت اور رطوبت
کیطرف ہوگا مثل ماہی گیرون اور ملاحون اور دھوبیون کے۔ اور یا برودت اور یبوست کیطرف
ہوگا مثل زمینداروں اور شکاریون حیوانات اور جانورون کے و ماشاکل ذالک۔ اور واردات خارجیہ
مثل ضمادات اور اطلیہ اور کمادات اور مشمومات کے ہین۔ یہ تمام امور حافظ صحت اور مغیر مزاج ہین
لیکن جسقدر تغیر مزاج مشمومات سے حاصل ہوتا ہے اورون سے نہین ہوتا۔ پس اگر مشمومات خوشبودار
ہونگے تو بسبب مناسبت ارواح اور سرعت نفوذ کے مقوی دل و دماغ اور حافظ صحت ہونگے اور
اگر بودار ہونگے تو برعکس فوائد مذکورہ کے او نسے ظاہر ہونگے۔ اور منجملہ واردات خارجی نضج مواد کا
آفتاب سے ہے کہ محلل رطوبات ہے اور صداع بارد اور استسقاء اور ربو کو مفید ہے۔ اور ایسا ہی جسم کو
ریگ گرم مین دفن کرنا امراض مرطوبی کو نافع ہے۔ اور جسم یا کسی خاص عضو کو روغنیات مین ڈبونا
تشنج اور ماندگی کے لیے سودمند ہے۔ چنانچہ مقالہ کتاب مین مذکور ہو چکا ہے **فصل دوم** —
اسباب جزئیہ امراض اور تعداد عوارض بدن کے بیان مین **تمہید** چونکہ اس فصل مین اسباب
امراض بدن کے بیان کیے جاینگے اسلیے مناسب ہے کہ اول احوال بدن کے مع اقسام امراض کے
مجملاً بیان کیے جاوین بعدہ اونکے اسباب کیطرف توجہ کیا جاوے۔ تاکہ دیکھنے والی کے لیے بصیرت
تام حاصل ہو۔ مخفی نہ ہے کہ احوال بدن انسان کا نزدیک شیخ رئیس کے دو ہین صحت اور مرض
صحت وہ حالت طبعی ہے کہ بسبب ذات او س حالت طبعی کے تمام افعال بدنی (کہ طبعی اور حیوانی اور
نفسانی ہین) مجری طبعی پر صادر ہون۔ اور مرض وہ حالت غیر طبعی ہے کہ بسبب ذات اوس حالت کے
افعال بدنی کو ضرر پہونچتا ہے۔ عام ہے کہ ضرر تمام افعال بدنی مین حاصل ہو یا بعض افعال مین —
اور نزدیک جالینوس کے احوال بدن انسان کے تین ہین۔ صحت اور مرض اور حالت ثالثہ —
اسکی نزدیک اگر تمام افعال بدنی مین سلامتی ہے وہ صحت ہے اور اگر تمام افعال مین آفت ہے
وہ مرض ہے۔ اور اگر بعض افعال سالم اور بعض ماؤف ہون وہ حالت ثالثہ ہے نہ صحت ہے
نہ مرض۔ اب اسکی بہت قسم ہین یا تو یہ حالت اسلیے ہوگی کہ صحت بھی بدرجہ غایت نہین اور مرض بھی

بدرجہ نہایت نہین مثل بوڑہے اور بچہ اور کمزور اور دست کے ـ یا اسلیے کہ صحت اور مرض مجمع ہون ایک سحص مین ایک وقت مین دو عضو مین مثل اندہے اور کانے کے ـ یا ایک شخص مین ایک عضو مین دو جنہون متباعد یا تقارب مین جمع ہون مثل صحیح المزاج اور مریض الترکیب کے ـ اور مثل صحیح النقصہ مریض المقدار کے ـ یا ایک شخص مین دو وقتون مین جمع ہون جیسا کوئی شخص موسم سرما یا سن شیخوخت مین مریض ہوتا ہے اور موسم گرما مین یا سن شباب مین تندرست ہوتا ہے یا اسکا عکس ہو جاتا ہے ـ الغرض عند الشیخ صحت اور مرض مین واسطہ نہین کیونکہ اونکے نزدیک انکے درمیان تقابل عدم اور ملکہ ہی اور اس تقابل مین واسطہ نہین ہوتا اسلیے کہ نفی اور اثبات سے خارج ہونا غیر ممکن ہے کما بین فی محلہ ـ اور جالینوس کے نزدیک صحت اور مرض مین واسطہ ہے کیونکہ اوسکی رای مین درمیان انکے تقابل تضاد ہے جسمین واسطہ ہونا لازم ہے کما حقق فی موضعہ ـ اور اس مسئلہ مین حق بجانب شیخ ہے کیونکہ جذام اور برص اور رتپ وغیرہ امراض جنمین بعض افعال سلامت ہوتے ہین بلا شک مرض ہین اور بالاتفاق کتب قدما مین مرض کے نام سے موسوم ہوتے ہین ـ پس اگر مطابق مذہب جالینوس کے ان احوال کو حالت ثالثہ سے تعبیر کیا جاوے اور مرض نہ کہا جاوے تو لازم آتا ہے کہ جہان مین وجود مرض کا نپایا جاوے لانہ درگا وہذا ظاہر الفساد ـ اور ضرر فعل کے تین ہین تغیر اور نقصان اور بطلان ـ مثلاً اگر قوت باصرہ صور اور اشکال کو کہ خارج مین موجود نہین تخیل کرے تو اوسکو تغیر کہین گے ـ اور اگر صدور افعال کا بسلامت نہو چنانچہ قوت مذکورہ اشیاء کو کما ہو نہ دیکھے خواہ کما خواہ کیفا تو اوسکو نقصان بولینگے ـ اور اگر قوت مذکورہ بالکل فنا ہو جاوے یعنی آدمی اندھا ہو جاوے تو اوسکو بطلان کہین گے ـ اور مرض کی دو قسم ہین ـ مفرد اور مرکب ـ مرض مفرد وہ ہے کہ ایک ہو اور اجتماع امراض سے حاصل نہو اور اوسکی تین قسم ہین سوء مزاج اور مرض ترکیب اور تفرق اتصال ـ مرض سوء مزاج وہ ہے کہ اول مرض اعضاء مفردہ کو عارض ہو بعد اوسکے اعضاء مرکبہ کیطرف خواہ متعدی ہو یا نہو لیکن کبھی نہین ہو سکتا کہ سوء مزاج اولا عضو مرکب مین ظاہر ہو ـ مرض ترکیب وہ ہے کہ اول مرض اعضاء مرکبہ کو لاحق ہو ـ اور تفرق اتصال وہ ہے کہ اول دونونکو لاحق ہو ـ اور امراض سوء مزاج کے جسکو مرض متشابہ الاجزاء بھی کہتے ہین دو قسم ہین مفرد اور مرکب ـ مفرد کی چار قسم ہین حار بارد رطب یابس ـ اور مرکب کی بھی چار قسم ہین حار رطب حار یابس بارد رطب بارد یابس ـ اور ہر ایک مفرد اور مرکب سے دو قسم پر ہے ساذج یا مادی ـ مادی وہ ہے کہ بسبب کسی خلط کے اخلاط اربعہ مفردہ یا مرکبہ سے حاصل ہو

سلہ یک چشم ۱۲
سلہ یعنی طفولت
صحیح ہو در موسم سرما
مین مریض ہو ۱۲
سلہ پیری ۱۲
سلہ جوانی ۱۲
سلہ جیسا بیان
کیا گیا ہے اپنے
محل مین ۱۲ منہ
سلہ جیسا

اور اوس کیفیت سے بدن بھی متکیف ہو مثل حرارت مفرطہ کے کہ سبب اوسکا وجود صفرا ہو - اور
ساذج وہ ہے کہ ایسی نہو مثل حرارت مدقوق اور برودت مثلوج - اور سوء مزاج ساذج یا ایک عضو
سے مختص ہوگی جیسے سر درد کہ حرارت آفتاب سے عارض ہو یا تمام بدن کو لاحق ہوگی جیسے تپ
کہ بسبب دہوپ کے عارض ہو - اور سوء مزاج مادی یا عضو سے مجاور اور ملتصق ہوگی یا اوسمین
مداخل اور نافذ ہوگا - اور مداخل اگر اتصال عضو مین تفرق کریگا تو اوسکو مورم کہتے ہین ورنہ غیر
مورم ہے - امثلہ انکے مطولات مین مذکور ہین - اور مرض ترکیب کی چار قسم ہین امراض خلقت -
امراض مقدار - امراض عدد - امراض وضع - امراض خلقت بھی چار ہین - اول امراض شکل
اور وہ یہ ہین کہ شکل عضو کی مجری طبعی سے ایسی متغیر ہوجاوے کہ مضر ہو جیسے سر چوڑا ہو یا
سیدھا عضو خمدار یا اسکا برعکس ہو - دوم امراض مجاری ہین اور اوسکی تین قسم ہین اول
من حیث الاتساع مثال اوسکی انتشار نور ہے بسبب کشادگی ثقبہ عنبیہ کے جو کہ مجری روح
باصرہ کا علے اختلاف القولین ہے - دوم من حیث التضییق ہے مثال اوسکی ضیق النفس ہے اور
خناق ہے - سوم من حیث الانسداد اور مثال اوسکی حدوث سدہ کا اوس رگ مین جو کہ جگر سے
مرارہ کو آتی ہے اور مرارہ سے امعا کو جاتی ہے پس اگر سدہ مابین کبد اور مرارہ کے واقع ہوگا
محدث یرقان ہے - اور اگر مابین مرارہ اور امعا کے حادث ہوگا تو قولنج کا باعث ہے سوم امراض
تجاویف اسکو امراض اوعیہ بھی کہتے ہین اسکی چار قسم ہین تین قسم یہ ہین - یا من حیث الاتساع
جیسے کیسہ انثیین کا بسبب گرنے کسی جسم کے اوپر سے فراخ ہوجاوے چنانچہ مرض قیلہ اور
فتق مین یہ امر مشاہدہ ہوسکتا ہے یا من حیث التضییق جب فضاے معدہ تنگ ہوجاوے -
یہ کبھی خلقی ہوتا ہے اور گاہے بسبب ورم عضو مجاور کے ظاہر ہوتا ہے اور تنگی بطون شریفہ دماغ
کی بھی اسی قبیل سے ہے - یا من حیث الانسداد جیسے بطون دماغ مین سکتہ کی حالت مین سدہ
ہوجاتا ہے - اور چوتھا قسم مرض خلو ہے جیسے شدت فرح مہلک اور لذت مہلک مین تجاویف قلب
کی خالی ہوجاتی ہے - چہارم امراض صفائح ہین جو کہ سطح عضو سے (خواہ داخلی ہو خواہ خارجی)
متعلق ہین جیسے صفائی اور ناہمواری عضو کی مثلاً جس عضو کی صفائی اور ہمواری مطلوب ہو مثل
قصبہ ریہ کے وہ ناہموار ہوجاوے - اور جس عضو کی خشونت اور ناہمواری مقصود ہو مثل معدہ
اور رحم کے وہ ہموار اور صفا ہوجاوے - اور ظاہر ہے کہ اگر سطوح اعضا مین فساد عارض ہوگا
تو فائدہ مقصودہ اونسے ناقص یا باطل ہوگا - اور امراض مقدار دو قسم پر ہین یا یہ کہ عضو مقدار

طبیعی سے زیادہ ہو جاوے یا مقدار اصلی سے کم - خواہ عظم اور صغر خلقی ہون خواہ عرضی - اور ایسا ہی تمام بدن مین ہو (۱)، یا کسی خاص عضو مین - پس یہ چار قسم حاصل ہوئی - چنانچہ فربہی مفرط مثال زیادتی عام کی ہے - قرشی نے کہا ہے کہ مین نے دمشق مین ایک آدمی کو دیکھا بسبب موٹاپا مفرط کے آنکھ کھولنی اوسپر مشکل تھی - اور جالینوس سے منقول ہے کہ اوسنے ایک آدمی کو اہل سمرقند سے دیکھا وہ اسقدر موٹا تھا کہ چلنے پھرنے سے عاجز تھا - اور عظم زبان کا اور داء الفیل مثال زیادتی خاص کے ہے - دبلا پا مفرط مثال نقصان عام کے ہے اور ضمور حدقہ چشم مثال نقصان خاص کے ہے - اور امراض عدد کی دو قسم پر ہین - اول یہ کہ عضو مقدار طبعی سے زائد ہو اوسکی دو قسم ہین - طبیعی اور غیر طبعی - زیادتی طبعی وہ ہے کہ جنس اوسکی بدن صحیح مین موجود ہو مثل انگلی کے کہ پانچ سے زائد ہون - اور زیادتی غیر طبعی وہ کہ جنس اوسکی بدن صحیح مین موجود نہو - اور اوسکی دو قسم ہین یا بدن سے پیوستہ ہوگی مثل ثولول یعنی مسّون کے یا منفصل ہوگی مثل سنگریزہ مثانہ کے - اور دوم یہ کہ عضو تعداد طبعی سے ناقص ہو اوسکی بھی دو قسم ہین - طبعی اور عارضی - طبعی وہ ہے کہ وجود اوسکا طبعی ہو لیکن اصل خلقت مین بسبب کمی مادہ کے مخلوق نہو جیسے کسی شخص کی تین یا چار انگلی اصل خلقت مین ہوئین - اور نقصان عارضی وہ ہے کہ اصل خلقت مین تو عضو صحیح و سالم مخلوق ہوا ہو لاکن بعد ازان کسی عارضہ خارجیہ سے ناقص ہو جاوے جیسے کسی کی انگلی یا ہاتھ تلوار وغیرہ سے کٹ گیا ہو یا آگ سے جلگیا ہو - اور امراض وضع کے مثل فساد وضع کے جو بسبب نزدیکی ایک عضو کے دوسری عضو سے - یا بسبب دوری ایک عضو کے دوسری عضو سے نامناسب طور واقع ہو - یعنی ایک عضو دوسری عضو سے ایسی طور پر دور یا نزدیک ہو کہ مناسب نہو - اور اوسکی دو قسم ہین ایک با عتبار موضع نفس عضو کے - دوسرے با عتبار مشارکت دوسری عضو کی - امراض موضع کے چار ہین - اول زوال عضو کا اپنے موضع سے بسبب خروج تام کے (اوسکو خلع کہتے ہین) دوم زوال عضو کا مفصل سے بسبب خروج غیر تام کے (اوسکو وثی بولتے ہین) سوم یہ کہ عضو اپنے موضع مین حرکت کرتا ہے حالانکہ سکون اوسکا واجب ہے مثل رعشہ کے - چہارم یہ کہ عضو اپنے مکان مین ساکن ہو حالانکہ حرکت اوسکی واجب ہو جیسا تحجر مفاصل مین - اور امراض مشارکت دو قسم پر ہین - اول یہ کہ حرکت عضو کی عضو مجاور کیطرف ممتنع یا متعسر ہو - دوم یہ کہ حرکت عضو کی عضو مجاور سے ممتنع یا متعسر ہو پس تمام امراض وضع کی چھ ہوئین - اور اقسام تفرق اتصال کے بہت ہین اسامی اونکے با عتبار اختلاف محل کے

مختلف ہین - پس تفرق اتصال اگر جلد مین واقع ہوا اور فراخ نہوا اوسکو خدش کہتے ہین - اور اگر بسبط اور فراخ ہوا اوسکو سحج بولتے ہین - اور جو گوشت مین خارج سے واقع ہوا اوسکو جراحت کہتے ہین بشرطیکہ نیا ہوا اور اوسمین پیپ نہ پڑی ہوا اور جراحت اگر قدیم اور متقیح ہوا اوسکو قرحہ بولتے ہین - اور جو گوشت مین داخل سے بسبب تداخل مادہ کے واقع ہو اگر ابتدائی ہے اور اوسمین ریم نہین ہوئی ورم کہتے ہین اور اگر ریم پڑگئی ہوا اوسکو خراج سے موسوم کرتے ہین - اور اگر بعد نضج مواد کے ٹوٹ جاوے اوسکو بھی قرحہ کہتے ہین پس اگر بعد پھوٹنے کے دیر تک رہے (بعضون نے چالیس دن مقرر کیے ہین) اور درد کمتر ہوا اور اوسکے منھہ پر کچھہ صلابت ظاہر ہوا اور اوسکے اندر گوشت سفید نمودار ہو تب اوسکو ناصور کہا جاتا ہے - اور ایسا ہی جو کہ استخوان اور غضروف اور عصب اور عروق اور عضلہ اور اغشیہ اور قحف وغیرہ مین واقع ہو ہر ایک اسم علیحدہ سے مخصوص ہے - اور اسامی مخصوصہ اونکے مع دیگر زوائد کے مطولات مین مذکور ہین اور جس شخص کے دل مین جراحت پہونچے وہ مرجاتا ہے - اور امراض مرکبہ وہ ہین کہ چند امراض کے اجتماع سے ایک مرض حادث ہو مثل سل کے کہ تپ دق اور قرحہ ریہ سے حادث ہوتی ہے - اور اورام اور بثور کہ سوء مزاج مادی اور تفرق اتصال اور زیادتی مقدار سے حاصل ہوتی ہین بھی اسی قبیل سے ہین - اور اوقات مرض متغیرہ کے جو کہ صحت کیطرف منتہی ہون چار ہین ابتداء - تزائد - انتہاء - انحطاط - ابتدا وہ زمان ہے جسمین مرض ظاہر ہوا اور زیادتی مرض کی اوسمین نمایان نہو یعنی بعد حدوث مرض کے جبتک حالت متشابہ الاحوال ثابت ہوا اور حالت مرض مین ترقی ظاہر نہوا اوسکو زمان ابتداء کہتے ہین - اور تزائد وہ وقت ہے جسمین ساعت بساعت غلبہ مرض نمایان ہو یعنی زمان ابتدا کے بعد جبتک مرض زیادتی مین ہے وہ وقت تزائد مرض ہے - اور انتہا وہ وقت ہے جسمین مرض ایک حالت پر ٹھہر جاوے یعنی بعد ازدیاد کے جب مرض ایک حد پر پہونچکر اوسی حالت پر ثابت رہے سوای زیادتی اور کمی کے اس حالت کو انتہا سے تعبیر کرتے ہین - اور انحطاط اوس وقت سے مراد ہے جسمین خفت اور کمی مرض کی ظاہر ہو - اور واضح ہو کہ تحقق ازمنہ اربعہ مرض کا اول مرض سے آخر مرض تک ہوا اوسکو اوقات کلیہ کہتے ہین - اور اگر باعتبار ایک نوبت کے ہو اوسکو اوقات جزئیہ بولتے ہین کیونکہ ایک نوبت مین بھی اوقات اربعہ متحقق ہوسکتی ہین لیکن اوقات نوبت کی بہ نسبت اوقات مرض کے خبر دیتی ہین کما لاریب فیہ

انتباہ عرض کے بیان مین

معلوم کرنا چاہیے کہ عرض وہ حالت غیر طبعی ہے کہ بواسطہ مرض کے موجب آفت کا ہوتی ہے اور وہ مرض کے تابع ہوتی ہے اور کبھی عرض بنفسہٖ خود مرض ہوتا ہے مثل سردرد کے کہ تپ کا عرض

ہوتا ہے اور بنفسہ مرض ہے۔ اور گاہے عرض مرض کا سبب ہوتا ہے مانند درد قولنج کی کہ سبب
غشی کا ہوتا ہے۔ اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایک ہی شئے سبب اور عرض اور مرض جہات مختلفہ سے ہوسکتی ہے
جیسے کہ انسی کہ ذات الجنب کے لیے تو عرض ہے اور جب مستحکم ہو جاوے بنفسہ ایک مرض بنجاتا ہے
اور بسبب حرکت عنفیہ کے سبب ٹوٹنے رگ کا ہو جاتا ہے۔ اور مثل تپ دق کے کہ عرض قرحۂ شش
کا ہے اور سبب ضعف معدہ کا ہوتا ہے اور بنفسہ ایک مرض ہے۔ اب اسباب امراض بدنی کی تشریح
کیجاتی ہے۔ چونکہ حسب تحریر سابق کے امراض دو قسم پر ہیں مفرد اور مرکب اور مفرد کی تین قسم ہیں
سوء مزاج مرض الترکیب تفرق اتصال لہٰذا اول اسباب سوء مزاج کی خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب
لکھے جاتے ہیں۔ پس اسباب مرض حار کے کئی قسم ہیں یا روحانی ہونگے مثل غصب اور خوشی
اور غم غیر مفرط کے۔ یا بدنی ہونگے مثل ریاضت اور حرکت غیر مفرط کے۔ یا ادویہ اور اغذیہ مسخنات
کا داخل یا خارج سے استعمال کرنا۔ یا تکاثف مسام کا۔ یا عفونت اخلاط کے۔ یا غذا غیر معتدل المقدار
کھانا۔ اور خواب اور بیداری اور حمام بشرط اعتدال اسی قبیل سے ہیں اور صناعات مسخنہ مثل حدادی
وغیرہ کے بدستور۔ اور اسباب مرض بارد کے بھی بہت ہیں ازانجملہ حرکت اور سکون مفرط ہیں اور
اغذیہ اور ادویہ مبردات کا داخل اور خارج سے استعمال میں لانا اور استعمال مسخنات اور کمی یا زیادتی غذا
اور احتباس اور استفراغ میں افراط کرنا۔ اور خامی اخلاط کی اور کیفیات نفسانیہ مفرط مثل ہم اور فزع
اور لذت اور فرح کی بھی اسباب برودت کے ہیں۔ اور مسام کا بالافراط کشادہ ہونا اور صناعات مبردہ
مثل دھوبی پن اور غواصی وغیرہ کے بدستور ہو۔ اور اسباب مرض رطب کی مرطبات کا دوائیہ یا غذائیہ
داخل یا خارج سے استعمال کرنا۔ اور غذا سے زیادہ کھانا اور ہضم جیسے بہونا۔ اور سونا۔ اور سکون
یعنی حرکت نکرنا اور فرح معتدل۔ اور محللات اور مجففات سے پرہیز کرنا۔ اور حمام مرطب کا کھانے
کے بعد استعمال کرنا اور خلط مجفف کا استفراغ اور مرطب کا احتباس کرنا سب اسی قبیل سے ہیں۔
اور اسباب مرض یابس کے محللات مفرطہ (جیسے حرکت مفرطہ اور جماع وغیرہ) اور مجففات کو داخل
یا خارج سے استعمال کرنا۔ اور غذا کم کھانا۔ اور کسی عضو خاص سے غذا کو بند کرنا۔ یہ اسباب
امراض امزجہ مفردہ کے (یعنی حار بارد رطب یابس کے) بیان ہوتے ہیں۔ اور اسباب امراض امزجہ
مرکبہ (یعنی حار رطب حار یابس۔ بارد رطب۔ بارد یابس) کی ترکیب اسباب امزجہ مفردہ سے حاصل
ہوسکتی ہیں۔ مثلاً سبب مرض حار رطب کا وہ امر ہے جو کہ سبب حرارت اور رطوبت سے مرکب ہو
مثل حرکت غیر مفرطہ کے مع کثرت غذا کے اور اسی قیاس پر اسباب باقی ہیں انتباہ جاننا چاہیے

۱ پھیپھڑا ۱۲
۲ پیشہ
۳ گرم کرنیوالی
۴ جوہر باریک
۵ زیادہ ۱۲
۶ غوطہ زنی ۱۲

اسباب کی اسباب ہونیمین تین شرطین درکار ہین اول یہ کہ سبب فاعلی مقدار مین زیادہ ہو۔ دوم یہ کہ ملاقات اوسکی بدن مین زمانہ دراز تک ہو سوم یہ کہ بدن کو اوسکے قبول کرنیکی استعداد ہو۔ اب اسباب امراض ترکیب بیان ہوستے ہین۔ چونکہ امراض ترکیب کے حسب تفصیل سابق چار قسم پر ہین۔ یعنی امراض خلقت امراض عدد امراض مقدار امراض وضع۔ اور امراض خلقت بھی چار ہین یعنی فساد شکل مرض مجاری مرض اوعیہ مرض صفائح۔ لہذا اسیکو ترتیب وار بیان کیا جاتا ہے۔ پس اسباب فساد شکل کی دو قسم پر ہین خلقی اور غیر خلقی۔ اسباب خلقی (جوکہ قبل پیدایش کے رحم مین عارض ہوستے ہین اور اونکو اسباب باطنی بھی کہاجاتا ہے) دو طرح پر ہین۔ ایک وہ ہے کہ قوت کی جہت سے ہون مثل قصور قوت مصورہ کے کہ بسبب ضعف کے ہر جزو منی کو لائق عضو مخصوص کے کر نہین سکتی۔ دوسری وہ ہین کہ مادہ یعنی منی کے جہت سے ہون۔ اور اوسکی بھی دو قسم ہین یا بسبب کمیت مادہ کی ہونگی مثلاً اگر مادہ کثیر المقدار ہو تو عدد طبعی سے زائد ہو جائینگی چنانچہ بعض انسانون مین چھ انگلی دیکھی جاتی ہین۔ اور اگر مادہ قلیل المقدار ہو تو عدد طبعی سے نقصان ہو جائیگا چنانچہ تین یا چار انگلی بعض آدمیون مین دیکھی گئی ہین۔ اور یا بسبب کیفیت مادہ کے ہونگی مثلاً مادہ حالت طبعی سے غلیظ یا رقیق ہو۔ پس بسبب عدم قوام معتدل کے مادہ مذکور قوت مصورہ سے عاصی ہوگا اور اوسکی اطاعت نکریگا اسیلئے شکل مین کسی نوع کا تغیر ظاہر ہوگا۔ اور اسباب غیر خلقی (جوکہ بعد پیدایش کے واقع ہوتے ہین) دو طرح پر ہین۔ ایک اسباب مرضی ہین مثل جذام اور سل اور بند داور لقوہ کے۔ دوسری اسباب عرضی ہین اوسکی بھی دو قسم ہین یا جانب ولادت مین واقع ہونگی جیساکہ خروج جنین کا حالت طبعی پر (جسکا ذکر عنقریب آتا ہے) نہو مثلاً پشت پر یا دونون پاؤن سے پیدا ہو ایسی ولادت سے اغلب فساد شکل عارض ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضاء مولود کے رحم مین بند ہو جاتے ہین پس اوسی جگہہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور یا بعد ولادت کے عارض ہونگی جیسے وہ اسباب کہ حالت تقمیط مین واقع ہون کیونکہ اعضاء بچہ کی اگر نا مناسب طور پر رکھکر لپیٹے جاوین اور دیر تک اوسی حالت پر پڑا رہے تو ضرور اوسکی ہیئت طبعی اعضاء مین فساد واقع ہوگا اسیلئے کہ اعضاء اوسکے اس حالت مین نرم اور سہل الانعطاف ہوتے ہین۔ اور ایسا ہی اگر وقت خروج اور غسل اور تقمیط وغیرہ کے بچہ کو نامناسب طور پر پکڑا جاوے تو البتہ شکل اوسکی فاسد ہو جائیگی۔ یا وہ اسباب کہ خارج سے مثل ضربہ اور سقطہ کے لاحق ہون خواہ قبل تولد کی ماں کے شکم مین عارض ہون یا بعد تولد کے سرزد ہون یا حرکت بچہ کی وقت معینہ سے پیشتر واقع ہو اور موٹاپہ اور دبلاپہ مفرط اور اورام اور امراض وضع اور اندمال قروح وغیرہ امور کہ انہیں تمام اسباب

اسباب مفردات شکل ست ہین - اور جنین رحم میں .. اس صورت پر رہتا ہے کہ منہ اوسکا طرف پشت ماؤن کے
دونون پاؤن کی ایڑیون پر بیٹھا ہوا ہاتھین کر دونوان زانون ورزانون پر رکھے ہوئے زانو کو سینہ اور پیٹ سے
ملائے ہوئے دونون گھٹنون کے درمیان سر رکھے ہوئے (چنانچہ ناک اوسکی درمیان ہر دو زانو کے اور
آنکھیں اوسکی ہر دو زانو پر ہوتی ہین) بیٹھتا ہے - اگرچہ سر جنین کا اوپر کیطرف ہوتا ہے لیکن وقت
تولد کے بسبب قطع علائق کے جبکہ اوسکو اس شکل پر رکھتے ہین بنابر بوجھ سر کی بالطبع واژگون
ہوتا ہے اور سر اوسکا فرج کے منہ پر گرتا ہے - اور تولد طبعی یہی ہے کہ اول سر اوسکا فرج سے
رو بآسمان باہر آوے اور جسکے پاؤن اول خارج ہون اوسمین خطر ہے اور اکثر بچہ ہلاک ہو جاتے ہین
اور ایک قوم اطبا کا یہ قول ہے کہ نرینہ کا منہ طرف پشت ماں کے ہوتا ہے اور مادینہ کا طرف شکم مادر کے
والغیب عند اللہ سبحانہ وتعالے - آپ اسباب امراض مجاری کے بیان ہوتے ہین - اور چونکہ مرض
مجاری تین قسم پر ہے اتساع المجری - تضییق المجری - انسداد المجری - اسلیے اسباب ہر ایک قسم کے
حسب اقسام امراض کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین چنانچہ اسباب فراخی منافذ اور مجاری کی یا بدنی
ہونگے یا غیر بدنی مثال بدنی کی ضعف ماسکہ کا ہے (اور اسباب ضعف ماسکہ کے کئی ہین) یا حرکت
قویہ قوت دافعہ کے - اور مثال غیر بدنی کی ادویہ مفتحہ کو مثل عاقرقرحا اور دارچینی وغیرہ ادویہ
غذائیہ کی استعمال کرنا ادویہ مرخیہ کو مانند خطمی اور اکلیل الملک اور لادن وغیرہ کے جو کہ گرم تر
ہون استعمال مین لانا - مگر تاثیر ادویہ مفتحہ کی اتساع مجاری مین بالذات ہے اور تاثیر ادویہ
مرخیہ کی بالعرض ہے اور سانس کو بند کرنا بھی مجری کو وسیع کرتا ہے - اور اسباب تنگی منافذ کے
اسکے برخلاف ہین بدنی مثل قوت ماسکہ اور ضعف دافعہ کے اور خارجی مثل ادویہ قابضہ اور
مسددہ کے - اور اسباب انسداد کے یہ ہین یا وقوع شے غریب کا مجری مین ہوگا غرابت اوسکی خود
بالذات ہو مثل سنگریزہ کے مجری بول مین - اور ظاہر ہے کہ سنگریزہ جنس بدن سے نہین یا غرابت
اوسکی مقدار مین ہو جیسے ثفل (رکوہ) کہ امعا مین واقع ہو - یا غرابت اوسکی کیفیت مین ہو جیسے جمود
یا غلظت یا لزوجت مادہ کی - چنانچہ خون جمجما کسی مجری مین بطور جمود مادہ کی سے ہے اور مثال غلظت
اور جمود مادہ کی ظاہر ہے - بالجملہ حصول مادہ غریب کا مجری مین نفوذ ما ینفذ کو منع کرتا ہے خواہ
غرابت اوسکی کسی قسم کی ہو - یا سبب انسداد کا اندمال اوس زخم کا ہے جو کہ منفذ پر تھا یا ملجانا مجری
کا بسبب قرب ورم ضاغط کے کہ عضو کو گھونٹ کر اوسکے فضا کو تنگ کرتا ہے - اور سردی شدید سے
قبض ہو جانا اور قوت ماسکہ کا قوی ہونا بھی اسی قبیل سے ہے - اور مستون کا منفذ مین ظاہر ہونا

اور ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا اور اغذیہ لزجہ کھانا (جیسے پائچہ اور ہریرہ اور ہریسہ اور نان میدہ وغیرہ) بھی بدستور موجب انسداد مجری ہین - اور اسباب امراض مجاری اور اسباب امراض اوعیہ یعنی تجاویف کی ایکہی ہین اونکا بہ قیاس کرلین - اور اسباب امراض صفائح کے جو کہ سطوح اعضاء سے متعلق ہین دو قسم پر ہین - اول اسباب ملاست یعنی صفائی اور ہمواری عضو کی - دوسرے اسباب خشونت یعنی درشتی اور ناہمواری عضو کی - پس اسباب ملاست عضو کے یا تو داخلی ہونگے جیسے اغذیہ مرطبہ کو تناول کرنا جیسے اخلاط رطب اور لزج پیدا ہوکر اور سطوح ناہموار اعضاء کو (مثل رحم اور معدہ کے) صفا اور ہموار کر دین - یا خارجی جیسے موم اور روغن کو باہم ملاکر سطح عضو پر مالش کرین - اور ہوا نرم مین بیٹھنا اور طلیہ مملسہ کو استعمال کرنا اسی قبیل سے ہے اور اسباب خشونت عضو بھی یا داخلی مین مثل مادہ حادہ کے کہ بنا بر حدت اور سرعت نفوذ کی رطوبات لزجہ کو سطح عضو سے (مثل قصبہ ریہ کے) قطع کرتا ہے - اور محللات اور مجففات مفرطہ اور قابضات داخلی کو مثل اغذیہ اور ادویہ قابضہ کے استعمال کرنا بدستور ہے - اور یا خارجی ہین مثل دہوین اور گرد اور غبار کے اور محللات اور مجففات خارجی کو مثل ریاضت وغیرہ کے استعمال مین لانا بھی اسباب خشونت عضو سے ہے - یہان تک اسباب امراض خلقت کے بیان ہوئے ہین اور چونکہ اسباب امراض مقدار اور امراض عدد متحد ہین لہذا اونکو علیحدہ علیحدہ بیان نہین کیا گیا - پس اسباب زیادتی مقدار اور عدد کی کثرت مادہ کی ہے اوسکی دو حال ہین یا مادہ طبیعیہ ہوگا - اور مراد مادہ طبیعیہ سے وہ ہے کہ وہ مادہ ایسے فزونی کا محدث ہو کہ مثل اوسکے بدن مین موجود ہو مثل انگلی کے کہ پانچ سے زائد ہو - اور یا مادہ ردیہ ہوگا اور مراد اوس سے یہ ہے کہ وہ مادہ ایسی فزونی کا محدث ہو کہ مثل اوسکے بدن مین موجود نہو مثل سسہ وغیرہ زوائد کے - اور یا شدت قوت جاذبہ کی موجب زیادتی مقدار اور عدد کا ہے خواہ قوت جاذبہ فی نفسہا قوی ہو خواہ بذریعہ مالش اور ضمادات مسخنہ کے حاصل ہو مثلاً اگر زفت اور خردل وغیرہ سے عضو کو مالش کیجاوے تو قوت جاذبہ عضو مذکور کی قوی ہو جائیگی - لیکن مالش اور ضمادات سے زیادتی مقدار مین ہوسکتی ہے زیادتی عدد مین نہین ہوسکتی وہو ظاہر - اور اسباب نقصان عدد اور مقدار کے دو قسم پر ہین - یا اول پیدائش سے ظاہر ہونگے جیسے مادہ کی [illegible] ضعف قوت مصورہ کا - اور یا بعد پیدائش کے واقع ہونگے اور اوسکی دو قسم ہین یا داخلی ہونگے یا خارجی - اسباب داخلی وہ ہین کہ باطن سے ظاہر ہووین اور اجزاء تن مین نقصان کرین مثل مادہ اکالہ کی جذام مین - اور خارجی وہ ہین کہ خارج بدن سے لاحق ہوین - جیسے تلوار سے کاٹا جاوے اور آگ سے جلایا جاوے وغیرہ - اور اسباب فساد وضع کے جو بسبب مفارقت ایک عضو کی دوسرے عضو سے ہوتا ہے دو قسم پر ہین عارضی اور مولودی - پس اسباب عارضی مین سے یا مادہ متشنجہ ہے کہ اعصاب اور رباط کو

کہنچکر وضع عضو کی فاسد کرتا ہے یعنی انبساط سے مانع ہوتا ہے ۔ یا التحام اور اندمال زخم کا ہے کیونکہ اندمال زخم گاہی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ وضع عضو مین فساد ڈالتا ہے اور مباعدت ایک عضو کی دوسری عضو سے منع کرتا ہے ۔ اور مولودی اسباب مبطونہ فی الرحم سے ہوتی ہین چنانچہ بعض اطفال مین مشاہدہ کیا گیا ہے مثلاً ایک انگلی دوسری انگلی سے ملتصق اور پیوستہ ہوتی ہے ۔ اور ایسا ہی اسباب فساد وضع کے جو بسبب مباعدت یعنی دوری ایک عضو کی دوسری عضو سے ہوتا ہے دو قسم پر ہین ۔ عارضی اور مولودی ۔ پس عارضی یا مادہ مشنجہ ہے کہ عصب اور رباط کو کہنچکر مانع انقباض ہوتا ہے اور مقاربت ایک عضو کی دوسرے عضو سے منع کرتا ہے ۔ یا مادہ مرخیہ ہے کہ عضلات کو سست اور ڈھیلا کرتا ہے پس انقباض مشکل ہوجاتا ہے ۔ یا اثر قرحہ کا اوسکا سبب ہوتا ہے کہ بسبب اندمال کی مقاربت ایک عضو کی دوسرے سے منع ہوتی ہے ۔ اور مولودی اسباب مبطونہ فی الرحم سے حاصل ہوتی ہین جیسا بیان ہوا ہے ۔ اور خشک اور سخت ہونا کسی خلط کا مفصل مین ۔ اور حرکت مفرطہ غیر طبعی بھی اسباب فساد وضع کے ہین ۔ اور اسباب تفرق اتصال کے بھی یا داخلی ہین یا خارجی ۔ پس اسباب داخلی یا مادہ اکالہ یعنی کھانے والا ہے کہ بنابر حدت اور تیزی کے عضو کو کھاتا ہے اور اوسکے اجزا مین تفرقہ ڈالتا ہے ۔ یا مادہ محرقہ یعنی سوزندہ ہے کہ کسی عضو پر غالب ہوتا ہے اور اوسکی اتصال کو توڑتا ہے جیسا دوسنطاریہ کبدی مین دیکھا جاتا ہے کہ اجزا سے جگر متفرق ہوکر پرزہ پرزہ ہمراہ براز خارج ہوتی ہین ۔ یا مادہ مرخیہ کہ عضلات اور رباط کو ڈھیلا کرتا ہے لہذا اوس سے اتصال اعضا کا زائل اور تفرق اتصال واقع ہوتا ہے ۔ یا مادہ لاذع یعنی کاٹنے والا کہ بعض اجزا کو بعض اجزا سے جدا کرتا ہے ۔ یا مادہ صادعہ یعنی شگافندہ جیسے خلط یابس کہ شدت یبوست سے تفرق اتصال کرتی ہے ۔ اور امتلاء مدد بھی اسباب داخلی سے ہے کہ تفرق اتصال تک نوبت پہونچاتا ہے اور اوسکی بہت قسم ہین ۔ ایک ریح ہے کہ شدت اور کثرت مقدار سے عضو کو ممتد اور ممتلی کرتی ہے اور اوسکی اجزا مین تفرقہ ڈالتی ہے جیسے یہ حالت فتق مین عارض ہوتی ہے ۔ دوم خلط خشک یا تر ہے ۔ پس خلط تر بسبب ارخاسے اعصاب اور رباطات کے اور خشک بباعث تجفیف رطوبات کی تفرق اتصال کا موجب ہوتی ہے ۔ سوم شدت حرکت دافعہ کی کہ مجری طبعی سے خارج ہو اور عضو بسبب کثرت امتلاء مادہ مدفوعہ کے اوسکا متحمل نہو سکے پس تفرق اتصال ضرور ظاہر ہوگا جیسا ایام بحران مین گاہے ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ منھ رگون کے بسبب کثرت مواد مدفوعہ کے پھٹ جاتے ہین ۔ چہارم حرکت بعد امتلاء کے ، خواہ حرکت عنیفہ ہو یا غیر عنیفہ ۔ پنجم انفجار یعنی پھوٹ جانا کسی ورم کا ہے

ششم سیاح یعنی زور سے آواز نکالنا اسمین حدوث تفرق اتصال کا بنا بر تمدد ادعیہ کے ہے جو کہ احتباس ابخرہ سے حاصل ہوتا ہے لان اصیحۃ تحبس الابخرۃ۔ اور کبھی کودنا بھی تفرق اتصال کا موجب ہوجاتا ہے اور اکثر اس سے فتق پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب خارجی تفرق اتصال کی جیسے کوئی عضو تلوار سے کاٹا جاوے یا تیر سے سوراخ کیا جاوے یا رسی رسے باندھکر کھینچا جاوے یا آگ سے جلایا جاوے اور مثال اوسکی جیسا کسی سنگین چیز سے کسی عضو کا کوفتہ ہوجانا ادسکتے اور انسان وغیرہ کے دانتون سے کاٹا جانا اور بوجھ اوٹھانے سے تفرق اتصال عارض ہونا۔ یہان تک اسباب امراض مفردہ کی تشریح ہوئی ہے۔ اور اسباب امراض مرکبہ کی اسباب امراض مفردہ سے مرکب ہوتے ہین مثلا ورم چونکہ امراض سوء مزاج اور تفرق اتصال اور زیادتی مقدار (جو کہ مرض ترکیب کا ایک قسم ہے) سے مرکب ہے اسلیے اسباب اوسکی بھی اسباب امراض مذکورہ سے مرکب ہونگے۔ پس اسباب ورم کے بہت ہین از انجملہ اخلاط سے بدن کا ممتلی ہونا۔ یا مادہ ریحی سے پر ہونا۔ یا مادہ مائی زیادہ ہونا۔ اور قوت عضو دافعہ کی اور ضعف عضو قابل کا اور ترک ریاضت معتادہ اور حرارت مفرطہ وغیرہ امور کذائیہ بدستور موجب ورم ہین۔ اور اتساع مجاری اور منافذ موضع متورمہ کے اور ضربہ شدید اور ٹوٹنا ہڈی کا بھی اسباب ورم سے ہین۔ اور اسباب قرحہ کے یا جراحت ہے کہ اوسمین ریم ہوجاوے یا ورم ہو کہ ٹوٹ جاوے یا شور ہین کہ عضو کو کھا جاوین۔ اور اسباب خلع عضو کے (یعنی عضو کا اپنی جگہہ سے نکلجانا) یا بدنی ہونگے یا خارجی۔ پس بدنی جیسے رطوبت لزجہ مرخیہ بدن مین پیدا ہووے کما ہو المشہود فی الفتق۔ یا مادہ غلیظہ کسی مفصل مین جمع ہوجاوے اور سر عضو کا مفصل سے خارج ہووے جیسے نقرس مین۔ یا مادہ بد کہ گوہر عصب اور رباط کو تباہ کرے جیسے علت جذام اور عرق النسا مین۔ اور خارجی جیسے سقوط اور ضربہ سے رباط اور عضلہ کھینچا جاوے۔ اور مطلق اسباب وجع یعنی درد کے (کہ عبارت احساس اور ادراک منافی سے ہے من حیث ہو منافی) دو قسم پر ہین سیا سوء مزاج مختلف ہوگی اسمین تغیر مزاج کا دفعۃً ظاہر ہوگا یا تفرق اتصال ہوگا۔ لیکن چونکہ اقسام درد کے مختلف ہین لہذا اسباب اونکے بھی بلحاظ اقسام کے متعدد ہونگے۔ پس اوجاع اور آلام مشہورہ جالینوس وغیرہ کے نزدیک پندرہ قسم ہین۔ اول حکاک یعنی جسکے ساتھہ خارش ہو اور سبب اسکا خلط شور یا تیز ہے۔ دوم خشن یعنی جسمین درشتی اور ناہمواری محسوس ہو۔ اور سبب اسکا خلط سخت اور غلیظ القوام یا یابس المزاج ہے مثل ریگ گردہ اور مثانہ کے۔ سوم ناخس یعنی چبھنے والی اور سبب اوسکا مادہ تیز ہے یا وہ ریح کہ غشاء کو من جہتہ العرض کھینچتی ہے۔ چہارم ممدد جسمین کھینچاو اور کشش سی معلوم ہو اور سبب اوسکا خلط یا ریح ہے کہ غشاء کو من جہت الطول کشش کرتی ہے۔ پنجم ضاغط یعنی گھونٹنے والی۔ اور سبب اوسکا مادہ یا ریح ہے کہ

عضو پر جگہہ تنگ کرتا ہے۔ ششم متشنج جسمین غشا مجلل عضلہ کی تمدید ہو اور سبب اوسکا مادہ یا ریح ہے
کہ درمیان عضلہ اور اوسکی غشا کے واقع ہوتی ہے۔ پس غشا کو کھینچتا ہے اور اوسکو عضلہ سے یکطرف کر دیتا ہے
اور غشا اور عضلہ مین تفرق اتصال ڈالتا ہے۔ ہفتم مکسر جسمین یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے
اور سبب اوسکا مادہ ریحی ہے کہ درمیان استخوان اور اوسکے غشا کے حادث ہوتا ہے۔ یا برودت ہے
کہ غشا کو کثیف کر کے اوسکو قوت سے گھونٹتی ہے۔ ہشتم رخو جسمین گوشت عضلہ کو کشش ہوتی ہے اور
اوسکو وتر مین کھنچاؤ نہین ہوتا۔ اور سبب اوسکا وہ مادہ ہے کہ گوشت اور عضلہ کو کھینچتا ہے اور اوسکی وتر
کو کشش نہین کرتا۔ نہم ثاقب جس سے یہ دریافت ہوتا ہے کہ کوئی شئے جرم عضو مین گھستی جاتی ہے سبب
اوسکا مادہ غلیظ یا ریح ہے کہ درمیان طبقات اعضاء صلبہ غلیظہ کے بند ہوتی ہے مثل جرم معا قولون کے۔
اور ہمیشہ تمدید عضو اور اوسمین نفوذ کرتی ہے چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی آلہ سے سوراخ ہو رہا ہے
۔ دہم مسلّی جسمین درد غیر نافذ محسوس ہوتا ہے اور سبب اوسکا وہی سبب ثاقب کا ہے لیکن ثاقب اور مسلّی
مین اسقدر فرق ہے کہ مادہ وجع ثاقب کا عضو مین نفوذ کرتا ہے چنانچہ محسوس ہوتا ہے کہ عضو کو
سوراخ کرتا ہے اور مادہ مسلّی کا اوسی عضو مین بند اور ساکن رہتا ہے اور نفوذ نہین کرتا۔ یازدہم خدری
ہے جس سے مزاج عضو کا سرد ہو جاتا ہے اور جسمین نقصان یا بطلان محسوس ہوتا ہے۔ اور سبب اسکا
خلط بارد یا انسداد منافذ روح نفسانی کا ہوتا ہے اسلیے روح نفسانی اوس عضو تک موصول نہین ہوتی
پس خدر حاصل ہوتا ہے۔ یا امتلاء اوعیہ کا اسکا باعث ہوتا ہے پس اعضاء مجاورہ مین خدر ظاہر
ہوتا ہے۔ دوازدہم ضربانی ہے جسمین حرکت شدیدہ شریان کی معلوم ہوتی ہے اور سبب اسکا ورم
گرم ہے کہ عضو حساس مین ظاہر ہو۔ سیزدہم اعیائی ہے یعنی ماندگی کے باعث درد عارض ہوتا ہے
اسمین قوت محرکہ کی ماندگی اور تھکان دریافت ہوتی ہے۔ اور سبب اسکے مختلف مین یا تعب ہے اوسکو اعیائے
تعبی بولتے ہین۔ اور یا سبب اسکا خلط ممدد ہے جو کہ عضلہ پر گر کر اوسکو کشش کرتی ہے اوسکو اعیائے ممددی
کہتے ہین۔ یا بسبب ریح کے ہوگا اوسکو اعیائے ریحی اور نافخ سے موسوم کرتے ہین۔ چہاردہم لاذغ
ہے جسمین عضو کے اندر سوزش سی معلوم ہوتی ہے۔ اور سبب اسکا خلط حارہ یا تیز ہے کہ عضو مین بند
ہو جاتا ہے یا اوسمین سے ہو کر گذر جاتا ہے پس بسبب حدت اور تیزی کے اوسمین سوزش پیدا ہوتی ہے۔
پانزدہم ثقل جس سے عضو مین ثقل اور بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ اور سبب اوسکا وہ مادہ ہے
جسے عضو غیر حساس مین مثل شش اور گردہ اور طحال کے جو کہ غشاء سے متعلق ہے۔ یا غشاء گرد
اوسکی ہے بسبب انجذاب غشاء کے ثقل محسوس ہوتا ہے۔ یا بسبب ورم کے ہوتا ہے کہ اعضاء سے

خساسہ مین واقع ہو اور حس عضو کے باطل کرے جیسا سرطان مین ہوتا ہے نعوذ باللہ تنبیہ مخفی نرہے
کہ درد مطلق تین چیزون کا موجب ہوتا ہے - اول یہ کہ بسبب تحلیل روح کے قوت کو تحلیل کرتا ہے - دوم یہ
کہ اعضاء کو اونکے افعال خاصہ سے منع کرتا ہے یہان تک کہ اعضاء تنفس کو تنفس سے مانع ہوتا ہے جو کہ
بقاے حیوۃ مین ضروری ہے یا اونکے افعال مین تشویش ہو جاتی ہے چنانچہ نفس منقطع یا متواتر ہو جاتا ہے
غرضکہ تنفس مجری طبعی پر نہین رہتا - سوم یہ کہ اعضاء کو اول تو گرم کرتی ہے اور آخر اونکو سرد کر دیتی ہے
- واضح ہو چونکہ امور مذکورہ خطرناک ہین اسیلیے وقت ظہور درد کے اوسکا جلدی تدارک کرنا چاہیے تاکہ موجب
آفات کا نہو - اور اسباب سکون درد کے قطع سبب دردناک کا محللات و مستفرغات سے ہے - اور خواب
بھی مسکنات درد سے شمار کیا گیا ہے اسمین سعی کرنی چاہیے - اور مسکرات اور مخدرات کو استعمال کرنا بدستور
مسکن وجع ہے لیکن فی الحقیقۃ مسکن درد قطع سبب درد ہے لانہ اذا ازال السبب یزول المسبب ایضا
بخلاف الباقی - اور اسباب تخمہ اور امتلاء کے دو حال سے خالی نہین یا امور خارجی ہونگے مانند استعمال اغذیہ
اور ادویہ مرطبہ کی یا کثرت حمام کی خصوصًا جو کہ بعد طعام کے واقع ہو یا کثرت رطوبت فضلیہ کے یا کثرت موانع تحلیل کے
مثل سکون اور ترک ریاضت اور استفراغ کے - یا امور داخلی ہونگے مثل ضعف قوت ہاضمہ اور دافعہ کے
یا شدت قوت ماسکہ کے یا تنگی منافذ اور مجاری کے جنسے فضول مندفع ہوتے ہین خواہ خلقی ہو خواہ غیر خلقی
اور اسباب ضعف قوت یا ضعف کسی عضو کے چند انواع پر ہین کیونکہ سبب ضعف کا یا جرم عضو مین داخل ہوگا
یا روح عضو پر اور یا قوت عضو پر وارد ہوگا - پس اگر جرم عضو مین داخل ہے تو بالضرور سوء مزاج مستحکم
یا سوء الترکیب اور تفرق اتصال سے ہے انسے خارج نہین - اور اگر سبب ضعف وارد روح ہے تو صرف
سوء المزاج ہے یا بسبب کثرت استفراغ کے محلل روح بدرجہ غایت ہے - اور اگر قوت عضو پر وارد ہو
تو کثرت افعال اور تکرار اعمال اوسکا موجب ہوگا اور قوت مذکورہ سے بسبب ماندگی کے بہت فعل صادر ہونگے
مگر یہ بلحاظ اسباب قریبہ کے ہے ورنہ اگر اسباب بعیدہ پر بھی نظر کیجاوے تو فساد ہوا اور کھانا پینا وغیرہ بھی
اسباب ضعف سے ہو سکتے ہین - اور کثرت استفراغ مثل اسہال اور فصد وغیرہ کے اور عرق کثرت اور ریاضت
مفرط اور اوجاع باقسامہا خصوصًا وجع فم معدہ اور نواحی دل اور جوع مفرط اور فراخی مسام کی بدستور اسباب
ضعف ہین - اور اکثر اوقات ضعف تمام بدن بسبب ضعف کسی عضو شریف کے ہو جاتا ہے جیسا معدہ
کے ضعیف ہونے سے تمام بدن ضعیف ہو جاتا ہے - اور گاہے جزو عضو شریف کے ضعیف ہونے سے تمام بدن
ضعیف ہو جاتا ہے مثلًا فم معدہ کے ضعف سے تمام بدن مین ضعف طاری ہوتا ہے - اور کبھی بعض اعضاء
بہ نسبت بعض کے خلقت مین ضعیف ہوتے ہین - اور اسباب حرکات غیر طبعی کے یا یبوست مضعفہ ہے

جیسے رعشہ یابسہ مین ہوتی ہے یا یبوست مشنجہ ہے جیسا فواق خشک اور تشنج یابس مین ظاہر ہوتی ہے۔ یا وہ فضول ہین کہ بسبب تبرید کے موجب ایذا ہون جیسے ناقص مین بالذع کے باعث موذی ہون جیسے قشعریرہ مین یا ریح ہے کہ طالب خروج ہو جیسے حالت اختلاج مین یا وہ فضول ہین کہ قوت محرکہ کی راستہ مین سدہ بنجاوین اور اوسکو عضو کیطرف نفوذ نکرنے دین جیسے رعشہ امتلائیہ مین اور بسبب استفراغ اور اختناق کے چونکہ چھٹی باب کے ابتدا مین مذکور ہو چکے ہین لہذا اونکا اعادہ نہین کیا جاتا تذنیب خاتمہ اوزان طبیہ اور معالجات خارجیہ اور لغات مستعملہ کتب طبیہ کے بیان مین دو قاعدہ ہین قاعدہ اول اوزان طبیہ مشہورہ اور ہندیہ اور اہل ایران وغیرہ کے بیان مین۔ جو کہ اس کتاب اور دیگر کتب عملیہ مین کار آمد ہین تکثیر فوائد کے لیے بترتیب حروف تہجی بیان کیے گیے ہین۔ اوقیہ اسی وقیہ بھی کہتے ہین ساڑھے سات مثقال ہے کہ دو تولہ اور تین ماشہ اور چھہ رتی ہوتے ہین۔ اور درم کے حساب سے قریباً دس درم ہوتے ہین۔ اواقی جمع اوقیہ کی ہے مگر اطبا اسکو چھبیس اوقیہ پر اطلاق کرتے ہین۔ اور بعضون کے نزدیک اوقیہ پانچ مثقال کا ہوتا ہے۔ اور صاحب بحر الجواہر نے لکھا ہے کہ اوقیہ نزد اطبا دس درم اور پانچ ساتوین درم کے ہین یعنی درہم کا ہے استار ساڑھے چار مثقال ہے اور ہندی حساب سے ایک تولہ اور پانچ ماشہ اور سات رتی ہوتا ہے اور بقول شیخ ساڑھے چھہ درم ہے اور بقول بعضے ڈیڑھ تولہ اور دو ماشہ ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک چھہ درم اور تین ساتوین درم کی ہوتی ہین یعنی درم کا ہے اور عند البعض چھہ درم اور دو تہائی درم کی یعنی ۶ درم کا ہے اور اسی قدر وزن استار کا اکثر اطبا کے نزدیک معتبر ہے۔ اسکر جہ چھہ استار ہین اور عند البعض وہ برتن ہے جسمین پانچ مثقال پانی سما جاوے۔ اطرانوس ڈیڑھ اوقیہ ہے۔ ابریق دو من طبی ہے اور کہتے ہین کہ پانچ رطل ہے۔ اور عند البعض دو من اور دو رطل ہے۔ آرزہ چاول کو کہتے ہین اور اوس سے چاول متوسط مراد ہے کہ دو رتی کے برابر اوسکا وزن ہو۔ اور نزد بعضے ایک چاول چار رائی کے برابر ہوتا ہے۔ ابریج سترہ اوقیہ سے بیس اوقیہ تک ہوتا ہے۔ آیات عسل اڑھائی رطل ہے اور بعضون نے دو من طبی لکھا ہے۔ آیات وہن ڈیڑھ من طبی ہے۔ ابولوتین قیراط ہے اور ابولات نو قیراط ہین ابونس چھہ مثقال کا ہے یعنی مثقال ہے۔ اول ایک اوقیہ ہے اور کہتے ہین کہ سات مثقال ہے۔ اکسونافن ساڑھے بائیس درم کا ہے اور نزد بعضے تیرہ درم کو کہا جاتا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اوسکے مطلق سے آٹھہ قیراط مراد ہین اور جب تیل مین اوسکو ذکر کرین سولہ درم مراد ہے۔ اور صاحب بحر الجواہر نے ابن ہبل سے نقل کیا ہے کہ تیل سے اٹھارہ درمی مراد ہین اور شراب سے دو اوقیہ اور آدھی درمی

اور شہد سے تین اوقیہ اور ایک چوتھائی اور ایک آٹھوان اوقیہ کا ہے یعنی ۳ اوقیہ کا ہے -
اطالیطون سے سوا سو رطل مراد ہے وہ رطل کہ بارہ اوقیہ ہوتا ہے - اخلاط تیل سے نو رطل اور
شراب سے دس رطل اور عسل سے ساڑھے تئیس رطل ہے - برنج یعنی چاول چار رائی کے برابر
ہوتا ہے - بندقہ ایک درم ہے اور عند البعض ایک مثقال ہے اور نزد بعضے چار دانگ ہے -
بہلولی اس سے مراد دام بہلول شاہی ہے جسکا وزن نو ماشہ ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ چودہ ماشہ
ہوتی ہے - باقلای یونانیہ چھ قیراط ہے اور کہتے ہین کہ چوبیس جو کے برابر ہے اور عند البعض ایکدرم
- اور باقلای مصری بارہ قیراط ہے اور کہتے ہین کہ ایکدرم ہے باقلای اسکندریہ نو قیراط ہے - کذا فی
بحر الجواہر - باقلای شامی دو قیراط ہے بطون صغیر چھ درخمی ہے اور بطون کبیر تین اوقیہ ہے - برمہ دو قیراط
ہے - بل لفظ ہندی چالیس ماشہ وزن کا نام ہے اور عند البعض آٹھ تولہ اور بقولی سولہ ٹانک ہے
پول فلوس اور دام کو کہتے ہین - پیسہ وزن اوسکا باعتبار اختلاف بلاد کے اور صغر اور کبر کے مختلف
ہوتا ہے پیسہ عالمگیری بعینہ ایک تولہ بارہ ماشہ ہے اور پیسہ متعارف زمان ہذا دس ماشہ کا ہے
اور پیسہ انگریزی قریباً سات ماشہ ہے - تولہ بوزن متعارف بلاد ہند بارہ ماشہ ہے - ترمسہ دو قیراط ہے
اور جو کی ساتھ برابر آٹھ جو کے ہے - تمرہ ڈیڑھ مثقال ہے - ٹانک ساڑھے چار ماشہ ہے اور مستعمل
اسوقت یہی ہے اور بقولی چار ماشہ اور عند البعض چوبیس رتی اور نزد بعضی تینتیس رتی ہے - اور
بعضون کے ہان بتیس رتی اور عرف عام مین سولھوین حصہ سیر پر اطلاق کرتے ہین - یعنی ۱/۱۶ سیر کا ہے
- جوزہ سات درم ہے اور بقول شیخ رح چودہ سامونہ ہے اور اوسیکی ایک قول مین جوزہ برابر بندقہ کے ہے
اور جوزہ مطلق مراد نو درخمی سے ہے اور نزد بعضے چار مثقال - اور جوزہ ملکیہ چھ درم ہین اور جوزہ نبطیہ
ایک مثقال ہے اور بقولی ایک درخمی ہے - جو چار چاول ہے - جوسقا تین رطل ہین - چھٹانک ہندی
مین سیر کے سولھوین حصہ کو کہتے ہین یعنی ۱/۱۶ سیر کا ہے - اور چھٹانک عالمگیری سیر کا چار تولہ ہے
- حبہ دو جو ہین اور بقولی ایک جو میانہ ہے - اور یا چار چاول اسکو حبہ ذہبی کہتے ہین لیکن حبہ فضی تخمیناً
اٹھائی چاول کے برابر ہے - حمصہ چوتھائی درم کی یعنی ۱/۴ درم کا اور بقولی تہائی درم کی یعنی ۱/۳ درم کا ہے
اور عند البعض تین درم ہے اور کہتے ہین کہ چار جو اور ایک چوتھائی جو کی یعنی ۱/۴ ۴ جو کا جو کہ ایک قیراط
کے برابر ہے - حاما صغیر دو مثقال ہے اور حاما کبیر تین مثقال ہے - خرمہ لطیف وہ قدر ہے کہ کف دست کو
بھر دے اور نزد اطبا وہ مقدار ہے کہ جب انگشت اور سبابہ کو باہم ملا دین اور ایک دائرہ آدھی
پیدا ہو جاوے - اور بحر الجواہر اور تحفہ مین لکھا ہے کہ چار مثقال ہے اور عند البعض تین درم ہے

اور بقولی قریب پنجم شقال کے ہے - خفہ مقدار بری ایک مشت کا ہے - خردلہ چھٹا حصہ شعیرہ کا ہے
یعنی ⅙ شعیرہ کا ہے - اور کہتے ہین کہ خردلہ متوسط نصف اور کہر مثمن آدھا چاول ہے یعنی ½ چاول کا
- اور عندالبعض ایک چوتھائی چاول کی یعنی ¼ چاول کا - اور نزد بعضے مقدار دانہ خشخاس کی ہے
- خرنوب بطلق سے ایک قیراط مراد ہے اور خرنوب شامی تین حبہ ذہبی ہے اور کہتے ہین کہ تین درم ہے
- اور عندالبعض چار جو کے برابر ہے - خرما ایک دانگ اور نیم شقال ہے - دانق سدس دانگ
چار الموزن ہے اور عندالبعض چار رتی اور چھٹا حصہ رتی کا یعنی ⅙ رتی کا ہے - اور کہتے ہین کہ پانچ [illegible]
ہے - اور صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہے کہ شقال طبی کا ایک دانگ پونے چار رتی ہے اور شرعی
شقال کا چار رتی اور پون چاول اور درم طبی کا ایک دانگ اڑہائی رتی اور درم شرعی سے تخمیناً
دو رتی ہوتا ہے - اور ایران مین دانگ سوا اکیس جو بھر ہوتا ہے - درہم اسکو فارسی مین درم کہتے ہین
درہم طبی اور درم تام ساڑہے تین ماشہ ہے اور بقولی درم طبی تین ماشہ ہے اور بعضے دو ماشہ
دو رتی کہتے ہین اور درم شرعی الرتالبش جو بھر اور بقول بعضے مقدار میان کفدست ہے
درہم مصری ۴۸ رتی ہے درہم ناقص چار دانگ اور نیم شقال درہم صیرفی ہے درہم طبری
چار دانگ ہے - درہمی ایک شقال ہے - اور بقول شیخ حبہ ابولو ہے اور عندالبعض ایکدرم
ہے - دام خام چودہ ماشہ کا ہے - دام پختہ اکیس ماشہ ہے اور بقول بعضے بیس ماشہ ہے
اور دام عقرہ اور دام عالمگیری اسی سے عبارت ہے اور عندالبعض بائیس ماشہ ہے اور
صاحب شرح سفر السعادت نے ساڑہے چار شقال لکھا ہے - دورق آٹھ رطل ہے اور
نزد شیخ چار رطل ہے - اور صاحب بحر الجواہر نے تین رطل لکھا ہے دورق الطاکی چوبیس [illegible]
- دمڑی عرف عام مین آٹھوان حصہ دام سے مراد ہے یعنی ⅛ دام کا - اور بقولی اڑہائی
ماشہ کسری بالاہے - دینار ایک شقال شرعی ہے - ذرہ مقدار چاول کا سوان حصہ ہے یا زیادہ اوس سے
چھوٹی دانہ مسور تک - رطل استعمال اوسکا اشیاء کیلی اور وزنی ہر دو مین ہوتی ہے اور
اوسکے مطلق سے مراد رطل بغدادی ہے جسکو عراقی بھی کہتے ہین جو کہ چار سو پانچ ماشہ
ہوتا ہے اور عندالبعض چار سو بیس ماشہ ہوتا ہے جو کہ ۳۵ تولہ ہوتے ہین - اطبا اسکے
عرف مین جو وزن کہ رطل سے کم ہو وزن صغار سے معروف ہے اور جو اوس سے زیادہ ہو
وزن کبار سے موسوم ہے اور شہجہان آباد مین رطل نیم سیر سیر اکبر شاہی سے مراد رکہتے ہین
- رطل مدنی رطل عراقی کا ڈیوڑہا اور رطل مکی رطل عراقی کا دوگنا ہوتا ہے رطل ہندی کہ بلاد ہندوستان

مین مروج ہے بتیس دام عالمگیری ہے راحتہ وہ مقدار ہے جس سے کفدست پر ہو جاوے۔
روپیہ وزن اوسکا باعتبار اختلاف بلاد کے مختلف ہوتا ہے چنانچہ روپیہ کمپنی بہادر کا ساڑہی گیارہ ماشہ
ہوتا ہے اور روپیہ فرخ آبادی دس ماشہ ہے اور روپیہ لکھنوی بارہ ماشہ ہوتا ہے اور روپیہ
نانک شاہی رتی گیارہ ماشہ ہے اور علی ہذا القیاس رتی چار جو متوسط ہے اور عند البعض تین جو
متوسط ہین۔ سرخ کو ہندی مین رتی اور گھنگچی کہتے ہین آٹھہ چاول کے برابر ہے۔ سیر اوزان
مشہورہ بلاد عجم سے ہے سولھوین حصہ من سے عبارت ہے یعنی $\frac{1}{16}$ من کا۔ سیر شاہی اور رطبی عبارت
دام بختہ سے ہے سیر شاہجہانی چالیس دام پختہ ہے سیر عالمگیری چوالیس دام بختہ ہے سیر اکبر شاہی
کہ بالفعل مروج ہے بہتر دام ہے سیر اکبری تیس دام بختہ ہے سیر فرخ شاہی ۴۸ دام بختہ ہے
سیر خراسانی پانزدہ مثقال ہے سیر ایرانی پانچ تولہ ہے سیر کابلی اسّی روپیہ بھر ہر ایک روپیہ
پانچ مثقال ہے اور سیر انگریزی جسے نیمری کہتے ہین اٹھتر تولہ چار ماشہ ہوتا ہے۔ سکرجہ سکو
فارسی مین سکرہ کہتے ہین اوسکی مطلق سے مراد چھہ استار ہین اور عند البعض سوا چھہ استار یعنی
$\frac{1}{4}$ ۶ استار کا سکرجہ صغیرہ تین اوقیہ ہے اور سکرجہ کبیرہ نو اوقیہ ہے اور بقول ساتھ اوقیہ ہے
سامونا تین قیراط ہین اور نزد بعضے ساڑہے دس من ہے۔ سونوفس اڑھائی قسط ہے۔ شعیرہ چار
چاول ہے اور عند البعض دو چاول اور کہتے ہین کہ بارہ خردل کے برابر ہے اور نزد بعضی چھہ رائی
کے مساوی ہے۔ صاع نزدیک اہل مدینہ طیبہ کے چار مد ہے اور نزد اہل کوفہ کے آٹھہ رطل ہے
صاع طبی چار من ہے صاع عراقی اور بغدادی بھی آٹھہ رطل ہے صاع حجازی اور مدنی پنج رطل اور
ثلث رطل ہے یعنی $\frac{1}{3}$ ۵ رطل کا۔ صاع ہاشمی چار صاع عراقی ہے۔ صائم چار مد ہے۔ صدقہ صغیرہ
ساڑہے تین درم ہے اور بقول شیخ سات سامونا ہے صدقہ کبیرہ چھہ درم اور نزد شیخ چودہ سامونا
ہے۔ طسوج دو جو میانہ ہے یا آدہی قیراط۔ طولون نو اوقیہ ہے اور صاحب بحر الجواہر نے تفصیل
لکھی ہے کہ شراب سے بیس اوقیہ کو اور تیل سے نو اوقیہ کو اور شہد سے تیرہ اوقیہ کو طولون کہا جاتا ہے
تولہ ساڑہے تین مثقال اور تین قیراط ہے۔ غری سات اوقیہ ہے۔ غازبیگی وزن اہل ایران
کا ہے دو مثقال صیرفی سے مراد ہے کہ آٹھہ ماشہ ہوتا ہے۔ غرما اور غرمانہ ربع مثقال سے ثلث
مثقال تک ہے۔ فرق سولھہ رطل ہے جو کہ بارہ مد یا تین صاع ہوتی ہین اور عند البعض پنج قسط
ہین۔ فل معرب پل کا ہے پنج مثقال کو کہتے ہین اور بقولی بارہ مثقال ہے۔ فلوس عرف مین دام
بختہ اور خام کو کہتے ہین۔ فلنجیا مقدار ایک ملعقہ کا ہے اور بقولی ڈیڑہ مثقال ہے۔ فوالوس فایدہ ور

روپیہ نانک شاہی / روپیہ فرخ آبادی / سیر شاہی / رطبی ہین / سیر اکبری / سیر کابلی / سکرجہ / سکرہ / سو ہر کہتی ہین / اور اکبر عربی کو / فارسی نامہ / تو او سکو / بولتی ہین / تو ہے اور / توزیں بھی / ایشین میزون

فرمایوس تین اوقیہ ہے فلنجار ایک شقال ہے اور عند البعض ڈیرہ مشقال ہے قاقوس چھ
شقال ہے ۔ قسط صراح مین لکھا ہے کہ نیم صاع ہے ۔ قسط رومی بیس اوقیہ ہی اور قسط مصری
اور انطاکیی اٹھارہ اوقیہ ہے اور بقولی چار رطل ہے اور قسط عسل بقول حکماء یونان ایک رطل
ہے اور عند البعض ڈیرہ رطل ہے اور نزد شیخ اڑہائی رطل ہے ۔ اور قسط شراب کی اسی رطل ہے
اور قسط روغن اٹھارہ اوقیہ ہے قسط فطری اور قیر وطی چوبیس اوقیہ ہی کہ ایک سیر شاہجہانی ہوتا ہے
قوطولی صاحب مخزن ادویہ نے سات اوقیہ لکھا ہے اور عند البعض سات مشقال ہے اور صاحب بحر الجواہر
نے لکھا ہے کہ وہ بیس اوقیہ شراب سے اور نو اوقیہ تیل سے اور تیرہ اوقیہ شہد سی اور کہتی ہین
کہ شراب سے دس اوقیہ مراد ہے ۔ قطیر بارہ ذرہ ہے ۔ قفیز کہتے ہین کہ ایک من آٹھہ سیر شاہجہانی کو
اور بقولی پچیس من بزرگ منون سے اور وہ آٹھہ مکوک ہوتے ہین قفیز حجازی صاع عراقی کی مساوی
ہی ۔ قفیز ہاشمی عند البعض آٹھہ رطل ہے اور کہتے ہین کہ چار من ہے ہر من دو سو ساٹھہ درم
کا ہے ۔ قنطار چھہ من ہے اور رطل سے بارہ سو رطل عراقی ہے اور بعضے ایک سو بیس رطل لکھتے ہین
قلہ چھہ درم ہے اور شریعت مین دو سو پچاس من ہے ہر من دو رطل کا ۔ اور نزد اہل حدیث
کے قلتین پنج فرق بزرگ ہین ۔ قوطیل بہتر مشقال ہے ۔ قولون تیل سے نو اوقیہ ہے اور شراب
سی دس اوقیہ ہے اور شہد سے ساڑھے تیرہ اوقیہ ہے ۔ قوانوس تین اوقیہ ہے اور بقول شیخ ڈیرہ
اوقیہ ہے ۔ قیراط طبی دو طسوج ہین یعنی چار جو اور صاحب بحر الجواہر نے اقسرائی سے نقل کیا ہے کہ
ربع دانگ ہے یعنی ۱/۴ دانگ کا کہ برابر چار جو کے ہوتا ہے ۔ قیاساخت ایک شقال ہے ۔
قسطاطونی ایک شقال ہے ۔ قاشتق ایک ملعقہ ہے اور عند البعض ایک دام ہے ۔ قبضہ
اوسقدر ہے کہ سر انگشتون مین پکڑین قبضہ مقدار ایک مٹھی کا ہے ۔ قدح مصری اڑتیس اوقیہ
اور چار ساتوین اوقیہ کی یعنے ۴/۷ ۳۸ اوقیہ کا ۔ قربہ کے معنی مشک پانی اور دودہ کے جسمین
پچاس من شرعی پانی سما جاوے ۔ کر ایک سو بیس قفیز ہے ۔ کف یعنی ایک مٹھی بھر اور اسکو
ایک قبضہ بھی کہتے ہین وزن اوسکا چھہ مثقال قرار دیا گیا ہے ۔ کیل اوس پیمانہ کو کہتے ہین کہ
اوسکے ساتھہ وزن کرتے ہین مقدار اوسکا تین سو درم کسری بالا ہے اور عند البعض چھیاسٹھہ
من ہی اور بقولی چھتیس من ہے ۔ اور نزد بعضے تین من اور آٹھوان حصہ من کا ہی یعنی ۱/۸ ۳
من کا ہی ۔ کیلہ تین سو درم اور کسری بالا ہے اور عند البعض آٹھہ سو درم کسری بالا ہے
۔ کیلچہ ایک پیمانہ ہے کچھہ کم دو من کی گنجائش رکھتا ہے یعنی

سکورجہ قسط ہی - کول تین کیلچہ ہے - کوتب جمع اوسکی اکواب ہے تین رطل ہے اور عند البعض تین قسط ہے
کرسنہ ربع درم سے ربع مثقال تک اور بعض کما شات مین ساڑہے چھہ درم ہے - کز مہ جمع اوسکی کزمات
ہے ربع درم سے ربع مثقال تک ہے - ماشہ آٹھہ رتی یا بتیس جو چونسٹھہ چاول ہے - مثقال طبی
ساڑہے چار ماشہ ہے اور بقولی ایک سو چوبیس جو بہرکہ تین ماشہ چھہ رتی ہوتا ہے اور بعضون نے تین ماشہ
پونے دو رتی لکھا ہے - اور شیخ رئیس کے حساب سے اٹہتر جو بہر ہوتا ہے اور مثقال شرعی بیس قیراط کے
برابر ہے کہ ساڑہے اڑسٹھہ جو بہر ہوتا ہے - فاطرلیس اٹہتر قسط شراب کی قسط ہے - مالیفول ڈیڑہ سو رطل عراقی ہے
- مدطبی ایک رطل اور ثلث رطل عراقی رطل سے ہے یعنی ۱ ۱/۳ رطل کا اور عند البعض دو رطل بغدادی ہین -
مد شرعی امام اعظم رح اور محمد رح کی نزدیک دو رطل ہین - اور امام یوسف رح اور امام شافعی رح
کے ہان ایک رطل اور ثلث رطل ہین یعنی ۱ ۱/۳ رطل کا - قسطون کبیر روغن سے تین اوقیہ ہے
اور شراب سے تین اوقیہ اور آٹھہ درمی اور شہد سے چار اوقیہ ہے - قسطون صغیر تیل سے چھہ درمی
ہی اور شراب سی بیس درمی اور شہد سی نو درمی ہے - من طبی دو رطل عراقی ہے کہ ۲۷ تولہ ۹ ماشہ ہوتا ہے
اور بقول شیخ چالیس استار ہین اور مثقالون سے ایک سو اسی مثقال ہے اور اوقیہ سے چوبیس اوقیہ
اور درم سے دو سو ساٹھہ درم کہ تخمیناً چالیس تولہ اور آٹھہ ماشہ ہوتا ہے - من تبریزی چھہ سو مثقال ہے
یعنی دو سو تولہ کی ایک سو ساٹھہ مثقال - من رومی ڈیڑہ سو مثقال اکیس اوقیہ ہے - من مصری اور
انطالیقی ایک سو بیس مثقال - من اسکندرانی دو سو پچیس مثقال من قطری ایک سو بیس ساٹھہ مثقال
یا ایک سو اسی مثقال ہے - من شاہی بارہ سو مثقال یعنی چار سو تولہ - من ہندی چالیس سیر رائج الوقت
اور ہندوستان کے سیر مختلف ہین جیسے لاہوری اور خام اور انگریزی وغیرہ - اسی لیے من کے اوزان
مختلف ہوتے ہین - من جہانگیری ۳۶ سیر جہانگیری ہین - من شاہجہانی چالیس سیر شاہجہانی -
من عالمگیری چالیس سیر پوری ہین - من خانی آٹھہ سیر کابلی - من شرعی من عراقی ہے کہ چالیس استار
ہین اور بقولی چالیس دام پختہ - من اکبری تیس سیر اکبری - مکوک تین کیلچہ ہین اور عند البعض ساڑہے
سات من ہے اور نزد بعضے تین استار اور بقولی ڈیڑہ صاع ہے - کیال چوبیس کیلہ ہے اور صاحب
بحر الجواہر کے نزدیک کیال اور مکوک ہر دو مساوی ہین - ملعقہ چمچے کو کہتے ہین شہد اور معاجین سے
چار مثقال کا ہوتا ہے اور خشک ادویہ سے ایک مثقال سے دو مثقال تک - مہر یعنی طلائی مسکوک
جسکو اشرفی کہتے ہین کامل اور پوری مہر نو ماشہ اور چھہ رتی کی ہوتی ہے یعنی ۹ ۱/۲ ماشہ کا اور ناقص
مہر ساڑہے نو ماشہ کی ہوتی ہے اور عند البعض نو ماشہ اور پانچ رتی ہے مہر بنگالہ ضرب قدیم بارہ ماشہ

اور ربع سرخ ہے - مہر سلطانی[1] دس ماشہ اور سات رتی ہے مہر اکبری اور شاہجہانی اور عالمگیری کا
مقدار دو ماشہ اور ساڑھے پانچ رتی ہے - مہر محمد شاہی اور احمد شاہی دس ماشہ اور پانچ رتی ہے -
نوات تین مثقال ہے یا پنجدرم اور بعضے کہتے ہین کہ دو دانگ ہے اور عند البعض نیم درم ہے -
ناطیل دو استار ہے - اور کہتے ہین کہ دو اوقیہ ہے اور بقولی سات درم ہے - نسطون کبیر تین
اوقیہ ہوتا ہے اور نسطون صغیر چھ درمی - نش چودہ مثقال ہے - نقیر آٹھ قیراط ہے - وسق
ساٹھ صاع شرعی ہے اور وہ اہل حجاز کے نزدیک تین سو بیس رطل ہین اور نزدیک اہل عراق
کے چار سو اسی رطل ہین اور اہل کوفہ کے نزدیک دو سو چالیس من ہے کہ مراد ایک بوجھ اونٹ
سے ہے - دشق آدھا صاع شرعی ہے - وقر ایک بوجھ گدہے اور اونٹ کا ہے - وکیلہ
چوبیس کیلچہ ہین - ہامین چھبیس استار ہین اور عند البعض چار ابولوس ہین - ہوطل تین اوقیہ
- پکھار ایک عبارت چوتھائی من سے ہے یعنی ¼ من کا ہی **قاعدہ دوم لغات مستعملہ کتب طب**
اور معالجات خارجیہ کے بیان مین تاکہ مبتدیون اور نوآموزون کو اس کتاب اور دیگر کتب طبیہ مین
آسانی ہو جاوے انکو بھی آسانی کے سبب سے بترتیب حروف تہجی بیان کیا جاتا ہے - آبزن وہ ہے
کہ ادویہ کو جوش کر کے اوسکے آب صافی نیمگرم کو کسی بڑے برتن مین ڈالین اور مریض کو اوسمین
بٹھلاوین اور پانی اوسکے ناف تک ہونا چاہیے استنشاق کسی چیز کو ناک مین ڈالنا -
اطریفل معرب تریپھل ہے کہ ہلیلہ اور بلیلہ اور آملہ سے عبارت ہے - آکال وہ چیز ہے کہ بسبب
زیادتی تحلیل کے گوشت کو کھا جاوے یا ناقص کرے - مانند زنگار کے - اکتحال کسی چیز کو آنکھ
مین ڈالنا - انکباب یعنی بھپارہ - پانی کو جوش دیکر اوسکا دہوان تمام بدن پر پہونچانا اور اپنی آپ کو
کپڑے سے ڈھانپ کر سر نگون کرنا جب عرق لانیکے واسطے کرتے ہین یا بخارات ادویہ مطبوخہ کے
کان یا کسی اور خاص عضو مین پہونچانا - بخور وہ ہے کہ ادویہ کو جلاوین تاکہ بو اوسکی دماغ مین
موصول ہو یا دہوان اوسکا بطریق مخصوص کسی عضو کو پہونچاوین - تبرید ادویہ سرد کو ترتیب
دیکر آنکھ مین ڈالین - پادزہر اوسکی شان یہ ہے کہ صحت اور قوت کی حفاظت کرتا ہے اور
روح کو تحلیل سے باز رکھتا ہے بسبب اسکے ضرر سموم کو روکتا ہے - اطبا کا قول ہے کہ جو چیز بالخاصیت
سمیت کو دفع کرتی ہے اور معہذا مفرد ہے پادزہری مانند زہر مہرہ کے پاشویہ دوا کو پانی مین
پکا کر اوس سے برسم معروف مریض کے پاؤن دہوتے ہین اور پانی کو صاف کر کے اوپر سے کپڑا
چھپٹتے ہین اور تلوے کھلے رکھتے ہین بعد چند ساعت کے پینچے کے جانب سے کھولتے ہین

[1] سو تولہ نام تھا ۱۲
[2] یعنی ۱۲
[3] دہونی ۱۲
[4] زہر مارا ۱۲
[5] زہر ۱۲

تدہین روغن ملنا ۔ تریاق وہ دوا ہے کہ خاصیت پادزہر کی رکھتی ہے مانند تریاق فاروق کے اور رکھتے ہین کہ مرکب صناعی ہوتا ہے ۔ تمریخ کسی چیز تر کو بدن پر ملنا ۔ جاذب وہ چیز ہے کہ مادہ کو اپنی طرف کھینچے مانند جند بیدستر کے ۔ جالی وہ چیز ہے کہ رطوبت لزجہ کو مسام عضو کے منہہ سے صفا کرے یہ گرم بھی ہوتی ہے مثل ترمس کے اور سرد بھی ہوتی ہے مثل حموضات کے ۔ جامد وہ چیز ہے کہ سیلان قبول کرنا اوسکی شان سے ہو اور حالانکہ بالفعل مجتمع غیر سیال ہو اور اوسکی ذات مین ایک نوع کی رطوبت ہوتی ہے کہ برودت اوسکے لیے مجمد اور ملثف عارض ہوتی ہے اور جبکہ حرارت بدنی اور خارجی اوسمین تاثیر کرتی ہے سائل ہوجاتی ہے ۔ جوارش وہ ہے کہ طعام کو ہضم کرے حقنہ ایسی چیز ہے کہ محقنہ مین ڈالکر دبر کے رستہ امعا مین اور احلیل اور رفیل کے رستہ مثانہ اور رحم مین پہونچاوین اور بیان تفصیلی اوسکا گذرچکا ہے ۔ حمول کی یہ کیفیت ہے کہ لتہ کو ادویہ سے ترکر کے یا آلودہ کر کر دبر یا قبل مین اوٹھاوین ۔ خاتم وہ چیز ہے کہ بسبب یبوست اپنی کے جراحت کے سطح پر خشک ریشہ پیدا کرے کہ زخم کو آفات سے حفاظت ہو مانند انزروت کے ۔ خضاب وہ چیز ہے کہ بالون کو سیاہ کرے یا اوسکو رنگ دے ۔ دہنی وہ چیز ہے کہ اوسکے جوہر مین روغن ہو مانند لعوب کے ۔ دابق وہ دوا ہے کہ بسبب لزوجت اپنے کے ہاتھ سے چمٹ جاوے ۔ ذرور وہ ہے کہ خشک ادویہ کو رگڑین اور آنکھ مین ڈالین یا زخم پر دہورین ۔ رادع وہ چیز ہے کہ بسبب تبرید کے اور تکثیف عضو کے اور بباعث تضییق اوسکے مسام کے مواد منصبہ کو عضو سے منع کرے اور جسقدر مواد گرنے پر ہو اوسکو گرنے سے مانع ہو اور معہذا عضو کو تقویت دے اور حرارت جاذبہ عضو کو تسکین بخشے تاکہ مواد کو جذب نکرے مانند صندل کے ۔ اور یہ ضد جاذب کی ہے ۔ زروق کو ہندی مین پچکاری کہتے ہین وہ دوری ہے کہ بذریعہ آلہ معمولہ اس عمل کے احلیل اور قبل کے اندر پہنچتی ہین اور اس آلہ کو زراقہ اور مزرقہ کہتے ہین ۔ سائل وہ چیز ہے کہ اجزا اوسکے جہات مین پراگندہ ہوویں وہ اجزا اوسکے ازہم منقطع ہوویں یا نہوویں مانند مایعات کے اور یہ ضد جامد کی ہے ۔ سعوط دوا کا یانی ناک مین ٹپکانا لیکن ملا سدید نے عام رکھا ہے خواہ ناک مین خواہ کان مین خواہ احلیل مین ہر تینون صورتون پر سعوط کا اطلاق ہوسکتا ہے ۔ سکوب وہ چیز سائل ہے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بدن پر ڈالین اور توقف کر کے ویسا ہی کرین ۔ سم وہ چیز ہے کہ بسبب کیفیت متضادہ اور خاصیت اپنی کے فساد مزاج کا کرے مانند بیش کے ۔ سنون وہ چیز ہے کہ ادویہ کو گھسکر دانتون پر ملین یا دہورین اور اونکے جوہر کے لیے مقوی ہو اوسکو سنجن کہتے ہین ۔ شموم وہ چیز ہے

کہ دوا اوسکو تر اور خشک کو سونگہین - شیافہ وہ چیز ہے کہ ادویہ محلولہ اس عمل کو دراز کرکے دبر یا قبل یا دیگر منافذ مین دہرین یا پانی مین گہسکر آنکہہ مین ڈالین - ضماد وہ ہے لیپ وہ اسوقت ظاہر بدن پر لگاوین - صاحب تحفہ نے لکہا ہے کہ باوجود یکہ رقیق اور نرم ہو وے خواہ اوسکو عضو پر مالش کرین یا اوپر باندہین اور خواہ اوسمین موم ہو یا نہو - طلا وہ ہے کہ دوا پتلی کو عضو پر مالش کرین یا اوسپر لگاوین - طبیخ وہ ہے کہ ادویہ کو جوش دیکر پانی اوسکا استعمال مین لاوین - عاصر وہ چیز ہے کہ بسبب شدت قبض کے مادہ رطوبت رقیقہ کو جو کہ تجویف عضو مین ہے خارج کرے مانند ہلیلہ کابلی کے - عطوس وہ دوا ہے جسکو چہینک کے لیے سونگہین - غرغرہ وہ چیز ہے کہ قسم مائعات سے منہہ مین لیکر حرکت دیوین اور حلق تک پہونچاوین لیکن اوسکو نہ نگلین اور پہینکدین - غسال وہ چیز ہے کہ بسبب رطوبت اور سیلان کے یا بباعث قوت جلائیہ کے مادہ اور اجسام متشبثہ کو سطح عضو سے دہووے مانند پانی کے - فتیلہ یہ ہے کہ دوا کو کپڑے مین لپیٹکر اور دراز کرکر دبر یا قبل یا کان یا ناک یا زخم یا جراحت مین دہرین - فرزجہ وہ ہے کہ دوا کپڑے مین لپیٹکر عورت کے بول کے راہ مین رکہین - قابض وہ دوا ہے کہ مجاری عضو کو تنگ کرے اور اوسکے اجزا کو باہم جمع کرے مانند گل ارمنی کے - قاتل وہ چیز ہے کہ اپنی کیفیت اور صورت نوعیہ سے ہلاک کرے - قاشر وہ چیز ہے کہ بسبب زیادتی جلا اپنی کے اجزاء فاسد کو خارج کرے یا میل کو سطح استخوان سے دور کرے مثل قسط کے - قطور وہ چیز مائی ہے کہ کان اور دیگر سوراخون مین ٹپکاوین - کاوی یعنی داغ دہندہ وہ چیز ہے کہ جلد کو جلاکر کوئلے کے مانند خشک اور سخت کرے مثل زاک زرد کے - کثیف وہ چیز ہے کہ وقت تاثیر حرارت غریزی کے سوا اوسکے اجزاء [illegible] خرد کے اجزاء اوسکے منقسم ہووین اور اجزاء ارضی اوسمین غالب ہوجاوین اور رطوبت شدیدۃ الممازجۃ اسطور پر ہو کہ سہولت تفرق کو مانع ہو - اور اگر باوجود اسکے لزج ہو تو اکثر اجزاء کو ریزہ ریزہ ہونے سے مانع ہوتی ہے مانند کدو کے - کحل یعنی سرمہ وہ چیز ہے کہ باریک سرمہ کے مانند کرکے آنکہہ مین لگاوین - کماد یعنی سینک اور ٹکور جو چیز گرم کرکے عضو پر رکہین جب سرد ہوجاوے پہر بدستور گرم کرکے عضو پر دہرین - اور وہ تر بہی ہوتی ہے جیسا پانی ادویہ کا یا صرف پانی گرم مثانہ گاؤ یا شیشہ مین بہر کر یا کپڑا اوسمین تر کرکر عضو پر رکہین - اور خشک بہی جیسے ادویہ خشک کو تہیلی مین باندہکر توے پر گرم کرکر عضو پر رکہین - یا کپڑا یا نمدا یا اینٹ خام یا پختہ گرم کرکے عضو پر رکہین - کاجل وہ ہے کہ دہوان ادویہ کا لیکر آنکہہ مین لگاوین - لاذع وہ چیز ہے کہ ساتہہ قوت نفاذہ اپنی کے اتصال عضو کو متفرق کرے

[illegible]

جاریا مانند خردل کے اور بارد مانند سرکہ کے۔ تخلخل وہ چیز ہے کہ رقیق اور خوشبودار چیزون کو چھوٹے برتن یا کسی شیشی مین ڈالکر سونگھین۔ لزج وہ چیز ہے کہ جب اوسکو دونون طرفون سے کھینچا جاوے تو ایک طرف دوسرے سے منقطع اور منفصل نہووے اور باوجود اسکے سہل التشکل ہو اور جس چیز سے مس اور ملاقات کرے شدید الالتصاق ہو مانند عسل کے۔ لطوخ وہ چیز ہے کہ طلاء سے غلیظ اور ضماد سے رقیق ہو اور اوسکو عضو پر لگاوین۔ لطیف وہ چیز ہے کہ وقت تاثیر حرارت غریزی کے اجزا اوسکی مع اجزاء خرد کے منقسم ہوجاوین مانند غافث کے اور یہ ضد کثیف کی ہے۔ لعابی وہ چیز ہے کہ جب اوسکو پانی مین ترکرین اوس سے اجزاء لزجہ منفصل ہووین مانند خبازی کے۔ مائع وہ چیز ہے کہ سیلان کرے اور رقیق القوام ہو مثل پانی کے۔ مالح وہ چیز ہے کہ زبان مین سوای کاٹنے کے نفوذ کرے مانند نمک کے۔ مبرد وہ چیز ہے کہ بسبب قوت تبرید اپنی کے برودت پیدا کرے مانند کافور کے۔ منعظ وہ چیز ہے کہ بسبب تولید ریاح لطیفہ کے مجاری اعصاب اور عضلات اعضاے تناسل مین دورہ کرکے محرک اوسکی ہو اور باعث تکون مادہ منویہ کا بنجاوے مانند لبوب کے۔ مجفف وہ چیز ہے کہ بسبب تحلیل اور تلطیف اپنی کے رطوبات بدن کو نیست ونابود کرے مثل حاوانیا کے۔ مجمد وہ چیز ہے کہ مادہ کو بتکثیف اور تبرید اپنی سے فراہم کرے مانند بذر البنج کے۔ محلل وہ چیز ہے کہ مادہ کو تبخیر کے لیے تیار کرے اور اوسکے ہر ایک جزو کو بخار سے منفصل کرے اور جب تاثیر اوسکی دائم اور ہمیشہ ہووے مادہ کو بالکل نیست ونابود کردے مانند بابونہ کے۔ محلل ریاح جسکو کاسر ریاح بھی کہا جاتا ہے وہ چیز ہے کہ قوام ریح کو رقیق کرکے اوسکو مندفع کرے مانند اجواین کے۔ محرق وہ چیز ہے کہ اپنی حرارت سے لطافت اور رطوبت اخلاط کو بالکل نابود کرے اور خاکستر اوسکی باقی رکھے مانند فرفیون کے اور یہ ضد محلل کی ہے۔ محکک وہ چیز ہے کہ بموجب حدت اپنی کے خلط لذاع اور تیز کو مسام جلد کیطرف جذب کرے اور قرحہ تک نوبت پہونچائے مانند کبیکج کے۔ محمر وہ چیز ہے کہ خون کو بسبب قوت جاذبہ اپنی کی جلد کیطرف جذب قوی کرے یہانتک کہ عضو کو گرم کرے اور رنگ جلد کو سرخ کرے مثل رائی کے۔ مخدر وہ چیز ہے کہ روح حساسہ محرکہ عضو کو روح نفسانی کی تاثیر کے لیے۔ یا عضو اور عصب کو قواے نفسانی کی تاثیر کے لیے غیر قابل قبول تام کے لیے کرے اور اوسکی دو نوع ہین۔ اول یہ کہ کیفیت سے ہو اور وہ یبوست اور برودت قویہ ہے مانند افیون کے دوم وہ کہ بالخاصیت ہو مثل طرخون اور عناب کے پتون کے کہ تخدیر حس ذوق مین تاثیر عظیم رکھتی ہین۔ مخشن وہ چیز ہے کہ بسبب شدت قبض اور تجفیف اپنی کے سطح عضو کو مختلف الاجزا

اور پست اور بلند کرے مانند بلیلہ کابلی کے خواہ بارد ہو خواہ حار۔ مدر وہ دوا ہے کہ رطوبات کو مجاری
بول کی طرف حرکت دے تاکہ بول کے رستہ سے مندفع ہو جاویں مانند تخم خیارین کے۔ مندمل وہ چیز ہے
کہ بسبب تجفیف اور تکثیف اپنی کے رطوبت کو کہ درمیان ہر دو لب زخم کے ہے لزج کر کے باہم
ملا دے مانند مرداسنگ کے۔ ممرکی معنی تلخ چیز ہے کہ سطح ظاہر زبان پر گھس جاوے اور اوسکو
سخت کرے اور کراہت سے طبع کو برہم کرے مانند صبر کے۔ مرخی وہ دوا ہے کہ حرارت معتدلہ
اور رطوبت مائیہ اپنی سے جرم عضو کو نرم کرے مانند خطمی کے۔ مرطب وہ چیز ہے کہ رطوبت زائدہ سے
رطوبت پیدا کرے مانند روغن کاہو کے۔ مرقق وہ چیز ہے کہ قوام غذا اور خلط کو رقیق کرے مانند پانی کے۔
مزلق وہ چیز ہے کہ اپنی رطوبت سے سطح فضلہ منعقدہ مجاری کو تر کر کے قابل انزلاق اور اخراج کرکے
پھسلا دے اور خارج کرے مانند آلو بخارا کے۔ مزد رہ ہر غذا ہے کہ سوا گوشت یا فرص کی بیج
تیار کریں۔ مسدد وہ چیز ہے کہ بسبب کثافت اور تغریت اور یبوست اپنی کے مسام اور مجاری جلد کو
بند کر کر مواد واجب الدفع کو خروج سے مانع ہو مانند جاول کے۔ مسقط وہ دوا ہے کہ بسبب زیادتی تفتیح
اپنی کی فم رحم کا کھولکر جنین کو پھسلا دے مثل مشکطرامشیع کے۔ مسکر وہ چیز ہے کہ مستی لاوے خواہ تفریح
کا موجب ہو مثل شراب کے یا نہو وے مثل تیان بھنگ کے۔ مسرعات سکر وہ ادویہ ہیں کہ نشا
جلدی لاویں مثل بادام تلخ کے۔ مسہلات ولادت وہ ادویہ ہیں کہ وضع حمل اور بچہ جنی پر آسانی کریں
۔ مسکن وہ چیز ہے کہ اخلاط اور ارواح کو حرکت غیر طبعی سے باز رکھے مانند عرق کیوڑہ کے۔ مسہل وہ دوا
ہے کہ اخلاط فاسدہ اور فضول کو عروق اور اقاصی اعضا سے امعا کی طرف حرکت دے اور براز کی راستہ
دفع کرے۔ مشتہی وہ چیز ہے کہ غذا کھانے پر طبع کی تحریک کرے مانند حماض کے۔ مصلب وہ چیز ہے
کہ بسبب زیادتی برودت اور یبوست اور تکثیف اپنی کے جوہر عضو یا مواد کو سخت کرے مانند افیون کے۔
اور یہ ضد مرخی کی ہے۔ مصدع وہ چیز ہے کہ اوسکے استعمال سے سر درد عارض ہو۔ مصلح وہ چیز ہے
کہ اصلاح حال ماکول اور مشروب کی کرے۔ خواہ ضرر کو دفع کرے مثل کتیرہ کے کہ مصلح بود یہ کا ہے
خواہ اوسکے فعل اور تاثیر پر معاونت اور مدد کرے مثل آمیزش تربد کے زنجبیل کے ساتھ۔ خواہ
حفظ قوت کرے مثل آمیزش شہد کی ادویہ کے ساتھ۔ اور خواہ اوسکی حدت کو توڑ دے مثل ملانے
کتیرا کے ساتھ سقمونیا کے خواہ واسطہ پہونچانے قوت ادویہ کے بدرقہ ہو مثل آمیزش ذراریح کے
ساتھ مدرات کے۔ مضر وہ ہے کہ بدن کو ایذا دے خواہ نقصان کا موجب ہو خواہ محدث مرض ہو
مطبوخ وہ چیز ہے کہ ادویہ کو مائعات میں جوش دیکر پانی اوسکا نوش کریں۔ مطفی وہ دوا ہے

کہ حدت اخلاط حادہ کو توڑ دے مانند الو بخارا کے ۔ معرق وہ چیز ہے کہ رطوبات کو مسام کی رستہ بذریعہ
عرق دافع ہو مثل کل ارمنی کے ۔ معطش وہ دوا ہے کہ بسبب نفوذ قوت اپنی کے تحریک مواد دماغی کے
خیشوم مین کرے اور اوسکی تحریک سے چھینک آوے مثل کندش کے ۔ معطش وہ چیز ہے کہ طبیعت کو محتاج
ترویح کرے خواہ ترویح اوسکی پانی سے ہو مثل معدہ اور کبد کے خواہ ہوا سے ہو مثل ریہ اور دل کے
مثل کرمش کے ۔ معفن وہ دوا ہے کہ مزاج روح اور رطوبات اصلی کو فاسد کرے تا کہ روح مین صلاحیت
اپنی کام کی ہو مثل سافیا کے ۔ معدل وہ چیز ہے کہ اخلاط متغیرہ کو حالت اصلی پر لاوے اور تعدیل
مزاج کی کرے ۔ مغثی وہ چیز ہے کہ مادہ اور رطوبات معدی کو بطرف اعالی معدہ کی حرکت دے
اور اوسکو دفع نکر سکین مانند تربد کے ۔ مغری وہ دوا ہے خشک ہی کہ رطوبات لزجہ اوسمین ہون
اور بسبب اوسکی فوہات مسام جلد اور عضو پر جمٹ کر سیلان مواد کو مانع ہو مثل اسپغول بریان کے
مغلظ وہ چیز ہے کہ قوام رطوبات کو غلیظ تر اور کثیف تر قوام سابق سے کرے اور یہ ضد ملطف کی ہے
اور اوسکی تین قسم ہین ۔ اول یہ کہ بسبب برودت اپنی کے بعض اجزای خلط کو جامد کرے مانند تخم کدو
کے ۔ دوم یہ کہ بسبب حرارت اپنی کے اجزا سے خلط کو منعقد کرے مانند ثعلب کی ۔ سوم یہ کہ
بباعث رطوبت کے جو اوسمین ہے اجزا سے خلط کو غلیظ کرے مانند سنگھاڑہ خشک کے ۔ مفتت
وہ دوا ہے کہ اجزای خلط متحجر کو ریزہ ریزہ کرے مانند سنگ سرماہی کے ۔ مفتح وہ شے ہے کہ مادہ
سادہ محتبسہ داخل مجری کو جسکے شان سے نفوذ ہے خارج بدن کیطرف نکالے مانند اسطوخودوس کے
اور یہ ضد مسدد کی ہے ۔ مفجج وہ شے ہے کہ بموجب برودت اپنی کے فعل حرارت غریزی اور غریبی
کو غذا اور خلط مین باطل کرے بجدیکہ غذا کو غیر منہضم اور خلط کو غیر نضیج رکھے مانند گری کے ۔ مفرح
وہ شے ہے کہ روح حیوانی اور نفسانی کو بدن مین منبسط اور منتشر کر کر اوسکے مزاج کو تعدیل کری اور
خوف کو زائل کرے مانند عنبر کے ۔ مقشی وہ چیز ہے کہ ریاح مجتمعہ کو پراگندہ کرے مثل نانخواہ کے ۔
مفجر اورام وہ ادویہ ہین کہ ورم کو توڑ دین مانند ہرتال کے ۔ مقرح وہ دوا ہے کہ رطوبت اصلیہ کو
جتنے اجزای جلد کا باہم پیوند ہے نابود کرے اور مادہ ردیہ حادہ کو بجای اوسکی جذب کرے اور موجب
قرحہ کا ہو جاوے مانند پیاز کے اور یہ ضد مدمل کی ہے ۔ مقطع وہ چیز ہے کہ مادہ غلیظہ لزجہ متشبثہ
عضو کو اجزاے خرد کیطرف منقسم کرے اگرچہ غلظت اور لزوجت اوسکی باقی ہو وے حار مانند
غاریقون کے ۔ اور بارد مانند سرکہ کے ۔ مقوی وہ شے ہے کہ مزاج اور قوام عضو کو بقدر
تعدیل کرے کہ فضول منصبہ کو قبول نکرے خواہ بسبب تعدیل مزاج کی ہو مانند روغن گل کے

۱ زنخوران بینی ۱۲
۲ بھیجا ۱۲
۳ ایجاب ۱۲
۴ تمیمہ ۱۲
۵ نقشینہ ۱۲
۶ بنجینہ ۱۲
یعنی خام ۱۲
۶ پراگندہ ۱۲
۷ ادویہ ۱۲
۸ پھٹا ہوا ۱۲
۹ نفث
ایچکنہ شدہ ۱۲

یا بالخاصیتہ ہو مثل گل مختوم کے ۔ مقی وہ دوا ہے کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ رطوبات کو اعلای بطن کیطرف حرکت دے تاکہ معدہ اور منھ کے رستہ مندفع ہو جاوے جیسا پانی غیر مطبوخ مکو بی بیز کا ۔ مکرب وہ چیز ہے کہ حرارت منتعبہ اور ردارت جو ہر اپنی سے قلب اور معدہ کو ضرر پہونچاوے اور بیقراری کا موجب ہو مثل بید انجیر کے ۔ ملحم جسکو منبت اللحم بھی کہتے ہین کہ بسبب تعدیل مزاج اور تجفیف کے خون زخم کو منعقد کر کر گوشت بنا دیوے مانند مرداسنگ کے ۔ ملطف وہ چیز ہے کہ قوام وہ موجودہ بدن کو بہ نسبت قوام سابق کے رقیق القوام کرے مانند زوفا کے اور یہ ضد مغلظ کی ہے ۔ ملین وہ چیز ہے کہ مواد اور رطوبات کو کہ امعا اور اوسکے حوالی مین موجود ہوون مقعد کے رستہ خارج کرے مانند تمر ہندی کے ۔ مملس وہ چیز ہے کہ سطح عضو خشن پر پراگندہ ہو کر اوسکی خشونت کو رفع کرے اور اوسکی دو قسم ہین ۔ ایک یہ کہ خشونت عضو کو زائل کرے اور اوسکو مملس حقیقی کہتے ہین ۔ دوم یہ کہ خشونت اوسکی اسطور پر دفع ہو کہ رطوبت لزجہ کو ظاہر عضو پر پیدا کرے اور اوسکو مملس مجازی بولتے ہین مثل کتیرہ کے اور یہ ضد مخشن کی ہے ۔ منشف وہ چیز ہے کہ جب رطوبت مائیہ اوسکی مسام مین نفوذ کرے اوسکا اثر اوسمین ظاہر نہو مانند اسفنج کے ۔ منضج وہ دوا ہے کہ قوام اخلاط کو تعدیل کر کے دفع کرنیکے لیے تیار اور مستعد کرے حار مانند پر سیاوشان کے بارد مانند آلو بخارا کے ۔ اور صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ یہ ضد منفج کی ہے منفج وہ چیز ہے کہ رطوبت فضلیہ غلیظہ کثیرہ اس مرتبہ تک اوسمین غالب ہووے کہ حرارت غریزی اوسکی تحلیل پر قادر نہو بلکہ اوسکو ریاح سے تحلیل کرے مانند پیاز کے ۔ منفذ وہ چیز ہے کہ جب جسم سے ملاقی ہو بزودی اوسمین نفوذ کرے مانند زعفران کے ۔ منوم وہ چیز ہے کہ مجاری روح نفسانی کو بند کرے تاکہ روح کو بدن مین پراگندہ ہونے سے منع کرے مانند افیون کے اور اسکو مسبت بھی کہتے ہین ۔ موسع فروح یعنی دوا ہے جرک لانیوالی وہ چیز ہے کہ رطوبت غلیظہ اپنی سے قرحہ کو مسترخی کرے اور خشک ہونے دے اور بھینٹی بھی نہ دے بلکہ اوسکی رطوبت کو زیادہ کرے مانند موم روغن کے ۔ مہزل وہ چیز ہے کہ بدن کو لاغر کرے مانند لک وغیرہ کے ۔ مہیج وہ دوا ہے کہ اخلاط یا قوت باہ کو ہیجان اور جوش مین لادے ۔ نطول یعنی ترمیرہ وہ دوا ہے کہ قسم مائعات سے تواسلسے علی الاتصال بدن پر گرائین اور کبھی اسکو آبزن اور انکباب پر بھی اطلاق کرتے ہین ۔ نفوخ وہ چیز ہے کہ دوا دوان کو کھسکر ناک مین پھونکین خواہ کسی اور عضو مین نفوخ کرین ۔ نقوع وہ چیز ہے کہ ادویہ کو رات کیوقت مائعات مین تر رکھین اور صبح پانی صاف کر کے

نوش کرین — وجور وہ چیز ہے کہ وقت بیہوشی کے حلق مین ٹپکاتے ہین ہاضم وہ چیز ہے کہ غذا کو جلدی فائدہ طبخ کا دیوے مانند زنجبیل کے اور بہضد منضج کی ہے — ہش وہ چیز ہے کر ادوئے مس سے اجزاے اوسکے از ہم جدا اور منفتت ہو جاوین مانند غاریقون کے فقط

نظم خاتمہ

ہزار شکر ہوا مظہر علوم تمام
یہ مین نے جمع کیا ہے کہ یادگار رہے
جو علم طب مین ضروری تھا سو بیان کیا
مجھے کرم سے بزرگون کو ہے امید فلاح
وگرنہ عیب کو ڈھانپین مری خبرت خاص
کرین جو فاتحہ حشر پہ وہ بھی پائین مراد

خدا کرے کہ یہ ہو مظہر علوم تمام
جہان مین مین نہ ہون مجھسے یادگار رہے
ملال طبع نہو اسلیے نہ طول دیا
جہان کہین کہ خطا ہوا وسی کرین صلاح
کرین بفاتحہ ممتاز مجھکو با اخلاص
بحق احمد مرسل و آلہ الامجاد

اللہم اجعلہا مقبولا عند الخواص و العوام بحق نبیہ محمد و آلہ الکرام

خاتمۃ الطبع

شافی مطلق کا شکر نا متناہی ہے کہ اندنون ایک کتاب خاص فن طب مین نایاب مسمی بہ **تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم** جسمین بہت شرح و بسط کے ساتھ ستہ ضروریہ کا بیان ہے یعنی طریقہ استعمال و انضباط خورد و نوش و بیداری و خواب و بول و براز کا مفصل حال ہے درحقیقت تعدیل ان اسباب کی موجب زندگی و بقاے حیات انسان ہے پس جاننا اسکا ہر فرد بشر کو لابد و ضروری ہے بے ظن و گمان ہے آجتک کوئی رسالہ مستقلہ اس مقدمہ خاص [illegible] کسی طبیب نے جداگانہ تدوین نہین کیا اور جو کچھ لکھا ہے وہ ضمناً اور مطالب کے ساتھ سرسری طور پر لکھا ہے تصنیف و تالیف شیخ رئیس وقت بقراط عہد عیسی دوران جالینوس زمان طبیب نامور حکیم قاضی الٰہی بخش صاحب امرتسری کہ جنکی استعداد علمی فن طب مین خانداتی ہے اس کتاب نادر الوجود کو کمال کوشش و عرق ریزی سے بڑی بڑی کتابون طب سے مثل قانون شیخ الرئیس اور اوسکے حواشی اور ذخیرہ خوارزم شاہی و اکسیر اعظم وغیرہ

اور اور بتیس ۳۲ کتابون معتبر و متعارف طب سے انتخاب کیا ہے اور سوای کتب طب کی اور اور کتب درسیہ مانند میبذی۔ صدرا و شرح چغمینی و تشریح الافلاک وغیرہ سے جو مساعد و معین اس فن کے ہین اونسے بدلائل و براہین اقتباس کرکے اس نادر کتاب مین درج فرمائے اور حق تالیف اسکا مصنف موصوف نے مطبع کو دیا یہ خود ظاہر ہے۔ کہ بپابندی قانون بستم کوئی صاحب بغیر اجازت مطبع کے قصد طبع کا نفرماوینگے الحق عمدگی مطالب اس کتاب نادر الوجود کی قابل دید ہے یہ کتاب سراپا فوائد بہت غور و فکر سے بمطابقت اصل مسودہ مرسلہ مصنف موصوف اوپر کاغذ پاکیزہ تقطیع مناسب کی خوشخط بمقام کانپور مطبع نامی فیضرسان جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ مین بحسن اہتمام کارپردازان مطبع بماہ اپریل ۱۸۷۷ء کو زنگ طبع سے آراستہ ہوئی خداوند کریم مقبول عالم فرمائی۔ بمنہ وکرمہ فقط

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نازک خیال منشی بھگوندیال صاحب عاقل

فن طب مین کیا ہی یہ عمدہ کتاب ۔۔۔ چھپی کس طرح کی خوش اسلوب ہے
یہ تجھے فکر تاریخ عاقل جو ہو ۔۔۔ تو لکھدے یہی خوب و مرغوب ہے

۱۸۷۷ء

